



فہرست

تفسیر راہنما جلد 9

سورہ ابراہیم

[آیت 1](#)

[آیت 2](#)

[آیت 3](#)

[آیت 4](#)

[آیت 5](#)

[آیت 6](#)

[آیت 7](#)

[آیت 8](#)

[آیت 9](#)

[آیت 10](#)

[آیت 11](#)

[آیت 12](#)

[آیت 13](#)

[آیت 14](#)

[آیت 15](#)

[آیت 16](#)

[آیت 17](#)

[آیت 18](#)

[آیت 19](#)

[آیت 20](#)

[آیت 21](#)

[آیت 22](#)

[آیت 23](#)

[آیت 24](#)

[آیت 25](#)

[آیت 26](#)

[آیت 27](#)

[آیت 28](#)

[آیت 29](#)

[آیت 30](#)

[آیت 31](#)

[آیت 32](#)

[آیت 33](#)

[آیت 34](#)

[آیت 35](#)

[آیت 36](#)

[آیت 37](#)

[آیت 38](#)

[آیت 39](#)

[آیت 40](#)

[آیت 52](#)

[آیت 42](#)

[آیت 43](#)

[آیت 44](#)

[آیت 45](#)

[آیت 46](#)

[آیت 47](#)

[آیت 48](#)

[آیت 49](#)

[آیت 50](#)

[آیت 51](#)

[آیت 52](#)

سورہ حجر

[آیت 1](#)

[آیت 2](#)

[آیت 3](#)

[آیت 4](#)

[آیت 5](#)

[آیت 6](#)

[آیت 7](#)

[آیت 8](#)

[آیت 9](#)

[آیت 10](#)

[آیت 11](#)

[آیت 12](#)

[آیت 13](#)

[آیت 14](#)

[آیت 15](#)

[آیت 16](#)

[آیت 17](#)

[آیت 18](#)

[آیت 19](#)

[آیت 20](#)

[آیت 21](#)

[آیت 22](#)
[آیت 23](#)
[آیت 24](#)
[آیت 25](#)
[آیت 26](#)
[آیت 27](#)
[آیت 28](#)
[آیت 29](#)
[آیت 30](#)
[آیت 31](#)
[آیت 32](#)
[آیت 33](#)
[آیت 34](#)
[آیت 35](#)
[آیت 36](#)
[آیت 37](#)
[آیت 38](#)
[آیت 39](#)
[آیت 40](#)
[آیت 41](#)
[آیت 42](#)
[آیت 43](#)
[آیت 44](#)
[آیت 45](#)
[آیت 46](#)
[آیت 47](#)
[آیت 48](#)
[آیت 49](#)
[آیت 50](#)
[آیت 51](#)
[آیت 52](#)
[آیت 53](#)
[آیت 54](#)
[آیت 55](#)
[آیت 56](#)
[آیت 57](#)
[آیت 58](#)
[آیت 59](#)
[آیت 60](#)
[آیت 61](#)

[آیت 62](#)

[آیت 63](#)

[آیت 64](#)

[آیت 65](#)

[آیت 66](#)

[آیت 67](#)

[آیت 68](#)

[آیت 69](#)

[آیت 70](#)

[آیت 71](#)

[آیت 72](#)

[آیت 73](#)

[آیت 74](#)

[آیت 75](#)

[آیت 76](#)

[آیت 77](#)

[آیت 78](#)

[آیت 79](#)

[آیت 80](#)

[آیت 81](#)

[آیت 82](#)

[آیت 83](#)

[آیت 84](#)

[آیت 85](#)

[آیت 86](#)

[آیت 87](#)

[آیت 88](#)

[آیت 89](#)

[آیت 90](#)

[آیت 91](#)

[آیت 92](#)

[آیت 93](#)

[آیت 94](#)

[آیت 95](#)

[آیت 96](#)

[آیت 97](#)

[آیت 98](#)

[آیت 99](#)

سورہ نحل

[آیت 1](#)

[آیت 2](#)

[آیت 3](#)

[آیت 4](#)

[آیت 5](#)

[آیت 6](#)

[آیت 7](#)

[آیت 8](#)

[آیت 9](#)

[آیت 10](#)

[آیت 11](#)

[آیت 12](#)

[آیت 13](#)

[آیت 14](#)

[آیت 15](#)

[آیت 16](#)

[آیت 17](#)

[آیت 18](#)

[آیت 19](#)

[آیت 20](#)

[آیت 21](#)

[آیت 22](#)

[آیت 23](#)

[آیت 24](#)

[آیت 25](#)

[آیت 26](#)

[آیت 27](#)

[آیت 28](#)

[آیت 29](#)

[آیت 30](#)

[آیت 31](#)

[آیت 32](#)

[آیت 33](#)

[آیت 34](#)

[آیت 35](#)

[آیت 36](#)

[آیت 37](#)

[آیت 38](#)

[آیت 39](#)

[آیت 40](#)
[آیت 41](#)
[آیت 42](#)
[آیت 43](#)
[آیت 44](#)
[آیت 45](#)
[آیت 46](#)
[آیت 47](#)
[آیت 48](#)
[آیت 49](#)
[آیت 50](#)
[آیت 51](#)
[آیت 52](#)
[آیت 53](#)
[آیت 54](#)
[آیت 55](#)
[آیت 56](#)
[آیت 57](#)
[آیت 58](#)
[آیت 59](#)
[آیت 60](#)
[آیت 61](#)
[آیت 62](#)
[آیت 63](#)
[آیت 64](#)
[آیت 65](#)
[آیت 66](#)
[آیت 67](#)
[آیت 68](#)
[آیت 69](#)
[آیت 70](#)
[آیت 71](#)
[آیت 72](#)
[آیت 73](#)
[آیت 74](#)
[آیت 75](#)
[آیت 76](#)
[آیت 77](#)
[آیت 78](#)
[آیت 79](#)

[آیت 80](#)

[آیت 81](#)

[آیت 82](#)

[آیت 83](#)

[آیت 84](#)

[آیت 85](#)

[آیت 86](#)

[آیت 87](#)

[آیت 88](#)

[آیت 89](#)

[آیت 90](#)

[آیت 91](#)

[آیت 92](#)

[آیت 93](#)

[آیت 94](#)

[آیت 95](#)

[آیت 96](#)

[آیت 97](#)

[آیت 98](#)

[آیت 99](#)

[آیت 100](#)

[آیت 101](#)

[آیت 102](#)

[آیت 103](#)

[آیت 104](#)

[آیت 105](#)

[آیت 106](#)

[آیت 107](#)

[آیت 108](#)

[آیت 109](#)

[آیت 110](#)

[آیت 111](#)

[آیت 112](#)

[آیت 113](#)

[آیت 114](#)

[آیت 115](#)

[آیت 116](#)

[آیت 117](#)

[آیت 118](#)

[آیت 119](#)

[آیت 120](#)

[آیت 121](#)

[آیت 122](#)

[آیت 123](#)

[آیت 124](#)

[آیت 125](#)

[آیت 126](#)

[آیت 127](#)

[آیت 128](#)

[اشاریوں سے استفادہ کی روش](#)

[اشاریے \(1\)](#)

[اشاریے \(2\)](#)

[اشاریے \(3\)](#)

[اشاریے \(4\)](#)

[اشاریے \(5\)](#)

[اشاریے \(6\)](#)

تفسیر راہنما جلد 9

قرآنی موضوعات اور مفہیم کے بارے میں ایک جدید روش
مؤلف: آیت اللہ ہاشمی رفسنجانی اور
مرکز فرہنگ و معارف قرآن کے محققین کی ایک جماعت

9

بسم الله الرحمن الرحيم
الرَّ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطٍ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (١)

بنام خدائے رحمان و رحیم
الریہ کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تا کہ آپ لوگوں کو حکم خدا سے تاریکیوں سے نکال کر نور کی
طرف لے آئیں اور خدائے عزیز و حمید کے راستے پر لگادیں _

1_ "الر" قرآنی رموز میں سے ہے _

الر کتب انزلنه الیک

2_ قرآن ، خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم (ص) پر نازل ہونے والی کتاب ہے _

کتب انزلنه الیک

3_ قرآن کریم کو خداوند متعال کی جانب سے نازل ہوتے ہی "کتاب" کہا جانے لگا _

كتب انزلنه اليك

4_ قرآن کریم انتہائی باعظمت اور رفیع مقام سے نازل ہونے والی کتاب ہے۔

كتب انزلنه اليك

لغت میں نزول، بلند مقام سے اترنے کو کہتے ہیں۔ یہاں موضوع کی مناسبت سے مقام رفیع سے نزول ہوا ہے نہ بلند مکان سے۔

5_ نزول قرآن کا مقصد، لوگوں کو ظلمتوں (گمراہیوں) سے نکالنا اور نور (ہدایت) کی جانب ان کی راہنمائی کرنا ہے۔

كتب انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمت الى النور

6_ پیغمبر اکرم (ص) کی ذمہ داری ہے کہ آپ (ص) قرآن کریم کے

10

ذریعے لوگوں کو نور کی طرف ہدایت کریں اور انہیں ظلمتوں سے نکالیں۔

انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمت الى النور

7_ قرآن ایک عالمگیر کتاب ہے اور پیغمبر اکرم (ص) تمام انسانوں کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔

لتخرج الناس من الظلمت الى النور

کلمہ "الناس" تمام لوگوں پر دلالت کرتا ہے اور کلام میں کسی قسم کی قید و محدودیت نہیں ہے تاکہ اس کے ذریعے "الناس" کو کسی خاص گروہ سے مختص کیا جائے۔

8_ انسان، دین کی تعلیمات اور قرآنی ہدایات کے بغیر انواع و اقسام کی گمراہیوں کی ظلمتوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

لتخرج الناس من الظلمت الى النور

خداوند متعال اپنی کتاب کے نزول کا مقصد، لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنا قرار دیتا ہے اور تاریکیوں کے لئے کسی قسم کی قید و محدودیت کا ذکر نہیں کیا جس سے معلوم ہوسکے کہ اس سے (ظلمت) مراد کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ تعلیمات دین کے بغیر، انسانی زندگی، تاریکی و ظلمت میں ہے۔

9_ کفر تاریکی جبکہ راہ خدا، نور ہے۔

لتخرج الناس من الظلمت الى النور

بعد والی آیات کے قرینے سے کہ جو کفار اور راہ خدا سے روکنے والوں کے بارے میں ہیں، "ظلمات" سے مراد کفر اور نور سے مراد، راہ خدا ہے۔

10_ خدا کا راستہ ایک اور کفر و گمراہی کے راستے متعدد اور گوناگوں ہیں۔

لتخرج الناس من الظلمت الى النور

مندرجہ بالا مفہوم "ظلمات" کے جمع اور "نور" کے مفرد صورت میں ہونے کی وجہ سے اخذ کیا گیا ہے۔

11_ لوگوں کے درمیان دینی تعلیمات کے رواج پانے اور ان کے حقیقی شکل اختیار کرنے کے لئے ایک ماہر منتظم اور با صلاحیت رہبر کی ضرورت ہے۔

كتب انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمت الى النور

چونکہ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم (ص) کو مخاطب کر کے نزول قرآن کے مقصد کو فعل متعدی کے ساتھ انحضرت (ص) کے سپرد کیا ہے اور یہ کام لوگوں کے اوپر نہیں چھوڑا، لہذا اس سے مذکورہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

12_ بعثت پیغمبر (ص) کے زمانے میں لوگ انواع و اقسام کی ظلمتوں (گمراہیوں) میں زندگی گزار رہے تھے۔

لتخرج الناس من الظلمت الى النور

13_ لوگوں کو ظلمتوں سے نجات دلانے اور نور کی طرف لے جانے میں سنت رسول (ص) کا قرآن کے ہم قدم اور ہم پلہ ہونا *۔

11

لتخرج الناس من الظلمت الى النور

پیغمبر اکرم (ص) کے لئے لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنے پر مبنی حکم الہی، ایک دائمی حکم ہے جبکہ پیغمبر اکرم (ص) بھی دوسرے انسانوں کی طرح اس دنیا سے رحلت کرنے والے ہیں۔ لہذا مذکورہ دائمی حکم اور ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے سنت پیغمبر (ص) ہی ہمیشہ یہ اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

14_ لوگوں کو کفر و گمراہی کی تاریکی سے نکال کر نور ایمان کی طرف لے جانا خواہ پیغمبر اکرم (ص) ہی کی طرف سے انجام پائے، خداوند کی مشیت اور اجازت پر موقوف ہے۔

لتخرج الناس من الظلمت الى النور باذن ربهم

15_ ربوبیت الہی کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو کفر کی گمراہی سے نکال کر نور ایمان کی طرف لے جائے۔

لتخرج الناس من الظلمت الى النور باذن ربهم

16_ لوگوں کی ہدایت کے لئے خداوند عالم کی مشیت اپنے طبیعی طریقے (شریعت) کے ذریعے ہی انجام پاتی ہے۔

کتب انزلہ الیک لتخرج الناس من الظلمت الى النور باذن ربهم

باوجود اس کے کہ خداوند لوگوں کو ظلمت سے نکالنے کے لئے اپنی طاقت و قدرت سے استفادہ کر سکتا ہے اور ان کی تکویناً بھی ہدایت کر سکتا ہے لیکن وہ کتاب و سنت سے استفادہ کرتا ہے جو کہ طبیعی اور تشریعی ہدایت کا ایک راستہ ہے۔

17_ پیغمبر اکرم (ص) کا فریضہ ہے کہ آپ (ص) لوگوں کو، تعلیمات قرآن کریم کے مطابق، خداوند عزیز و حمید کے راستے کی طرف ہدایت کریں۔

کتب انزلہ الیک لتخرج الناس من الظلمت الى النور ___ الى صراط العزيز الحميد

18_ خدا کا راستہ، روشن اور واضح ہے اور اس کا انجام بھی بغیر کسی پریشانی کے معین و روشن ہے۔

لتخرج الناس من الظلمت الى النور ___ الى صراط العزيز الحميد

"الی صراط العزیز"، "الی النور" کا بدل ہے، خدا کے راستے کو "نور" اور غیر خدا کے راستے کو "ظلمات" کانام دینے سے پتہ چلتا ہے کہ راہ خدا روشن اور معین ہے جبکہ غیر خدا کے راستوں کا انجام پریشان کرتے والا اور برا ہوتا ہے۔

19_ خداوند، عزیز (ناقابل شکست) اور حمید (قابل ستائش) ہے۔

العزيز الحميد

20_ عزت، غلبہ اور کمال، راہ خدا پر چلنے اور تعلیمات

12

قرآن کی پیروی کرنے کا نتیجہ ہے۔

کتب ___ الى صراط العزيز الحميد

"صراط" کا "العزیز الحمید" کی طرف مضاف ہونا، اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس راستے کا راہی عزت و کمال کی راہ کو طے کرتا ہے کیونکہ حمد ستائش کمال کے مقابلہ میں ہے۔

اسمانی کتابیں: 2

انحضرت (ص):

انحضرت (ص) کی رسالت کا عالمی ہونا 7; انحضرت (ص) کی کتاب 2; انحضرت (ص) کی ذمہ داری 6; 17

انحضرت (ص) کی طرف وحی 2

اسما و صفات:

حمید 19; عزیز 19

اطاعت:

خدا کی اطاعت 20; قرآن کی اطاعت 20; اطاعت کے اثرات 20

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اثرات 15; اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مقامات 16; اللہ تعالیٰ کی اجازت کا کردار 14; اللہ تعالیٰ کی

مشیت کا کردار 14

انسان :

انسانوں کی ہدایت 17

تکامل :

تکامل کے عوامل 20

حروف مقطعه :1

دین :

دین کا کردار 8; دین کے اجرا کی بنیاد 11; دین اور اس کے قانون کا عملی ہونا 11

دینی قائدین :

دینی قائدین کا کردار 11

سبیل اللہ:

سبیل اللہ کا نیک انجام ہونا 18; سبیل اللہ کا واحد ہونا 10; سبیل اللہ کا واضح ہونا 18; سبیل اللہ کی نورانیت 9

سنت :

سنت کا ہدایت کرنا 13

ظلمت :

ظلمت سے نجات 5،6; ظلمت کی مختلف انواع 8، 12; ظلمت کے موارد 9; ظلمت کی بنیاد 8

عزت:

عزت کے عوامل 20

فتح :

فتح کے عوامل 20

قرآن کریم :

13

قرآن کریم کے نزول کا فلسفہ 5; قرآن کریم کے رموز 1; قرآن کریم کا عالمی ہونا 7; قرآن کریم کا سر چشمہ 4; قرآن

کریم کا کردار 6،8،17; قرآن کریم کی عظمت 4; قرآن کریم کے نام 3; قرآن کریم کا وحی ہونا 2; قرآن کریم کی

خصوصیات 7; قرآن کریم کا ہدایت ہونا 5،6،13

کتاب :3

کفر :

کفر سے نجات کے اسباب 15; سے نجات کی شرائط 14; کفر کا مختلف انواع میں ہونا 10

گمراہی :

گمراہی سے نجات 5،6; گمراہی سے نجات کی شرائط 14; گمراہی سے نجات کی بنیاد 15; گمراہی کی بنیاد 8; گمراہی

کے موارد 9; گمراہی کے راستوں کا متعدد ہونا 10،12

لوگ:

لوگوں کی ہدایت کی اہمیت 6; بعثت کے دوران لوگوں کی گمراہی 12

نور:

نور کے موارد 9

ہدایت :

ہدایت کا طریقہ 16; ہدایت کا پیش خیمہ 15; ہدایت کے ابزار و وسائل 6،17; ہدایت کی شرائط 14; ہدایت تشریعی 16

اللَّهُ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ (۲)

وہ اللہ وہ ہے جس کے لئے زمین و آسمان کی ہر شے ہے اور کافروں کے لئے تو سخت ترین اور افسوس ناک عذاب ہے

—

- 1_ نزول قران کا مقصد ،لوگوں کی کائنات کے مالک خداوند کی طرف ہدایت کرنا ہے۔
 کتب انزلہ الیک لتخرج...الی صراط العزیز الحمید_ اللہ الذی لہ ما فی السموت وما فی الارض
 2_ اسمانوں اور زمین کے تمام موجودات کا مالک ، فقط

14

- خداوند ہے۔
 اللہ الذی لہ ما فی السموت وما فی الارض
 3_ جہان خلقت میں متعدد اسمانوں کا موجود ہونا _
 لہ ما فی السموت
 4_ پوری کائنات پر خداوند عالم کی مطلق مالکیت اس کے ناقابل شکست اور قابل ستائشے ہونے کی دلیل ہے۔
 العزیز الحمید_ اللہ الذی لہ ما فی السموت وما فی الارض
 5_ بلا شک و تردید ،کفار کا انجام برا ہو گا اور وہ شدید و طاقت فرسا عذاب میں گرفتار ہوں گے۔
 و ویل للکفرین من عذاب شدید
 6_ جہنم کا عذاب ،شدت و ضعف کے لحاظ سے کئی مراتب کا حامل ہے۔
 عذاب شدید
 7_ قران سے کفر اختیار کرنے والے اور وہ کفار کہ جنہوں نے ظلمتوں میں ہی رہنے کا ارادہ کر لیا ہے ،ان کا انجام انتہائی برا ہو گا اور وہ سخت عذاب میں گرفتار ہوں گے۔
 و ویل للکفرین من عذاب شدید
 مندرجہ بالا مفہوم ،اس احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ گذشتہ آیت کے قرینے سے ،اس آیت میں کفار سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے خدا کی کتاب کو قبول نہیں کیا اور وہ تاریکیوں سے باہر نہیں نکلے۔

اسمان :

اسمانوں کا متعدد ہونا 3;اسمان کے موجودات کا مالک 2

خلقت:

خلقت کمالک 4

جہنم :

جہنم کے عذاب 6

حمد :

خدا کی حمد کے دلائل 4

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے مختصات 2;اللہ تعالیٰ کی عزت کے دلائل 4;اللہ تعالیٰ کی مالکیت 2,4

زمین :

زمین کی موجودات کا مالک 2

عذاب :

اہل عذاب 5,7;شدید عذاب 5,6,7;عذاب کے مراتب 5,6,7

قران کریم :

15

قران کریم سے کفر کرنے والوں کا عذاب 7، قران کریم سے کفر کرنے والوں کا انجام 7; قران کریم کے نزول کا فلسفہ 1

کفار :

کفار کے عذاب کا حتمی ہونا 5؛ کفار کے برے انجام کا حتمی ہونا 5؛ کفار کا برا انجام 7؛ کفار کی گمراہی 7

کفر :

کفر پر اصرار کے اثرات 7

ہدایت :

ہدایت کی اہمیت 1

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ (۳)
وہ لوگ جو زندگانی دنیا کو آخرت کے مقابلے میں پسند کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ خدا سے روکتے ہیں اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں یہ گمراہی میں بہت دور تھ چلے گئے ہیں۔

1_ کفار دنیوی زندگی کو پسند کرتے ہیں اور اخروی زندگی پر اسے ترجیح دیتے ہیں۔

وَلِلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا"، "الْكَافِرِينَ" کے لئے جملہ وصفی ہو۔

2_ کفار ہمیشہ راہ خدا سے روکنے کی سعی کرتے ہیں اور تعلیمات الہی کی اشاعت کے مانع بنتے ہیں۔

لِلْكَافِرِينَ... الَّذِينَ... وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

3_ کفار ہمیشہ راہ خدا اور تعلیمات الہی کو کج اور بے راہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

لِلْكَافِرِينَ... الَّذِينَ... وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا

4_ کفار ہمیشہ تعلیمات الہی میں نقص و عیب تلاش

16

کرنے اور انہیں غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

لِلْكَافِرِينَ... وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا

ہو سکتا ہے عبارت "يَبْغُونَهَا عِوَجًا" (راہ خدا میں کجی ڈھونڈتے ہیں) کا معنی یہ ہو کہ کفار اس بات کے پیچھے لگے

رہتے ہیں کہ اسمانی تعلیمات میں کجی و نقص تلاش کر کے اسے بر ملا کریں۔

5_ کفار، انتہائی گمراہی میں ہیں۔

لِلْكَافِرِينَ... أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ

6_ آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے اور راہ خدا سے روکنے اور اسے کج و ٹیڑھا دکھانے والے لوگ انتہائی گمراہی میں

ہیں۔

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ

7_ انسان کا اپنے عمل اور کردار میں مختار اور آزاد ہے۔

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ... أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ

"اختیار" کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ تصمیم اور ارادے پر قدرت و توان کو اختیار کہتے ہیں۔ یہ جو ایت میں آیا ہے

کہ جو آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کا ارادہ کر لیتے ہیں وہی گمراہی و ضلالت میں ہیں، انسان کے اختیار پر دلالت

کرتا ہے۔

8_ دنیا سے محبت اور اسے آخرت پر ترجیح دینا، قابل مذمت اور ناپسندیدہ ہے۔

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ... أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ

9_ دنیا سے محبت اور اسے آخرت پر ترجیح دینا ہی دین کی تباہی اور کفر کا پیش خیمہ ہے۔

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

احتمال ہے کہ جملہ "وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا" پر "يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا" کا مقدم ہونا ہی مذکورہ مفہوم

کو بیان کر رہا ہے۔

10_ ہمیشہ دنیا کو آخرت پر ترجیح دینا اور راہ خدا و تعلیمات الہی کو ٹیڑھا دکھانا، کفر کی علامتوں میں سے ہے۔

ویل للکفرین...الذین یستحبّون الحیوة الدنیا علی الآخرة ویصدّون عن سبیل اللہ ویبغونها عوجاً
11_گمراہی کے مراتب اور درجات ہیں۔
اولنک فی ضلال بعید

17

اخرت فروشی:
اخرت فروشی کے اثرات 10؛ اخرت فروشی کا ناپسندیدہ ہونا 8
انسان :
انسان کا اختیار 7
جبر و اختیار : 7
دنیا:
دنیا کو اخرت پر ترجیح دینا 10، 9، 8، 6، 1
دنیا پرست لوگ :
دنیا پرستوں کی گمراہی 6
دین :
افات دین کی شناخت 2، 3، 9؛ دین کے غلط تعارف کرانے کے اثرات 10؛ دین کا غلط تعارف کرانا 3؛ دین کی تنقیص
4؛ دین کے دشمن 2، 3، 4؛
دین سے مقابلہ کا پیش خیمہ 6
راہ خدا:
راہ خدا سے ممانعت کے اثرات 10؛ راہ خدا کا غلط تعارف کرانا 3؛ راہ خدا سے روکنے والوں کی گمراہی ؛ راہ خدا سے
روکنے والے 2
کفار :
کفار کی اخرت فروشی 1؛ کفار کی فکر 1؛ کفار کی دشمنی 2، 3، 4؛ کفار کی دنیا پرستی 1؛ کفار کی گمراہی 5؛ کفار کی
خصوصیات 2، 3
کفر :
کفر کی اسباب 9؛ کفر کی علامتیں 10
گمراہ لوگ : 5، 6
گمراہی :
گمراہی کے درجات 5، 6، 11

18

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (٤)
اور ہم نے جس رسول کو بھی بھیجا اسی کی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ لوگوں پر باتوں کو واضح کر سکے
اس کے بعد خدا جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے وہ صاحب عزت
بھی ہے اور صاحب حکمت بھی۔

1_خدا وند متعال نے تمام انبیاء کو بغیر کسی استثناء کے ان کے اپنے علاقے کے لوگوں کی زبان میں رسالت پر
مبعوث کیا ہے۔

وما ارسلا من رسول الا بلسان قومہ

2_لوگوں کی زبان میں انبیاء کو مبعوث کرنے کا فلسفہ یہ تھا کہ ان لوگوں کے لئے معارف الہی کو دقیق انداز میں

- تبیین اور تفہیم کیا جائے۔
 وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم
 3_ انبیائے الہی کی تعلیمات (سب) لوگوں کے لئے قابل فہم ہیں۔
 وما ارسلنا من رسول ... لیبین لہم
 4_ لوگوں کے لئے معارف الہی کو دقیق انداز میں بیان کرنا، انبیائے کرام کے فرائض اور ذمہ داریوں میں سے ہے۔
 وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم
 5_ الہی معارف، انبیائے کرام کی طرف سے وضاحت

19

- و تبیین کے محتاج ہوتے ہیں۔
 وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ (من) لیبین لہم
 6_ مبلغین کو دین کی تبلیغ کرتے وقت لوگوں کی زبان میں گفتگو کرنی چاہیے۔
 وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم
 7_ الہی معارف کو لوگوں کی فکری سطح کے مطابق بیان کرنا، تمام انبیائے کرام (ع) کا فریضہ تھا۔
 وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم
 "لسان قوم" سے مراد لوگوں کی مروجہ زبان ہے خصوصاً لوگوں کی فکری سطح میں فرق ہونے کی وجہ سے انبیاء کو طبعی طور پر تبلیغ کے وقت تمام لوگوں کو مدنظر رکھنا چاہیے تھا۔
 8_ دینی تعلیمات کے نزول کے زمانے کے لوگوں کا فہم، ان تعلیمات کو دقیق انداز میں سمجھنے کے لئے ایک منبع اور مرجع کی حیثیت رکھتا ہے۔
 وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم
 یہ جو خداوند متعال نے فرمایا ہے کہ تمام انبیاء اپنی قوم کی زبان میں مبعوث کیے گئے ہیں، اس سے یہ نکتہ معلوم ہوتا ہے کہ تعلیمات اسمانی کے نزول کے زمانے میں موجود لوگوں کی زبان اور ادبیات، ان تعلیمات کے پیغام کو سمجھنے میں موثر کردار ادا کر سکتی ہے۔
 9_ لوگوں کی ہدایت اور گمراہی خداوند متعال کی مشیت کی بنیاد پر ہوتی ہے۔
 فیضلّ اللہ من یشاء ویہدی من یشاء
 10_ انبیائے کرام (ع) کی ذمہ داری فقط لوگوں کے لئے الہی تعلیمات بیان کرنا اور پہنچانا ہے لیکن لوگوں کی ہدایت و گمراہی خدا کے اختیار میں ہے۔
 وما ارسلنا من رسول ... لیبین لہم فیضلّ اللہ من یشاء ویہدی من یشاء
 11_ خداوند متعال، عزیز (ناقابل شکست) اور حکیم (دانا) ہے۔
 وهو العزیز الحکیم
 12_ لوگوں کی ہدایت و گمراہی میں خداوند متعال کی مشیت، اس کی حکمت پر مبنی ہے۔
 فیضلّ اللہ من یشاء ویہدی من یشاء وهو العزیز الحکیم
 13_ لوگوں کی ہدایت و گمراہی میں خدا کی مشیت حتمی ہے۔
 فیضلّ اللہ من یشاء ویہدی من یشاء وهو العزیز
 "عزیز" کا معنی ناقابل شکست، غلبہ حاصل کرنے والا ہے اور یہانیت کے صدر اور ذیل

20

- کی مناسبت سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی مشیت قطعی ہے۔
 14_ لوگوں کی زبان میں اور ان کی علمی سطح کے مطابق الہی تعلیمات کو بیان کرنے کے لئے انبیاء کرام کو مبعوث کرنا، خداوند عالم کی عزت و حکمت کا تقاضا۔
 وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین ... وهو العزیز الحکیم

اسماء وصفات:

حکیم 11; عزیز 11

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی مشیت کے اثرات 9; اللہ تعالیٰ کی مشیت حتمی ہونا 13; ہدایت میں اللہ تعالیٰ کی حکمت 12; اللہ تعالیٰ کی مشیت میں حکمت 12; گمراہی میں اللہ تعالیٰ کی مشیت 12; 13; ہدایت میں اللہ تعالیٰ کی مشیت 13; اللہ تعالیٰ کی حکمت کا اثرات 12, 14; اللہ تعالیٰ کی عزت کا اثرات 14

انبیاء (ع) :

انبیاء اور دین کی تبیین 10; انبیاء اور لوگوں کی علمی سطح 7, 14; انبیاء (ع) اور ہدایت 10; انبیاء (ع) کے ہم زبان ہونے کا فلسفہ 2; تعلیمات انبیاء (ع) کا فہم 3; انبیاء (ع) کی رسالت کی حدود 10; انبیاء (ع) کا عوامی ہونا 1; انبیاء (ع) کی کے فرائض 4, 7; انبیاء (ع) کی بعثت کا سرچشمہ 14; انبیاء (ع) کا کردار 5; تعلیمات انبیاء (ع) کی خصوصیات 3; انبیاء (ع) کا لوگوں کے ہم زبان ہونا 1

تبلیغ :

تبلیغ کا طریقہ 6, 7; تبلیغ میں لوگوں کی علمی سطح 6, 7

دین :

تبیین دین کی اہمیت 2, 5; فہم دین کی اہمیت 2; دین کی تبیین 4; فہم دین کا معیار 8

ضروریات :

انبیاء کی ضرورت 5

گمراہی :

گمراہی کا سرچشمہ 9, 10

مبلغین :

مبلغین کی ذمہ داری 6; مبلغین کا لوگوں کے ہم زبان ہونا 6

ہدایت :

ہدایت کا سرچشمہ 9, 10

تفسیر راہنما جلد 9

21

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ (٥)
اور ہم نے موسیٰ (ع) کو اپنی نشانیاں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو ظلمتوں سے نور کی طرف نکال کر لائیں اور انہیں خدائی دنونکی یاد دلائیں کہ بیشک اس میں تمام صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے افراد کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

1_ حضرت موسیٰ (ع) اپنے زمانے کے لوگوں کے لئے خداوند متعال کی طرف سے بہت معجزات اور نشانیاں لے کر مبعوث ہوئے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ

2_ حضرت موسیٰ (ع) کے معجزات (درحقیقت) خداوند متعال کا فعل تھا کہ جو حضرت موسیٰ (ع) کے ذریعے انجام پایا۔

ولقد ارسلنا موسى باي تن
مذكوره مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ جب "اياتنا" سے مراد وہ معجزات ہوں کہ جو حضرت موسیٰ (ع) کے ذریعے انجام پائے ہیں۔
3_ حضرت موسیٰ (ع) کی ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے زمانہ کے لوگوں کو الہی نشانیوں اور معجزات کے ذریعے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جائیں۔
ولقد ارسلنا موسى باي تن ان اخرج قومك من الظلمت الى النور
4_ حضرت موسیٰ (ع) کی قوم انواع و اقسام کی تاریکیوں میں گرفتار تھی۔
ان اخرج قومك من الظلمت الى النور
5_ کفر، تاریکی و ظلمت اور راہ خدا، نور ہے۔
ان اخرج قومك من الظلمت الى النور
کیونکہ تمام انبیائے کرام (ع) منجملہ حضرت موسیٰ (ع) کا مقصد لوگوں کی ہدایت کرنا تھا اس لئے احتمال ہے کہ لوگوں کو ظلمت و تاریکی سے نکالنے کا مطلب ان کو کفر سے نجات دلانا اور انہیں نور کی طرف لے جانے سے مراد ان کی ہدایت کرنا ہو۔

22

6_ حضرت موسیٰ (ع) کی خداوند متعال کی طرف سے ذمہ داری تھی کہ وہ ہدایت کرنے میں اپنی قوم کو اولویت دیں۔
ولقد ارسلنا موسى باي تن ان اخرج قومك من الظلمت الى النور
خداوند متعال نے پیغمبر اسلام (ص) کو یہ حکم دیا تھا: "لتخرج الناس من الظلمت الى النور" جبکہ حضرت موسیٰ (ع) کو یہ حکم دیا تھا: "ان اخرج قومك من الظلمت" اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت موسیٰ (ع) کی رسالت، قوم بنی اسرائیل تک ہی محدود نہیں تھی بلکہ اس سے بڑھ کر تھی لہذا "قومك" کی قید کا مطلب ہوسکتا ہے بنی اسرائیل کو ترجیح و اولویت دینا ہو۔
7_ حضرت موسیٰ (ع) کی رسالت، عالمی نہیں تھی۔
ان اخرج قومك من الظلمت الى النور
پیغمبر اسلام (ص) کی رسالت "لتخرج الناس" اور حضرت موسیٰ (ع) کی رسالت "ان اخرج قومك" کے درمیان موازنے سے پتہ چلتا ہے کہ شاید "قومك" کی قید حضرت موسیٰ (ع) کی رسالت کو اپنی قوم تک محدود کرنے کے لئے ہو۔
8_ حضرت موسیٰ (ع) لوگوں کو تاریکی سے نجات دلانے اور انہیں نور کی طرف لے جانے میں پیغمبر اسلام (ص) کے ساتھ مشترکہ مقصد رکھتے تھے۔
كتب انزلناه اليك لتخرج الناس من الظلمت ولقد ارسلنا موسى باي تن ان اخرج قومك من الظلمت الى النور
9_ توریت لوگوں کو تاریکیوں سے نجات دلانے اور انہیں نور کی طرف لے جانے والی تعلیمات پر مشتمل تھی۔
ولقد ارسلنا موسى باي تن ان اخرج قومك من الظلمت الى النور
ایت میں مذکور "اياتنا" کا واضح ترین مصداق توریت ہے کہ جو حضرت موسیٰ (ع) کی اسمانی کتاب تھی خداوند متعال نے حضرت موسیٰ (ع) کو توریت عطا کر کے لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنے پر مامور کیا تھا اسی سے یہ مطلب اخذ ہوتا ہے کہ توریت اس قسم کی تعلیمات پر مشتمل تھی۔
10_ دینی تعلیمات کے نفاذ کے لئے ماہر اور لائق قیادت کا ضروری ہونا۔
ان اخرج قومك من الظلمت الى النور
خداوند متعال کا موسیٰ (ع) کو ایات (توریت) عطا کرنے کے بعد لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنے کی ذمہ داری سونپنا ظاہر کرتا ہے کہ اسمانی تعلیمات کو نافذ کرنے کے لئے موسیٰ علیہ السلام جیسی ماہر شخصیت کی ضرورت ہے۔
11_ اپنے لوگوں کو "ایام اللہ" کی یاد دلانا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فریضہ تھا۔
ولقد ارسلنا موسى ذكراهم باي الله
12_ "ایام اللہ" اہمیت کے حامل اور ہمیشہ یاد رکھنے

23

کے قابل ایام میں سے ہونا۔

وَذَكَّرْهُمْ بِأَيِّمِ اللَّهِ

13_ بعض دن، دوسرے دنوں کے مقابلے میں اہمیت اور خاص مقام و منزلت کے حامل ہوتے ہیں۔

وَذَكَّرْهُمْ بِأَيِّمِ اللَّهِ

14_ ایام اللہ اور ان کے حوادث و واقعات کا صابر اور شکرگذار لوگوں کے لئے الہی آیات اور نشانیوں پر مشتمل ہونا۔

ان فی ذلک لآیۃ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُورٍ

"ذلک" کا مشار الیہ "ذکر" ہے اور ذکر کا متعلق "ایام اللہ" ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "ایام اللہ" الہی آیات اور خدائی نشانیوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

15_ مصائب اور مشکلات کے مقابلے میں صبر کرنا اور نعمات الہی پر شکرگذار رہنا، انسان کی معرفت میں اضافے اور الہی آیات اور نشانیوں کو بہتر طور پر سمجھنے کا باعث بنتا ہے۔

ان فی ذلک لآیۃ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُورٍ

16_ صبر اور شکر کا بلند مقام و منزلت کا حامل ہونا اور صبر کرنے والوں اور شکرگذار بندوں کا خواص اور بلند مرتبہ لوگوں میں سے ہونا۔

ان فی ذلک لآیۃ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُورٍ

17_ الہی آیات اور نشانیوں کو سمجھنے کے لئے استعداد و لیاقت اور ضروری شرائط کا لازمی ہونا۔

ان فی ذلک لآیۃ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُورٍ

الہی آیات سب لوگوں کے لئے ہیں اس کے باوجود انہیں صابر اور شکرگذار لوگوں سے مخصوص کرنا ظاہر کرتا ہے کہ الہی آیات کا ادراک لیاقت و استعداد اور خاص شرائط کا متقاضی ہوتا ہے۔

18_ ایام اللہ وہ دن ہیں کہ جن میں جلوہ خداوندی، بندوں پر مصائب اور سختیوں اور نعمتوں کے عطا ہونے کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔

وَذَكَّرْهُمْ بِأَيِّمِ اللَّهِ ان فی ذلک لآیۃ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُورٍ

خداوند متعال کا یہ فرمانا کہ ایام اللہ کی یاد دلانے میں ہر صبر کرنے والے اور شکرگذار بندے کے لئے نشانیاں ہیں چونکہ صبر ہمیشہ سختیوں اور مصیبتوں کے مقابلے میں ہوتا ہے اور شکر، ہمیشہ نعمتوں کے عطا ہونے پر ادا کیا جاتا ہے لہذا

ہوسکتا ہے کہ ان دونوں (صابرین و شاکرین) کا ایک ساتھ ذکر اس بات کا قرینہ ہو کہ "ایام اللہ" سے مراد وہ دن ہیں جن میں خداوند متعال، فراوان نعمتیں عطا کر کے اور مصیبتوں و سختیوں میں مبتلا کر کے اپنے بندوں پر جلوہ گر ہوتا ہے۔

19_ "عن مثنیٰ الحنّاط قال: سمعت ابا جعفر (ع) یقول: ایام اللہ عزوجل ثلاثۃ: یوم یقوم لقائم (ع) ویوم الکرة ویوم القیامة

(1) مثنیٰ حنّاط سے منقول ہے کہ میں نے امام باقر (ع) سے سنا

.....

(1) خصال صدوق، ج 1، ص 108، ج 75_ نور الثقلین، ج 2، ص 526، ج 7_

24

ہے کہ ایام اللہ سے تین دن مراد ہیں: قائم ال محمد (ص) کے ظہور کا دن، رجعت کا دن اور قیامت کا دن۔

20_ "قال رسول اللہ (ص) فی قولہ تعالیٰ: "وَذَكَّرْهُمْ بِأَيِّمِ اللَّهِ...": "ایام اللہ نعماء و بلاؤہ و مثلاتہ... (1) رسول خدا (ص) نے

خداوند متعال کے اس قول: "وَذَكَّرْهُمْ بِأَيِّمِ اللَّهِ... کے بارے میں فرمایا ہے: خدا کے دنوں سے مراد خدا کی نعمتیں، مصیبتیں اور عذاب ہیں۔"

انحضرت (ص):

انحضرت (ص) کے مقاصد، 8: انحضرت (ص) کا ہدایت کرنا، 8

آیات خدا:

آیات خدا کے ادراک کا پیش خیمہ، 15: آیات خدا کے ادراک کی شرائط، 17: آیات خدا کا اثر 3

استعداد:

استعداد کا کردار، 17
امام مہدی (ع) :
امام مہدی (ع) کے ظہور کا دن، 19
اللہ تعالیٰ :
اللہ تعالیٰ کے افعال، 2; اللہ تعالیٰ کی تجلی، 18; اللہ تعالیٰ کے عذاب، 20; اللہ تعالیٰ کی نعمتیں، 20
انبیاء: انبیاء کا ہدایت کرنا، 8; انبیاء کا باہمی توافق، 8
ایام اللہ :
ایام اللہ کی اہمیت، 12، 13، 14; ایام اللہ اور ایات خدا، 14; ایام اللہ سے مراد، 19، 20; ایام اللہ کا کردار، 18
بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کی ہدایت کی اہمیت، 6; بنی اسرائیل کی گمراہی، 4; بنی اسرائیل کی ہدایت، 3
تکامل: تکامل کے اسباب، 15
توریت: توریت کی تعلیمات، 9; توریت کا ہدایت کرنا، 9
خدا کے برگزیدہ افراد: 16
دین: دین اور عینیت، 10; نفاذ دین کا سبب، 20
دینی راہنما: دینی راہنماؤں کا کردار، 10
ذکر:

(1) امالی شیخ طوسی، ج 2، ص 105، مجلس 17_ بحار الانوار، ج 67، ص 20، ح 17_

25
ایام اللہ کا ذکر، 12
رجعت: رجعت کا دن، 19
روایت: 19، 20
زمان: زمانوں میں فرق، 13
سبیل اللہ : سبیل اللہ کا نورانی ہونا، 5
شاکرین: شاکرین کا برگزیدہ ہونا، 16; شاکرین اور ایام اللہ، 14; شاکرین کے فضائل، 16
شکر: شکر نعمت کے اثرات، 15; شکر کی قدر و قیمت، 16
صبر: صبر کے اثرات، 15; صبر کی قدر و منزلت، 16; سختی کے مقابلے میں صبر، 15
صابرین:

صابرین کا برگزیدہ ہونا، 16؛ صابرین اور ایام اللہ، 14؛ صابرین کے فضائل، 16

عوام:

عوام کی ہدایت کی اہمیت، 3

قیامت:

قیامت کا دن، 19

کفر:

کفر کی تاریکی، 5

گمراہی:

گمراہی سے نجات، 3، 8، 9

معجزہ:

معجزے کی حقیقت، 2؛ معجزے کا سرچشمہ، 2؛ معجزے کا کردار، 3

موسیٰ (ع) :

حضرت موسیٰ (ع) کے مقاصد، 8؛ معجزات حضرت موسیٰ (ع) کا متعدد ہونا، 1؛ حضرت موسیٰ (ع) کا قصہ، 1؛ رسالت

موسیٰ (ع) کا محدود ہونا، 7؛ موسیٰ (ع) کی ذمہ داری، 3، 11؛ موسیٰ (ع) کا معجزہ، 2؛ موسیٰ (ع) کے مقامات و درجات،

7؛ حضرت موسیٰ (ع) کی اہم ترین ذمہ داری، 6؛ نبوت حضرت موسیٰ (ع) 1؛ حضرت موسیٰ (ع) کا کردار، 2

حضرت موسیٰ (ع) کا ہدایت کرنا، 3، 8

ہدایت:

ہدایت کے وسائل، 3

یاد دہانی:

ایام اللہ کی یاد دہانی، 11

26

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنْجَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيَدَّبَّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَلِكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ (٦)

اور اس وقت کو یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دلائی جب کہ وہ بدترین عذاب میں مبتلا کر رہے تھے کہ تمہارے لڑکوں کو ذبح کر رہے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو (کنیزی) کے لئے زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑا سخت امتحان تھا۔

1_ موسیٰ (ع) اور ان کی قوم کے واقعات کی یادآوری کرانا اور اسے ذہن نشین کرنا پیغمبر اکرم (ص) کی ذمہ داری تھی۔

واذ قال موسیٰ لقومه

مذکورہ مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ "اذ" سے پہلے فعل "اذکر" مقدر ہو اس بناء پر ایت پیغمبر اکرم (ص) سے مخاطب ہو کر انحضرت (ص) کی ذمہ داری بیان کر رہی ہے۔

2_ موسیٰ (ع) اور ان کی قوم کے واقعات کا سبق آموز اور یاد رکھنے کے قابل ہونا۔

واذ قال موسیٰ لقومه

خداوند متعال نے پیغمبر اکرم (ص) کو حضرت موسیٰ (ع) کے قصے کو یاد کرنے کا حکم دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصہ بہت ہی اہمیت اور فوائد کا حامل ہے اور انسانوں کے لئے بہتر ہے کہ وہ اسے یاد رکھیں۔

27

3_ حضرت موسیٰ (ع) کا اپنی قوم سے ان نعمتوں کو یاد رکھنے کا تقاضا کرنا کہ جو خداوند متعال نے انہیں عطا کی ہیں۔

واذ قال موسیٰ لقومه اذكروا نعمة الله عليكم

4_ بنی اسرائیل، عظیم نعمت سے بہرہ مند تھے۔

- واذ قال موسى لقومه اذكروا نعمة الله عليكم
- یاد اوری کا حکم دینا، اس بات کا قرینہ ہے کہ "نعمۃ اللہ" سے مراد ایک خاص اور اہم نعمت ہے۔
- 5_ حضرت موسیٰ (ع) کا اپنی قوم سے ہمیشہ اس بات کو ذہن نشین کرنے کی تاکید کرنا کہ ال فرعون کی قتل و غارت اور اذیت سے ان کی نجات کا سب سے بڑا سبب خداوند متعال ہے۔
- واذ قال موسیٰ لقومه اذكروا نعمة الله عليكم اذا انجكم من ع ال فرعون
- 6_ ال فرعون کے قتل و غارت اور اذیت سے بنی اسرائیل کا نجات پانا، خداوند متعال کی طرف سے ان پر ایک واضح نعمت تھی کہ جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔
- واذ قال موسیٰ لقومه اذكروا نعمة الله عليكم اذا انجكم من ع ال فرعون
- 7_ ظالمانہ اجتماعی نظام سے نجات حاصل کرنا، ایک ایسی الہی نعمت ہے کہ جسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔
- اذکروا نعمة الله عليكم اذا انجكم من ع ال فرعون يسومونكم
- 8_ ال فرعون کے ظالمانہ نظام سے بنی اسرائیل کی نجات کا دن "ایام اللہ" میں سے ہے۔
- و ذکرهم بايم الله... واذا قال موسیٰ لقومه اذكروا نعمة الله عليكم اذا انجكم من ع ال فرعون يسومونكم سوء العذاب
- اس آیت میں "اذکروا" کا کلمہ ہو سکتا ہے "ایام اللہ" کی یاد دہانی کرانے کے مصداق میں سے ہو کہ جسے بیان کرنے کا حضرت موسیٰ (ع) کو حکم دیا گیا تھا۔
- 9_ فرعون کا خاندان اور اسکے ساتھی سب کے سب ظالم اور اذیت و ازار پہنچانے والے لوگ تھے۔
- اذا انجكم من ع ال فرعون يسومونكم سوء العذاب
- 10_ لوگوں کو ظلم و ستم سے نجات دلانے اور انسانی تاریخ کے انقلاب میں خداوند متعال کا اہم ترین کردار۔
- اذا انجكم من ع ال فرعون
- 11_ حضرت موسیٰ (ع) کی قوم (بنی اسرائیل) پر بدترین اذیت و ازار مسلط کرنا، ال فرعون کا ہمیشہ کا وتیرہ تھا۔
- يسومونكم سوء عذابكم
- "يسومون"، "سوم" سے ہے جس کا معنی اذیت اور عذاب مسلط کرنا ہے اسے فعل مضارع کے ساتھ لانا اسکے دوام اور استمرار پر دلالت کرت

28

- ہے۔
- 12_ ال فرعون، قوم موسیٰ (ع) (بنی اسرائیل) کے بیٹوں کا تو وسیع پیمانے پر قتل عام کرتے تھے لیکن ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔
- ويذبحون ابناءكم ويستحيون نساءكم
- باب تعیل سے "یذبحون" کا استعمال کہ جس کا معنی تکثیر بھی ہے شاید مذکورہ بالا مطلب کو بیان کر رہا ہو۔
- 13_ بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرنا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھنا ان پر ال فرعون کی طرف سے اذیت و ازار کو مسلط کرنے کی بدترین مثال ہے۔
- يسومونكم سوء العذاب ويذبحون ابناءكم ويستحيون نساءكم
- "يسومونكم" کے بعد "يذبحون ابناءكم ويستحيون نساءكم" کو لانا ہو سکتا ہے اس کے لئے تفسیری جملہ ہو اس صورت میں یہی دو مورد ال فرعون کی ظالمانہ اذیتوں کی تفسیر اور توضیح ہیں۔
- 14_ معاشرے میں مردوں کی نسبت عورتوں کی تعداد میں اضافے اور ابادی کے غیر معتدل ہوجانے کی وجہ سے عورتوں کے لئے تکلیف دہ اجتماعی مشکلات کا پیدا ہوجانا۔
- يستحيون نساءكم
- خداوند متعال نے ال فرعون کی طرف سے اذیت و ازار کی وضاحت کے لئے لڑکوں کو قتل کرنے اور عورتوں کو زندہ رکھنے کی مثال دی ہے ممکن ہے یہ مثال اس لئے دی گئی ہو کہ اس طرح کے کام ابادی کو غیر معتدل بنا دیتے ہیں جس کے نتیجے میں عورتوں کی ابادی بڑھ جاتی ہے جو لوگوں کے لئے اذیت و ازار کا باعث بنتی ہے۔
- 15_ فرعون کے استبدادی نظام جیسا اجتماعی ظالمانہ نظام تاریکیوں میں سے ایک تاریکی شمار ہوتا ہے۔
- اخرج قومك من الظلمت الى النور... اذا انجكم من ع ال فرعون يسومونكم سوء العذاب

16_ ال فرعون کی طرف سے لڑکوں کو قتل کرنے اور عورتوں کو زندہ رکھنے جیسے بدترین اذیت و آزار کا مسلط کیا جانا، بنی اسرائیل کے لئے خداوند متعال کی جانب سے ایک بڑا امتحان تھا۔
یسومونکم سوء العذاب ... وفی ذلکم بلاء من ربکم عظیم
مذکورہ بالا مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ جب "ذلکم" کا مشار الیہ ال فرعون کی طرف سے دیئے جانے والا اذیت و آزار ہو۔
17_ بنی اسرائیل کا ال فرعون کے اذیت و آزار اور قتل سے نجات حاصل کرنا، ان کے لئے خداوند متعال کا عظیم امتحان تھا۔
اذا نجکم من ال فرعون ... وفی ذلکم بلاء من ربکم عظیم
مذکورہ بالا مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ جب

29

"ذلکم" کا مشار الیہ بنی اسرائیل کا خداوند متعال کے ذریعے ال فرعون کے ظالمانہ رویئے سے نجات پانا ہو۔
18_ بندوں کی آزمائش، ان پر ربوبیت الہی کا جلوہ ہے۔
وفی ذلکم بلاء من ربکم عظیم
19_ ظالمانہ اجتماعی نظاموں سے نجات کی نعمت کا الہی آزمائش کے وسیلوں میں سے ہونا۔
اذکرو انعمۃ اللہ علیکم اذا نجکم من ال فرعون ... وفی ذلکم بلاء من ربکم عظیم
20_ خداوند کی طرف سے بندوں کی آزمائش کے مراتب و درجات کے مطابق ہونا۔
وفی ذلکم بلاء من ربکم عظیم

ال فرعون:

ال فرعون کی تکالیف اور اذیتیں، 9؛ ال فرعون کے ظلم، 9

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) اور بنی اسرائیل کی تاریخ، 1؛ انحضرت (ص) اور حضرت موسیٰ (ع) کا قصہ، 1؛ انحضرت (ص) کی ذمہ داری، 1

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے امتحانات 16، 19، 20؛ اللہ تعالیٰ کا نجات دینا 10؛ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی نشانیاں 18؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں 6، 7؛ اللہ تعالیٰ کا کردار 10

امتحان :-

امتحان کے وسائل 19؛ اذیت کے ذریعے امتحان 16 ؛ قتل کے ذریعے امتحان 16؛ نجات کے ذریعے امتحان 17، 19؛ عظیم امتحانات 16، 17 ؛ امتحان کے مراتب 20

انسان :

انسانوں کا امتحان 18

ایام اللہ : 8

بنی اسرائیل :

بنی اسرائیل کا امتحان 16؛ بنی اسرائیل کی اذیت 11 ؛ بنی اسرائیل کی عورتوں کا زندہ رہنا 12، 13، 16 ؛ بنی اسرائیل کا امتحان 17، بنی اسرائیل کی تاریخ 12، 13، 16، 17؛ بنی اسرائیل کا اذیت و آزار 11، 13؛ بنی اسرائیل کی نجات کے اسباب 5؛ بنی اسرائیل کے بیٹوں کا قتل 12، 13، 16؛ بنی اسرائیل کی نجات 6، 8، 17؛ بنی اسرائیل کی نعمتیں 3، 4، 6

تاریخ:

تاریخی تحولات کا سرچشمہ 10

30

حکومت:

ظالمانہ حکومت 15، 19

ذکر:

ذکر نعمت کے اثرات 15؛ ذکر نعمت کی اہمیت 3؛ بنی اسرائیل کی تاریخ کا ذکر 1، 2؛ حضرت موسیٰ (ع) کے قصے کا ذکر

1، 2؛ بنی اسرائیل کی نجات کا ذکر 5؛ نعمت کا ذکر 6، 7

ظالمین: 9

ظلم:

ظلم سے نجات کا سبب 10

عورت:

عورتوں کے زیادہ ہونے کے اثرات 14؛ عورتوں کی اذیت کا پیش خیمہ 14

فرعون:

فرعون کی استبدادی حکومت 15؛ فرعون کا ظلم 15؛ فرعون کا سیاسی نظام 15

فرعونی گروہ:

فرعونی گروہ کی اذیتیں 11؛ فرعونی گروہ کا بدترین ظلم و ستم 13؛ فرعونی گروہ کا اذیت و آزار دینا 9؛ فرعونی گروہ کے

اذیت و آزار 11، 13، 16؛ فرعونی گروہ کا ظلم 9، 11؛ فرعونی گروہ کے قتل 12، 13؛ فرعونی گروہ کے اذیت و آزار سے

نجات 8، 17؛ فرعونی گروہ کی خصوصیات 11

گمراہی:

گمراہی کے موارد 15

مشکلات:

اجتماعی مشکلات کا پیش خیمہ 14

موسیٰ (ع) :

حضرت موسیٰ (ع) کے تقاضے 3، 5؛ قصہ موسیٰ (ع) سے عبرت 2؛ حضرت موسیٰ (ع) اور بنی اسرائیل 5

نعمت:

ظالموں سے نجات کی نعمت 7، 19

یاددہانی:

تاریخ بنی اسرائیل کی یاددہانی 1؛ قصہ موسیٰ (ع) کی یاددہانی 1

31

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (٧)

اور جب تمہارے پروردگار نے اعلان کیا کہ اگر تم ہمارا شکر یہ ادا کرو گے تو ہم نعمتونمیں اضافہ کر دیں گے اور اگر کفران نعمت کرو گے تو ہمارا عذاب بھی بہت سخت ہے۔

1_ پیغمبر اکرم (ص) لوگوں کو اس بات کی یاد دہانی کرانے کے پابند تھے کہ جو بھی شخص شکر گزار ہوگا یقیناً اس کی نعمت میں اضافہ ہو گا اور جو بھی کفران نعمت کرے گا وہ شدید عذاب سے دوچار ہوگا۔

و اذ تا ذن ربکم لئن شکرتم لا زیدنکم ولن کفرتم ان عذابى لشدید

"و اذ تا ذن"، "اذ قال" پر عطف ہے کہ جس میں "اذکر" مقدر ہے جس کے مخاطب پیغمبر اکرم (ص) ہیں۔

2_ حضرت موسیٰ (ع) نے اپنی قوم کو خداوند متعال کے فرمان اور ہدایات کو یاد رکھنے کی تاکید کی کہ جو بھی شکر گزار رہے گا خداوند عالم اس کی نعمتوں میں اضافہ فرمائے گا اور جو بھی کفران نعمت کرے گا وہ شدید عذاب میں گرفتار ہو جائے گا۔

اذکرو انعمۃ اللہ علیکم... و اذ تا ذن ربکم لئن شکرتم لا زیدنکم ولن کفرتم ان عذابى لشدید

یہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے کہ جب "اذ تا ذن" قول موسیٰ (ع) ہو اور "اذکرو انعمۃ اللہ" پر "عطف ہو۔

3_ ربوبیت الہی کا تقاضا یہ ہے کہ شکر کرنے کی صورت میں نعمت میں اضافہ کیا جائے اور کفران نعمت کی صورت میں عذاب سے ڈرایا جائے۔
و اذ تا ذن ربکم لئن شکرتم لا زیدنکم ولن کفرتم ان عذابی لشدید
4_ خداوند متعال کی نعمتوں کا شکر بجالانا ایک ضروری امر اور خاص اہمیت و منزلت کا حامل ہے۔

32

و اذ تا ذن ربکم لئن شکرتم
شکر بجالانے کے بارے میں خداوند متعال نے خاص فرمان صادر کیا ہے جس سے شکر کی اہمیت اور منزلت کا پتہ چلتا ہے۔
5_ ظالمانہ نظام سے نجات پانے کی نعمت پر شکر بجالانا اس نعمت میں اضافے اور اس کے دوام کا باعث بنتا ہے اور اس کا کفران اس نعمت کے زائل ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔
اذ انجکم من ءال فرعون ... و اذ تا ذن ربکم لئن شکرتم لا زیدنکم ولن کفرتم ان عذابی لشدید
6_ نعمت میں اضافہ کرنا، خداوند متعال کا کام ہے۔
لئن شکرتم لا زیدنکم

7_ فرعونی گروہ کے ظلم و ستم سے بنی اسرائیل کا نجات پانا ان کے لئے ایک بڑی نعمت تھی جس پر انہیں شکر بجالانا چاہئے تھا۔

اذ انجکم من ءال فرعون ... و اذ تا ذن ربکم لئن شکرتم لا زیدنکم
"اذ تا ذن ربکم" کا جملہ کلام موسیٰ (ع) کا دوام ہے کہ جس کے ذریعے وہ بنی اسرائیل کو فرعونی گروہ کے چنگل سے نجات پانے کی یاد دہانی کرا رہے ہیں حضرت موسیٰ (ع) نے اس کلام کے ذریعے اشارتاً بنی اسرائیل کو یاد دہانی کرائی ہے کہ ان کا نجات پانا، نعمت خداوندی ہے جس پر انہیں شکر بجالانا چاہئے۔

8_ قرآن کے تربیتی طریقوں میں سے ایک نیک اور پسندیدہ عمل پر اجر و ثواب عطا کرنے کی بشارت دینا اور برے اعمال پر سزا و عذاب سے ڈرانا ہے۔

لئن شکرتم لا زیدنکم ولن کفرتم ان عذابی لشدید

9_ نعمتوں کے کم یا زیادہ ہونے میں انسان خود بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

لئن شکرتم لا زیدنکم ولن کفرتم ان عذابی لشدید

10_ خداوند متعال کا عذاب بہت ہی شدید ہے۔

ان عذابی لشدید

11_ "قال ابو عبد الله (ع): يا معشر بني اسرائيل ان الله عليه بنعمة فعرفها بقلبه وحمد الله عليها بلسانه لم تتفد حتى يا مر الله له بالزيادة وهو قوله: "لئن شکرتم لا زیدنکم"; (1) حضرت امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ جس بندے کو بھی خداوند عالم کوئی نعمت عطا کرے تو اگر وہ اسے اپنے دل سے پہچانے اور اس نعمت پر خدا کی زبان سے ستائش کرے تو ابھی اس کی حمد و ستائش ختم بھی نہیں ہوگی کہ خداوند اس کی نعمت میں اضافہ کرنے کا حکم فرمائے گا اور یہ قول خداوند ہے کہ: "لئن شکرتم لا زیدنکم"۔

.....

(1) تفسیر قمی، ج 1، ص 368_ نور الثقلین، ج 2، ص 52، 12، 15۔

33

12_ "عن ابی عبد الله (ع) قال: فیما وحی الله عزوجل الی موسیٰ (ع) یا موسیٰ اشکری حق شکری فقال: یا ربّ وکیف اشکری حق شکرک ولیس من شکر: اشکرک به الا وانت انعمت به علیّ؟ قال: یا موسیٰ الان شکرتنی حین علمت ان ذلک منّی؛ (1) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند متعال نے حضرت موسیٰ (ع) کو وحی کی کہ اے موسیٰ (ع) جس طرح شکر ادا کرنے کا حق ہے اس طرح میرا شکر بجا لاؤ۔ حضرت موسیٰ (ع) نے عرض کی: میں تیرا

شکر کس طرح بجا لاو ں کہ حق شکر ادا ہو جائے اور کوئی بھی ایسا شکر نہیں کہ جس کے ساتھ میں تیرا شکر کروں سوائے اس کے کہ وہ شکر خود ایک نعمت ہے جو تونے مجھے عطا فرمائی ہے۔ خداوند متعال نے فرمایا: اب جبکہ تم نے جان لیا ہے کہ (شکر گذاری کی) یہ نعمت میری طرف سے ہے تو پھر میرا شکر بجا لاؤ۔

13_ "عن ابي عبدالله (ع) قال: شكر النعمة اجتناب المحارم وتمام الشكر قول الرجل الحمد لله رب العالمين؛ (2) امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا: گناہوں سے پرہیز کرنا نعمت کا شکر ہے اور شکر کامل انسان کا "الحمد لله رب العالمين" کہنا ہے۔

14_ "عن الصادق (ع): ... ان الكبائر ... كفران النعمة "ولئن كفرتم ان عذابی لشديد" ... (3) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ (ع) نے گناہان کبیرہ کے بارے میں فرمایا ... بتحقیق کفران نعمت گناہان کبیرہ میں سے ہے (جیسا کہ خداوند کا فرمان ہے) : "ولئن كفرتم ان عذابی لشديد"۔

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کی ذمہ داری 1

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کا کردار 6; اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اثرات 3; اللہ تعالیٰ کے عذاب کی خصوصیات 10

انذار:

انذار سزا کی ایم قسم ہے 8

انسان:

انسان کا کردار 9

بشارت:

.....

(1) کافی، ج2، ص98، ح27_ بحار الانوار، ج68، ص36، ح22_
(2) اصول کافی، ج2، ص95، ح10_ نور الثقلین، ج2، ص529، ح24_
(3) مناقب ابن شہر آشوب، ج4، ص251، بحار الانوار ج47، ص217، ح4_

34

بشارت کا اجر و ثواب ہونا 8

بنی اسرائیل:

بنی اسرائیل کو نصیحت 2; بنی اسرائیل کی نجات 7; بنی اسرائیل کی نعمتیں 7

تربیت:

تربیت کا طریقہ 8

حکومت:

ظالمانہ حکومت 5

حمد:

حمد خدا کے اثرات 11

ذکر:

خدا کی نصیحتوں کا ذکر 2

روایت: 11، 12، 13، 14

شاکرین:

شاکرین کی نعمت کا زیادہ ہونا 21

شکر:

شکر نعمت کے اثرات 1، 2، 3، 5; شکر نعمت کی اہمیت 4; شکر کی حقیقت 12; نعمت کا شکر 12; شکر نعمت کی ضرورت

4; شکر نعمت کا مطلب 13

عذاب:

اہل عذاب 2، 1؛ شدید عذاب 2، 1، 10؛ عذاب کے مراتب 1، 2، 10؛ عذاب کے اسباب 1، 2، 3

عمل:

پسندیدہ عمل کالج 8؛ ناپسندیدہ عمل کی سزا 8

فرعونی گروہ:

فرعونی گروہ سے نجات 7

کفران:

کفران نعمت کے اثرات 1، 2، 3، 5؛ کفران نعمت کے موارد 14

گناہان کبیرہ:

گناہان کبیرہ کے اثرات 14

موسیٰ (ع) :

حضرت موسیٰ (ع) کی ارزوئیں 2

نعمت:

نعمت کے زیادہ ہونے کے اسباب 1، 2، 5، 9، 11؛ سلب نعمت کے اسباب 5؛ نعمت کے کم ہونے کے اسباب 9؛ مراتب

نعمت 7؛ نعمت کا شکر بجا لانا 12؛

ظالموں سے نجات کی نعمت 5؛ عظیم نعمتیں

35

وَقَالَ مُوسَىٰ إِنَّ تَكْفُرُوا أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ (۸)

اور موسیٰ (ع) نے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم سب اور روئے زمین کے تمام بسنے والے بھی کافر ہو جائیں تو ہمارا اللہ سب سے بے نیاز ہے اور وہ قابلِ حمد و ستائش ہے۔

1_ حضرت موسیٰ (ع) نے اپنی رسالت کا فریضہ ادا کرتے ہوئے بنی اسرائیل سے کہا کہ ان کا اور پوری زمین پر بسنے

والے انسانوں کا کفر خداوند متعال کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

وقال موسیٰ ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیعاً فان الله لغنی حمید

"ان تکفروا" میں "ان" شرطیہ ہے اور اس کا جواب "لم يتضرر هو" ہے کہ جو محذوف ہے اور جملہ "فان الله يغنی" محذوف جزائے شرط کی علت بیان کر رہا ہے۔

2_ بنی اسرائیل کا خیال تھا کہ خداوند متعال کو ان کے ایمان لانے یا کفر اختیار کرنے سے فائدہ یا ضرر حاصل ہوتا ہے۔

وقال موسیٰ ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیعاً فان الله لغنی حمید

3_ خداوند متعال کی نعمتوں کا کفران، اس کی ذات کو کسی قسم کا ضرر و نقصان نہیں پہنچاتا۔

ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیع

"ولئن کفرتم" کہ جس کا مطلب کفران (نعمت) تھا، کے قرینے سے "ان تکفروا" سے مراد نعمات خدا کے مقابلے میں ناشکری ہو سکتی ہے۔

4_ حضرت موسیٰ (ع) نے بنی اسرائیل کو نعمات الہی کے کفران سے منع کیا۔

واذ قال موسیٰ لقومه اذکروا نعمة الله علیکم... وقال موسیٰ ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیع

5_ نعمت کے شکر بجالانے کا فائدہ اور اس کے کفران کا نقصان، خود انسان کو پہنچتا ہے۔

36

لئن شکرتم لا زیدنکم و... ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیعاً فان الله لغنی حمید

6_ خداوند عالم غنی (بے نیاز) اور حمید (قابل ستائش) ہے۔

فان الله لغنی حمید

7_ خداوند متعال کا بے نیاز اور قابل ستائش ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ لوگوں کے کفر اختیار کرنے سے اس کا کوئی نقصان اور ضرر نہیں ہوتا۔

ان تکفروا ا نتم ومن فی الارض جمیعاً فان اللہ لغنی حمید
"فان اللہ لغنی حمید" محذوف جزائے شرط کی تعلیل ہے اس صورت میں اس کا معنی یہ ہوجاتا ہے: خداوند عالم کے بے نیاز ہونے کی وجہ سے تمہارا کفر اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

اسماء وصفات:

حمید 6; غنی 6

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کے اثرات 7; اللہ تعالیٰ اور انسانوں کا ایمان 2; اللہ تعالیٰ اور انسانوں کا کفر 2, 7; اللہ تعالیٰ کو نقصان نہ پہنچنے کے دلائل 7; اللہ تعالیٰ ضرر سے محفوظ ہونا 1, 3
بنی اسرائیل:

بنی اسرائیل کی غلط سوچ 2; بنی اسرائیل کا کفر 1; بنی اسرائیل کو نبی 4

حمد :

اللہ تعالیٰ کی حمد 7

خود:

خود کو ضرر پہنچانا 5

شکر:

شکر نعمت کے فوائد 5

عمل:

عمل کے اثرات 5

کفر:

کفر کے اثرات 1

کفران:

کفران نعمت کے اثرات 3; کفران نعمت کا نقصان 5; کفران نعمت سے نبی 4

موسیٰ (ع) :

حضرت موسیٰ (ع) کی رسالت 1; حضرت موسیٰ (ع) کے نوابی 4

37

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ جَاءَهُمْ رَسُولُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ (٩)

کیا تمہارے پاس اپنے سے پہلے والوں قوم نوح اور قوم عاد و ثمود اور جو ان کے بعد گزرے ہیں اور جنہیں خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے کی خبر نہیں آئی ہے کہ ان کے پاس اللہ کے رسول معجزات لے کر آئے اور انہوں نے ان کے ہاتھوں کو انہیں کے منہ کی طرف پلٹا دیا اور صاف کہہ دیا کہ ہم تمہارے لائے ہوئے پیغام کے منکر ہیں اور ہمیں اس بات کے بارے میں واضح شک ہے جس کی طرف تم ہمیں دعوت دے رہے ہو۔

1_ پیغمبر اکرم (ص) نے لوگوں کو نوح (ع)، عاد اور ثمود کی قوموں اور ان کے بعد آنے والی اقوام کے واقعات سے آگاہ کیا۔

ا لم يا تكم نبوا الذين من قبلكم قوم نوح وعاد وثمود والذين من بعدهم

مذکورہ بالا مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ جب "ا لم يا تكم" کلام پیغمبر (ص) ہی کا دوام ہو جس میں خداوند متعال نے انحضرت (ص) سے فرمایا: "انزلناه اليك... واذا قال موسى"

2_ زمانہ بعثت کے لوگوں کا حضرت نوح (ع) ، عاد اور ثمود کی قوم اور ان کے بعد انے والی اقوام کی سرگذشت سے آگاہ ہونا۔

ا لم یا تکم نبوا الذین من قبلکم قوم نوح و عاد و ثمود والذین من بعدهم
 "ا لم یا تکم" میں استفہام ، استفہام تقریری ہے بنابر اس جملے "کیا ان لوگوں کی خبر آپ تک نہیں پہنچی" کا معنی یہ ہوگا: یقیناً ان کی خبر آپ تک پہنچی ہے۔

3_ نوح (ع) ، عاد اور ثمود کی قوم کے بارے میں خبر ایک انتہائی اہم اور سبق آموز خبر تھی۔

ا لم یا تکم نبوا الذین من قبلکم قوم نوح و عاد و ثمود والذین من بعدهم
 "نبا" لغت میں قابل اعتناء، مفید اور اہم خبر کو کہا جاتا ہے مذکورہ بالا مطلب اس لئے اخذ کیا گیا ہے چونکہ گذشتہ اقوام کے عمومی ذکر "الذین من قبلکم" کے بعد مذکورہ (تین) اقوام کو ذکر (یاد دہانی) سے مختص کیا گیا ہے اور ان کے بارے میں کلمہ "نبا" کی تعبیر اختیار کی گئی ہے۔

4_ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کو حضرت نوح (ع) ، عاد و ثمود کی قوم اور ان کے بعد والی اقوام کی سرگذشت کی طرف متوجہ کیا۔

ا لم یا تکم نبوا الذین من قبلکم قوم نوح و عاد و ثمود والذین من بعدهم
 مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ جب "ا لم یا تکم ..." اس کلام موسیٰ (ع) کے بعد ہو کہ جس میں انہوں نے فرمایا تھا: "وقال موسیٰ ان تکفروا..."

5_ بنی اسرائیل قوم نوح (ع) ، عاد و ثمود کے واقعات سے آگاہ تھے۔

ا لم یا تکم نبوا الذین من قبلکم قوم نوح و عاد و ثمود والذین من بعدهم

6_ حضرت موسیٰ (ع) نے گذشتہ اقوام کی سرگذشت سے عبرت حاصل نہ کرنے پر اپنی قوم کی سرزنش کی۔

ا لم یا تکم نبوا الذین من قبلکم قوم نوح و عاد و ثمود

7_ اہم تاریخی واقعات سے استفادہ کرنا، لوگوں کی تربیت کرنے کا ایک طریقہ اور انہیں تاریکیوں سے نجات دلانے کا ایک وسیلہ شمار ہوتا ہے۔

ا خرج قومک من الظلمات الی النور ... ا لم یا تکم نبوا الذین من قبلکم قوم نوح و عاد و ثمود

8_ گذشتہ اقوام کی تاریخی جزئیات سے مکمل آگاہی رکھنا فقط خداوند متعال ہی کا کام ہے۔

ا لم یا تکم نبوا الذین من قبلکم ... لا یعلمہم الا اللہ

9_ سابقہ اقوام اور ملل کی تاریخ کا کچھ حصہ ابہام کا شکار ہو چکا ہے جس تک رسائی فقط وحی کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

والذین من بعدهم لا یعلمہم الا اللہ

10_ حضرت نوح (ع) ، عاد اور ثمود کی قوموں کے بعد کچھ ایسی اور ملتیں بھی موجود تھیں کہ جن کے بارے میں کسی قسم کی اطلاعات نہیں ملتیں۔

قوم نوح و عاد و ثمود والذین من بعدهم لا یعلمہم الا اللہ

11_ انبیائے الہی مختلف قوموں منجملہ قوم نوح و عاد و ثمود کے درمیان روشن اور واضح دلائل و براہین لے کر مبعوث ہوئے تھے۔

جاء تہم رسلہم بالبینات

12_ قوم حضرت نوح (ع) ، عاد اور ثمود اور ان کے بعد انے والی اقوام کے لئے اپنے مخصوص نبی تھے۔

ا لم یا تکم نبوا الذین من قبلکم قوم نوح ... جاء تہم رسلہم

13_ کافر اقوام ، انبیائے کرام کی طرف سے روشن دلائل دیکھنے کے بعد ان کا استہزا اور ان کے سامنے واضح طور پر اپنے کفر کا اظہار کرتی تھیں۔

جاء تہم رسلہم بالبینات فرثوا ا یدیہم فی ا فوہم وقالوا انا کفرنا بما ا رسلتم بہ

"ا یدیہم فی ا فوہم" میں موجود ضمیر کا مرجع ایت میں مذکورہ "اقوام" ہے اور یہ عبارت کنایہ کے طور پر اس مطلب کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ کافر قومیں اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر یا سیٹیاں بجا کر اپنے انبیاء کا استہزا کرتی تھیں۔

- 14_ کافر قومیں جب انبیائے کرام کی طرف سے روشن دلائل دیکھتیں تو شدت سے غضبناک اور ناراض ہو کر اپنے کفر امیز موقف کا اظہار کرنے لگتیں۔
 جاء تهم رسلهم بالبينت فرّدوا ايديهيم في ا فوهيم وقالوا انا كفرنا بما ا رسلتم به
 "رّدوا ايديهيم في ا فوهيم" سے مراد، ان کے غضب و خشم کی طرف اشارہ ہے کہ جس کا دوسری آیات میں بھی ذکر کیا گیا ہے: (عضّوا عليكم الا نامل من الغيظ)۔
 15_ کافر قوموں نے انبیائے کرام (ع) کے روشن دلائل دیکھنے کے بعد انہیں خاموش رکھنے اور ان کی تبلیغ کو روکنے کے لئے وسیع پیمانے پر کوششیں شروع کر دیں۔
 جاء تهم رسلهم بالبينت فرّدوا ايديهيم في ا فوهيم وقالوا انا كفرنا بما ا رسلتم به
 یہ مفہوم اس احتمال پر مبنی ہے کہ "رّدوا" کا فاعل مذکورہ اقوام ہوں اور "ايديهيم" کا مرجع ضمیر انبیاء یا اقوام ہوں اور "ا فوهيم" کی ضمیر کا مرجع انبیاء (ع) ہوں اس صورت میں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان اقوام نے انبیاء کے ہاتھوں یا اپنے ہاتھوں کو انبیائے کرام (ع) کے منہ پر رکھ دیا۔
 16_ کافر قوموں نے نہ فقط انبیائے کرام (ع) کی دعوت کا مثبت جواب نہیں دیا اور اس پر خاموش نہیں رہے بلکہ ان کے پیغام کے بارے میں واضح طور پر اپنے کفر کا اعلان بھی کر دیا۔
 جاء تهم رسلهم بالبينت فرّدوا ايديهيم

40

- في ا فوهيم وقالوا انا كفرنا بما ا رسلتم به
 روح المعاني (ج13، ص194) میں منقول ابو عبیدہ اور اخفش کے قول کے مطابق "فرّدوا ايديهيم في ا فوهيم" کی عبارت ان لوگوں کے لئے ضرب المثل کے طور پر استعمال ہوتی ہے جو کسی تقاضا کا مثبت جواب نہیں دیتے اور خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔
 17_ حضرت نوح (ع)، عاد و ثمود کی قوموں اور ان کے بعد آنے والی اقوام نے اپنے اپنے انبیاء (ع) کی دعوت کے جواب میں اعلان کیا کہ وہ ان کی تعلیمات کے بارے میں شک و تردید رکھتی ہیں۔
 قوم نوح و عاد و ثمود والذين من بعدهم... جاء تهم رسلهم بالبينت... وقالوا انا كفرنا بما ا رسلتم به و انا لفي شك ممّا تدعوننا اليه مريب
 18_ قوم حضرت نوح (ع)، عاد اور ثمود کی اپنے انبیاء کی دعوت کے بارے میں تردید، بدبینی پر مبنی تھی۔
 انا لفي شك ممّا تدعوننا اليه مريب
 "شك" کے بعد "مريب" کا ذکر کرنا اگرچہ تاکید کے لئے ہے لیکن ان دونوں کے درمیان ايک قسم کا فرق بھی موجود ہے وہ یہ کہ "مريب" میں شك بدبینی پر مشتمل ہوتا ہے۔
 19_ انبیائے کرام (ع) کی تعلیمات کے بارے میں کفر پیشہ اقوام کے شك و تردید کا سرچشمہ ان کا کفر (بی) تھا۔
 قالوا انا كفرنا بما ا رسلتم به و انا لفي شك ممّا تدعوننا اليه مريب
 20_ حضرت نوح (ع)، عاد اور ثمود کے زمانے کی کافر اقوام کے پاس اپنے انبیاء (ع) کے روشن دلائل کے مقابلے میں کوئی بھی دلیل اور برہان موجود نہیں تھی۔
 قوم نوح و عاد و ثمود والذين من بعدهم... جاء تهم رسلهم بالبينت... وقالوا انا كفرنا... انا لفي شك ممّا تدعوننا اليه مريب
 21_ لوگوں کو ظلمت و تاریکی سے نور کی طرف لے جانے کے لئے قرآنی تربیت و ہدایت ايک طریقہ گذشتہ انبیاء (ع) اور ان کی قوموں کی سرگذشت و تاریخ بیان کرنا ہے۔
 اخرج قومك من الظلمت الى النور... لم يا تكم نبوا الذين من قبلكم قوم نوح و عاد و ثمود والذين من بعدهم... جاء تهم رسلهم

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کی یاد دہانیاں 1

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ اور تاریخ 8: اللہ تعالیٰ کے اختصاصات 8: اللہ تعالیٰ کا علم 8

41

اللہ تعالیٰ کے رسول: 12

انبیاء :

انبیاء کی تعلیمات کے بارے میں بدبینی کے برے اثرات 19; تعلیمات انبیاء کے بارے میں شک کے اثرات 19; انبیاء کا استہزاء 13; تاریخ انبیاء کی اہمیت 21; انبیاء کی بعثت 11; انبیاء کی روشن دلیلیں 11، 13، 14، 20; انبیاء کی تاریخ 11; انبیاء کے دشمن 15; انبیاء کی دعوتیں 16; تعلیمات انبیاء کے بارے میں بدبینی 18; تعلیمات انبیاء میں شک 17، 18; انبیاء سے کفر اختیار کرنے والے 13، 14، 16; انبیاء کی تبلیغ کو روکنا 15

بنی اسرائیل:

تاریخ بنی اسرائیل سے اشنائی 5; بنی اسرائیل اور قوم ثمود کی تاریخ 5; بنی اسرائیل اور قوم عاد 5; بنی اسرائیل اور قوم نوح 5; بنی اسرائیل کو یاد دہانی 4; بنی اسرائیل کی سرزنش 6; بنی اسرائیل کا عبرت قبول نہ کرنا 6

تاریخ:

تاریخ کے فوائد 7; تاریخ کے نامعلوم ادوار 9، 10

تربیت:

تربیت کا طریقہ 7، 21

دین:

دینی افات سے آگاہی 19

صالح (ع) :

حضرت صالح (ع) کی روشن دلیلیں 11

عبرت:

عبرت کے عوامل 3

قرآن:

قرآن کا ہدایت کرنا 21

قوم ثمود:

قوم ثمود کا بے منطق ہونا 20; قوم ثمود کا پیغمبر 12; قوم ثمود کی بدبینی 18; قوم ثمود کا شک 17، 18; قوم ثمود کی تاریخ سے عبرت 3; قوم ثمود کا کفر 20

قوم عاد:

قوم عاد کی بے منطقی 20; قوم عاد کا نبی 12; قوم عاد کی بدبینی 18; قوم عاد کا شک 17، 18; قوم عاد کی تاریخ سے

عبرت 3; قوم عاد کا کفر 20

قوم نوح:

قوم نوح کی بے منطقی 20; قوم نوح کا نبی 12; قوم نوح کا بدبین ہونا 18; قوم نوح کا شک 17، 18; قوم نوح کی تاریخ سے

عبرت 3; قوم نوح کا کفر 20

42

کفر:

کفر پر اصرار 16

گذشتہ اقوام:

گذشتہ اقوام کی بدبینی 19; گذشتہ اقوام کے اثرات 19; گذشتہ اقوام کا استہزاء کرنا 13; گذشتہ اقوام کی تاریخ کی اہمیت 3، 21; گذشتہ اقوام کی تاریخ 10; گذشتہ اقوام کی سازش 10; گذشتہ اقوام کی دشمنی 15; گذشتہ اقوام کو دعوت 16; گذشتہ اقوام کا شک 17; گذشتہ اقوام کا غضب 14; گذشتہ اقوام کا کفر 13; گذشتہ اقوام کی ہٹ دھرمی 13، 14، 16; گذشتہ اقوام کے کفر کا سرچشمہ 19

گمراہی:

گمراہی سے نجات کا طریقہ 21; گمراہی سے نجات کا پیش خیمہ 7
لوگ:

زمانہ بعثت کے لوگوں کا تاریخ سے آگاہ ہونا 2; زمانہ بعثت کے لوگوں کا گذشتہ اقوام کی تاریخ سے آگاہ ہونا 2; زمانہ بعثت کے لوگوں کا قوم ثمود کی تاریخ سے آگاہ ہونا 2; زمانہ بعثت کے لوگوں کا قوم عاد کی تاریخ سے آگاہ ہونا 2; زمانہ بعثت کے لوگوں کا قوم نوح کی تاریخ سے آگاہ ہونا 2

موسیٰ (ع) :

موسیٰ (ع) کی یاددہانیاں 4; موسیٰ (ع) کی سرزنشیں 6

نوح (ع) :

نوح (ع) کی واضح دلیلیں 11

وحی :

وحی کا کردار 9

ہدایت:

ہدایت کا طریقہ 21

ہود (ع) :

ہود (ع) کی واضح دلیلیں 11

یاد دہانی:

گذشتہ اقوام کی تاریخ کی یاددہانی 4،1; قوم ثمود کی تاریخ کی یاد دہانی 4،1; قوم عاد کی تاریخ کی یاد دہانی 4،1; قوم نوح کی تاریخ کی یاد دہانی 4،1

تفسیر راہنما جلد 9

43

قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَدْعُوكُمْ لِيُبْعَثَ لَكُمْ مِّنْ دُونِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى قَالُوا إِنَّ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأَتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (١٠)

تو رسولوں نے کہا کہ کیا تمہیں اللہ کے بارے میں بھی شک ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے اور تمہیں اس لئے بلاتا ہے کہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے اور ایک معینہ مدت تک زمین میں چین سے رہنے دے تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ تم سب بھی ہمارے ہی جیسے بشر ہو اور چاہتے ہو کہ ہمیں ان چیزوں سے روک دو جنکی ہمارے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے تو اب کوئی کھلی ہوئی دلیل لے آؤ۔

1_ جب انبیائے الہی کو اپنی دعوت کے بارے میں اپنی قوموں کی طرف سے شک و تردید کا سامنا کرنا پڑا تو وہ انہینایک ناقابل تردید برہان سے قانع کرنے لگے۔

انا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا اِلَيْهِ مُرِيبٌ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ

2_ گزشتہ اقوام کے انبیاء (ع) نے، خداوند متعال کے بارے میں اپنی اقوام کے شک و تردید کا جواب دینے کے لئے ایک منفرد طریقہ اپنایا۔

انا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا... قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ

3_ روش سوال قرآن کریم کے تعلیمی طریقوں میں سے

44

ایک طریقہ ہے۔

ا فی اللہ شک فاطر السموت والا رض

4_ موجودات کائنات کے مخلوق ہونے کی طرف توجہ کرنے سے ، وجود خداوند کے بارے میں کسی قوم کا شک و شبہ باقی نہیں رہتا۔

ا فی اللہ شک فاطر السموت والا رض

ایت میں استقہام، انکار کے لئے ہے لہذا ایت کا معنی اس طرح ہوگا: "خداوند عالم کے اسمانوں اور زمین کے خالق ہونے کے بارے میں کسی قسم کا شک نہیں چونکہ یہ مخلوق ہیں لہذا کسی خالق کے محتاج ہیں پس عقلی طور پر خداوند متعال کے وجود کے بارے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا۔

5_ مخلوقات کا اپنی علت اور خالق کا محتاج ہونا ایک بدیہی اور ناقابل تردید چیز ہے۔

ا فی اللہ شک فاطر السموت والا رض

خداوند متعال کا آسمان و زمین کے موجودات کی نسبت اپنی خالقیت سے ہر قسم کے شک کی نفی کرنا ایک (منطقی) قضیے پر مشتمل ہے کہ جس کے کبریٰ کو واضح اور بدیہی ہونے کی وجہ سے (یہاں) ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور وہ یہ کہ ہر مخلوق (معلول) کو خالق (علت) کی ضرورت ہوتی ہے یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس میں کوئی بھی عاقل خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو، شک و تردید نہیں کر سکتا۔

6_ مخلوقات (معلول) کے ذریعے خالق (علت) کا پتہ چلانا (برہان ان) انبیائے الہی (ع) کے ان براہین میں سے ایک ہے کہ جس سے وہ خداوند متعال کے وجود کو ثابت کرتے تھے۔

ا فی اللہ شک فاطر السموت والا رض

اسمانوں اور زمین کی نسبت خداوند کی خالقیت میں شک و تردید کی نفی درحقیقت اس لئے کی جاتی ہے تاکہ لوگوں کو اسمانوں اور زمین کے مخلوق ہونے کی طرف متوجہ کیا جائے اور اس طرح وہ خالق کی طرف اپنے محتاج ہونے سے آگاہ ہو جائیں گے اور یہی "برہان ان" سے استفادہ ہے۔

7_ خداوند متعال اسمانوں اور زمین (کائنات) کا خالق ہے۔

ا فی اللہ شک فاطر السموت والا رض

8_ زمین کا پھٹنا اور اس میں سے زمینی موجودات کا نکلنا اور اسمان کا پھٹنا اور اس میں سے اسمانی موجودات کا ظاہر ہونا، آیات خداوندی میں شمار ہوتا ہے۔

ا فی اللہ شک فاطر السموت والا رض

لغت میں "فاطر" کا معنی پہاڑنے والے کے ہینلہذا احتمال ہے کہ "فاطر السموت والا رض" سے مراد اس کا لغوی معنی ہو یعنی اسمان و زمین کا پہاڑنا اور ان میں سے اسمانی و زمینی موجودات کو ظاہر کرنا ہے۔

9_ کائنات میں متعدد اسمانوں کا موجود ہونا۔

فاطر السموت

10_ خداوند متعال کا لوگوں کے بعض گناہوں کو بخشنے

45

اور ان کی اجل (موت) کو ایک معین مدت تک ٹالنے کی خاطر انہیں ایمان کی طرف دعوت دینا۔

یدعوکم لیغفرلکم من ذنوبکم ویوخرکم الی اجل مسمی

11_ ایمان کا فائدہ خود انسان کو ہوتا ہے۔

یدعوکم لیغفرلکم من ذنوبکم ویوخرکم الی اجل مسمی

12_ انبیائے الہی کی دعوت، خداوند عالم ہی کی دعوت ہے۔

مما تدعوننا الیہ ... یدعوکم لیغفرلکم

13_ خداوند عالم پر ایمان، بعض گناہوں کی مغفرت اور طبعی موت تک زندگی کے جاری رہنے کا سبب بنتا ہے۔

یدعوکم لیغفرلکم ... ویوخرکم الی اجل مسمی

- 14_ انسانوں کی دنیوی زندگی کے دوام میں معنویات کا موثر کردار ادا کرنا۔
 يدعوكم ليغفر لكم... ويو خركم الى اجل مسمي
 "يدعوكم" سے مراد ایمان کی طرف دعوت بھی ہوسکتی ہے کہ جو معنویات میں سے ہے اور اس کے نتائج میں سے ایک اجل (موت) کا اجل مسمیٰ تک ٹلنا ہے اس سے دنیوی زندگی پر معنویت کے موثر ہونے کا پتہ چلتا ہے۔
 15_ انسان کی طبعی موت سے پہلے اس کی موت کے واقع ہونے کا امکان۔
 يدعوكم ليغفر لكم... ويو خركم الى اجل مسمي
 خداوند متعال کا یہ فرمانا کہ وہ تمہیں دعوت دیتا ہے تاکہ تمہاری زندگی "اجل مسمیٰ" تک باقی رہے اس کا مطلب یہ ہے کہ طبعی موت سے پہلے بھی موت اسکتی ہے۔
 16_ ہدایت کرنے کے سلسلے میں انبیائے الہی کے طریقوں میں سے ایک مادی و معنوی اجر کے وعدے کے ذریعے لوگوں کی تشویق کرنا تھا۔
 يدعوكم ليغفر لكم... ويو خركم الى اجل مسمي
 طولانی عمر سے مادی اور مغفرت سے معنوی اجر مراد ہے۔
 17_ گذشتہ اقوام کے کفار اپنے انبیاء (ع) کی منطقی دعوت کا مثبت جواب دینے کی بجائے ان کے بشر ہونے کے بہانے، ان کی دعوت کو رد کر دیتی تھیں۔
 قالت رسلهم ا في الله شك فاطر السموت والا رض... قالو ان ا نتم الا بشر مثلن
 18_ کفار کا اعتقاد تھا کہ انسان مقام رسالت پر فائز نہیں ہوسکتا ہے۔
 قالو ان ا نتم الا بشر مثلن
 کفار، انبیاء کی طرف سے ایمان کی دعوت کے جواب میں کہتے تھے: 'ان ا نتم الا بشر

46

- مثلاً" اس جواب سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے اعتقاد کے مطابق بشر، نبی نہیں ہوسکتا۔
 19_ انبیاء (ع) کے مخالفین، ان کے منطقی استدلال کا جواب دینے کے بجائے ان کی شخصیت پر حملہ آور ہوتے تھے۔
 قالت رسلهم ا في الله شك فاطر السموت والا رض... قالو ان ا نتم الا بشر مثلن
 20_ گذشتہ دور کی کافر قومیں انبیاء کرام (ع) کو پیروی کے قابل خصوصیات سے عاری جانتی تھیں۔
 قالو ان ا نتم الا بشر مثلن
 کفار انبیاء کے جواب میں انہیں اپنے جیسا قرار دیتے ہوئے اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتے کہ انبیاء (ع) ان سے برتر و افضل نہیں ہیں لہذا ان میں نبوت کے عہدے پر فائز ہونے کی ضروری خصوصیات موجود نہیں ہیں۔
 21_ حضرت نوح (ع)، عاد اور ثمود کی قومیں اور ان کے بعد آنے والی قومیں اپنے اباؤ اجداد کے خداؤں کی پرستش کرتی تھیں۔
 تریدون ان تصدونا عما كان يعبد ء اباو ن
 22_ گذشتہ اقوام، خداپرستی کی طرف انبیاء (ع) کی دعوت کو اپنے معبودوں کو منظر عام سے ہٹانے کی کوشش قرار دیتے ہوئے اس (دعوت) کی مخالفت پر اتر آتیں۔
 تریدون ان تصدونا عما كان يعبد ء اباو ن
 23_ گذشتہ دور کی کافر قومیں متعصب تھیں اور اپنے اباؤ اجداد کی اندھی تقلید کرتی تھیں۔
 تریدون ان تصدونا عما كان يعبد ء اباو ن
 24_ ثقافتی اور اجتماعی حالات ائندہ نسلوں کے عقائد اور نظریات پر واضح طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
 تریدون ان تصدونا عما كان يعبد ء اباو ن
 کفار اپنے اباؤ اجداد کے مذہب کو عقل و منطق کی بنیاد پر قبول کرنے یا اس کے درست ہونے کا دعویٰ کرنے کے بغیر اس کے بارے میں تعصب امیز گفتگو کرتے تھے اس سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ دور کی اقوام کے رسم و رواج ائندہ نسلوں پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔
 25_ غیر خدا کی عبادت کرنے میں اباؤ اجداد کی تقلید کرنا، ایک غلط کام ہے جس کے خلاف انبیائے الہی نے آواز بلند کی۔
 تریدون ان تصدونا عما كان يعبد ء اباو ن

26_ چند نسلوں کے درمیان کسی عقیدے کا متداول اور جاری رہنا گزشتہ زمانے کے کافروں کے لئے ایک قابل قبول دلیل تھی۔

تریدون ا ن تصدونا عما کان یعبده ابون

27_ کافرا قوام کے معبود ہر قسم کے شعور و ادراک سے عاری تھے۔
عما کان یعبده ابون

47

ہوسکتا ہے کفار کے معبودوں کا تعارف کرانے کے لئے "مائے موصولہ" کا استعمال کہ جو اکثر اوقات شعور سے عاری چیزوں کے لئے لایا جاتا ہے، مذکورہ نکتے کو بیان کرنے کے لئے ہو۔

28_ گزشتہ زمانے کی کافر قومیں، انبیائے کرام (ع) کی واضح دعوت کے مقابلے میں شبہات پیدا کر کے ان سے روشن اور قاطع دلیل (معجزہ) طلب کرتی تھیں۔
ان ا نتم الا بشر مثلنا ... فا تونا بسلطن مبین

اسمان:

اسمانوں کا متعدد ہونا 9; اسمانوں کا خالق 7; اسمانوں کا پھٹنا 8

ایات خدا:

افاقی ایات 8

اجر:

مادی اجر کا وعدہ 16; معنوی اجر کا وعدہ 16

اجل:

اجل مسمی کا پیش خیمہ 13; اجل کے موخر ہونے کا پیش خیمہ 10

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی خالقیت 7; اللہ تعالیٰ کی دعوتیں 10، 12; اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دلائل 6; اللہ تعالیٰ کی معرفت کا طریقہ 4;

اللہ تعالیٰ کے بارے میں شبہات 2

انبیاء:

انبیاء کا حجت لانا 6; انبیاء اور برہان 1; انبیاء اور تقلید 25; انبیاء کا بشر ہونا 17; انبیاء کی تاریخ 17; انبیاء کی خداشناسی 6; انبیاء کی دعوتیں 12، 22; انبیاء کی دعوتوں کا رد 17; انبیاء کی طرف سے حجت لانے کا طریقہ 1، 2; مخالفین انبیاء کے ساتھ مقابلے کا طریقہ 19; انبیاء کا شرک سے برسر پیکار ہونا 25; انبیاء کا ہدایت کرنا 16; انبیاء کے طریقے کا ہم اینگ ہونا 2

ایمان:

ایمان کے اثرات 10، 13; اہمیت ایمان 10; ایمان کی دعوت 10; ایمان کے فوائد 11

برہان:

برہان (ان) 6

باطل معبود:

باطل معبودوں کا بے شعور ہونا 27

تعلیم:

تعلیم کا طریقہ 3

تقلید:

ابو اجداد کی تقلید 21، 23، 25; اندھی تقلید 23; ناپسندیدہ تقلید 25

48

ثقافت:

ثقافت اور عقیدہ 24؛ ثقافت کے اثرات 24

خدا پرستی:

خدا پرستی کی طرف دعوت 4

ذکر:

خلقت موجودات کے ذکر کے اثرات 4

زمین:

زمین کا خالق 7؛ زمین کا پھٹنا 8؛ زمینی موجودات 8

عبادت:

غیر خدا کی عبادت 25

عقیدہ:

عقیدے میں موثر عوامل 24؛ صحت عقیدہ کا معیار 26

عمر:

عمر کے طولانی ہونے کا پیش خیمہ 13، 14

قوم ثمود:

قوم ثمود کا شرک 21

قوم عاد:

قوم عاد کا شرک 21

قوم نوح:

قوم نوح کا شرک 21

کفار:

کفار کا عقیدہ 18

گذشتہ اقوام:

گذشتہ اقوام اور انبیاء 20؛ گذشتہ اقوام اور خدا پرستی 22؛ گذشتہ اقوام اور انبیاء کی دعوتیں 24؛ گذشتہ اقوام کی بہانہ جوئی

17؛ گذشتہ اقوام کا نظریہ 20، 22، 26؛ گذشتہ اقوام کا تعصب 23؛ گذشتہ اقوام کی تقلید 23؛ گذشتہ اقوام کے تقاضے 28؛

گذشتہ اقوام کے شبہات ایجاد کرنا 28؛ گذشتہ اقوام کا شرک 21؛ گذشتہ اقوام کا شک 1، 2؛ گذشتہ اقوام کی مخالفت کا فلسفہ 22

مخلوق:

مخلوق کا خالق 7

مخلوقات:

مخلوقات کے محتاج ہونے کا بدیہی ہونا 5

معاشرہ:

معاشرے کا کردار 24

معجزہ:

معجزہ 28

معنویات:

معنویات کا کردار 14

موت:

49

موت میں تعجیل کا امکان 15

نبوت:

بشر کی نبوت 18

نظام علیہ: 5

ہدایت:

ہدایت میں تشویق 16; ہدایت کا طریقہ 16

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَىٰ اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (۱۱)

ان سے رسولوں نے کہا کہ یقیناً ہم تمہارے ہی جیسے بشر ہیں لیکن خدا جس بندے پر چاہتا ہے مخصوص احسان بھی کرتا ہے اور ہمارے اختیار میں یہ بھی نہیں ہے کہ ہم بلا اذن خدا کوئی دلیل یا معجزہ لے آئیں اور صاحبان ایمان تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

1_ انبیائے کرام ان کے کفار کے مقابلے میں کہ جو بشریت کو مقام نبوت کے منافی جانتے تھے، اپنے بشر ہونے کی تاکید اور اس کے مقام نبوت کے ساتھ منافی نہ ہونے کا اعلان کرتے۔

قالوا ان انتم الا بشر مثلنا... قالت لهم رسلهم ان نحن الا بشر مثلكم ولكن الله يمشي على من يشاء من عباده

2_ اپنے مخالفین کے مقابلے میں انبیائے الہی ایک ہی قسم کا رویہ اور موقف رکھتے تھے۔

قالت لهم رسلهم ان نحن الا بشر مثلكم

3_ حق بات کا اعتراف ایک پسندیدہ اور مطلوب فعل ہے خواہ وہ کسی دشمن کی زبان سے ہی نکلی ہو۔

قالوا ان انتم الا بشر مثلنا... قالت... ان نحن الا بشر مثلكم

انبیائے الہی مخالفین کو جواب دیتے وقت، اپنے بشر ہونے کے بارے میں ان کے قول کی تائید

50

کرتے تھے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقعیت کا اعتراف کرنا ایک پسندیدہ فعل ہے۔

4_ خداوند متعال جسے بھی چاہتا ہے، عظیم نعمت دے دیتا ہے۔

ولكن الله يمشي على من يشاء من عباده

لغت میں "منت" عظیم اور بڑی نعمت کو کہتے ہیں۔

5_ انبیائے الہی، خداوند متعال کی طرف سے اپنے لیے مقام نبوت کے انتخاب کو اس کی عظیم نعمت جانتے تھے۔

ولكن الله يمشي على من يشاء من عباده

6_ مقام نبوت پر فائز ہونا، مشیت الہی پر موقوف ہے۔

ولكن الله يمشي على من يشاء من عباده

7_ مقام نبوت و رسالت، خداوند متعال کی جانب سے خاص بندوں کے لئے ایک بڑی نعمت اور عطیہ ہے۔

ولكن الله يمشي على من يشاء من عباده

8_ عظیم الہی نعمت اور بخشش سے اپنی بہرہ مندی کا اعلان کرنے میں انبیائے الہی ایک خاص تواضع اور ادب کا لحاظ کرتے تھے۔

ان نحن الا بشر مثلكم ولكن الله يمشي على من يشاء من عباده

یہ کہ انبیائے الہی نعمت خداوند سے اپنے بہرہ مند ہونے کو ان کلمات کے ساتھ کہ "ہم اس قسم کے مقام و منزلت اور نعمت

سے بہرہ مند ہیں" بیان کرنے کے بجائے یہ کہتے تھے: "خداوند متعال نے (ہم پر) اس طرح فضل و کرم کیا ہے" اس سے

مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

9_ خداوند متعال کی عظیم نعمات سے بہرہ مند ہونے میں انسانوں کے مختلف درجات اور رتبے ہیں۔

ان نحن الا بشر مثلكم ولكن الله يمشي على من يشاء من عباده

انبیائے کرام بشر ہونے کے لحاظ سے لوگوں کے ساتھ اپنے مساوی ہونے کا اعتراف کرتے تھے اور اس بات کے ساتھ ساتھ

اس چیز کی یاد دہانی بھی کراتے تھے کہ ان میں اور دوسرے انسانوں میں خداوند متعال کی خاص نعمت اور بخشش سے

بہرہ مند ہونے میں فرق ہے اس سے انسانوں کے درجات اور رتبے کے فرق کا پتہ چلتا ہے۔

10_ نعمات الہی سے بہرہ مند افراد کے لئے بہتر ہے کہ وہ فروتنی اور تواضع اختیار کریں اور اپنی اس بہرہ مندی کو خداوند کا فضل و کرم جانیں۔

ولكن الله يمتن علي من يشاء من عباده

11_ کفار کی جانب سے معجزہ طلب کئے جانے پر انبیائے کرام اپنے آپ کو خدا کے بغیر معجزہ دکھانے کی طاقت سے عاری قرار دیتے تھے۔
وماکان لنا ان ناتيكم بسلطان الا باذن الله

51

12_ انبیائے الہی نے اپنی اقوام پر واضح کر دیا تھا کہ مو منین کو فقط خداوند متعال کو ہی سہارا بنانا اور اسی پر توکل کرنا چاہیئے۔

وعلی الله فليتوكل المؤمنون

13_ کفار کی جنگ و ستیز کے مقابلے میں مو منین کے محاذ کی تقویت کے لئے انبیائے کرام انہیں خداوند متعال پر توکل اور بہروسہ کرنے کی تلقین کرتے تھے۔

وعلی الله فليتوكل المؤمنون

یہ کہ انبیائے الہی مخالفین کو جواب دینے کے بعد اس بات کی تصریح کرتے ہیں کہ مو منین کو خداوند متعال پر بہروسہ کرنا چاہیئے، یہ درحقیقت ان کی جانب سے اس بات کی طرف راہنمائی ہے کہ مخالفین اور دشمنوں کے مقابلے میں (ہمیں) خداوند پر تکیہ کرنا چاہیئے۔

14_ خداوند متعال پر ایمان کا تقاضا ہی یہ ہے کہ اس پر توکل کیا جائے۔

وعلی الله فليتوكل المؤمنون

"وعلی الله فليتوكل" کی بجائے جملہ "و علی الله فليتوكل المؤمنون" میں اسم فاعل وصفی (مؤمنون) کا ذکر کرنا اور صیغہ متکلم کی جگہ غائب کا استعمال اسی مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے۔

15_ انبیائے الہی اپنے آپ کو مو منین میں سے جانتے تھے۔

قالت لهم رسولهم... وعلی الله فليتوكل المؤمنون

بعد والی آیت میں عبارت "و مالنا الا نتوكل علی الله" کے قرینے سے "فليتوكل المؤمنون" میں یقیناً خود انبیائے کرام بھی شامل ہیں خداوند پر توکل کی ضرورت کو بیان کرنے کے لئے فعل غائب اور فاعل جمع سے استفادہ کا مطلب، حکم کو مو منین کے لئے عمومیت دینا ہے۔

16_ اپنے مخالفین اور کفار کے اعتراضات و شبہات کا بغیر کسی ابہام کے منطقی جواب دینے پر انبیاء کا خصوصی توجہ دینا۔

قالوا انا كفرنا... انا لفي شك مما تدعوننا... قالت رسولهم افي الله شك... قالوا ان ا نتم الا بشر... قالت لهم رسولهم ان نحن الا بشر... وما اكان لنا ان ناتيكم بسلطان

17_ دینی شبہات کا منطقی جواب دینا ضروری ہے۔

قالت لهم رسولهم... وعلی الله فليتوكل المؤمنون

یہ کہ خداوند متعال، ان آیات میں مخالفین کے ساتھ انبیائے کرام کے منطقی روش کو بیان کر رہا ہے لہذا ہوسکتا ہے دینی شبہات کے مقابلے میں عقلی اور منطقی رویہ اختیار کرنے کے بارے میں ایک عملی نمونہ پیش کرنا مقصود ہو۔

52

اقرار:

حق بات کا اقرار 3

الله تعالیٰ:

الله تعالیٰ کے اذن کی اہمیت 11؛ الله تعالیٰ کی بخششیں 4، 7؛ الله تعالیٰ کا فضل 10؛ الله تعالیٰ کی مشیت 4، 6؛ الله تعالیٰ

کی نعمتیں 5، 7، 8

انبیاء:

انبیاء کا ادب 8; انبیاء اور سابقہ قومیں 1; انبیاء اور منطقی جواب 16; انبیاء اور کفار کے شبہات 16; انبیاء اور اقتراحی معجزہ 11; انبیاء کا ایمان 15; انبیاء کا منتخب ہونا 5; انبیاء کا بشر ہونا 1; انبیاء کی بصیرت 5، 11; انبیاء کی تعلیمات 12، 13; انبیاء کی تواضع 8; انبیاء کی طرف سے حجت لانے کا طریقہ 16; انبیاء کا رویہ 2; انبیاء کے فضائل 8; انبیاء کے اختیارات کی حدود 11; انبیاء کا باہمی توافق 2

انسان :

انسانوں میں فرق 9

ایمان:

ایمان کے اثر 14

توکل:

توکل کا پیش خیمہ 14; توکل کی اہمیت 12، 13; توکل کی دعوت 12

شبہات:

دینی شبہات کا جواب دینے کی اہمیت 17

عمل:

پسندیدہ عمل 3

کفار :

کفار کے ساتھ مقابلے کا طریقہ 13

گذشتہ اقوام:

گذشتہ اقوام کی بصیرت 1; گذشتہ اقوام کے مطالبات 11

مو منین: 15

مو منین کو دعوت 12; مو منین کی تقویت کے اسباب 13

معجزہ:

اقتراحی 11; معجزے کا سرچشمہ 11

نبوت:

مقام نبوت 5; نبوت کا سرچشمہ 6; بشر کی نبوت 1

نعمت سے بہرہ مند ہونے والے افراد نعمت:

نعمت سے بہرہ مند ہونے والے افراد میں فرق 9; نعمت سے بہرہ مند ہونے والے افراد کی تواضع 10; نعمت کے مراتب

9، 8، 7، 5، 4; نعمت سے بہرہ مند ہونے والے افراد 8، 7، 5; عظیم نعمت 9، 7، 5، 4; نعمت نبوت 7، 5

53

وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا آذَيْنَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ (۱۲)

اور ہم کیوں نہ اللہ پر بھروسہ کریں جب کہ اسی نے ہمیں ہمارے راستوں کی ہدایت دی ہے اور ہم یقیناً تمہاری اذیتوں پر صبر کریں گے اور بھر بھروسہ کرنے والے تو اللہ ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

1_ خداوند متعال کی جانب سے ہدایت پانے کے بعد انبیائے کرام (ع) خدا پر بھروسہ نہ کرنے کی کسی بھی توجیہ کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔

وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا

2_ انبیائے کرام، مقام توکل پر فائز تھے۔

وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ

3_ تمام انبیاء (ع) اپنے آپ کو خداوند عالم کی خاص ہدایت کا مربون منت قرار دیتے تھے۔

وقد هدانا سبلن

4_ ہدایت الہی سے بہرہ مندی کا تقاضا ہے کہ اس پر توکل کیا جائے۔

ومالنا ا لا نتوکل علی اللہ وقد هدانا سبلن

جملہ "وقد هدانا" میں "واو" حالیہ ہے۔

5_ اسمانی شریعتیں متعدد اور متنوع تھیں۔

هدنا سبلن

ہوسکتا ہے کلمہ جمع "سبل" کا "نا" کی طرف اضافہ انبیائے کرام (ع) میں سے ہر ایک کے راستے کی طرف اشارہ ہو

اور "راستوں" سے مراد "صاحب المیزان" کے بقول وہ شریعتیں ہیں کہ جو انبیائے کرام (ع) کو عطا کی گئی تھیں۔

6_ انبیائے کرام (ع) میں سے ہر نبی خداوند متعال کی جانب مخصوص راستے کا حامل تھا۔ *

وقد هدانا سبلن

54

احتمال ہے کہ ضمیر متکلم کی طرف "سبل" کے اضافے سے مراد یہ ہو کہ انبیائے کرام (ع) میں سے ہر نبی کو اپنے ایک

خاص راستے کی ہدایت کی گئی ہو جو خدا نے اس کے لئے معین فرمایا ہے۔

7_ کافر قومیں، انبیائے کرام (ع) کو اذیت و ازار پہنچاتی تھیں۔

ولنصبرن علی ما ء اذیتمون

8_ سابقہ قوموں میں مبعوث ہونے والے انبیاء نے صراحت کے ساتھ کہہ دیا تھا کہ وہ ان کی ہر قسم کی اذیت اور ازار کے

مقابلے میں صبر و استقامت اختیار کریں گے۔

ولنصبرن علی ما ء اذیتمون

9_ رسالت الہی کی انجام دہی کے لئے صبر اور خدا پر توکل دو ضروری ہتھیار ہیں۔

ومالنا ا لا نتوکل علی اللہ ... ولنصبرن علی ما ء اذیتمون

10_ جو لوگ سہارے اور تکیہ کی تلاش میں ہیں انہیں فقط خداوند متعال کو ہی اپنا سہارا بنانا اور اسی پر توکل کرنا چاہئے۔

وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون

11_ انبیائے کرام (ع) اپنی دعوت اور عمل کے ذریعے لوگوں کو خداوند پر توکل کی تعلیم دیتے تھے۔

وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون و مالنا ا لا نتوکل علی اللہ ... وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون

12_ انبیائے کرام (ع) کی نظر میں فقط خداوند متعال ہی کی ہستی توکل اور بہروسے کے قابل ہے۔ *

وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون

13_ خداوند متعال کا ہر لحاظ سے صاحب استقلال اور ذاتی طور پر کامل ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ توکل کیلئے صرف

ذات خداوندی ہی سزاوار ہے۔

ومالنا ا لا نتوکل علی اللہ وقد هدانا سبلنا ... وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون

14_ "سئل ابو عبد اللہ (ع) عن قول اللہ : "وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون" قال: الزارعون; حضرت امام جعفر صادق (ع) سے

خداوند کے قول "وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون" کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں منقول ہے کہ اب (ع) نے

فرمایا: متوکلین سے مراد کاشت کار ہیں۔

ادیان :

ادیان کا متعدد ہونا 5; ادیان کی انواع 5

.....

1(من لایحضرہ الفقہ ، ج 3، ص 16، ح 14، نور الثقلین ، ج 2، ص 530، ح 31، 30۔

55

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی بے نیازی 13; اللہ تعالیٰ کا کمال 13; اللہ تعالیٰ کی خاص ہدایات 3
انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) کو اذیت 7; انبیاء (ع) کا توکل کو اہمیت دینا 1; انبیاء (ع) کی بصیرت 3; انبیاء (ع) کی تعلیمات 11; انبیاء (ع) کی توحید 12; انبیاء (ع) کا توکل 2, 11, 12; انبیاء (ع) کی دعوت 11; انبیاء (ع) کا راستہ 6; انبیاء (ع) کا صبر 8; انبیاء (ع) کے فضائل 2; انبیاء (ع) کی ہدایت 3, 1

توکل :

توکل کی اہمیت 9, 10; خدا پر توکل 13; توکل کی دعوت 11; توکل کا پیش خیمہ 4

دین :

تبلیغ دین کے ذرائع 9

روایت 14:

گذشتہ اقوام :

گذشتہ اقوام کی اذیت و ازار 7, 8

صبر :

صبر کی اہمیت 9

کاشتکار :

کاشتکاروں کا توکل 14

متوکلین :

متوکلین سے مراد 14

ہدایت :

ہدایت کے اثرات 4

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُوذُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ (۱۳)
اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تم کو اپنی سرزمین سے نکال باہر کر دیں گے یا تم ہمارے مذہب کی طرف پلٹ آؤ گے تو پروردگار نے ان کی طرف وحی کی کہ خبردار گھبرائو نہیں ہم یقیناً ظالمین کو تباہ و برباد کر دیں گے۔

1_ گذشتہ کافر قومیں انبیاء (ع) کی جانب سے روشن براہین اور منطقی دلائل دیکھنے کے بعد بھی اپنے موقف پر ڈٹی

56

رہتی تھیں اور انہیں جلاوطنی یا طاقت کے ذریعے کفر (ارتداد) کی جانب لوٹانے کی دھمکی دیتی تھیں۔
وما لنا اَلَّا نتوكلْ لِنصبرَنَّ علىٰ ما اذيتمونَا وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَا اَوْ لَتَعُوذُنَّ فِي مِلَّتِنَا
2_ انبیاء (ع) کے منطقی براہین کا جواب دینے سے عاجز ہونے کی صورت میں کفار دھمکی اور طاقت کے استعمال کو وسیلہ بناتے تھے۔
جاءتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا اناكفرونَا وَلِنصبرَنَّ وَعَلَىٰ اللّٰهِ فليتوكلْ المتوكلونَ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَا اَوْ لَتَعُوذُنَّ فِي مِلَّتِنَا
3_ کافر قومیں نہ فقط انبیاء (ع) کی تعلیمات کو قبول نہیں کرتی تھیں بلکہ خود ان کی دینداری کو بھی برداشت نہیں کر پاتی تھیں۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَا اَوْ لَتَعُوذُنَّ فِي مِلَّتِنَا

4_ گذشتہ کافر قومیں انبیاء (ع) کے مقابلے میں اپنے آپ کو طاقتور جانتی اور دعویٰ کرتی تھیں کہ جس زمین پر وہ اور انبیاء (ع) رہتے ہیں وہ انکی ملکیت ہے۔

لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَا

چونکہ وہ اقوام انبیاء (ع) کو نکالنے کی دھمکی دیتی تھیں، اس سے قدرت مند ہونے کا احساس ظاہر ہوتا ہے اور انہوں نے "ارض" (سر زمین) کو اپنی طرف نسبت دی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس پر مالکیت اور حاکمیت کی دعویدار (بھی)

تھیں۔

5_ کافر قومیں اپنے عقائد اور شریعت کو پیروی کے لائق جانتی تھیں۔

ا و لتعودن فی ملئن

6_ کافر قومیں انبیاء کرام (ع) کے معاشرے میں باقی رہنے کی صورت میں (لوگوں پر) انکی تعلیمات کی تاثیر اور انکے پھیلنے سے خوفزدہ تھیں۔

لنخرجنکم من ارضنا ا و لتعودن فی ملئن

7_ کفار کی جانب سے انبیاء (ع) کو دھمکی دیئے جانے کے بعد خداوند تعالیٰ نے انبیاء کرام (ع) کو وحی کی کہ وہ ظالموں کو ہلاک کر دے گا۔

قالوا لنخرجنکم فا وحی الیہم ربہم لنهلکن الظلمین

8_ انبیاء (ع) کے ظالم مخالفین کو ہلاک کر کے ان کی حمایت کرنا، ربوبیت خداوند کا تقاضا ہے۔

فا وحی الیہم ربہم لنهلکن الظلمین

9_ انبیاء کرام (ع) خداوند متعال کی خصوصی عنایت اور تربیت سے بہرہ مند تھے۔

فا وحی الیہم ربہم

10_ تعلیمات انبیاء (ع) کی مخالفت کرنے والی (تمام) کافر

57

قومیں، ظالم تھیں۔

وقال الذین کفروا لرسلمہم لنخرجنکم فا وحی الیہم لنهلکن الظلمین

11_ تعلیمات انبیاء (ع) سے کفر اور ان کے ساتھ جنگ و جدال، ظلم ہے۔

وقال الذین کفروا لرسلمہم لنخرجنکم فا وحی الیہم ربہم لنهلکن الظلمین

12_ کفار کی طرف سے اذیت و ازار کے مقابلے میں خداوند متعال پر توکل اور صبر کرنا، حمایت الہی سے بہرہ مند ہونے کا پیش خیمہ بنتا ہے۔

وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون ولنصبرن علی ماء اذیتموننا فا وحی الیہم ربہم لنهلکن الظلمین

13_ نافرمان لوگوں کو وعظ و نصیحت اور اتمام حجت کے بعد سزا دینی چاہیے۔

جائتہم رسلہم بالبینت وقال الذین کفروا لرسلمہم لنخرجنکم من ارضنا فا وحی الیہم ربہم لنهلکن الظلمین

14_ ظالموں کی ہلاکت اور تباہی، سنن الہی میں سے ہے۔

لنهلکن الظلمین

"لنهلکن الظلمین" کو لام و نون جیسی تاکیدی قیود اور فعل مضارع کہ جو استمرار پر دلالت کرتا ہے، کے ساتھ لانا ہو سکتا ہے مذکورہ سنت کے بیان کے لئے ہو۔

ارتداد:

ارتداد کی دھمکی 1

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اثرات 8; اللہ تعالیٰ کی حمایتیں 7; 8; اللہ تعالیٰ کی ربوبیت 9; اللہ تعالیٰ کی حمایتوں کا پیش خیمہ 12; اللہ

تعالیٰ کی سنن 14; اللہ تعالیٰ کا خاص لطف 9

انبیاء (ع) :

انبیاء کی دھمکی کے اثرات 7; انبیاء واضع دلائل 1; انبیاء کو دھمکی 1; انبیاء کے حامی 8; انبیاء کے دشمن 3; انبیاء کے

دشمنوں کا ظلم 10; انبیاء کے ساتھ مقابلہ 11; انبیاء کی پرورش کرنے والے 9; انبیاء کو وحی 7; انبیاء کے دشمنوں کی

ہلاکت 7; 8

توکل :

توکل کے اثرات 12

جلاوطنی:

جلاوطنی کی دھمکی 1

خوف:

تعلیمات انبیاء (ع) سے خوف 6

دین:

دین کے دشمن 3; دین کے دشمنوں کا ظلم 10

سر زمین :

58

گذشتہ اقوام کی سر زمین کی مالکیت 4; انبیاء (ع) کی سر زمین کی مالکیت 4

صبر:

صبر کے اثرات 12

ظالمین :

ظالمین کی حتمی ہلاکت 7; ظالمین کی ہلاکت 8، 14

کفار:

کفار کے ساتھ ٹمٹے کا طریقہ 1، 2; کفار کی منہ زوری 2; کفار کی اذیتوں پر صبر 12

کفر:

انبیاء (ع) سے کفر 11

گزشتہ اقوام :

گزشتہ اقوام کا دعویٰ 4; گزشتہ اقوام کی فکر 5; گزشتہ اقوام کے عقیدے کی پیروی 5; گزشتہ اقوام کا خوف 6; گزشتہ اقوام کی

دھمکیاں 1; گزشتہ اقوام کی دشمنی 1، 3; گزشتہ اقوام کی قدرت طلبی 4; گزشتہ اقوام کی پریشانی 6

نافرمان لوگ:

نافرمان لوگوں پر اتمام حجت 13; نافرمان لوگوں کے سزا کی شرائط 13; نافرمان لوگوں کی ہدایت 13

وَلَنُصِصَنَّكُمْ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ذَلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدَ (١٤)

اور تمہیں ان کے بعد زمین میں آباد کر دیں گے اور یہ سب ان لوگوں کے لئے جو ہمارے مقام اور مرتبہ سے ڈرتے ہیں اور ہمارے عذاب کا خوف رکھتے ہیں۔

1_ کفار کی جانب سے انبیاء (ع) کو نکالے جانے کی دھمکی کے بعد خداوند متعال کا انہیں اپنی سر زمین میں بسانے کا وعدہ دینا۔

وقال الذين كفروا لرسولهم لنخرجنكم من ارضنا ... فاوحى اليهم ... ولنسكننكم الارض من بعدهم

2_ خداوند متعال، حق سے برسر پیکار ظالمین کی سرکشی کے مقابلے میں حق طلب مظلوموں کے گروہ کا دفاع اور حمایت کرتا ہے۔

وقال الذين كفروا ... لنخرجنكم من ارضنا ... فاوحى اليهم ربهم لنهلكن الظالمين ولنسكننكم الارض من بعدهم

59

3_ ظالم کفار کی جانب سے انبیاء الہی کو ان کے آبائی وطن سے نکالے جانے کی دھمکی کے بعد خداوند متعال کا ظالم کفار کو موت کی تہدید کرنا۔

وقال الذين كفروا ... لنخرجنكم من ارضنا ... فاوحى اليهم ربهم لنهلكن الظالمين ولنسكننكم الارض من بعدهم

4_ کافر اقوام کی جانب سے انبیاء الہی (ع) کی دعوت رد ہو جانے، ان کی جانب سے انبیاء (ع) کو ازار واذیت دینے اور دھمکی ملنے کے بعد خداوند متعال کا انبیاء (ع) کو تسلی دینا۔

ولنصبرن على ما اذيتونا ... وقال الذين كفروا لرسولهم لنخرجنكم من ارضنا ... فاوحى اليهم ربهم لنهلكن الظالمين ولنسكننكم

- الا رض من بعدھم
- 5_ ظالموں کی ہلاکت کے ذریعے انکے چنگل سے نجات پا کر انکی جگہ حاصل کرنا ، فقط انہی لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو خداوند کے مقام و عید سے ڈرتے ہوں۔
- لنھلکن الظلمین ولنسکننکم الا رض من بعدھم ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید
- 6_ وہی لوگ خداوند عالم کی خصوصی امداد سے بہرہ مند ہو تے ہیں جو اس کے مقام و عید اور حساب و کتاب سے ڈرتے ہوں۔
- ولنسکننکم الا رض من بعدھم ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید
- "مقام" اسم مکان ہے اور اس کے بعد انے والے خوف اور وعید کے قرینے سے ہوسکتا ہے کہ حساب و کتاب کے لیے جو مکان بنایا گیا ہو وہ مراد ہو۔
- 7_ خداوند عالم کی جانب سے حساب و کتاب لینے جائے اور اس کی وعید کا خوف ، خداوند متعال کی جانب سے ا یک قابل تشویق اور قدرو منزلت کی حامل چیز ہے۔
- ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید
- 8_ امور کی مضبوطی اور استحکام خداوند تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔
- ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید
- "مقام" ہو سکتا ہے مصدر میمی اور امور کے خداوند عالم کے ساتھ قائم ہو نے کے معنی میں ہو
- 9_ انسانوں کی زندگی اور تاریخی تحولات پر معنوی اور باطنی احوال کا اثر انداز ہونا۔
- لنھلکن الظلمین ولنسکننکم الا رض ... ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید
- "ذلک" ظالم اقوام کی ہلاکت کے بعد انبیاء(ع) کے ان کی جگہ آباد ہونے کی علت بیان کر رہا ہے چونکہ اس اہم تبدیلی اور تحول کے دوران خداوند عالم کے حساب و کتاب اور وعید سے ڈرنے کا اہم کردار بیان کیا گیا ہے کہ جو ایک معنوی چیز ہے۔
- 10_ الہی امداد سے بہرہ مند ہونے کے لئے حتی انبیاء

60

- کرام (ع) میں بھی خاص شرائط اور خصوصیات کا پایا جانا ضروری ہے۔
- ولنسکننکم الا رض من بعدھم ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید
- 11_ انبیائے کرام (ع) خداوند متعال کے مقام و منزلت سے ڈرنے کی وجہ سے الہی حمایت سے بہرہ مند ہوئے ہیں۔
- فا وحی الیہم ربہم لنھلکن الظلمین ولنسکننکم الا رض ... ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید
- 12_ (وقال النبی(ص) من اذی جارہ طمعاً فی مسکنہ ورثہ اللہ دارہ وهو قولہ: "وقال الذین کفروا" فا وحی الیہم ربہم لنھلکن الظلمین ولنسکننکم الا رض من بعدھم(1) رسول خدا (ص) نے فرمایا ہے کہ جو بھی اپنے ہمسائے کا گھر ہتھیانے کی لالچ میں اذیت و ازار پہنچائے تو خداوند عالم اپنا گھر ہمسائے کو دے دے گا اور یہی قول خدا ہے: "وقال الذین کفروا ... فا وحی الیہم ربہم ..."
- 13_ (عن ابن مسعود قال: لما نزلت ... (یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واهلیکم ناراً وقودھا الناس والحجارة) تلا رسول اللہ (ص) علی اصحابہ فخر فقی مغشياً علیہ ... فبشرہ النبی(ص) بالجنة فقال: ... ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید(2) ابن مسعود کہتے ہیں: جب آیت مجیدہ "یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم ... " نازل ہوئی تو رسول خدا (ص) نے اپنے اصحاب کے سامنے اس آیت کی تلاوت کی تو اس وقت ایک جوان زمین پر گر کر بیہوش ہو گیا۔ پس رسول خدا(ص) نے اسے جنت کی بشارت دی اور فرمایا: " ... ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید"

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے افعال: 8; اللہ تعالیٰ کا ترغیب دلانا: 7; اللہ تعالیٰ کی دھمکیاں: 3; اللہ تعالیٰ کی حمایتیں: 2; اللہ تعالیٰ کی امداد کے شرائط: 10; اللہ تعالیٰ کے وعدے: 1

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ:

ان کا مقام و مرتبہ: 13

الہی امداد:
الہی امداد جن کے شامل حال ہے 6

.....

1) تفسیر قمی، ج1، ص368؛ نور الثقلین، ج2، ص530، ح3_3
2) نور الثقلین، ج2، ص530، ح35_

61

امور:

امور کے استحکام کا سر چشمہ 8

انبیاء (ع):

انبیاء کو اذیت 4؛ انبیاء اپنی سر زمین میں 1؛ انبیاء اور الہی امداد 10، 11؛ انبیاء کی دھمکی 1، 3؛ انبیاء کے حامی 11؛ انبیاء کا خوف خدا کو تسلی 4؛ انبیاء کے فضائل 11؛ انبیاء کو ان کے وطن میں آباد کرنے کا وعدہ 1؛ انبیاء کو وعدہ 1

تاریخ:

تاریخی تحولات میں موثر عوامل 9

خوف:

خوف خدا کے اثرات 5، 6، 11؛ خدا کے حساب و کتاب سے خوف کی قدر و قیمت 7؛ خدا کی وعید سے خوف کی قدر و قیمت 7؛ خدا کے حساب و کتاب سے خوف 6؛ خدا کی وعید سے خوف 5، 6؛ خدا کے حساب و کتاب سے خوف کی ترغیب 7؛ خدا کی وعید سے خوف کی ترغیب 7

روایت: 12، 13

زندگی:

زندگی پر اثر انداز ہونے والے عوامل 9

ظالمین:

ظالمین کی نافرمانی 2؛ ظالمین سے نجات 5؛ ظالمین کی ہلاکت 5

کفار:

ظالم کفار کی دھمکی 3؛ کفار کی دھمکیاں 3؛ کفار کی ہلاکت 3

گذشتہ اقوام:

گذشتہ اقوام کی اذیتیں 4؛ گذشتہ اقوام کی دھمکیاں 1

مظلوم:

مظلوم کے حامی 2

معنویات:

معنویات کے اثرات 9

ہمسایہ:

ہمسائے کی اذیت کی مذمت 12

62

وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ (۱۵)

اور پیغمبروں نے ہم سے فتح کا مطالبہ کیا اور ان سے عناد رکھنے والے سرکش افراد ذلیل اور رسوا ہو گئے۔

1 کافر اقوام کی جانب سے دھمکی ملنے کے بعد انبیاء (ع) کا خداوند متعال سے فتح کی دعا اور درخواست کرنا۔
وقال الذين كفروا لرسولهم لئلا يخرجكم... و استفتحوا

"استفتحوا" میں ضمیر کا مرجع ہو سکتا ہے "رسل" ہو اور ہو سکتا ہے "رسل" اور "الذین کفروا" ہو۔ مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے۔

2_ انبیاء (ع) کافر قوموں کے ہدایت پانے سے مایوس ہو کر ان پر لعنت کرتے تھے۔
قالت لهم رسلهم... و استفتحوا

انبیائے کرام (ع) روشن دلیلیں (بینات) پیش کرنے اور کفار سے چند بار گفتگو کرنے، ان کی جانب سے دھمکی سننے اور خداوند عالم کی جانب سے (کفار کے لئے) تہدید آنے کے بعد خداوند تعالیٰ سے فتح کی درخواست کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی قوم کی ہدایت کے بارے میں کوئی امید نہیں رکھتے تھے۔

3_ انبیاء (ع) اور انکے مخالف کفار میں سے ہر ایک، دوسرے پر فتح مند ہونا چاہتے تھے۔
و استفتحوا

یہ اس بناء پر کہ جب "استفتحوا" کی ضمیر کا مرجع انبیاء (ع) اور کفار ہر دو ہوں۔ "وخاب کل جبار عنید" کا قرینہ بتاتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے گروہ پر فتح پانا چاہتا تھا لیکن کفار کو فتح سے محروم ہونا پڑا۔

4_ ایک دوسرے پر غلبہ پانے کے سلسلے میں کفار اور انبیاء (ع) کا دعا کرنا، کفار کے لئے نہ فقط نتیجہ بخش ثابت نہ ہوا بلکہ اس کی وجہ سے انہیں دنیوی ہلاکت سے بھی دوچار ہونا پڑا۔

و استفتحوا وخاب کل جبار عنید

لغت میں "خاب" کا معنی "هلك" آیا ہے لہذا "استفتحوا" کے قرینے سے ہو سکتا ہے "خبیة" کا مطلب ہلاکت ہو۔
5_ ہر گمراہ جبار انسان دنیوی خسارے سے دوچار ہوتا

63

ہے۔

وخاب کل جبار عنید

لغت میں "خاب" کا معنی "خسر" اور "عنید" کا معنی "نیکی سے عدول کرنے والا" ہے۔

6_ جھوٹ اور غلط طریقے سے شخصیت بنانا ہی خسارہ ہے۔

خاب کل جبار عنید

راغب لکھتا ہے: انسان میں صفت "جبار" کا استعمال ایسے شخص کے بارے میں ہوتا ہے کہ جس میں کوئی خامی ہو اور وہ غلط دعویٰ کے ذریعے ایسا مقام و منزلت حاصل کر لے کہ جس کا وہ اہل نہیں۔ اور انسان کے بارے میں یہ صفت فقط مذمت کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

7_ اپنی قوم کے کفار پر غلبے کے بارے میں انبیاء (ع) کی دعا کا قبول ہونا اور ان کا ہلاک و نابود ہو جانا۔
و استفتحوا وخاب کل جبار عنید

ہو سکتا ہے "وخاب کل جبار عنید" کی عبارت انبیاء (ع) کی دعا کے قبول ہونے کو بیان کر رہی ہو۔

8_ انبیاء نے کرام (ع) کی واضح اور روشن دلیلوں کے مقابلے میں ہٹ دھرمی دکھانے اور ان کا مقابلہ کرنے والے کفار، جبار اور گمراہ لوگ تھے۔

وقال الذین کفروا لرسلم لخرجنکم... وخاب کل جبار عنید

9_ اپنے آپ کو بنائے سنوارنے اور اپنے باطل عقائد اور ثقافت کو بڑا جاننے (عجب) کے ذریعے اپنی شخصیت کی خامیوں کا ازالہ کرنا ناپسندیدہ فعل ہے۔

قالوا ان انتم الا بشر مثلنا تریدون ان تصدونا عما کان یعبد اباؤنا... قال الذین کفروا لرسلم... وخاب کل جبار عنید
"عید" کسی شخص کے اپنے پاس موجود چیز کو خوشگوار جاننے (المعجب بما عنده) کے معنی میں ہے اور عبارت میں موجود قرائن کے مطابق ہو سکتا ہے کفار کے عقائد مراد ہوں کیونکہ یہاں افکار و عقائد کی بحث ہو رہی ہے۔

10_ استبداد اور من مانی سری کا نتیجہ شکست ہے۔

وخاب کل جبار عنید

11_ "عن النبی (ص) قال: کل جبار عنید من ابی ان یقول: لا اله الا الله" (1)

رسول خدا سے منقول ہے کہ اب (ص) نے فرمایا: "جبار عنید" سے مراد ہر وہ شخص ہے کہ جو "لا اله الا الله" کہنے کو پسند نہ کرتا ہو۔

12_ "عن ابی جعفر (ع) قال: (العنید)

.....

(1) توحید صدوق، ص21، ج9، ب1، نور الثقلین، ج2، ص532، ح37_

64

المعرض عن الحق؛ (1) امام باقر (ع) سے منقول ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: "عنید" سے مراد حق سے منہ موڑنے والا شخص ہے۔

استبداد:

استبداد کی شکست 10؛ استبداد کا انجام 10

انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) کی دعا کی قبولیت 7؛ انبیاء (ع) کی روشن دلیلوں سے منہ موڑنا 8؛ انبیاء (ع) کی فتح 1، 7؛ انبیاء (ع) کے تقاضے 3، 4؛ انبیاء کے دشمنوں کے تقاضے 3؛ انبیاء کے دشمن 8؛ انبیاء کی دعا 1؛ انبیاء کی لعنت 2؛ انبیاء کی مایوسی 2 توحید:

توحید سے منہ موڑنے والوں کا ظلم 11؛ توحید سے منہ موڑنے والوں کی ہٹ دھرمی 11 حق:

حق سے منہ موڑنے والوں کی ہٹ دھرمی 12

خسارہ اٹھانے والے لوگ: 5

روایت: 11، 12

شخصیت:

جھوٹی شخصیت بنانا 6

ظالمین: 8

ظالمین کا دنیوی خسارہ 5

خودپسندی:

خودپسندی برا عمل ہے 9

فتح:

فتح کی دعا 1، 3

کفار:

کفار کی گمراہی 8؛ کفار کا ظلم 8؛ کفار کی ہٹ دھرمی 8

گذشتہ اقوام:

گذشتہ اقوام کی دھمکیاں 1؛ گذشتہ اقوام کے تقاضے 3، 4؛ گذشتہ اقوام پر لعنت 2؛ گذشتہ اقوام کی ہلاکت 4، 7؛ گذشتہ اقوام کی

ہدایت سے مایوسی 2

منحرف لوگ: 8

منحرف لوگوں کا دنیوی خسارہ 5

.....

(1) تفسیر قمی، ج1، ص368، نور الثقلین، ج2، ص532، ح38_

مَنْ وَرَاَيْهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَى مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ (۱۶)

ان کے پیچھے جہنم ہے اور انہیں پیپ دار پانی پلایا جائے گا۔

1_ گمراہ جبار لوگ، دنیوی ہلاکت کے علاوہ آخرت میں بھی جہنم میں جائیں گے۔

وخاب كل جبار عنيد من ورائه جهنم

2_ گمراہ جبار لوگوں کو جہنم میں گندہ اور بدبودار پانی پلایا جاتا ہے۔

من ورائه جهنم و يسقى من ماء صديد

"صدید" کا معنی وہ میل اور گندگی ہے کہ جو گوشت اور جلد کے درمیان پیدا ہوتی ہے۔ یہ کلمہ اہل جہنم کو پلانی جانے والی چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے

3_ "عن ابي عبد الله (ع) في قوله تعالى: "و يسقى من ماء صديد" و يسقى مما يسيل من الدم والقريح من فروج الزواني في النار؛ (1) امام صادق (ع) سے خداوند کے کلام "و يسقى من ماء صديد" کے بارے میں منقول ہے کہ انہیں جہنم میں زناکار عورتوں سے جاری ہونے والی گندگی اور خون پلایا جائے گا۔

4_ "قال امير المؤمنين (ع) : ان اهل النار لما على الزقوم والضريع في بطونهم كغلى الحميم سا لوا الشراب فا توا بشراب ... صديد ... (2) امير المؤمنين (ع) سے منقول ہے کہ اب (ع) نے فرمایا: جب زقوم اور ضريع اہل جہنم کے پیٹ میں ابلے ہوئے پانی کی طرح جوش کھاتے ہیں تو وہ پینے کے لئے کچھ مانگتے ہیں تو انہیں گندگی اور خون وغیرہ پینے کے لئے دیا جاتا ہے۔

اہل جہنم: 1

جہنم:

(1) مجمع البيان، ج6، ص474، نور الثقلين، ج2، ص532، ح39
(2) تفسیر عیاشی، ج2، ص223، ح7، نور الثقلين، ج2، ص532، ح43

جہنمی مشروبات: 2، 3، 4؛ جہنمی گندگی: 2، 3، 4

روایت: 3، 4

ظالمین:

جہنم میں ظالمین: 1، 2؛ ظالمین کا عذاب: 2؛ ظالمین کی ہلاکت: 1

گمراہ لوگ:

گمراہ لوگ جہنم میں: 1، 2؛ گمراہ لوگوں کی ہلاکت: 1

يَجْرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسَبِّغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ (۱۷)

جسے گھونٹ گھونٹ پئیں گے اور وہ انہیں گوارانہ ہوگا اور انہیں موت ہر طرف سے گھیر لے گی حالانکہ وہ مرنے والے نہیں ہیں اور ان کے پیچھے بہت سخت عذاب لگا ہوا ہے۔

- 1_ منحرف جابر لوگ جہنم کے گندے پانی کو انتہائی نفرت کے ساتھ گھونٹ گھونٹ کر کے پئیں گے۔
 يسقى من ماء صديد يتجرّعه ولا يكاد يسيغه
 "اساغہ" کا معنی حلق میں شراب ڈالنا ہے۔ اس بناء پر "لا يكاد يسيغه" سے مراد یہ ہے کہ وہ اس قسم کے مشروب کے قریب ہونا نہیں چاہتے۔
- 2_ منحرف و جابر لوگوں کی جہنم میں پیاس اس قدر شدید ہے کہ شدید کراہت اور نفرت کے باوجود وہ غلیظ پانی پی لیں گے۔
 يسقى من ماء صديد يتجرّعه ولا يكاد يسيغه
- 3_ جابر کفار جہنم میں ایسے مہلک عذاب سے دوچار ہونگے کہ ان میں سے ہر ایک عذاب ان کی موت کے لئے کافی ہو گا۔
 و يا تيه الموت من كلّ مكان
- 4_ جہنم، جسمانی اور متعدد جہات کی حامل ہے۔
 و يا تيه الموت من كلّ مكان
- 5_ جہنم میں گرفتار جابر کفار کو انواع و اقسام کے مہلک عذابوں میں مبتلا ہونے کے باوجود کبھی بھی موت نہیں آئے گی اور وہ عذاب سے نجات نہیں پا سکیں گے۔

67

- و يا تيه الموت من كلّ مكان وما هو بميت
- 6_ اہل جہنم کبھی بھی موت سے دوچار نہیں ہو گے۔
 و يا تيه الموت من كلّ مكان وما هو بميت
- اگر چہ آیت مجیدہ جبار قسم کے کفار کی طرف ناظر ہے لیکن دوسری آیات کے پیش نظر کہ جو عذاب جہنم کو ابدی قرار دیتی ہیں، آیت کا حکم سب اہل جہنم کو شامل ہو سکتا ہے
- 7_ جبار قسم کے کفار کے لئے جہنم میں جبراً غلیظ پانی پینے اور مختلف قسم کے مہلک عذابوں کے علاوہ ایک ناقابل تصور سخت ترین عذاب بھی موجود ہے۔
 ومن ورائه عذاب غليظ
- احتمال ہے کہ "ورائہ" کی ضمیر کا مرجع "عذاب" ہو کہ جو گذشتہ عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس صورت میں مذکورہ عذابوں کے سخت اور قابل فہم ہونے کی وجہ سے "عذاب غلیظ" کو بہت ہی سخت اور ناقابل تصور ہو نا چاہیے۔
- 8_ جہنم کے عذاب انواع و اقسام اور مراتب کے حامل ہیں۔
 يسقى من ماء صديد... يا تيه الموت من كلّ مكان... ومن ورائه عذاب غليظ
- 9_ جبار قسم کے کفار دنیا و آخرت میں برے انجام سے دوچار ہونے والے لوگ ہیں۔
 وخاب كل جبار عنيد من ورائه جهنم و يسقى من ماء صديد... من ورائه عذاب غليظ
- 9_ "عن النبي (ع) في قوله: "و يسقى من ماء صديد" يقرب اليه فيكرهه فاذا ا دنى منه شوى وجهه و وقعت فروة را سه فاذا شرب قطع ا معاو ه حتى يخرج من دبره: (1) رسول خدا (ص) سے خداوند متعال کے فرمان "و يسقى من ماء صديد" کے بارے میں منقول ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا: "ماء صديد" ایک ایسا مشروب ہے کہ جب جہنمی اس کے قریب جائے گا تو سخت پریشان ہوگا پس جب وہ اور قریب جائے گا تو اس کا چہرہ جل جائیگا اور اس کے سر سے کھال اتر جائے گا اور جب وہ اسے پئے گا تو اس کا معدہ اور انتینخراہ ہو کر اس کے مقعد سے نکلنے لگیں گی۔

جہنم :

جہنم کے مشروبات 1، 2، 7، 10؛ جہنم کے عذابوں کی اقسام 7؛ جہنم میں عذاب کا دوام 5؛ جہنم کے عذابوں میں تنوع 8؛ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے 5؛ جہنم کا جسمانی ہونا 4؛ جہنم کا غلیظ پانی 1، 2، 7، 10؛ جہنم کے عذاب کی شدت 7؛ جہنم کی صفات 4؛ جہنم کے عذاب کے مراتب 8

جہنمی لوگ:

جہنمی لوگوں کی پیاس 2؛ جہنمی لوگوں کی ابدیت 6؛ جہنمی لوگ اور موت 6؛ جہنمی لوگوں کے پینے کا انداز 1

(1) مجمع البیان ، ج6، ص474، نور الثقلین ، ج2، ص532 ، ح 404 ، 42۔

68

روایت: 10

ظالمین :

ظالمین کے عذاب کی شدت 3; ظالمین جہنم میں 1، 2، 5، 7; ظالمین کا اخروی انجام 9; ظالمین کا برا انجام 9

عذاب:

عذاب کے مراتب 3

کفار :

کفار کے عذاب کی شدت 3; ظالم کفار کا عذاب 7 ; کفار کا اخروی انجام 9; کفار کا برا انجام 9 ; کفار جہنم میں 5، 7

منحرفین:

منحرفین جہنم میں 1، 2

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَّا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الصَّلَاةُ الْبَعِيدُ (١٨)

جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا ان کے اعمال کی مثال اس راکھ کی ہے جسے اندھڑکے دن کی تند ہوا اڑالے جائے کہ وہ اپنے حاصل کئے ہوئے پر بھی کوئی اختیار نہ رکھیں گے اور یہی بہت دور تک پھیلی ہوئی گمراہی ہے۔

1_ ربوبیت خداوند سے کفر کرنے والوں کا نیک عمل اس راکھ کی مانند کہ جو طوفانی اندھی کے خطرے سے دوچار ہو۔

مثال الذین کفروا برّبہم ا عملہم کرماد اشتدّت بہ الریح فی یوم عاصف

"اعمالہم" سے مراد ہو سکتا ہے ایسے نیک اور صالح اعمال ہوں کہ جو کفار نے انجام دیئے ہوں چونکہ واضح ہے کہ کسی کا بھی برا عمل خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان فائدہ مند نہیں ہو سکتا تاکہ وہ ضائع ہوا اندھی کے روبرو پڑی راکھ سے اسے تشبیہ دی جائے۔

2_ کفار کا نیک عمل کسی قسم کی قدر و قیمت نہیں رکھتا لہذا ضائع ہو جاتا ہے۔

69

مثال الذین کفروا برّبہم ا عملہم کرماد اشتدّت بہ الریح فی یوم عاصف

3_ دینی اعتقادات میں ربوبیت خداوند کے عقیدہ کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔

مثال الذین کفروا برّبہم

ایمان کے تمام متعلقات مینسے ربوبیت خداوند کا ذکر اس کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔

4_ تعلیمات کو قابل فہم اور مجسم کرنے کے لئے محسوسات کے ساتھ تشبیہ دینا ، قرآن کریم کی ایک تعلیمی روش ہے۔

مثال الذین کفروا برّبہم ا عملہم کرماد اشتدّت بہ الریح فی یوم عاصف

5_ تمام انسان حتی کفار ، ربوبیت خداوند کے ماتحت ہیں۔

مثال الذین کفروا برّبہم ا عملہم کرماد اشتدّت بہ الریح

6_ اپنے پالنے والے کے سامنے ناشکری ناپسندیدہ اور نا شائستہ ہے۔ *

الذین کفروا برّبہم ا عملہم کرماد اشتدّت بہ الریح

احتمال ہے کہ "رب" کا ضمیر "ہم" کی طرف اضافہ کہ جس کا مرجع "الذین کفروا" ہے اس بات کی جانب اشارہ ہو کہ وہ اپنے پروردگار سے کافر ہو گئے ہیں لہذا ان کے اعمال (بھی) ضائع ہو گئے ہیں۔ ایسا اضافہ مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔

7_ خداوند کی بارگاہ میں انسان کے اعمال کے قبول اور رد ہونے میناس کے عقیدے کا فیصلہ کن کردار ادا کرنا۔

الذین کفروا برہم ا عملہم کرماد اشتدّت بہ الریح فی یوم عاصف
 8_ کفار آخرت میں اپنے نیک اعمال سے فائدہ نہیں اٹھاسکیں گے اور ان سے محروم ہو جائیں گے۔
 ا عملہم کرماد اشتدّت بہ الریح فی یوم عاصف لا یقدرون ممّا کسبوا علی شئی
 9_ انسان اپنی سعادت اور شقاوت میں فیصلہ کن کردار ادا کرتا ہے۔
 لا یقدرون ممّا کسبوا علی شئی
 یہ جو آیت مجیدہ میں آیا ہے کہ کفار اپنے اعمال سے بہرہ مند ہونے کی قدرت نہیں رکھتے، اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ
 عمل انسان اس کی عاقبت میں کردار ادا کرتا ہے۔ اور کفار کے حبط عمل کی بحث کے قرینے سے "علی شئی" سے مراد
 ہو سکتا ہے سعادت ہو۔
 10_ ایمان اور عمل صالح کا ایک ساتھ ہو نا انسان کی اخروی سعادت کا ضامن ہے
 الذین کفروا برہم ا عملہم ... لا یقدرون ممّا کسبوا علی شئی

70

خدا وند عالم اس ایت میں کفر کو کہ جو ایک فاسد عقیدہ ہے، نیک عمل کے ضائع ہو نے کا موجب قرار دیتا ہے جس کے
 نتیجے میں انسان کی آخرت شقاوت سے امیز ہو جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہو تا ہے کہ درست عقیدے کے ساتھ نیک عمل،
 اخروی سعادت کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔
 11_ ربوبیت خداوند سے کفر، گمراہی ہے اور صراط مستقیم سے بہت دور ہے۔
 الذین کفروا برہم ... ذلک ہو الضلل البعید
 12_ گمراہی کے بہت سے مراتب ہیں۔
 الضلل البعید
 13_ "عن محمد بن مسلم قال: سمعت ابا جعفر (ع) یقول: ... ان ائمة الجور و اتباعهم لمعزولون عن دین الله قد ضلّوا و اضلّوا، فا
 عملهم التي يعملونها "کرماد اشتدّت بہ الریح فی یوم عاصف ..."; (1) محمد بن مسلم کا کہنا ہے، میں نے امام جعفر صادق
 (ع) سے سنا ہے کہ اب (ع) نے فرمایا: ائمہ جور اور انکے پیرو کار دین خدا سے الگ ہو گئے ہیں۔ یقیناً وہ گمراہ اور گمراہ
 کرنے والے ہیں۔ پس وہ جو بھی اعمال انجام دیتے ہیں وہ خدا وند کے اس فرمان کی مانند ہیں؛ "کرماد اشتدّت بہ الریح فی
 یوم عاصف ..."

آخرت :

آخرت میں عمل سے فائدہ اٹھانا 8

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت 5

انسان:

انسان کا عقیدہ 3; انسانوں کا مربی 5; انسان کا کردار و نقش 9

ایمان:

ایمان اور عمل صالح 10

توحید :

توحید ربوبی 5

روایت: 13

سعادت :

سعادت کے عوامل 9; اخروی سعادت کے عوامل 10

شقاوت:

شقاوت کے عوامل 9

صراط مستقیم :

صراط مستقیم سے دوری 11

صفات:

ناپسندیدہ صفات 6

.....

(1) کافی، ج1، ص375، ج2؛ نور الثقلین، ج2، ص533، ح44۔

71

ظالمین :

ظالمین کے پیروکاروں کا عمل ضائع ہونا 13؛ ظالمین کا عمل ضائع ہونا 13

عقیدہ :

ربوبیت خداوند پر عقیدے کی اہمیت 3؛ عقیدے کا کردار 7

عمل :

قبولیت عمل کے اسباب 7

قرآن کریم :

قرآن کریم کی تعلیمات کی روش 4؛ قرآن کریم کی مثالیں 1

قرآنی تشبیہات :

اندھی میں راکھ سے تشبیہ 1؛ کفار کے نیک عمل کی تشبیہ 1؛ معقول کو محسوس سے تشبیہ 4

کفار :

کفار کے نیک عمل کا بے قدر و قیمت ہونا 1، 2؛ کفار کے عمل کا ضائع ہونا 2، 8؛ کفار کی اخروی محرومیت 8

کفر :

ربوبیت خداوند سے کفر 11

کفران نعمت:

کفران نعمت کا ناپسندیدہ ہونا 6

گمراہی :

گمراہی کے مراتب 12؛ گمراہی کے موارد 11

مربی:

مربی کی ناشکری کرنا 6

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ إِنَّ يَئِسَ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ (۱۹)
کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے زمین اور آسمانوں کو برحق کیا ہے وہ چاہے تو تم کو فنا کر کے ایک نئی مخلوق
کولا سکتا ہے۔

1_ خداوند تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو با مقصد اور حکمت کی بنیاد پر خلق کیا ہے۔

72

ا لم تر ان الله خلق السموت والا رض بالحق

"حق" باطل (لغو) کے مقابلے میں استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ حق کا فاعل اپنے کام کو پسندیدہ مقصد کی خاطر انجام دیتا ہے۔

2_ خلقت کے با مقصد ہونے کا پتہ لگانے کے لئے خداوند متعال کالوگوں کو اسکے گہرے مطالعہ کی دعوت دینا۔

ا لم تر ان الله خلق السموت والا رض بالحق

3_ عالم خلقت بے فائدہ اور عبث نہیں بلکہ با مقصد ہے۔

خلق السموت والا رض بالحق

4_ عالم خلقت کا با مقصد ہونا انسان کے لئے قابل فہم ہے۔

الم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحق خداوند متعال نے اسمانوں اور زمین کے مطالعہ کی دعوت دینے کے لئے مادہ "رؤیت" سے "الم تر" کے جملے سے استفادہ کیا ہے کہ جو استفہام انکاری ہے۔ مفسرین کے مطابق اس سے مراد یقینی علم اور آگاہی حاصل کرنا ہے اور یہ بات اس مطلب کے قابل فہم ہونے کی دلیل ہے۔

5_ خلقت پر دقیق نگاہ، کائنات کے خالق کی پہچان کا ایک ذریعہ ہے۔

الم ترا ن الله خلق السموت والا رض پیغمبر اکرم (ص) عالم خلقت کے معارف کو درک کرنے کے سلسلے میں نمونہ عمل اور قائدانہ کردار کے حامل ہیں۔

"الم تر" کا خطاب اگرچہ ایک عمومی خطاب اور سب کے لئے ہے لیکن اس میں پیغمبر (ص) کو مخاطب قرار دینا اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ انحضرت (ص) کائنات کے واقعیات کے ادراک اور فہم میں سب سے آگے تھے اور دوسروں کو چاہیے کہ وہ اس سلسلے میں اپ (ص) کو نمونہ عمل بنائیں۔

7_ عالم خلقت میں متعدد اسمان ہیں۔

السموت

8_ پیغمبر اکرم (ص) کے مخالف مشرکین کو خداوند متعال کی جانب سے خبردار کیا گیا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو انہیں ہلاک کر کے انکی کی جگہ نئے لوگوں کو لایا جائیگا۔

ان یثا یذہبکم ویا ت بخلق جدید

9_ ایک گروہ کی جگہ دوسرے گروہ کو لا کر اقوام اور انکی معاشرتی بنیادوں کو تبدیل کرنا، مشیت الہی سے مربوط ہے۔

ان یثا یذہبکم ویا ت بخلق جدید

10_ خداوند متعال میں مخلوقات کو خلق کرنے اور ایک کی جگہ دوسرے کو لانے کی مکمل قدرت موجود ہے۔

الم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحق ان یثا یذہبکم ویا ت بخلق جدید

73

11_ اسمانوں اور زمین کو خلق کرنا، انسانوں کو زندگی عطا کرنے اور موت دینے سے کہیں زیادہ عظمت رکھتا ہے۔

الم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحق ان یثا یذہبکم ویا ت بخلق جدید

12_ اسمانوں اور زمین کی خلقت، قیامت کے دن مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت خداوند (معاد) کا ایک نمونہ ہے۔*

الم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحق ان یثا یذہبکم ویا ت بخلق جدید

یہ مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب یہ ایت مسئلہ معاد اور اس پر قدرت خداوند کے اثبات کو پیش کر رہی ہو۔ اس سے پہلے والی آیت بھی اس مطلب پر قرینہ ہو سکتی ہے کہ جس میں کفار کی اخروی سزا اور انکے اعمال کے ضائع ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔

13_ اسمانوں اور زمین (کائنات) کی خلقت، کفار کو عذاب دینے اور ان کے اعمال کے ضائع کرنے پر خداوند متعال کے قادر ہونے کی دلیل ہے۔

من ورائہ جہنم... مثل الذین کفروا برہم ا عملہم کرماد اشتدّت بہ الريح... الم ترا ن الله خلق السموت والا رض

اسمان:

اسمانوں کا متعدد ہونا 7; اسمانوں کی خلقت 13; اسمانوں کی خلقت کی عظمت 11; اسمانوں کی خلقت کا با مقصد ہونا 1

خلقت:

مخلوق کے مطالعہ کے اثرات 5; مخلوق کے با مقصد ہونے کا ادراک 4; مخلوق کے مطالعے کی دعوت 2; مخلوق کا با مقصد

ہونا 2, 3

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کو نمونہ عمل بنانا 6; انحضرت (ص) کا پیش قدم ہونا 6; انحضرت (ص) کا کردار 6; انحضرت (ص) کے

مخالفین کو تنبیہ 8; انحضرت (ص) کے مخالفین کی ہلاکت 8

اللہ کی نشانیاں:

افاقی نشانیاں 5; افاقی نشانوں کا ادراک 6

اقوام:

اقوام کی جانشینی 8; اقوام کی جانشینی کا سبب 8

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی حکمت 1; اللہ تعالیٰ کی خالقیت 1، 10; اللہ تعالیٰ کی دعوتیں 2; اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دلائل 5; اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل 13; اللہ تعالیٰ کی قدرت 10; اللہ تعالیٰ کی نشانیاں 12; اللہ تعالیٰ کی مشیت کا کردار 9; اللہ تعالیٰ کی وعید 13; اللہ تعالیٰ کی تنبیہات 8

زمین:

زمین کی خلقت 13; زمین کی خلقت کی عظمت 11; زمین کی خلقت کا با مقصد ہونا 1

74

کفار:

کفار کے اعمال کا ضائع ہونا 13; کفار کا نیک عمل 13; کفار کو عذاب کا وعدہ 13

مردے:

مردوں کو آخرت میں زندہ کرنا 12

مشرکین:

مشرکین کو تنبیہ 8; مشرکین کی ہلاکت 8

معاد:

معاد کے دلائل 12

موجودات:

موجودات کا تبدیل ہونا 10; موجودات کا خالق 10

وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ (۲۰)

اور اللہ کے لئے یہ بات کوئی مشکل نہیں ہیں۔

1_ انسانوں کو موت دیکر ان کی جگہ نئے انسان خلق کرنا خداوند متعال کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

ان پشا یذہبکم ویا ت بخلق جدید_ وما ذلک علی اللہ بعزیز

2_ خداوند عالم کی خدائی ہی عظیم اور حیرت انگیز امور کی انجام دہی پر اس کی قدرت مندی کا سر چشمہ ہے۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز

ہوسکتا ہے آیت مجیدہ میں کلمہ "اللہ" ذکر ہونے کے بعد ضمیر کے استعمال کی جگہ پر دوبارہ اسم "اللہ" کو ذکر کرنا ،

مذکورہ معنی کی طرف اشارہ ہو۔

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور نسلوں کی جانشینی 1; اللہ تعالیٰ کی الوہیت 2; اللہ تعالیٰ کے افعال میں سہولت 1

انسان :

انسانوں کی خلقت 1; انسانوں کی موت 1

خدا کی قدرت کا سرچشمہ : 2

نسلیں :

نسلوں کی جانشینی کا سہل ہونا 1

وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهْدَيْنَاكُمْ سَوَاءَ عَلَيْنَا أَجَزْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَحِيصٍ (۲۱)

اور قیامت کے دن سب اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے تو کمزور لوگ مستکبرین سے کہیں گے کہ ہم تو آپ کے پیروکار تھے تو کیا آپ عذاب الہی کے مقابلہ میں ہمارے کچھ کام آسکتے ہیں تو وہ جواب دیں گے کہ اگر خدا ہمیں ہدایت دیدیتا تو ہم بھی تمہیں ہدایت دے دیتے۔ اب تو ہمارے لئے سب ہی برابر ہے چاہے فریاد کریں یا صبر کریں کہ اب کوئی چھٹکارا ملنے والا نہیں ہے۔

1_ قیامت کے دن تمام انسان ایک ساتھ خداوند متعال کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

وبرزوا للہ جمیع

"جمیعاً" ضمیر "برزوا" کے لئے حال ہے اور اس کی ضمیر کا مرجع تمام انسان ہو سکتے ہیں۔

2_ تمام کفار ایک ساتھ بارگاہ خداوند میں حاضر ہوں گے۔

وبرزوا للہ جمیع

مذکورہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "برزوا" کی ضمیر کا مرجع وہ کفار ہوں کہ جن کے بارے میں گذشتہ آیات میں بحث کی گئی ہے۔

3_ قیامت کے وقوع پذیر ہونے اور اس میں تمام انسانوں کے حاضر ہونے کا یقینی ہونا۔

وبرزوا للہ جمیع

فعل "برزوا" کو مستقبل میں ایک حادثے (قیامت) کے وقوع پذیر ہونے کے بیان کے لئے ماضی کی صورت میں لانا اس بات کے یقینی ہونے کی حکایت کرتا ہے۔

4_ پیرو کار کفار قیامت میں بارگاہ خداوند میں حاضر ہونے سے پہلے ہی جان لیں گے کہ وہ عذاب الہی میں گرفتار ہو جائیں گے۔

وبرزوا للہ جمیعاً فقال الضعفاء للذين استكبروا انا كنا لكم تبعاً فهل انتم مغنون عني

اس کے بعد کہ جب قیامت میں عذاب کی بات کرنے سے پہلے تمام لوگوں کے اکٹھا ہونے کا اعلان کیا جائے گا تو کمزوروں کی مدد کے لئے "فقال الضعفاء للذين استكبروا" کا ذکر کرنا اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ وہ لوگ عذاب میں اپنے گرفتار ہونے کے بارے میں پہلے سے ہی آگاہ ہو جائیں گے۔

5_ عام اور مستکبرین کی پیروی کرنے والے لوگ قیامت میں بارگاہ خداوند میں حاضر ہونے کے بعد ان رہبروں پر

اعتراض اور ان سے مدد کی درخواست کریں گے۔

وبرزوا للہ جمیعاً فقال الضعفاء للذين استكبروا انا كنا لكم تبعاً فهل انتم مغنون عني من عذاب الله من شيء

6_ قیامت کے دن عام کفار کا اپنے رہبروں کے ساتھ لفظی نزاع کرنا۔

فقال الضعفاء للذين استكبروا انا كنا لكم تبعاً فهل انتم مغنون عني من عذاب الله من شيء قالو

7_ قیامت کے دن پیرو کار کفار اپنے رہبروں کی اندھی پیروی کرنے کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں اپنے برے انجام کا ذمہ دار قرار دیں گے۔

فقال الضعفاء للذين استكبروا انا كنا لكم تبعاً فهل انتم مغنون عني من عذاب الله من شيء

8_ قیامت کے دن کفار کے پیروکار اپنے مستکبر رہبروں سے درخواست کریں گے کہ اگر ممکن ہو تو ان سے تھوڑا سا

عذاب خدا کم کر دیں۔

فقال الضعفو اللذين استكبروا انا كنا لكم تبعاً فهل انتم مغنون عنا من عذاب الله من شيء قالو "شئ" کی تتوین، تتوین تنکیر ہے جو کم ہونے کے لئے ہے۔

9_ گمراہ رہبروں کی اندھی پیروی، قیامت کے دن عذاب الہی سے نجات کا بہانہ نہیں بن سکتی۔

فقال الضعفو اللذين استكبروا انا كنا لكم تبعاً فهل انتم مغنون عنا ... من شيء

اندھی اطاعت کرنے والوں کی جانب سے قیامت کے دن عذاب میں کمی کے لئے اپنے گمراہ رہبروں سے مدد کی درخواست کرنا اس

77

بات کی حکایت کرتا ہے کہ بے چون و چرا اطاعت کرنا عذاب میں کمی کا موجب نہیں بن سکتا بلکہ ایسے پیروکاروں پر بھی عذاب ہو گا۔

10_ مستکبر رہبروں کی بے چون و چرا اطاعت اور پیروی کے نتیجے میں پیروکاروں کا برا انجام ہونا۔

فقال الضعفو اللذين استكبروا انا كنا لكم تبعاً فهل انتم مغنون عنا من عذاب الله من شيء

11_ مستکبرین کی اندھی اطاعت و پیروی کی ایک علت (پیروکاروں کی) کمزوری اور ناتوانی ہے۔

فقال الضعفو اللذين استكبروا انا كنا لكم تبع

12_ قیامت کے دن پیروکار کفار کا عذاب اس قدر شدید ہو گا کہ وہ انہیں گدائی کرنے پر مجبور کر دے گا۔

فقال الضعفو اللذين استكبروا انا كنا لكم تبعاً فهل انتم مغنون عنا من عذاب الله من شيء

13_ آخرت میں اہل جہنم ایک دوسرے کو پہچان لیں گے اور دنیاوی واقعات انہیں یاد آ جائیں گے۔

وبرزوا الله جميعاً فقال الضعفو اللذين استكبروا انا كنا لكم تبعاً فهل انتم مغنون عنا من عذاب الله من شيء

14_ قیامت کے دن مستکبر رہبر اپنے پیروکاروں کی عذاب سے نجات دلانے کی درخواست پر ان سے وعدہ کریں گے کہ اگر وہ خود نجات پا گئے تو انہیں بھی نجات دلانیں گے۔

قالوا لو هدنا الله لهديكم

15_ قیامت کے دن مستکبر رہبر اپنے پیروکاروں کی مدد کی درخواست کے جواب میں اپنے آپ کو نا توان جانتے ہوئے ان کی مدد کو محال کام پر معلق کر دیں گے۔

فقال الضعفو ... فهل انتم مغنون عنا ... قالوا لو هدنا الله لهديكم

یہ کہ مستکبرین قیامت کے دن اپنے پیروکاروں کی مدد کی درخواست پر کہیں گے کہ اگر خداوند نے ہماری ہدایت کی ہوتی تو ہم بھی تمہاری ہدایت کرتے جبکہ خداوند متعال نے ایسا کام نہیں کیا لہذا وہ انکے تقاضے کے پورا ہونے کو ایک محال کام پر معلق کر دیتے ہیں۔

16_ قیامت کے دن مستکبر رہبر اپنی گمراہی کا اعتراف کر لیں گے۔

لو هدنا الله لهديكم

17_ قیامت کے دن مستکبر رہبر اپنے پیروکاروں کی گمراہی کے ذمہ دار کے عنوان سے پہچانے جانے کے بعد اپنی اور

اپنے پیروکاروں کی گمراہی کو خداوند متعال سے منسوب کر دیں گے۔

فقال الضعفو اللذين استكبروا انا كنا لكم

78

تبعاً ... قالوا لو هدنا الله لهديكم

مذکورہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب ایت میں ہدایت سے مراد وہ ہدایت ہو جو گمراہی کے مقابلہ میں ہے۔ نہ دوسرا احتمال کہ جو عذاب سے نجات پانے کی راہنمائی کے معنی میں ہے۔

18_ قیامت کے دن مستکبرین اپنی گمراہی کو جبری گمراہی اور خداوند متعال کی مشیت کے طور پر ظاہر کریں گے۔

قالوا لو هدنا الله لهديكم

"لو" حرف شرط امتناعی ہے جو قضیہ کے مقدم کو ممتنع بنا دیتا ہے۔ لہذا عبارت کا مفہوم یہ ہو جاتا ہے: اگر خداوند عالم ہماری ہدایت کرتا جبکہ محال ہے کہ وہ ایسا کرے۔

- 19_ مستکبر رہبر حتی قیامت میں بھی اپنی استکباری عادت سے ہاتھ نہیں کھینچیں گے۔
 فقال الضعفو اللذين استكبروا... قالوا لو هدنا الله لهديكم
 مفسرین نے اس آیت میں ہدایت کے بارے میں دو احتمال ذکر کیئے ہیں : ایک گمراہی کے مقابلے میں ہدایت اور دوسری
 عذاب سے نجات کے لئے راہنمائی کے معنی میں ہدایت۔ مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے علاوہ
 ازیں، مستکبرین اپنے پیرو کاروں کی نجات کو خداوند عالم پر چھوڑنے کے بجائے خود ان سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر وہ
 نجات پا گئے تو انہیں بھی نجات دے دیں گے۔
 20_ خداوند متعال کے اخروی عذاب سے نجات خود اس کی طرف سے ہدایت اور امداد پر موقوف ہے۔
 فهل ا نتم مغنون عَنَّا من عذاب الله من شيء قالوا لو هدنا الله لهديكم
 21_ قیامت کے دن مستکبر رہبر جان لیں گے کہ وہ صبر کریں یا نہ کریں، عذاب الہی سے انہیں نجات نہیں ملے گی۔
 قالوا... سواء علينا ا جز عنا م صبرن
 22_ قیامت کے دن مستکبر رہبروں کا اپنے پیرو کاروں پر عذاب کے یقینی ہونے اور کسی قسم کی راہ فرار نہ ہونے کا
 اعلان کرنا۔
 قالوا... سواء علينا ا جز عنا م صبرنا مالنا من محيص
 23_ "خطبة لا ميرالمومنين (ع)... وفيها يقول (ع) :... قال الله عز من قائل: "... فيقول الضعفو اللذين استكبروا انا كنا لكم تبعا
 ... فنتدرون الاستكبار ماهو؟ هو ترك الطاعة لمن ا مروابطاعته والترفع على من ندبوا الى متابعتة... (1) امير المؤمنين (ع) نے
 ایک خطبے کے دوران فرمایا: خداوند عز و جل نے اس قائل کے متعلق فرمایا ہے: "فيقول الضعفو اللذين

(1) نور الثقلين، ج2، ص533 ح26؛ بحار الانوار، ج70، ص186۔

79

استکبروا" کیا تم جانتے ہو استکبار کے کیا معنی ہیں؟ پھر اپ (ع) نے فرمایا: اس کے معنی یہ ہیں کہ جس کی اطاعت کا حکم
 دیا گیا ہے، اس کی اطاعت نہ کرنا۔ اور جس کی پیروی کی تاکید کی گئی ہے اس سے اعلیٰ بن بیٹھنا۔
 24_ "النبي (ص)... في قوله: "سواء علينا ا جز عنا م صبرنا مالنا من محيص" قال: يقول ا هل النار: هلموا، فلنصبر، فيصبرون
 خمسمائة عام فلما را وا ذلك لا ينفعهم قالوا: هلموا فلنجزع... فيكون خمسمائة عام فلما را و ذلك لا ينفعهم قالوا "سواء علينا ا جز عنا
 م صبرنا مالنا من محيص"؛ (1) حضرت رسول خدا (ص) سے خداوند عالم کے اس قول "سواء علينا ا جز عنا" کے بارے
 میں منقول ہے کہ اپ (ص) نے فرمایا: اہل اتش ایک دوسرے سے کہیں گے: ائو صبر کریں، پس وہ پانچ سو سال صبر کریں
 گے لیکن جب دیکھیں گے کہ ان کے اس صبر کا کوئی فائدہ نہیں ہے تو کہیں گے: ائو بے صبری اور بے تابی کریں... پس
 وہ پانچ سو سال گریہ کریں گے۔ اس وقت وہ دیکھیں گے کہ ان کا یہ گریہ بھی کسی کام کا نہیں تو وہ کہیں گے: "سواء علينا
 ا جز عنا م صبرنا مالنا من محيص"

استکبار:

استکبار سے مراد 23

افترا:

خدا پر افترا 17

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی امداد کے اثرات 20؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت 18؛ اللہ تعالیٰ کی ہدایتیں 20

انجام:

برے انجام کے اسباب 10

انسان:

پیروکار انسانوں کا آخرت میں مدد طلب کرنا 5؛ پیروکار انسانوں کا اعتراض 5؛ انسان قیامت میں 1؛ انسان بارگاہ خدا میں

1؛ پیروکار انسان قیامت میں 5؛ انسانوں کا اخروی حشر 1، 3

تقلید :

اندھی تقلید کے اثرات 10، اندھی تقلید 11، 9، 7؛ رہبروں کی تقلید 10، 9، 7؛ گمراہوں کی تقلید 9؛ مستکبرین کی تقلید 10، 7
مستکبرین کی تقلید کے اسباب 11

جبر و اختیار: 18

جہنم :

.....

(1) الدر المنثور، ج 5، ص 17۔

80

جہنم سے نجات کا وعدہ 14

جہنمی لوگ:

جہنمی لوگوں کی بے صبری کا بے فائدہ ہونا 24؛ جہنمی لوگوں کے صبر کا بے فائدہ ہونا 24؛ جہنمی لوگ قیامت میں 13؛ جہنمی لوگوں کا ایک دوسرے کو پہنچانا 13

رہبر:

مستکبر رہبروں کا اخروی استکبار 19؛ مستکبر رہبروں پر اعتراض 5؛ مستکبر رہبروں کے افترا 17؛ مستکبر رہبروں کا اقرار 15، 16؛ مستکبر رہبروں کے صبر کا بے فائدہ ہونا 21؛ مستکبر رہبروں کی زبردستی 18؛ مستکبر رہبروں کی اخروی بے صبری 21؛ مستکبر رہبروں کے عذاب کا یقینی ہونا 21؛ مستکبر رہبر قیامت میں 5، 6، 1، 16، 17، 19، 22؛ مستکبر رہبروں کی صفات 19؛ مستکبر رہبروں کا عجز 15؛ مستکبر رہبروں کی گمراہی 16؛ مستکبر رہبروں کے وعدے 14

عجز:

عجز کے اثرات 11

عذاب:

اہل عذاب 4، 12؛ عذاب سے نجات کی درخواست 8؛ شدید عذاب 12؛ اخروی عذاب سے نجات کے اسباب 20؛ اخروی عذاب کے مراتب 12

قیامت :

قیامت کا یقینی ہونا 3؛ قیامت کے صفات 13

کفار :

پیرو کار کفار کا آخرت میں مدد طلب کرنا 8، 15؛ پیرو کار کفار کا مدد طلب کرنا 14؛ پیرو کار کفار کا اخروی اقرار 7؛ پیرو کار کفار کی تقلید 7؛ پیرو کار کفار کی اخروی تنبیہ 4؛ پیرو کار کفار کے عذاب کا یقینی ہونا 9، 22؛ کفار کا اخروی حشر 2؛ پیرو کار کفار کے عذر کا رد ہونا 9؛ پیرو کار کفار کا اخروی عذاب 12؛ پیرو کار کفار کا عذاب 4؛ پیرو کار کفار کا برا انجام 10؛ پیرو کار کفار قیامت میں 6، 7، 8، 12؛ پیرو کار کفار اور مستکبر رہبر 6؛ کفار قیامت میں 2؛ کفار بارگاہ خدا میں 2؛ پیرو کار کفار کی گمراہی کا ذمہ دار 17؛ پیرو کار کفار کا مستکبر رہبروں سے لفظی نزاع 6؛ پیرو کار کفار کے برے انجام کا سرچشمہ 7

مدد طلب کرنا:

آخرت میں مستکبر رہبروں سے مدد طلب کرنا 5، 8، 14، 15

مستکبرین:

مستکبرین کی گمراہی کا ذمہ دار 18، مستکبرین قیامت میں 18

81

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعَدَ الْحَقُّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ

لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (٢٢)

اور شیطان تمام امور کا فیصلہ ہوجانے کے بعد کہے گا کہ اللہ نے تم سے بالکل برحق وعدہ کیا تھا اور مینے بھی ایک وعدہ کیا تھا پھر میں نے اپنے وعدہ کی مخالفت کی او رمیرا تمہارے اوپر کوئی زور بھی نہیں تھا سوائے اس کے کہ میں نے تمہیں دعوت دی اور تم نے اسے قبول کر لیا تو اب تم میری ملامت نہ کرو بلکہ اپنے نفس کی ملامت کرو کہ نہ میں تمہاری فریاد رسی کرسکتا ہوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو مینتو پہلے ہی سے اس بات سے بیزار ہوں کہ تم نے مجھے اس کا شریک بنا دیا اور بیشک ظالمین کے لئے بہت بڑا دردناک عذاب ہے۔

1_ قیامت کے دن مستکبر رہبر اپنے پیروکاروں کے ساتھ لفظی نزاع کرنے کے بعد شیطان سے لڑیں گے۔
فقال الضعفاء للذين استكبروا ... قالوا ...

82

و قال الشيطان لما قضى الامر

مستکبر رہبروں کی اپنے پیروکاروں کے ساتھ گفتگو کے بعد شیطان کا تذکرہ اور قیامت کے دن اہل جہنم سے اس کی گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیطان کے ساتھ مستکبرین اور انکے پیروکاروں کا جھگڑا جاری رہے گا۔

2_ مستکبر رہبر اور انکے پیروکار آخر کار قیامت کے دن شیطان کو ہی اپنی گمراہی کا اصلی سبب قرار دینگے۔
فقال الضعفاء للذين استكبروا ... قالوا ... وقال الشيطان لما قضى الامر ان الله وعدكم وعد الحق

مستکبرین اور انکے پیروکاروں کا تذکرہ کرنے کے بعد قیامت کے دن گمراہوں سے شیطان کی گفتگو کا ذکر شاید اس لئے کیا گیا ہو کہ وہ اپنی گمراہی کو شیطان سے منسوب کرتے ہیں اور شیطان ان کا جواب دے رہا ہے۔

3_ اہل جہنم کے اعمال کا حساب و کتاب ہو جانے کے بعد شیطان انکی سرزنش کرتے ہوئے انکی گمراہی کو خود انکی سوچ اور عمل کا نتیجہ قرار دے گا۔

و قال الشيطان لما قضى الامر ان الله وعدكم وعد الحق و وعدكم

"قضى الامر" کے لئے مفسرین نے جو احتمالات ذکر کیے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب اہل قیامت کا حساب و کتاب ہو جائے گا تو شیطان اہل جہنم سے مخاطب ہو کر اس طرح کی گفتگو کرے گا۔

4_ قیامت کے دن شیطان کا خداوند متعال کے وعدوں کی حقانیت اور اپنے وعدوں کے جھوٹے ہونے کا اعتراف کرنا۔
و قال الشيطان ... ان الله وعدكم وعد الحق و وعدكم فا خلفكم

5_ قیامت کے دن خداوند کے وعدے کی حقانیت اس کے یقیناً وقوع پذیر ہونے اور شیطان کے وعدے کا جھوٹا ہونا اس کے عدم وقوع پذیر ہونے کے ذریعے آشکار ہو جائے گی۔

وبرزوا لله جميعاً فقال الضعفاء ... وقال الشيطان ... ان الله وعدكم وعد الحق و وعدكم فا خلفكم

6_ قیامت، حقائق کے ظاہر و آشکار ہونے کا دن ہے۔

وبرزوا لله جميعاً ... سواء علينا ا جزعنا ام صبرنا ... ان الله وعدكم وعد الحق و وعدكم فا خلفكم

7_ قیامت کے دن شیطان اپنے گمراہ پیروکاروں پر واضح کر دے گا کہ وہ ان پر کسی قسم کا تسلط نہیں رکھتا تھا بلکہ وہ اس کی دعوت کا مثبت جواب دیتے تھے۔

و قال الشيطان ... وما كان لي عليكم من سلطان الا ان دعوتكم فاستجبتم لي

8_ شیطان کے پیروکار اس سے کسی قسم کی دلیل و برہان دیکھے بغیر بلا تامل اس کی دعوت کو قبول کر لیتے

83

ہیں۔

وما كان لي عليكم من سلطان الا ان دعوتكم فاستجبتم لي

"سلطان" کا اطلاق حجت و برہان پر کیا گیا ہے اور اس سے مراد طرف مقابل پر مسلط ہونے کے لئے دلیل و برہان سے استفادہ کرنا ہے

9_ شیطان کی دعوت اور وسوسے، انسان سے اسکا اختیار سلب نہیں کر لیتے اور وہ اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہوگا۔

وما كان لي عليكم من سلطان الا ان دعوتكم فاستجبتم لي فلا تلوموني ولوموا نفسكم
 10_ انسانوں کو گمراہ کرنے اور ورغلانے کے لئے شیطان کی کوشش فقط دعوت اور وسوسوں تک ہی محدود رہتی ہے نہ تسلط و اجبار تک۔
 وما كان لي عليكم من سلطان الا ان دعوتكم فاستجبتم لي
 "سلطان"، "سلط" سے اسم مصدر ہے جس کا معنی تسلط اور غلبہ ہے
 11_ مستکبر رہبر اور انکے پیروکار شیطان کی دعوت قبول کرنے والوں میں سے ہیں۔
 فقال الضعفاء للذين استكبروا انا كنا لكم تبعاً... وقال الشيطان لما قضي الامر ان الله وعدكم وعد الحق و وعدتكم فاخلفكم وما كان لي عليكم من سلطان الا ان دعوتكم فاستجبتم
 مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ قیامت کے دن مستکبرین اور انکے پیروکاروں کا ذکر کرنے کے بعد اس آیت کے قرینے کے مطابق شیطان کے مخاطب، مستکبرین اور انکے پیرو کار ہوں۔
 12_ قیامت کے دن شیطان اپنے پیروکاروں پر واضح کر دے گا کہ وہ بغیر کسی دلیل کے اس کی اطاعت کرنے پر اس کی سرزنش کرنے کی بجائے اپنی مذمت کریں۔
 وقال الشيطان... فلا تلوموني ولوموا نفسكم
 13_ قیامت کے دن شیطان کے پیرو کار، اس کی سرزنش کریں گے۔
 فلا تلوموني ولوموا نفسكم
 14_ شیطان کی پیروی کے نتیجے میں اخروی ملامت و پشیمانی۔
 دعوتكم فاستجبتم لي فلا تلوموني ولوموا نفسكم
 15_ قیامت کے دن ایک دوسرے کی مدد اور فریاد رسی کرنے کے سلسلے میں شیطان کا اپنی اور اپنے پیرو کاروں کی ناتوانی کا اعتراف کرنا۔
 وقال الشيطان... ما انا بمصرخكم وما انتم بمصرخي
 "صرخ" کا معنی فریاد اور "اصرخ" کا معنی فریاد سننا ہے بنا بریں "مصرخ" سے مراد "فریاد رسی کرنے والا اور نجات دینے والا" ہے۔

84

16_ شیطان اور اس کے پیرو کار آخرت میں عذاب الہی میں مبتلا ہو جا ئیں گے۔
 ما انا بمصرخكم وما انتم بمصرخي
 17_ قیامت کے دن شیطان اپنے پیروکاروں پر واضح کر دے گا کہ وہ دنیا میں ان کے "خدا کے ساتھ اسے شریک بنائے" کے عقیدے کو قبول نہیں کرتا تھا۔
 وقال الشيطان... اني كفرت بما اشرکتون من قبل
 یہ مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب آیت مجیدہ میں "ما" مصدری ہو اور "اشرکتکم" کو تاویل مصدر میں لے جائے اور اس کی ضمیر منفصل مفعول محذوف ہو۔ بنا بریں عبارت کا معنی یہ ہو جائے گا: میں تمہاری جانب سے خدا کے ساتھ اپنے شریک قرار دینے جانے کو قبول نہیں کرتا تھا اور اس بات کا منکر تھا۔
 18_ قیامت کے دن شیطان اس بات کا اظہار کرے گا کہ وہ اپنے پیرو کاروں کے شرک سے پہلے ہی خداوند متعال کا منکر ہو گیا تھا۔*
 اني كفرت بما اشرکتون من قبل
 مذکورہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ "بما اشرکتون" میں "ما" موصولہ اور "من" کے معنی میں ہو اور اس کی ضمیر صلب بھی محذوف ہو۔ نیز "من قبل"، "کفرت" کے متعلق ہو۔ لہذا عبارت کا معنی یہ ہو گا اس سے پہلے کہ تم مجھے خداوند متعال کا شریک بنائو میں (عہد ادم کے دوران ہی) اس کا منکر ہو گیا تھا۔
 19_ شیطان کی پیروی ایک طرح کا شرک ہے۔
 وقال الشيطان... دعوتكم فاستجبتم لي... بما اشرکتون
 مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب شیطان کے اس دعویٰ کے قرینے سے کہ اس کے پیروکاروں نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا ہے، شرک سے مراد اطاعت میں شرک ہو نہ الوہیت میں شرک۔

20_ شیطان کے پیرو کار اسے اطاعت میں خدا وند متعال کا شریک بناتے ہیں اور اس کی طرف سے کیے گئے وسوسوں پیروی کرتے ہیں _

الَا ان دعوتکم فاستجبتم لی ... انی کفرت بما ا شرکتمون من قبل

21_ ظالم لوگ یقیناً ایک دردناک اور سخت عذاب میں گرفتار ہو نگے۔
ان الظلمین لهم عذاب الیم

22_ قیامت کے دن شیطان اپنے پیروکاروں کو انتہائی درد ناک عذاب کی خبر دے گا _
ما انا بمصرخکم ... انی کفرت بما ا شرکتمون من قبل ان الظلمین لهم عذاب الیم

" ان الظلمین لهم عذاب الیم" وحدت سیاق کے قرینے سے ہو سکتا ہے شیطان کے کلام کا دوام ہو _
23_ ظلم و ستم کا نتیجہ ، درد ناک عذاب ہے _

85

ان الظلمین لهم عذاب الیم

24_ شیطان کی اطاعت ، ایک ظالمانہ کام ہے _

بما ا شرکتمون من قبل ان الظلمین لهم عذاب الیم

25_ قیامت کے دن حق کا اعتراف ، عذاب سے نجات کا موجب نہیں بن سکتا _

انی کفرت بما ا شرکتمون من قبل ان الظلمین لهم عذاب الیم

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب " ان الظلمین لهم عذاب الیم" خداوند عالم کا کلام ہو یعنی یہ کہ خدا وند متعال مستکبرین اور ان کے پیروکاروں کے نزاع اور پھر ان کی شیطان کے ساتھ جھڑپ اور شیطان کے قیامت میں اپنی خطا کے اعتراف کرنے کا ماجرا بیان کرتا ہے اور اس کے بعد فرماتا ہے: "ظالمین کے لئے دردناک عذاب ہے" اس سے مذکورہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے۔

26_ "عن ا بی عبد الله (ع): ... والوجه الخامس من الکفر: کفر البرائة ... وقال: یذکر ابلیس وتبرئته من ا ولیائہ من الانس یوم القیامة": انی کفرت بما ا شرکتمون من قبل" ... (1) امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ اب (ع) نے فرمایا: کفر کی پانچویں قسم

برائت یعنی بیزاری کا اظہار کرنا ہے _ اور خداوند متعال قیامت کے دن ابلیس اور اس کا اپنے پیروکاروں سے اظہار

بیزاری کا ماجرا بیان کرتا ہے (اور شیطان کا کلام نقل کرتے ہوئے) فرماتا ہے: " انی کفرت بما ا شرکتمون من قبل ... " _
27: "قال رسول الله (ص): اذا جمع الله الالین والاخرین وقضى بینهم وفرغ من القضاء ... الکافرون ... یا تون ابلیس فقولون:

... قم انت فاشفع لنا فانک انت ا ضللتنا فقوم ابلیس ... ویقول عند ذلك: "ان الله وعدکم وعدالحق و وعدتکم فاخلفتکم

... " (2) حضرت رسول خدا (ص) سے منقول ہے کہ اب (ص) نے فرمایا: جب خدا وند متعال اولین اور آخرین انسانوں کو اکٹھا کر لے گا اور ان کے بارے میں حکم کرے گا اور اس حکم سے فارغ ہو جائے گا تو کفار ابلیس کے پاس آئیں گے اور اسے کہیں گے: ... تو اٹھ کر ہماری شفاعت کر کیونکہ تو ہی نے ہمیں گمراہ کیا ہے _ پس ابلیس کھڑا ہو جائے گا اور اس وقت کہے گا: "ان الله وعدکم وعدالحق و وعدتکم فاخلفتکم ... " _

ابلیس :

ابلیس قیامت میں 27; ابلیس کا اظہار برائت 26; ابلیس کی وعدہ خلافی 27; ابلیس کا کفر 26

.....

(1) کافی ، ج 2، ص 390 ، ح 1، نور الثقلین ، ج 2، ص 534، ح 51

(2) الدر المنثور ، ج 5، ص 18 _

86

اقرار:

حق کا اقرار 25; خدا کے وعدوں کی حقانیت کا اقرار 4; بے فائدہ اقرار 25

الله تعالی :

اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا حتمی ہونا 5؛ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی حقانیت 5
انسان :

انسان کا اختیار 9؛ انسان کی ذمہ داری 9

پشیمانی :

پشیمانی کے اسباب 14

جبر و اختیار 9؛ 10

جہنمی لوگ:

جہنمی لوگوں کی سرزنش 3؛ جہنمی لوگوں کی گمراہی کے اسباب 3

روایت: 26، 27

رہبر :

مستکبر رہبروں کی پیروی 11؛ مستکبر رہبر قیامت میں 1، 2؛ مستکبر رہبروں کی گمراہی کے اسباب 2؛ متکبر رہبروں اور

شیطان میں نزاع 1

سرزنش:

سرزنش کے اسباب 14

شرك:

شرك سے اظہار بیزاری 17؛ شرك کے موارد 19

شیطان:

کی پیروی کے اثرات 14؛ شیطان کی دعوت کے اثرات 9؛ شیطان کی دعوت قبول کرنا 7، 8، 11؛ شیطان کا ادعا 7؛ شیطان کا
گمراہ کرنا 2؛ شیطان کا اخروی اقرار 4؛ شیطان کا اقرار 15؛ شیطان کے وعدوں کا لغو ہونا 4، 5؛ شیطان کے پیرو کار 11؛
شیطان کی پیروی 19، 20؛ شیطان کا اظہار برائت 17؛ شیطان کی اخروی سرزنشیں 3؛ شیطان کے پیروکاروں کی سرزنشیں
13؛ شیطان کی اخروی سرزنش 12، 13؛ شیطان کے پیروکاروں سرزنش 12؛ شیطان کے پیروکاروں کا شرك 17، 18،
20؛ شیطان قیامت میں 12، 13، 15، 17، 18، 22؛ شیطان کے پیروکاروں کی صفات 8؛ شیطان کی پیروی کا ظلم
24؛ شیطان کے پیروکاروں کی ناتوانی 15؛ شیطان کی ناتوانی 15؛ شیطان کے پیروکاروں کا عذاب اخروی 16؛ شیطان کا
اخروی عذاب 16؛ شیطان کے پیروکاروں کا عذاب 22؛ شیطان کا کفر 18؛ شیطان کے پیروکاروں کی گمراہی 7؛ شیطان کے
اضلال کا دائرہ 10؛ شیطان کے تسلط کی نفی 7، 9، 10؛ شیطان کا کردار 2، 9

ظالمین :

ظالمین کا عذاب 21

ظلم:

ظلم کے اثرات 23؛ ظلم کی سزا 23؛ ظلم کے موارد 24

87

عذاب:

اہل عذاب 16، 21؛ دردناک عذاب 21، 22، 23؛ اخروی عذاب سے نجات کے اسباب 25؛ عذاب کے مراتب 21، 22، 23

عمل:

عمل کے اثرات 3

قیامت:

قیامت میں اقرار 25؛ قیامت میں امداد 15؛ قیامت میں پشیمانی 14؛ قیامت میں حساب و

کتاب 3؛ قیامت میں سرزنش 14؛ قیامت کی صفات 6؛ قیامت میں حقائق کا ظہور 5، 6

کفار:

پیر و کار کفار کی پیروی 11؛ پیر و کار کفار کی گمراہی کے اسباب 2؛ پیر و کار کفار قیامت میں 1، 2؛ کفار اور ابلیس

27؛ پیر و کار کفار اور شیطان کا نزاع 1

کفر:

کفر کی اقسام 26، خداوند سے کفر 18

مشرکین: 20

وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ (٢٣)
اور صاحبان ایمان و عمل صالح کو ان جنتوں میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ہمیشہ حکم خدا سے وہیں رہیں گے اور ان کی ملاقات کا تحفہ سلام ہوگا۔

- 1_ عمل صالح انجام دینے والے مؤمنین یقیناً بہشت میں داخل ہو نگے اور اس میں دائمی زندگی گذاریں گے۔
وا دخل الذين ء امنوا وعملوا الصلحت جنت ...خلدين فيه
- 2_ عمل صالح کے ساتھ ایمان، فائدہ مند ہے۔
وا دخل الذين ء امنوا وعملوا الصلحت جنت تجري
- 3_ بہشت مؤمنین کا ٹھکانہ اور درختوں سے گھری ہوئی

88

ہے۔

- جنت تجری من تحتہالا نہر
"جنت" اس جگہ کو کہتے ہیں کہ جو درختوں سے گھری ہوئی ہو گویا زمین کو درخت ڈھانپ لیں "جنت" کو جمع لانا بھی اس مطلب کی تائید کرتا ہے
- 4_ بہشت متعدد باغات کا ایک مجموعہ ہے۔ *
- جنت تجری من تحتہالا نہر
"جنت" کو جمع لانا ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو۔
- 5_ بہشت میں ہمیشہ بہت سی نہریں بہتی رہتی ہیں۔
تجری من تحتہالا نہر
 - 6_ بہشت میں نیک مؤمنین کا داخل ہونا اور اس میں ہمیشہ رہنا، خداوند متعال کے اذن سے ہے۔
وا دخل الذين ء امنوا وعملوا الصلحت جنت ...باذن ربهم
 - 7_ نیک عمل کے حامل مؤمنین اپنے پروردگار کی عنایت سے بہرہ مند رہتے ہیں اور ان کا بہشت میں داخل ہونا اور وہاں ہمیشہ رہنا، خداوند کی ربوبیت کا نتیجہ ہے۔
ا دخل الذين ء امنوا ...جنت ...خلدين فيها باذن ربهم
 - ضمیر "ہم" کی طرف "رب" کا اضافہ ہونا کہ جس کا مرجع "الذين امنوا" ہے۔ مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہے۔
 - 8_ بہشت میں بہشتیوں کا لفظ "سلام" کے ذریعے ایک دوسرے کو سلام و تحیت کہنا۔
تحیتہم فیہا سلم
 - 9_ نیک عمل کے حامل مؤمنین پر بہشت میں درود و سلام بھیجا جاتا ہے۔
تحیتہم فیہا سلم
 - مذکورہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "تحیت" کا "ہم" کی طرف اضافہ، مفعول کی طرف مصدر کا اضافہ ہو۔
اس احتمال کے مطابق عبارت کا معنی یہ ہو جائے گا: بہشت میں انہیں "تحیت کہنا سلام کے ساتھ ہے۔
 - 10_ اہل بہشت، بہشت میں ایک دوسرے کے ساتھ اچھے اور محبت آمیز تعلقات رکھیں گے۔
تحیتہم فیہا سلم
 - یہ جو خداوند متعال نے فرمایا ہے کہ "بہشت میں مؤمنین کا تحیت سلام کہنا یا ایک دوسرے کے لئے سلامتی کی درخواست کرنا ہے" اس سے ان کے درمیان اچھے تعلقات کی عکاسی ہوتی ہے۔
 - 11_ بہترین درود اور تحیت "سلام" ہے۔
تحیتہم فیہا سلم

درود اور تحیت کے لئے استعمال ہونے والے الفاظ میں سے لفظ "سلام" کا انتخاب، ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو۔

89

12_ نیک عمل کرنے والے مؤمنین کے لئے اچھی عاقبت اور شیطان کے پیرو کاروں کے لئے برے انجام کا بیان کرنا، انسانوں میں عاقبت اندیشی کی تحریک پیدا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔
وبرزوا لله جميعاً فقال الضعفاء للذين استكبروا... فهل انتم مغنون عتاً من عذاب الله... ان الظالمين لهم عذاب اليم وا دخل الذين ء امنوا وعملوا الصلحت جنت تجرى من تحتها الانهار خلدن فيه

الله تعالى :

الله تعالى کی ربوبیت کے اثرات 7؛ الله تعالى کے اذن کی اہمیت 6

الله تعالى کی عنایت:

الله تعالى کی عنایت جن کے شامل حال ہے 7

ایمان :

ایمان کی اہمیت 2؛ ایمان اور عمل صالح 2

بہشت:

بہشتی باغات کا متعدد ہونا 4؛ بہشت میں ہمیشہ رہنے والے 1، 7؛ بہشت کے درخت 3؛ بہشت میں ہمیشہ رہنے کی

شرائط 6؛ بہشت کی صفات 3، 4، 5؛ بہشت میں ہمیشہ رہنے کے اسباب 7؛ بہشت کے موجبات 6؛ بہشتی نہریں 5

بہشتی لوگ: 1، 3

بہشتی لوگوں کی تحیت 8؛ بہشتی لوگوں کے تعلقات 10؛ بہشتی لوگوں کا طرز عمل 10؛ بہشتی لوگوں پر سلام 9؛ بہشتی

لوگوں کا سلام 8؛ بہشتی لوگوں کی محبت 10

تحریک:

تحریک پیدا کرنے کے اسباب 12

تحیت :

بہترین تحیت 11

سلام :

سلام کی اہمیت 11

شیطان :

شیطان کے پیروکاروں کا برا انجام 12

عاقبت اندیشی :

عاقبت اندیشی کی اہمیت 12

نیک عمل :

نیک عمل کی اہمیت 2

مؤمنین :

مؤمنین بہشت میں 3؛ مؤمنین کا حسن انجام 12؛ نیک مؤمنین بہشت میں 1، 6، 9؛ نیک مؤمنین کے فضائل 7

تفسیر راہنما جلد 9

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (٢٤)
 کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح کلمہ طیبہ 2_ کی مثال شجرہ طیبہ سے بیان کی ہے جس کی اصل ثابت ہے اور اس کی شاخ آسمان تک پہنچی ہوئی ہے۔

- 1_ خداوند متعال کا لوگوں کو حصول حقائق کے لئے اپنی پیش کردہ مثالوں کے مطالعے اور ان میں غور و فکر کرنے کی دعوت دینا۔
 اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا
- 2_ پیغمبر اکرم (ص) دینی معارف کو سمجھنے میں سب سے آگے اور اس سلسلے میں نمونہ عمل کی حیثیت رکھتے تھے۔
 اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ
- "اَلَمْ تَرَ" استفہام تقریری ہے یعنی "تم دیکھ رہے ہو" یہاں خداوند نے عام لوگوں کے بجائے پیغمبر اکرم (ص) کو خطاب کیا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ جب پیغمبر، (ص) خداوند متعال کی پیش کردہ مثالوں میں غور و فکر کرتے ہیں تو لوگوں کو چاہیے وہ انحضرت (ص) کو اپنے لئے نمونہ عمل بنائیں۔
- 3_ "کلمہ طیبہ" ایسا پاک درخت ہے کہ جس کی جڑیں محکم اور شاخیں اور پتے فضا کی بلندی کو چھو رہے ہوں۔
 کَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ
- 4_ حق پر مبنی اعتقادات، محکم اور گہری جڑوں والے درخت کی مانند ہوتے ہیں۔
 کَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ
- "شجرہ طیبہ" کے بارے میں اب تک مفسرین نے جو معانی صحابہ اور تابعین سے نقل کیے ہیں ان میں ایک عقیدہ توحید اور کلمہ "لا الہ الا اللہ" ہے کہ جو عقیدہ حق ہے۔
- 5_ قرآن کریم کی تعلیمی روشوں میں سے ایک، تعلیمات

- کو قابل فہم بنا نے اور عینی شکل دینے کے لئے انہیں محسوسات سے تشبیہ دینا ہے۔
 ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ
- 6_ "جابر الجعفی قال: سالت ابا جعفر محمد بن علی الباقر (ع) عن قول الله عز وجل: "كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء... قال: اما الشجرة فرسول الله (ص) وفرعها علي (ع) وغصن الشجرة فاطمة بنت رسول الله (ص) وثمرها اولادها (ع) وورقها شيعتنا..."; (1) جابر جعفی کہتے ہیں: میں نے خداوند متعال کے قول "كشجرة طيبة" کے بارے میں امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا تو آپ (ع) نے فرمایا: درخت سے مراد تو رسول خدا (ص) ہیں اور اس کی اصلی شاخ علی (ع) ہیں اور اس کی فرعی شاخ فاطمہ (ع) بنت رسول (ص) ہیں اور اس کے پھل ان کی اولاد (حسن (ع) و حسین (ع)) ہیں اور اسکے پتے ہمارے شیعہ ہیں۔
 - 7_ "عمر بن حریث قال: سالت ابا عبد الله (ع) عن قول الله: "كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء" قال: فقال: رسول الله (ص) اصلها و امير المؤمنين (ع) فرعها و الا نمة من ذريتهما اغصانها و علم الا نمة ثمرتها وشيعتهم المؤمنون ورقها..."; (1) عمرو بن حریث کہتے ہیں: میں نے امام صادق (ع) سے خدا کے کلام "كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء" کے بارے میں پوچھا تو آپ (ع) نے فرمایا: رسول خدا (ص) اس درخت کی جڑ ہیں، امیر المؤمنین (ع) اس کا تنہا ہیں، ان دونوں کی نسل سے آنے والے ائمہ (ع) اس کی شاخیں ہیں، ائمہ (ع) کا علم اس درخت کا پھل اور ان کے مؤمن شیعہ اس درخت کے پتے ہیں۔
 - 8_ "عن ابي جعفر و ابي عبد الله عليهما السلام في قول الله: "ضرب الله مثلاً كلمة طيبة كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء" قال: يعني النبي (ص) والا نمة من بعده هم الاصل الثابت والفرع الولاية لمن دخل فيها: (2) امام باقر اور امام صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ انہوں نے "ضرب الله مثلاً كلمة طيبة كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء" کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد رسول خدا (ص) اور ان کے بعد آنے والے ائمہ (ع) اس درخت کی محکم جڑیں ہیں اور اس کی

شاخیں ولایت ہے اس شخص کے لئے کہ جو (اسے قبول کر کے) اس کی ولایت میں آجائے۔

.....

- (1) معانی الاخبار، ص 400، ح 61؛ نور الثقلین، ج 2، ص 536، ح 58۔
 (2) 'کافی'، ج 1، ص 428، ح 80؛ نور الثقلین، ج 2، ص 535، ح 53۔
 (3) تفسیر عیاشی، ج 2، ص 224، ح 10؛ بحار الانوار، ج 24، ص 141، ح 8۔

92

9_ "عن النبی (ص) فی قوله تعالى: "كلمة طيبة كشجرة طيبة ... " : ان هذه الشجرة الطيبة هي النخلة؛ (1) رسول خدا (ص) سے کلام خدا : "کلمة طيبة كشجرة طيبة ... " کے بارے میں منقول ہے کہ یقیناً پاکیزہ درخت سے مراد، کھجور کا درخت ہے۔

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کا ادراک 2؛ انحضرت (ص) کو نمونہ عمل بنانا 2؛ انحضرت (ص) کا پیش قدم ہونا 2؛ انحضرت (ص) کے فضائل 2؛ انحضرت (ص) : کا مقام و مرتبہ 6، 7

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی دعوتیں 1

امیر المؤمنین (ع) :

امیر المؤمنین (ع) کا مقام و مرتبہ 6، 7

ائمہ (ع) :

ائمہ (ع) کا مقام و مرتبہ 6، 7

تعلیم:

تعلیم کی روش 5

دین :

فہم دین کی اہمیت 2

روایت: 6، 7، 8، 9

شجرہ طیبہ :

شجرہ طیبہ سے مراد 6، 7، 8، 9

شیعہ:

شیعوں کا مقام و مرتبہ 6، 7

عقیدہ :

عقیدہ حق کا محکم ہونا 4

فاطمہ (ع) :

فاطمہ (ع) کا مقام و مرتبہ

قرآن کریم:

قرآن کریم کی تشبیہات 5؛ قرآن کریم کی تعلیمات کا طریقہ 5؛ قرآن کریم کی مثالوں کا فہم 1؛ قرآن کریم کی مثالیں 3، 4

قرآنی تشبیہات:

معقول کی محسوس سے تشبیہ 5

قرآنی مثالیں:

قرآن میں شجرہ طیبہ کی تمثیل 3؛ قرآن میں جڑوں والے درخت کی تمثیل 4؛ قرآن مینعقیدہ حق کی مثال 4؛ قرآن مینکلمہ

طیبہ کی مثال 3

نخل: 9

ولایت:

ولایت کی اہمیت 8

ہوشیاری:

ہوشیاری کی دعوت 1

.....

(1) مجمع البیان، ج 6، ص 480؛ نور الثقلین، ج 2، ص 536، ح 59۔

93

تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (۲۵)
یہ شجرہ ہر زمانہ میں حکم پروردگار سے پھل دیتا رہتا ہے اور خدا لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے کہ شاید اسی طرح ہوش میں آجائیں۔

1_ کلمہ طیبہ ایسا پاک درخت ہے کہ جس کی جڑ مضبوط اور تننا بلند اور یہ درخت پھل دیتے وقت پورا پورا پھل دیتا ہے۔
مثلاً کلمہ طیبہ کسجڑہ طیبہ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء۔ تو تی ا کلا کلا حین
احتمال ہے کہ "تو تی ا کلا کلا حین" مشبہ بہ کا دوام ہو اور موضوع کی مناسبت سے اس سے مراد وہ وقت ہے کہ جب درخت پھل دیتا ہے۔

2_ حق پر مبنی اعتقادات اذن پروردگار سے دائمی طور پر ثمر بخش ہوتے ہیں اور کسی خاص زمانے میں محدود نہیں ہوتے۔

مثلاً کلمہ طیبہ... تو تی ا کلا کلا حین باذن ربہ
احتمال ہے کہ "تو تی ا کلا کلا حین" مشبہ بہ کا دوام ہو اور جو موضوع کی مناسبت سے ہمیشہ ثمر بخش ہوتا ہوتا ہے اور کسی وقت سے مخصوص نہیں۔

3_ حق پر مبنی اعتقادات بہت زیادہ ثمر بخش ہوتے ہیں اور وہ سب کے سب مفید ہیں۔
مثلاً کلمہ طیبہ... تو تی ا کلا کلا حین

"فواکہ" اور "ثمرات" کے بجائے، مشبہ (کلمہ طیبہ) کی توصیف کے لئے، مضاف "اکل" (کھانے کی چیزوں) کو جمع لانا کہ جو عموم کا فائدہ دیتا ہے، ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے کی جانب اشارہ ہو۔

4_ حق پر مبنی اعتقادات کا ثمر بخش ہونا، ربوبیت خداوند کا نتیجہ ہے۔
تو تی ا کلا کلا حین باذن ربہ

94

5_ طبیعی اسباب کا عمل کرنا، خداوند متعال کے اذن اور فرمان سے تعلق رکھتا ہے۔
تو تی ا کلا کلا حین باذن ربہ

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "تو تی ا کلا کلا حین" مشبہ بہ کا دوام ہو۔

6_ خداوند متعال لوگوں کے لئے جتنی بھی مثالیں دیتا ہے وہ سب انہیں متنبہ کرنے اور انکی یاد دہانی کے لئے ہیں۔
ویضرب اللہ الامثال للناس لیتذکروا

7_ مثالوں سے استفادہ، قرآن کریم کے ہدایت اور تبلیغ کرنے کے طریقوں میں سے ہے۔
ویضرب اللہ الامثال للناس لیتذکروا

8_ دینی تعلیمات میں تمام لوگوں کا متنبہ ہونا خاص اہمیت رکھتا ہے۔

ویضرب اللہ الامثال للناس لیتذکروا

کلمہ "الناس" اسم جنس اور تمام انسانوں پر دلالت کر رہا ہے۔

9_ ہدایت حاصل کرنا فقط وسائل ہدایت سے ہی مربوط نہیں بلکہ خود انسان بھی اس میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔
ویضرب اللہ الامثال للناس لیتذکروا

بلا شك و شبہ مثالیں ذکر کرنے کا مقصد انسانوں کی ہدایت اور انہیں پندونصیحت کرنا ہے لیکن یہاں "العل" اس لئے ذکر کیا گیا ہے چونکہ اس عمل میں طمع اور ترجی (امید) کے معانی پنہاں ہیں _ ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے میں اسی جانب اشارہ ہو۔
 10_ "محمد بن یزید قال: سالت ابا عبد الله (ع) عن قول الله : ... "تو تی اكلها كل حين باذن ربها"؟ قال: یعنی ما يخرج الى الناس من علم لئلا ما في كل حين يسأل عنه؛ (1) محمد بن یزید کہتے ہیں: میں نے امام صادق (ع) سے کلام خدا "تو تی اكلها كل حين باذن ربها" کے بارے میں پوچھا تو آپ (ع) نے فرمایا: جب ائمہ (ع) سے سوال کیا جائے تو اس وقت جتنا علم امام (ع) سے ظاہر ہو (یہاں ہی علم مراد ہے)۔

11_ ان علیاً صلوات علیہ قال: ... والحين ستة اشهر، لا ن الله عزوجل يقول: "تو تی اكلها كل حين باذن ربها"؛ (2)
 امام علی (ع) نے فرمایا: "حين" سے مراد چھ ماہ ہیں چونکہ خداوند عزوجل فرماتا ہے: "تو تی اكلها كل حين باذن ربها"

(1) تفسیر عیاشی، ج2، ص224، ح11؛ بحار الانوار، ج24، ص140، ح6۔
 (1) کافی، ج4، ص142، ح5؛ نور الثقلین، ج2، ص536، ح57۔

95

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اثرات 4؛ اللہ تعالیٰ کے اذن کی اہمیت 2، 5؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر کی اہمیت 5
 انسان :

انسانوں کی ہدایت 9

ائمہ (ع) :

ائمہ (ع) سے سوال 10؛ ائمہ (ع) کا علم 10

حین :

حین سے مراد 11

دین :

دین کی اہمیت 8

روایت: 10، 11

شجرہ طیہ:

شجرہ طیہ کے ثمر بخش ہونا 1؛ شجرہ طیہ کا ثمر بخش ہونے کی مدت 11

عقیدہ:

حق پر مبنی عقیدے کے فوائد 2، 3؛ حق پر مبنی عقیدے کے فوائد کا سرچشمہ 4

طبیعی اسباب:

طبیعی اسباب کا عمل 5

قرآن کریم:

قرآن کریم کے ہدایت کرنے کا طریقہ 7؛ قرآن کریم کی مثالوں کے فوائد 6؛ قرآن کریم کی مثالیں 1، 7؛ قرآن کریم کا ہدایت کرنا 7

قرآنی مثالیں :

قرآن میں شجرہ طیہ سے تمثیل 1؛ قرآن میں کلمہ طیہ کی مثال 1

لوگ:

لوگوں کو متنبہ کرنے کی اہمیت 8

ہدایت:

ہدایت کا طریقہ 7؛ ہدایت کی شرائط 9؛ ہدایت کے اسباب 9

یاد دہانی:

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ (۲۶)
اور کلمہ خبیثہ کی مثال اس شجرہ خبیثہ کی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے اور اس کی کوئی بنیاد نہ ہو۔

- 1_ کلمہ خبیثہ ،ایسے پلید درخت کی مانند ہے کہ جس کی جڑیں زمین سے اکھاڑ چکی ہیں اور اسے قرار وثبات حاصل نہیں۔
وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ
"جث" لغت میں اکھاڑنے اور جڑ سے جدا ہونے کے معنی میں ہے۔
- 2_ ناحق اور باطل اعتقادات ،ناپائیدار اور جڑوں سے خالی ہو تے ہیں۔
وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ
"کلمہ خبیثہ " ،"کلمہ طیبہ " کے مقابلے میں بولا جاتا ہے اور مفسرین کے قول اور مشبہ بہ میں انے والے قرینے کے مطابق اس سے مراد شرك اور باطل عقائد ہیں۔
- 3_ حق پر مبنی عقیدہ دلنشین اور انسانی طبیعت کے مطابق ہوتا ہے جبکہ باطل عقیدہ قابل نفرت ہوتا ہے۔
مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ ... وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ
لغت میں "طیب" اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو انسان کی طبیعت اور میلان کے مطابق ہو اور "خبیث" اس چیز کو کہا جاتا ہے کہ جو کراہت اور نفرت کا باعث ہو مذکورہ معانی کو دیکھتے ہوئے مندرجہ بالا مطلب اس احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جس کے مطابق "کلمہ طیبہ " عقیدہ حق اور "کلمہ خبیث" عقیدہ باطل ہے۔
- 4_ قرآن کریم کی تعلیمی روشوں میں سے ایک ، تعلیمات کو قابل فہم بنا نے اور عینی شکل دینے کے لئے انہیں محسوسات سے تشبیہ دینا ہے۔
مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ

- فوق الا رض مالها من قرار
- 5_ حق و باطل کے درمیان موازنہ ،حق کی تشخیص اور انسانی زندگی کا راستہ معین کرنے کی ایک قابل عمل راہنمائی ہے۔
مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ... وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ
بلا شك و شبہ قرآن میں تشبیہات کے مقاصد میں سے ایک مندرجہ بالا ایت مجیدہ میں بیان کیئے گئے موارد کے علاوہ ان معارف کی دقیق تبیین کرنا ہے کہ جنکا سمجھنا مشکل ہے اور اس قسم کی وضاحت کا فلسفہ بھی یقیناً انسان کے لئے ایک واضح راستے کا تعین کرنا ہے۔
- 6_ باطل اور نا حق عقائد ثمر بخش نہیں ہو تے۔
مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ
گذشتہ ایت مجیدہ کے قرینہ مقابل سے کہ جس میں شجرہ طیبہ کوہر وقت ثمر بخش کہا گیا ہے ،جبکہ شجرہ خبیثہ کو جڑوں سے خالی اور ناپائیدار کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔
- 7_ "عن رسول الله (ص) فی قوله تعالى : "و مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ ... " قال: هي الحنظلة؛ (1) حضرت رسول اکرم (ص) سے خداوند کے کلام : "وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ ... " کے بارے میں منقول ہے کہ (شجرہ خبیثہ) سے مراد حنظلہ (اندرائن کا درخت) ہے۔

باطل:

تشخیص باطل کا طریقہ 5

حق:

تشخیص حق کا طریقہ 5؛ حق و باطل کا موازنہ 5

رجحانات:

عقیدہ حق کی طرف رجحان 3

روایت: 7

شجرہ خبیثہ:

شجرہ خبیثہ سے مراد 7

عقیدہ:

باطل عقیدے کا بے ثمر ہونا 6؛ باطل عقیدے سے تنفر 3؛ باطل عقیدے کی ناپائیداری 2

قرآن کریم:

قرآن کریم کی تشبیہات 4؛ قرآن کریم کی تعلیمات کی روش 4؛ قرآن کریم کی مثالیں (1)

قرآنی تشبیہات :

.....

(1) الدر المنثور، ج 5، ص 22؛ تفسیر طبری، ج 8، ص 212۔

98

معقول کی محسوس سے تشبیہ 4

قرآنی مثالیں :

قرآن مجید میں شجرہ خبیثہ سے تمثیل 1؛ قرآن مجید کلمہ خبیثہ کی مثال 1

ہدایت:

ہدایت کا طریقہ 5

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ (۲۷)
اللہ صاحبان ایمان کو قول ثابت کے ذریعہ دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالمین کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور وہ جو بھی چاہتا ہے انجام دیتا ہے۔

1_ خداوند متعال مؤمنین کو قول محکم اور ناقابل تردید برہان کے ساتھ ثابت قدم اور مطمئن رکھتا ہے۔

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "بالقول" میں "با"، "یثبت" کے متعلق ہو اور سببیت کا معنی دے۔

2_ ایمان، انسان کی زندگی میں قلبی اطمینان، نفس کے استحکام، ثابت قدمی اور ہر قسم کے تزلزل و اضطراب اور پریشانی

کے ہر طرف ہونے کا موجب بنتا ہے۔

الَّذِينَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

3_ خداوند متعال ان لوگوں کو دنیا و آخرت میں ثابت قدم اور ناقابل شکست بنا دیتا ہے جو (قرآن) کے محکم اور ابدی کلام پر

ایمان لاتے ہیں۔

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "بالقول" کی "با"، "امنا" سے متعلق ہو یعنی جو لوگ محکم قول پر کہ

جو گذشتہ آیت کے قرینے سے "کلمہ طیبہ" ہی ہے، ایمان لاتے ہیں

99

- وہی خداوند متعال کی جانب سے تائید شدہ ہیں۔
- 4_ ایمان پر ثابت قدم رہنا اور دنیا و آخرت میں اس کا ثمر بخش ہونا، خداوند متعال کی خاص عنایت اور تائید پر موقوف ہے۔
یُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
- 5_ مؤمنین کا ایمان اور عقیدہ، محکم قول اور ناقابل تردید و ابدی اصول پر استوار ہے۔
يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
- مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "بالقول" کی "با"، "امنا" سے متعلق ہو۔
- 6_ مؤمنین، خداوند متعال کی عنایت کے بغیر لغزش کے خطرے سے دوچار رہتے ہیں۔
يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
- خداوند متعال کا یہ فرمانا کہ ہم مؤمنین کو محکم قول کے ذریعے ثابت قدم رکھتے ہیں اور اس ثبات (ثابت قدم رکھنے) کی نسبت اپنی طرف دی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤمنین ثبات قدم کے محتاج ہیں اور خدا کی عنایت و توجہ کے بغیر وہ (ہمیشہ) لغزش و تزلزل کے خطرے سے دوچار رہیں گے۔
- 7_ خداوند متعال، ظالموں کو گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔
وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ
- 8_ گمراہی میں اضافہ، ظلم و ستم اختیار کرنے کا نتیجہ اور سزا ہے۔
وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ
- 9_ کفر ظلم ہے اور کفار ظالم ہیں۔
يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا... وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ
- "الظالمین" کو "الذین آمنوا" کے سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار ہی ظالمین ہیں۔
- 10_ ظلم و ستم کرنے والے دنیوی و اخروی زندگی میں قلبی اطمینان اور ثبات سے محروم اور محکم قول اور پائیدار اصول سے عاری ہوتے ہیں۔
يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ
- ایت مجیدہ کے صدر اور ذیل کے موازنے اور مؤمنین کو ظالمین کے مقابلے میں رکھنے سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔
- 11_ خداوند متعال کی مشیت کا انجام پانا یقینی ہے۔
وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ
- 12_ خداوند متعال کی مشیت، اس کے فعل سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتی۔

100

يفعل الله مايشاء

- 13_ خداوند متعال کا بطور مطلق ہر چیز اور ہر کام کی انجام دہی پر قادر ہونا۔
يفعل الله مايشاء
- 14_ خداوند متعال کی جانب سے مؤمنین کو ثابت قدم بنانا اور ظالمین کی گمراہی میں اضافہ کرنا، اس کی مشیت پر موقوف ہے۔
يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا... وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ
- 15_ "قال الصادق (ع): ان الشيطان ليا تى الرجل من اولياننا عند موته عن يمينه وعن شماله ليضلَّه عما هو عليه فيا بى الله عزوجل له ذلك وذلك قول الله تعالى: "يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ"; (1) امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ ا پ (ع) نے فرمایا: "یقیناً شیطان ہمارے دوستوں کو گمراہ کرنے کے لئے انکی موت کے وقت، دائیں بائیں سے انکے نزدیک آتا ہے پس خداوند عزوجل اسے گمراہ کرنے سے روکتا ہے اور یہی خدا کا قول ہے کہ "يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ..."
- 16_ "قال امير المؤمنين (ع) صلوات الله عليه: ان ابن ادم... فاذا دخل قبره اتاه ملكا القبر... فيقولان: من ربك وما دينك ومن نبيك؟ فيقول: الله ربى ودينى الاسلام ونبىي محمد (ص) فيقولان له: ثبَّتَكَ اللهُ فيما تحب وترضى وهو قول الله عزوجل: "يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ"... (2) امير المؤمنين (ع) سے منقول ہے کہ ا پ (ع) نے فرمایا: بہ تحقیق

جب بھی انسان کو قبر میں اتارتے ہیں تو اس کے پاس دو فرشتے اترتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں : تیرا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور پس وہ جواب میں کہتا ہے: "خداوند" میرا پروردگار ہے اور "اسلام" میرا دین ہے اور حضرت محمد (ص) میرے پیغمبر ہیں۔ پس اس سے کہا جاتا ہے: خداوند متعال نے تجھے اس چیز میں ثابت قدم اور محکم کیا ہے جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہے اور یہی خداوند عالم کا فرمان ہے کہ جس میں اس نے فرمایا: "يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ..."۔

17_ "عن أبي عبد الله (ع) قال: ان المؤمن اذا اخرج من بيته شيعة الملائكة الى قبره... وان كان كافراً خرجت الملائكة تشيعة الى قبره تلعنونه... ثم يدخل عليه ملكا القبر... فيقولان له: من ربك؟ فيتلجلج ويقول: قد سمعت الناس

101

يقولان فيقولان له: لادريت ويقولان له: مادينك؟ فيتلجلج فيقولان له: لادريت ويقولان له: من نبيك؟ فيقول: قد سمعت الناس يقولان فيقولان له لا دريت ويسال عن امام زمانه... وهو قول الله عز وجل: "... ويضلل الله الظالمين ويفعل الله ما يشاء" (3) امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ اب (ع) نے فرمایا: جب مؤمن کے جنازے کو اس کے گھر سے باہر لے جاتے ہیں تو ملائکہ اس کی قبر تک اسکی تشیيع کرتے ہیں... اور اگر وہ کافر ہو تو فرشتے قبر اس کی تشييع کرتے ہیں اور اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اس کے بعد قبر کے دو فرشتے اس کے پاس اترتے ہیں پھر وہ اس سے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ جواب دینے میں متردد ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: میں نے سنا ہے لوگ اس طرح کہتے ہیں۔ پس اس سے کہا جاتا ہے: کیا تو نے نہیجانا؟ پھر اس سے کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ پھر وہ متردد ہو جاتا ہے لہذا وہ اس سے کہتے ہیں: کیا تو نے نہیں جانا؟ پھر اس سے پوچھتے ہیں: تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میں نے سنا ہے کہ لوگ اس طرح کہتے ہیں۔ پس اسے کہا جاتا ہے: کیا تو نے نہیں جانا؟ اور پھر وہ اس سے اس کے امام زمانہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں... اور یہ ہے قول خداوند عز وجل کہ: "... يضلّ الله الظالمين ويفعل الله ما يشاء"۔

18_ "عن أبي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال: ... ان الله تبارك وتعالى يضلّ الظالمين يوم القيامة عن دار كرامته ... كما قال عز وجل: "ويضلّ الله الظالمين ويفعل الله ما يشاء" ... (4) امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ اب (ع) نے فرمایا: یقیناً خداوند تبارک وتعالی ظالمین کو قیامت کے دن اپنے دار کرامت سے گمراہ کریگا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے: "... يضلّ الله الظالمين"۔

اضطراب :

اضطراب برطرف ہونے کے اسباب 2

اطمینان:

اطمینان کے اسباب 2

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے کلام کے اثرات 1: اللہ تعالیٰ کے لطف کے اثرات 6: اللہ تعالیٰ کا گمراہ کرنا 7، 14، 18: اللہ تعالیٰ کے افعال 1، 3، 12: اللہ تعالیٰ کے لطف کی اہمیت 4: اللہ تعالیٰ کی مشیت کا حتمی ہونا 11؛ اللہ تعالیٰ کے گمراہ کرنے سے مراد 17: اللہ تعالیٰ کی مشیت سے مراد 17: اللہ تعالیٰ کی مشیت 12؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت کا کردار 14: اللہ تعالیٰ کی قدرت کا وسیع ہونا 13: اللہ تعالیٰ کی ہدایات 15

ایمان:

102

ایمان کے اثرات 2: ایمان میں ثابت قدمی 4؛ ایمان کی تاثیر کی شرائط 4

پریشانی :

پریشانی برطرف ہونے کے اسباب 2

ثابت قدم لوگ: 3

ثابت قدمی:

ثابت قدمی کے اسباب 2

روایت: 15، 16، 17، 18

شیطان :

شیطان کے گمراہ کرنے کا طریقہ 15

ظالمین :

ظالمین کا اضطراب 10؛ ظالمین کا تزلزل 10؛ ظالمین کی اخروی زندگی 10؛ ظالمین کی دنیوی زندگی 10 ؛ ظالمین قیامت میں 18؛ ظالمین کی اخروی گمراہی 18؛ ظالمین کی گمراہی 7؛ ظالمین کی محرومیت 10 ؛ ظالمین کی گمراہی کا سرچشمہ

14

ظلم :

ظلم کے اثرات 8؛ ظلم کی سزا 8؛ ظلم کے موارد 9

قرآن کریم :

مؤمنین کا قرآن کریم پر ثابت قدم رہنا 3

کفار :

کفار کا ظلم 9؛ کفار موت کے وقت 17

کفر :

کفر کا ظلم 9

گمراہی :

گمراہی میں اضافے کے اسباب 8

لعنت :

لعنت جن کے شامل حال ہے 17

ملائکہ :

ملائکہ قبر کا سوال 16، 17

مؤمنین :

مؤمنین کی ثابت قدمی 5، 15، 16 ؛ مؤمنین کی ثابت قدمی کے اسباب 1؛ مؤمنین کے فضائل 17؛ مؤمنین کی ثابت قدمی کا سر

چشمہ 14؛ مؤمنین اور لغزش 6؛ مؤمنین موت کے وقت 17؛ مؤمنین کے ایمان کی خصوصیات 5؛ مؤمنین کے عقیدے کی

خصوصیات 5

تفسیر راہنما جلد 9

103

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْنَّوَارِ (۲۸)

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفران نعمت سے تبدیل کر دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کی منزل تک پہنچا دیا _

1_ خداوند متعال لوگوں کو اپنی نعمتوں کے مقابلے میں ناشکری کرنے والوں کی بری عاقبت کے بارے میں غورو فکر کی

دعوت دیتا ہے _

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا

2_ الہی نعمتوں کی بے قدری اور ناشکری کرنے والوں کا برا انجام غور و فکر اور سبق و نصیحت حاصل کرنے کے قابل ہے۔

الم تر الى الذين بدلوا نعمت الله كفرًا وَا حَلُّوا قومهم دارالبوار

3_ خداوند متعال، لوگوں کو کفر کے ناشکرے سرداروں کی عاقبت بد میں غور و فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

الم تر الى الذين ... ا حَلُّوا قومهم دارالبوار

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے پر مبنی ہے کہ لوگوں کو ہلاکت کی طرف لے جانا اور بری عاقبت سے دوچار کرنا (ا حَلُّوا قومهم دارالبوار) کفر کے سرداروں اور معاشرے کے راہنماؤں کا کام ہے نہ عام لوگوں کا۔

4_ کفر کے ناشکرے سرداروں اور رہبروں کی عاقبت بد، غورو فکر اور درس عبرت حاصل کرنے کے قابل ہے۔

الم تر الى الذين ... ا حَلُّوا قومهم دارالبوار

5_ انسانی معاشروں اور اقوام کی ہلاکت اور انحطاط میں بد کردار رہبروں اور راہنماؤں کا مرکزی اور کلیدی کردار ادا کرنا۔

الم تر الى الذين ... ا حَلُّوا قومهم دارالبوار

6_ ورغلانے والے بد کردار رہبر اور راہنما، سرزنش اور سزا کے مستحق ہیں۔

الم تر الى الذين ... ا حَلُّوا قومهم دارالبوار

یہ کہ خداوند متعال نے ناشکری اور کافر اقوام و ملل

104

کی عاقبت بد کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے راہنماؤں کے بارے میں بحث کی ہے (ا حَلُّوا قومهم ...) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا جرم دوسرے لوگوں سے زیادہ تھلہذا وہ زیادہ مذمت اور سزا کے مستحق ہیں۔

7_ نعمتوں کی ناشکری، ہلاکت اور بری عاقبت کا موجب بنتی ہے۔

الم تر الى الذين ... ا حَلُّوا قومهم دارالبوار

8_ مکہ میں موجود کفر و شرک کے سردار اور رہبر ناشکرے تھے اور وہی لوگوں کے انحطاط اور بد بختی کا اصلی سبب بھی تھے۔

الم تر الى الذين بدلوا نعمت الله كفرًا وَا حَلُّوا قومهم دارالبوار

چونکہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی ہے لہذا اس سے ہم یہ اخذ کر سکتے ہیں کہ آیت مجیدہ کا مطلوبہ مصداق "الذين بدلوا ... وَا حَلُّوا قومهم" ابو جہل و ابو لہب جیسے کفر و شرک کے سردار ہیں۔

9_ "عبدالرحمان بن کثیر قال: سالت ابا عبد الله (ع) عن قول الله عزوجل: "الم تر الى الذين بدلوا نعمت الله كفرًا" ... قال: عني بها قريشاً قاطبة الذين عادوا رسول الله (ص) ونصبوا له الحرب و جحدوا وصية وصيه (1) عبد الرحمن بن كثير کہتے ہیں: میں نے امام صادق (ع) سے خداوند عزوجل کے اس کلام "الم تر الى الذين بدلوا نعمت الله كفرًا" کے بارے میں پوچھا تو آپ (ع) نے فرمایا: آیت میں قریش کے تمام افراد شامل ہیں، جنہوں نے رسول خدا (ص) کے ساتھ دشمنی کی ہے اور آپ (ص) کے مقابلے میں جنگ کھڑی کی ہے اور آپ (ص) کے وصی کی وصایت کا انکار کیا ہے۔

10_ "قال امير المؤمنين (ع) : ما بال اقوام غيروا سنة رسول الله (ص) و عدلوا عن وصيه؟ لا يتخوفون ان ينزل بهم العذاب، ثم تلا هذه الآية: "الم تر الى الذين بدلوا نعمت الله كفرًا وَا حَلُّوا قومهم دارالبوار ... " ثم قال: نحن النعمة التي ا نعم الله بها على عباده ... (2) حضرت امیر المؤمنین (ع) نے فرمایا: سنت رسول (ص) کو تبدیل کرنے والوں اور آپ (ص) کے جانشین سے منہ پھیرنے والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے اوپر عذاب کے نازل ہونے سے نہیں ڈرتے؟ اس کے بعد امام (ع) نے اس آیت مجیدہ کی تلاوت کی: "الم تر الى الذين بدلوا ... " پھر فرمایا: "ہم ہیں وہ نعمت کہ جو خدا نے اپنے بندوں کو عطا کی ہے ..."

.....

(1) کافی، ج1، ص217، ح4؛ نور الثقلین، ج2، ص543، ح80

(2) کافی، ج1، ص217، ح1؛ نور الثقلین، ج2، ص542، ح79

105

11_ "قال هارون لا بى الحسن موسى(ع) نحن كفار؟ قال لا ولكن كما قال الله : "لم تر الى الذين بدلوا نعمت الله كفراً وا حلّوا قومهم دارالبوار ... " (1) ہارون نے امام موسیٰ کاظم (ع) سے کہا : (کیا) ہم کافر ہیں؟ امام (ع) نے فرمایا: نہیں بلکہ تم اس طرح ہو جس طرح خداوند متعال نے فرمایا ہے: "لم تر الى الذين بدلوا نعمت الله كفراً ..."

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کے دشمن 9

اسلام:

صدر اسلام کی تاریخ 8

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی دعوتیں 1، 3؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں 10

انجام:

برے انجام کے اسباب 7

تفکر:

کفر کے رہبروں کے انجام میں تفکر 3؛ کفران نعمت کرنے والوں کے انجام میں تفکر 1، 3

روایت: 9، 10، 11

رہبر:

بد کردار رہبروں کی سرزنش 6؛ کفر کے رہبروں کے انجام سے عبرت 4؛ کفر کے رہبروں کا انجام 8؛ شرک کے رہبروں کا

کفران 8؛ بدکردار رہبروں کی سزا 6؛ شرک کے رہبروں کا کردار 8؛ برے رہبروں کا کردار 5؛ کفر کے رہبروں کا کردار 8؛

کفر کے رہبروں کا کفران 8

شقاوت:

شقاوت کے اسباب 8

عبرت:

عبرت کے عوامل 2، 4

قریش:

قریش کی دشمنی 9

کفار: 11

کفران :

کفران نعمت کے اثرات 7؛ کفران نعمت 11

کفران نعمت کرنے والے لوگ: 8

کفران نعمت کرنے والے لوگوں کے انجام سے عبرت 2، 4؛ کفران نعمت کرنے والے لوگوں کا برا انجام 2

معاشرہ:

.....

(1) تفسیر عیاشی، ج 2، ص 230، ح 26؛ نور الثقلین، ج 2، ص 544، ح 87۔

106

اجتماعی خطرات کی شناخت 5، 8؛ معاشروں کے زوال کے اسباب 5، 8؛ معاشروں کے منقرض ہونے کے اسباب 5

مشرکین مکہ :

مشرکین مکہ کے رہبروں کا کردار 8

نعمت :

ائمہ (ع) جیسی نعمت 10

ہلاکت:

ہلاکت کے اسباب 7

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَيُسَّ الْقَرَارُ (۲۹)

وہ جہنم جس میں یہ سب واصل ہوں گے اور وہ بدترین قرار گاہ ہے۔

1_ جہنم ناشکرے رہبروں اور ورغلانے والے بدکار راہنمائوں کا ٹھکانا ہے۔

ا لم تر الى الذين ... ا حلوا قومهم دارالبوار_ جہنم يصلونہ

2_ جہنم ، ہلاکت و نابودی کا گھر ہے۔

دارالبوار_ جہنم يصلونہ

"بوار" کا معنی ہلاکت ہے۔

3_ کفر و شرک کے سردار ہی اپنی قوم کو دوزخی بنانے کا اصلی سبب ہیں۔

ا حلوا قومهم دارالبوار_ جہنم يصلونہ

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "جہنم يصلونہا"، "دارالبوار" کا بدل ہو۔

4_ دوزخ ایک گہرا کنواں ہے۔

جہنم يصلونہ

"جہنم"، "جہنم" کا معنی گہرا کنواں ہے (مفردات راغب)

5_ جہنم ، انتہائی برا اور منحوس ٹھکانا ہے۔

جہنم يصلونہا و يسس القرار

جہنم :

جہنم کامنحوس ہونا 5; جہنم کی صفات 4; جہنم کے موجبات 3; جہنم میں ہلاکت 2

جہنمی لوگ: 1

رہبر:

ورغلانے والے رہبر جہنم میں 1; برے رہبر جہنم میں 1; ناشکرے رہبر جہنم میں 1; شرک کے رہبروں کا کردار و نقش 3; کفر

کے رہبروں کا کردار و نقش 3

107

وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا لِّيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ (۳۰)

اور ان لوگوں نے اللہ کے لئے مثل قرار دئے تا کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو بہکا سکیں تو آپ کہہ دیجئے کہ تھوڑے دن اور

مزے کرلو پھرتو تمہارا انجام جہنم ہی ہے۔

1_ خداوند متعال کے ساتھ شرک ، اس کی نعمتوں کا کفران اور ناشکری ہے۔

ا لم تر الى الذين بدلوا نعمت الله كفرًا ... وجعلوا لله اندادًا

جملہ "وجعلوا لله اندادًا" جملہ "بدلوا نعمت الله ... پر عطف ہے اور یہ جملہ نعمت الہی کے تبدیل ہونے کی کیفیت کے لئے

بیان اور تفسیر بن سکتا ہے۔

2_ کفر و شرک کے سرداروں کا خداوند عالم اور توحید کے راستے سے لوگوں کو بھٹکانے کے لئے خدا کا شریک اور شبیہ

بنا کر پیش کرنا۔

ا حلوا قومهم دارالبوار ... وجعلوا لله اندادًا لئيضلوا عن سبيله

اس آیت مجیدہ اور پہلے والی آیات کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کفر و شرک کے سرداروں کے بارے میں ہے۔ کیونکہ

لوگوں کو برے انجام

اور ٹھکانے میں مبتلا کرنا "ا حلوا قومهم دارالبوار" نیز خدا کے لئے شریک بنانا اور لوگوں کو راہ خدا سے گمراہ کرنا

"وجعلوا لله ا ندأًاليضلّوا عن سبيله" كفر و شرك کے سرداروں اور رہبروں ہی کا کام ہے۔
 3_ شرك ايک ایسا من گھڑت مذہب ہے کہ جو خداوند یکتا اور توحید پر عقیدے کے بعد وجود میں آیا ہے۔
 وجعلوا لله ا ندأًاليضلّوا عن سبيله
 "جعلوا لله ا ندأًا" یعنی "خدا کے ساتھ شريك بنانے" کی تعبیر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ خداوند متعال کے وجود کے قائل تھے لیکن بعد میں انہوں نے اس کے ساتھ شريك بنانے شروع کر دیئے۔
 4_ شرك اور بت پرستی کا مذہب ایجاد کرنے والے خداوند متعال کی توحید اور بت پرستی کے باطل

108

ہونے سے آگاہ تھے۔
 وجعلوا لله ا ندأًاليضلّوا عن سبيله قل تمّتّعوا فان مصيركم الى النار
 "جعلوا لله ا ندأًا" یعنی "خدا کے ساتھ شريك بنانے" کی تعبیر سے اور یہ کہ یہ کام مذہب شرك کے سرداروں اور بنائے والوں سے تعلق رکھتا ہے۔ لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ عمداً اور جان بوجھ کر یہ کام کرتے تھے۔
 5_ شرك اور بت پرستی کے مذہب کو ایجاد کرنے والوں کا اصلی محرك مادی منافع اور مقام و حکومت حاصل کرنا تھا۔
 وا حلّوا قومهم... وجعلوا لله ا ندأًاليضلّوا عن سبيله قل تمّتّعوا
 جملہ " فان مصيركم الى النار" سے پہلے جملہ "قل تمّتّعوا" (کہہ دو فائدہ اٹھا لو) کا لانا ہو سکتا ہے اس بات کی طرف کنایہ ہو کہ اگر چہ تم دنیاوی کامیابی اور فائدے کے پیچھے لگے ہو لیکن تمہارا راستہ اور انجام دوزخ پر ہی ختم ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ حکومت و مقام تک پہنچنے کا موضوع جملہ "وا حلّوا قومهم..." سے اخذ ہوتا ہے۔
 6_ شرك اور بت پرستی کا مذہب ایجاد کرنے والے حکومت و ریاست اور مال و دولت سے بہرہ مند تھے۔
 وا حلّوا قومهم... وجعلوا لله ا ندأًاليضلّوا عن سبيله قل تمّتّعوا
 7_ دنیا پرست اور مال و دولت کے مالک افراد اپنے مادی مقاصد تک پہنچنے کے لئے بطور ہتھیار دین میں انحراف پیدا کرنے کا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔
 وا حلّوا قومهم... وجعلوا لله ا ندأًا... قل تمّتّعوا
 8_ خدا اور توحید کے راستے سے لوگوں کو گمراہ کرنے اور مذہب شرك کی ترویج کرنے والوں کی کوشش کا آخری انجام دوزخ ہے۔
 وجعلوا لله ا ندأًاليضلّوا عن سبيله... فان مصيركم الى النار

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شريك بنانا 2

جہنمی لوگ: 8

دولت مند لوگ:

دولت مندوں کا گمراہ کرنا 7

دنیا پرست لوگ:

دنیا پرستوں کا گمراہ کرنا 7

دین:

دین میں انحراف 7

رہبر:

شرك کے رہبروں کا محرك 5; شرك کے رہبروں

109

کا دولت مند ہونا 6; شرك کے رہبروں کی دنیا پرستی 5; شرك کے رہبروں کے گمراہ کرنے کی روش 2; كفر کے رہبروں کے گمراہ کرنے کی روش 2; شرك کے رہبر اور بت پرستی کا بطلان 4; شرك اور توحید کے رہبر 4; شرك کے رہبروں کی جاہ پرستی 6

شرك:

شرك کے اثرات 1; شرك کا لغو ہونا 3; شرك کی پیدائش 3; شرك کی تاریخ 3; شرك کی ترویج کا انجام 8; شرك کے مروجین

جہنم میں 8

ظالمین :

ظالمین کا گمراہ کرنا 7

عقیدہ :

عقیدے کی تاریخ 3

کفران نعمت:

کفران نعمت کے موارد 1

گمراہ کرنے والے:

گمراہ کرنے والے جہنم میں 8

گمراہی :

گمراہی کا ہتھیار 7

لوگ:

لوگوں کو گمراہ کرنے کا انجام 8

قُلْ لِّلْعِبَادِي الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بِنِعْمِ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ (۳۱)
اور آپ میرے ایماندار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازیں قائم کریں اور ہمارے رزق میں سے خفیہ اور علانیہ ہماری راہ میں
انفاق کریں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جب نہ تجارت کام آئے گی اور نہ دوستی۔

1_ پیغمبر اکرم (ص) اقامہ نماز اور مؤمنین پر انفاق کے بارے میں حکم الہی پہنچانے پر مامور تھے۔

قل لعبادی الذین امنوا یقیموا الصلوۃ وینفقو

110

2_ خداوند متعال کے خاص لطف و عنایت سے بہرہ مند سچے بندے اور مؤمنین اس کی بارگاہ میں خاص مقام و منزلت

رکھتے ہیں۔

قل لعبادی

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "عبادی" میں اضافہ، تشریفہ ہو۔

3_ مکہ میں نماز اور انفاق کا حکم ہجرت پیغمبر (ص) سے پہلے نازل ہوا تھا۔

قل لعبادی الذین امنوا یقیموا الصلوۃ وینفقو

مندرجہ بالا مطلب سورئہ ابراہیم کے مکی ہونے کی وجہ سے اخذ کیا گیا ہے۔

4_ تمام الہی فرائض اور شرعی ذمہ داریوں میں سے نماز قائم کرنے اور انفاق (راہ خدا میں خرچ) کرنے کو خاص اہمیت

حاصل ہے۔

قل لعبادی الذین امنوا یقیموا الصلوۃ وینفقو

حقیقی بندوں کی صفت ایمان کو بیان کرنے کے بعد اقامہ نماز اور انفاق کا تذکرہ اور تمام فرائض میں سے فقط ان دو فرائض

کو انتخاب کرنے سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

5_ جلوت و خلوت میں نماز قائم کرنا اور راہ خدا میں خرچ کرنا خداوند متعال کے سچے بندوں کی نشانیوں اور خصوصیات

میں سے ہے۔

قل لعبادی الذین امنوا یقیموا الصلوۃ وینفقوا سرًّا و علانیۃ

6_ راہ خدا میں خرچ کرنا خواہ پنہان ہو یا اشکار، پسندیدہ اور قابل قدر ہے۔

قل لعبادی... وینفقوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا و علانیۃ

یہ کہ خداوند متعال نے پنہان اور اشکار دونوں قسم کے انفاق کی بابم مدح کی ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

7_ مال و دولت اور ثروت کو خدائی سرچشمہ جانتے ہوئے توجہ کرنے سے انسان کو انفاق اور راہ خدا میں خرچ کرنے کی تشویق ہوتی ہے۔

قل لعبادی... وینفقوا ممّا رزقنہم

یہ کہ خداوند متعال نے انسان کے مال و دولت اور وسائل کی نسبت اپنی طرف دی ہے اور اسے خداداد ، رزق کہا ہے تو اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ کی جاسکتا ہے۔

8_ پنهانی طور پر انفاق کرنا ، اشکار انفاق کرنے سے کہیں زیادہ پسندیدہ اور قدر و منزلت کا حامل ہے۔*
وینفقوا ممّا رزقنہم سرّاً و علانیة

مذکورہ بالا ایت مجیدہ میں اشکار انفاق پر مخفی انفاق کا مقدم ہونا ممکن اس حقیقت کو بیان کر رہا ہو کہ مخفی انفاق چونکہ دکھاوے اور نفاق سے خالی ہوتا ہے لہذا زیادہ پسندیدہ اور قدر و منزلت کا حامل ہے۔

111

9_ انسان کے تمام مادی اور معنوی وسائل ، خدائی رزق و روزی شمار ہوتے ہیں اور اسی کی جانب سے ہیں۔
یففقوا ممّا رزقنہم

جملہ " ما رزقنہم " عام ہے اور انسان کے تمام وسائل کو شامل ہے خواہ وہ مال و دولت جیسے مادی وسائل ہوں یا علم و غیر جیسے معنوی وسائل۔

10_ انسان قرب و منزلت الہی کے جس مرحلے پر بھی پہنچ جائے اسے عبادت (نماز وغیرہ) اور خدمت خلق (انفاق) کی ضرورت ہوتی ہے۔

قل لعبادی الذین ء امنوا یقیموا الصلوۃ وینفقوا ممّا رزقنہم

"یائے " متکلم کی طرف "عباد" کا اضافہ ، تشریفیہ ہے اور بارگاہ خداوندی میں بندوں کے قرب اور منزلت کو بیان کر رہا ہے۔ بنا بریں ان کو خداوند کی جانب سے نماز قائم کرنے اور انفاق کرنے کے فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بندہ قرب الہی کے مقام تک پہنچ جانے کے باوجود ان دو فرائض ، (نماز اور انفاق) کو انجام دینے کا محتاج ہے۔
11_ فقط وہی وسائل اور مال و دولت ، رزق و روزی خدا شمار ہوتا ہے اور انفاق کے قابل ہے کہ جو فرمان الہی کے مطابق حاصل کیا گیا ہو۔

یففقوا ممّا رزقنہم

جملہ " ممّا رزقنہم " انفاق کے لئے قید کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی اس مال سے انفاق کرو کہ جوہم نے چاہا ہے اور تمہیں عطا کیا ہے نہ کسی اور مال سے۔

12_ انسان کے نیک اعمال (نماز و انفاق وغیرہ) خداوند متعال کے ساتھ لین دین اور دوستی کی حیثیت رکھتے ہیں۔
یقیموا الصلوۃ وینفقوا ... من قبل ان یتا تی یوم لایبیع فیہ ولاخل

13_ خداوند متعال ، اپنے خالص بندوں اور مؤمنین کو موت اچانے سے پہلے اپنے اموال سے انفاق کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

قل لعبادی الذین ء امنوا ... وینفقوا ... من قبل ان یتا تی یوم لایبیع فیہ ولاخل

14_ موت کے آنے سے پہلے دنیوی وسائل اور فرصتوں سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔
یقیموا الصلوۃ وینفقوا ... من قبل ان یتا تی یوم لایبیع فیہ ولاخل

15_ فقط دنیا کی زندگی ہی عمل کا میدان اور اخروی سعادت حاصل کرنے کا مقام ہے۔
یقیموا الصلوۃ وینفقوا ... من قبل ان یتا تی یوم لایبیع فیہ ولاخل

16_ عالم آخرت ، کسی قسم کی کوشش ، معاملے اور دوستانہ رابطے کی جگہ نہیں اور وہ انسان کے لئے کار آمد نہ ہوگی۔
یقیموا الصلوۃ وینفقوا ... من قبل ان یتا تی یوم لایبیع فیہ ولاخل

112

17_ "عن ابی عبد اللہ (ع) قال: ... ولكن الله عزوجل فرض فی اموال الا غنیاء حقوقاً غیر الزکاة ... و قد قال الله عزوجل: "ینفقوا ممّا رزقنہم سرّاً و علانیة " ... (1) امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ اب (ع) نے فرمایا: ... لیکن خداوند عزوجل نے دولت مندوں کے اموال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق واجب کیئے ہیں : ... اور خداوند متعال نے فرمایا ہے: "ینفقوا ممّا

رزقنہم سرًا و علانیة ..."

اخرت :

اخرت میں دوستی 16؛ اخرت میں تعلقات توڑنا 16 ; اخرت میں معاملہ 16؛ اخرت کی خصوصیات 16

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کی رسالت 1

احکام: 17

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی دعوتیں 13؛ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوستی 12؛ اللہ تعالیٰ کی رزاقیت 9؛ اللہ تعالیٰ کی روزی 11؛ اللہ تعالیٰ کی خاص

عنايت 2؛ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ 12

اللہ تعالیٰ کا لطف:

اللہ تعالیٰ کا لطف جن کے شامل حال ہے 2

اللہ تعالیٰ کے بندے:

اللہ تعالیٰ کے بندوں کا تقرب 2؛ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو دعوت 13؛ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی نشانیاں 5

انسان:

انسانوں کی خدمت 10؛ انسان کی معنوی ضروریات 10

انفاق:

اشکارا نفاق کی قدر و منزلت 6، 8؛ مخفی انفاق کی قدر و منزلت 6، 8؛ حلال سے انفاق 11؛ موت سے پہلے انفاق 13؛ واجب ا

نفاق 17؛ انفاق کی اہمیت 1، 4، 12؛ اشکار انفاق کی اہمیت 5؛ پنہان انفاق کی اہمیت 5؛ تشریع انفاق کی تاریخ 3؛ مکہ میں انفاق کی

تشریع 3؛ انفاق کی دعوت 13؛ انفاق کا پیش خیمہ 7؛ انفاق کی شرائط 11

تحریک:

تحریک کرنے کے عوامل 7

ذکر:

سر چشمہ ثروت کو ذکر کرنے کے اثرات 7

روایت: 17

(1) کافی، ج 3، ص 498، ح 8؛ تفسیر برہان، ج 2، ص 31، ح 1۔

113

روزی:

روزی کا سر چشمہ 9

سعادت:

دنوی سعادت کا پیش خیمہ 15

شرعی فریضہ:

اہم ترین شرعی فریضہ 4

ضروریات:

انفاق کی ضرورت 10؛ عبادت کی ضرورت 10؛ نماز کی ضرورت 10

عمل:

پسندیدہ عمل کی اہمیت 12؛ پسندیدہ عمل 6؛ عمل کی فرصت 15

فرصت:

فرصت سے استفادے کی اہمیت 14

فقرا:

فقرا کے حقوق 17

مادی وسائل:

مادی وسائل سے استفادہ 14؛ مادی وسائل کا سرچشمہ 9

مالك:

حقیقی مالك 7

معنوی وسائل:

معنوی وسائل کا سرچشمہ 9

مؤمنین :

مؤمنین کا تقرب 2؛ مؤمنین کو دعوت 13؛ مؤمنین کا مقام و مرتبہ 2؛ مؤمنین کی نشانیاں 5

مقربین 2:

مقربین کی ضروریات 10

نماز:

نماز قائم کرنے کی اہمیت 1، 4، 5؛ نماز کی اہمیت 12؛ نماز کی تشریح کی تاریخ 3؛ نماز کی مکہ میں تشریح 3

واجبات:

مالی واجبات 17

تفسیر راہنما جلد 9

114

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلُوكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ
وَسَخَّرَ لَكُمُ الْيَوْمَ (۳۲)

اللہ ہی وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمان سے پانی برسا کر اس کے ذریعہ تمہاری روزی کے لئے پھل پیدا کئے ہیں اور کشتیوں کو مسخر کر دیا ہے کہ سمندر میں اس کے حکم سے چلیں اور تمہارے لئے نہروں کو بھی مسخر کر دیا ہے۔

1_ فقط خداوند عالم ہی اسمانوں اور زمین کا خالق اور اسمان سے بارش برسانے والا ہے۔

اللہ الذی خلق السموت والا رض و انزل من السماء ماء

مسند الیہ اور مسند یعنی "اللہ" اور "الذی" کا معرفہ ہونا حصر پر دلالت کرتا ہے۔

2_ اسمانوں اور زمین کی خلقت خداوند متعال کی توحید کی دلیل اور علامت ہے۔

اللہ الذی خلق السموت والا رض

3_ عالم خلقت میں متعدد اسمانوں کا موجود ہونا۔

السموت

4_ پانی مایہ حیات اور پودوں، پھلوں اور نباتات کے اگنے کا سبب ہے۔

وا نزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات

5_ پانی کا اصلی منبع، اسمان ہے۔

وا نزل من السماء ماء

6_ انسان کے رزق اور روزی کا پودوں، نباتات اور پھلوں کے اگنے سے پورا ہونا۔
فا خرج به من الثمر رزقاً لكم

115

7_ بارش کا برسنا اور پودوں اور پھلوں کا اگنا خداوند متعال کی توحید کی دلیل اور علامت ہے۔

اللہ الذی خلق السموت والا رض وا نزل من السماء ماء فا خرج به من الثمر

8_ پھل، پودے اور انسان کی روزی و رزق کا پورا ہونا، بندوں پر نعمت و لطف الہی کا ایک مظہر ہے جو شکر و سپاس کے لائق ہے۔

اللہ الذی خلق السموت والا رض وا نزل من السماء ماء فا خرج به من الثمر رزقاً لكم

ایت مجیدہ نعمات الہی کو شمار کر کے مقام احسان مندی اور شکر گذاری کو بیان کر رہی ہے اور ایت کا لب و لہجہ بندوں کو نعمات الہی کے سامنے شکر و سپاس کرنے کی تشویق کر رہا ہے۔ یا درہے کہ دو آیات کے بعد (ایت 34) بھی اس مطلب کی تائید کرتی ہیں۔

9_ عالم طبیعت پر نظام "علت و معلول" کا حاکم ہونا۔

وا نزل من السماء ماء فا خرج به من الثمر رزقاً لكم

10_ طبیعی عوامل کے ذریعے ہی فعل خدا انجام پاتا ہے۔

وا نزل من السماء ماء فا خرج به من الثمر

یہ کہ کائنات کی تمام موجودات فرمان خداوند متعال کے تحت اور اسی کے ارادے سے وجود حاصل کرتی ہیں، اس کے باوجود خداوند متعال نے پانی کو پودوں اور نباتات کا سرچشمہ قرار دیا ہے۔ یہی حقیقت مندرجہ بالا مطلب کو بیان کر رہی ہے۔

11_ خداوند متعال کی جانب سے انسان کے فائدے اور بہرہ مند ہونے کے لئے کشتیوں کا مسخر اور مطیع ہونا۔

وسخر لكم الفلك

12_ حکم خداوند کی وجہ سے کشتیوں کا حرکت کرنا اور انسانوں کے سامنے ان کا مسخر ہونا۔

وسخر لكم الفلك لتجری فی البحر با مرہ

13_ انسان کے لئے سمندر اور کشتی رانی کا نہایت اہم کردار ادا کرنا۔

وسخر لكم الفلك لتجری فی البحر با مرہ

14_ انسان کے فائدے کے لئے خداوند متعال کا نہروں اور دریاؤں کو مسخر کرنا۔

وسخر لكم الانہر

15_ خداوند متعال، انسان کو کشتی رانی اور جہاز رانی کی تربیت حاصل کرنے اور سمندروں و دریاؤں سے بہتر استفادہ کرنے کی تشویق کرتا ہے۔

وسخر لكم الفلك لتجری فی البحر با مرہ وسخر لكم الانہر

انسان کے لئے سمندر اور کشتی کے مسخر ہونے سے مراد، ان سے بہرہ مند ہونے کی استعداد اور ضروری وسائل کا فراہم ہونا ہے۔ اس استعداد اور اسباب سے انسان کو اپنی علمی کوشش اور محنت سے استفادہ کرنا چاہیے۔

16_ انسان کے لئے دریاؤں اور نہروں کا نہایت اہم

116

کردار ادا کرنا۔

وسخر لكم الانہر

17_ دریاؤں اور نہروں کا مسخر اور مطیع ہونا بندوں پر خداوند عالم کی نعمت اور عنایت کا قابل شکر و سپاس مظہر ہے۔

وسخر لكم الانہر

18_ انسان کے لئے کشتیوں، نہروں اور دریاؤں کو مسخر و مطیع بنانا، توحید خداوند کی دلیل اور نشانی ہے۔

اللہ الذی خلق ... وسَخَّرَ لَکُمُ الْفَلَکَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بَا مَرَّةٍ وَسَخَّرَ لَکُمُ الْاَنْهَارَ

اسمان:

اسمانوں کا متعدد ہونا 3; اسمانوں کا خالق 1; اسمانوں کی خلقت 2; اسمانوں کے فوائد 5

الہی نشانیاں:

افاقی نشانیاں 2، 7، 18

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ سے مختص چیزیں 1; اللہ تعالیٰ کے افعال 11، 14; اللہ تعالیٰ کے اوامر 12; اللہ تعالیٰ کی تشویق 15; اللہ تعالیٰ کی

خالقیت 1; اللہ تعالیٰ کے افعال کے مجاری 10; اللہ تعالیٰ کے لطف کی نشانیاں 8، 17; اللہ تعالیٰ کی نعمتیں 8، 17

انسان:

انسان کے فضائل 11، 14

بارش:

بارش کا سر چشمہ 1; بارش کا کردار 7

پانی:

پانی کے فوائد 4; پانی کے منابع 5

پودے:

پودے اگنے کے اسباب 4; پودوں کے اگنے کا فلسفہ 6; پودوں کے اگنے کے اثرات 7

پھل:

پھلوں کے اگنے کے اسباب 4; پھلوں کے اگنے کا فلسفہ 6; پھلوں کے اگنے کے اثرات 7

توحید:

توحید کے دلائل 2، 7، 18

جہاز رانی:

جہاز رانی کی تشویق 15

حیات:

حیات کے عوامل 4

خلقت:

خلقت کا باضابطہ ہون

دریا:

دریائوں کی تسخیر 18

117

روزی:

روزی کے اسباب 6

زمین :

زمین کا خالق 1; زمین کی خلقت 2

سمندر:

سمندر سے استفادہ 15; سمندر کے فوائد 13

شکر :

شکر نعمت کی اہمیت 8، 17

طبیعی عوامل:

طبیعی عوامل کا کردار 10

کشتی:

کشتیوں سے استفادہ 11; کشتیوں کی تسخیر 18; کشتیوں کی تسخیر کا فلسفہ 11; کشتیوں کی تسخیر کا سرچشمہ 12; کشتیوں کی حرکت کا سرچشمہ 12

کشتی رانی:

کشتی رانی کی اہمیت 13; کشتی رانی کی تعلیم 15

نظام علیہ: 9

نعمت:

نہروں کی تسخیر کی نعمت 17; پودوں کی نعمت 8; پہلوں کی نعمت 8

نہر:

نہروں سے استفادہ 15; نہروں کی اہمیت 16; نہروں کی تسخیر 14، 18; نہروں کے فوائد 16

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَانِبِينَ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (۳۳)

اور تمہارے لئے حرکت کرنے والے آفتاب و مابتاب کو بھی مسخر کر دیا ہے اور تمہارے لئے رات اور دن کو بھی مسخر کر دیا ہے۔

1_ خداوند متعال (بی) انسان کے فائدے کے لئے سورج اور چاند کو مطیع کرنے والا ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَانِبِينَ

2_ سورج اور چاند ایک معین اور دائمی حالت میں حرکت کر رہے ہیں۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَانِبِينَ

118

"دانبین"، مادہ "دانب" سے "دانب" کا تثنیہ ہے جس کا معنی ایک دائمی عادت اور حالت ہے (مفردات راغب)۔

3_ خداوند متعال (بی) انسان کی بہرہ مندی کے لئے دن اور رات کو مسخر کرنے والا ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

4_ انسان کے لئے دن، رات اور چاند اور سورج کو مطیع کرنا، توحید خداوند کی دلیل ہے۔

اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ... وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَانِبِينَ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

5_ سورج، چاند اور دن اور رات کا انسان کے لئے مطیع ہونا، بندوں پر نعمت و لطف الہی کا ایک مظہر ہے جو شکر و سپاس کے لائق ہے۔

اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ... وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَانِبِينَ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

آیت مجیدہ نعمات الہی کو شمار کر کے مقام احسان مندی اور شکر گذاری کو بیان کر رہی ہے اور آیت کا لب و لہجہ بندوں کو پروردگار کی نعمات کے سامنے شکر و سپاس کرنے کی تشویق کر رہا ہے۔ یاد رہے کہ بعدوالی آیت میں جملہ (اِنَّ

الانسن لظلولم کفار) بھی اس مطلب کی تائید کر رہا ہے۔

6_ تمام (مؤمن و کافر) انسان، عالم طبیعت سے بہرہ مند ہونے کا حق رکھتے ہیں۔

اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ... رَزَقًا لَّكُمْ... وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَانِبِينَ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

7_ نظام خلقت کا باضابطہ، با مقصد اور منظم ہونا۔

اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ... رَزَقًا لَّكُمْ... وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَانِبِينَ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

8_ مادی دنیا (اسمان، زمین، چاند، سورج اور بارش وغیرہ) کے نظام خلقت کا انسان کی خدمت میں اور اس کی ضروریات، خواہشات اور مصلحتوں کے مطابق ہونا۔

اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ... رَزَقًا لَّكُمْ... وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَانِبِينَ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

یہ جو خداوند متعال نے فرمایا ہے کہ میں نے آسمان، زمین، چاند، سورج وغیرہ کو انسان کے لئے مسخر و مطیع کر دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب چیزیں انسان کی خلقت اور اس کی ضروریات کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

9_ انسان، نظام خلقت اور مادی دنیا کی انتہائی با شرافت اور بلند مرتبہ مخلوق ہے۔

اللہ الذی خلق السموت والا رض ... رزقاً لکم ... وسخر لکم الشمس والقمر دائبین وسخر لکم الیل والنهار
یہ کہ اسمان، زمین، چاند، سورج وغیرہ اپنی تمام تر عظمت کے ساتھ انسان کے لئے مطیع بنا دیئے

119

گئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان ان سب سے زیادہ باعظمت اور قابل قدر مخلوق ہے یا کم از کم ایک خاص شرافت اور مرتبے کا حامل ہے۔

10_ سمندر، دریا، سورج، چاند اور دن، رات میں سے ہر ایک معرفت خدا کی الگ نشانی اور انسان کی ضروریات میں سے کسی ایک ضرورت کو پورا کرنے والی چیز ہے۔
وسخر لکم الفلک... وسخر لکم الا نہر_ وسخر لکم الشمس والقمر دائبین وسخر لکم الیل والنهار

خلقت:

خلقت اور انسانی مصلحتیں 8; خلقت اور انسانی ضروریات 8; خلقت کا باضابطہ ہونا 7; موجودات خلقت 9; نظم خلقت 7; خلقت کا
بامقصد ہونا 7; خلقت کی ہم آہنگی 8

اللہ کی نشانیاں:

افاقی نشانیاں 4، 10

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کے افعال 1، 3; اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دلائل 10; اللہ تعالیٰ کے لطف کی نشانیاں 5; اللہ تعالیٰ کی نعمتیں 5

انسان:

انسان کے حقوق 6; انسان کی عظمت 9; انسان کے فضائل 1، 3، 8، 9; انسانی ضروریات پوری ہونے کے منابع 10; انسانی
ضروریات 3

توحید:

توحید کے دلائل 4

چاند:

چاند کی گردش کا دوام 2; چاند کی تسخیر 1، 4، 5; چاند کا کردار 10

حقوق:

حق تمتع 6

دن:

دنوں کی تسخیر 3، 5; دنوں کی تسخیر کا کردار 4 دنوں کا کردار 10

رات:

رات کی تسخیر 3، 4، 5; رات کا کردار 10

سمندر:

سمندروں کا کردار 10

سورج:

سورج کی گردش کا دوام 2; سورج کی تسخیر 1، 4، 5; سورج کا کردار 10

شکر:

شکر نعمت کی اہمیت 5

120

ضروریات:

ضروریات پوری ہونے کے منابع 10

طبیعت:

طبیعت سے استفادہ 6

نہر:

نہروں کے فوائد 10; نہروں کا کردار 10

وَأَتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعْدُوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ (۳۴)
اور جو کچھ تم نے مانگا اس میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دیا اور اگر تم اس کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو گے تو ہر گز شمار نہیں کر سکتے بیشک انسان بڑا ظالم اور انکار کرنے والا ہے۔

1_ خداوند متعال نے انسان کے وجود کے لئے تمام ضروری چیزیں، اسے عطا کر دی ہیں۔
وَأَتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ

جملہ "ما سا لتموہ" میں سوال کے بارے میں دو احتمال ہیں: ایک زبانی دعا اور درخواست کے معنی میں سوال کرنا، دوسرا انسانی وجود اور طبع کا سوال اور درخواست کرنا، یعنی بشر کو اپنی طبیعت اور وجود میں ایک مستقل موجود کی حیثیت سے جس چیز کی ضرورت ہے وہ خدا نے اسے عطا کر دی ہے۔ مندرجہ بالا مطلب اسی دوسرے احتمال پر مبنی ہے۔
2_ انسان اپنی تمام ضروریات کو پورا کرنے میں خداوند متعال کا محتاج ہے۔

وَأَتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ
یہ جو خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہاری تمام ضروریات اور تقاضوں کو پورا کر دیا ہے، انسان کے اپنی تمام ضروریات کو برطرف کرنے میں محتاج ہونے کی دلیل ہے۔
3_ خداوند متعال، انسان کی ضروریات اور خواہشات سے آگاہ اور انہیں پورا کرنے پر قادر ہے۔
وَأَتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ
چونکہ خداوند عالم نے انسان کی تمام ضروریات کو پورا کر دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان ضروریات سے آگاہ اور انہیں عطا کرنے پر قادر (بھی) ہے۔

121

4_ خداوند تعالیٰ نے انسان کی درخواستوں اور تقاضوں میں سے بعض اسے عطا کر دی ہیں۔
وَأَتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "من کل" میں "من" تبعیض کے لئے ہو اور جملہ "سا لتموہ" میں سوال سے مراد زبانی سوال اور تقاضا ہونے وجودی تقاضے اور درخواستیں۔
5_ بشر کی تمام مادی ضرورتیں اور تقاضے عالم طبیعت میں موجود ہیں۔
وَأَتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ

6_ انسان بے شمار الہی نعمتوں اور احساسات سے بہرہ مند ہے۔
وَأَنْ تَعْدُوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا

7_ انسان کو عطا شدہ الہی نعمتیں ہرگز شمار نہیں کی جا سکتیں۔
وَأَنْ تَعْدُوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا

8_ انسان کا تمام الہی نعمتوں کی شناخت سے عاجز ہونا۔
وَأَنْ تَعْدُوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا

نعمات الہی کو شمار کرنے سے انسان شاید اس وجہ سے عاجز ہو۔ چونکہ وہ خدا کی بہت سی نعمتوں کی شناخت نہیں کر سکتا چہ جائیکہ وہ ان سب کو گن لے۔

9_ ہر وہ چیز کہ جو خداوند متعال نے بشر کی ضروریات اور تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اسے عطا کی ہے وہ اس کی نعمت اور مہربانی ہے۔

وَأَتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَأَنْ تَعْدُوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا

یہ کہ خداوند متعال نے انسان کو اپنی عطا کردہ چیزوں کو (وَأَتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ) نعمت کہا ہے (وَأَنْ تَعْدُوا نِعْمَتَ اللَّهِ) اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

- 10_ انسان کو خداوند عالم کا خاص لطف اور کرم شامل ہے اور وہ اس کی بارگاہ میں خصوصی مقام و مرتبہ رکھتا ہے۔
وہ اتکم من کلّ ما سا لتموه وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوها
- 11_ انسان کے وجود کے لئے ضروری تمام تقاضوں کو پورا کرنا اور اسے بے شمار نعمتوں سے بہرہ مند کرنا، خداوند کی توحید ربوبی کی دلیل ہے۔
الله الذی خلق السموت والا رض... وہ اتکم من کلّ ما سا لتموه وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوها
- 12_ خداوند متعال کی جانب سے انسان کے تمام تقاضوں اور درخواستوں کے قبول نہ ہونے کا (ایک) سبب انسان کا ظلم اور ناشکرا ہونا ہے۔
وہ اتکم من کلّ ما سا لتموه... انّ الانسن لظلوم کفّار

122

- مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ جب "من کلّ" میں "من" تبعیض کے لئے ہو اور سوال سے مراد زبانی درخواست ہو نیز جملہ "انّ الانسن لظلوم کفّار" پہلے جملوں کی علت بیان کر رہا ہو۔
- 13_ انسان خدا کی بے انتہا نعمتوں کے مقابلے میں بہت ظلم کرنے والا اور ناشکرا ہے۔
وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوها انّ الانسن لظلوم کفّار
- "ظلم" اور "کفار" مبالغے کے صیغے ہیں اور اپنے معنی کی کثرت اور فروانی پر دلالت کرتے ہیں۔
- 14_ انسان اپنے اوپر ظلم کرنے والا اور نعمت و نیکی کے مقابلے میں انتہائی ناشکرا ہے۔
وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوها انّ الانسن لظلوم کفّار
- انسان کو عطا شدہ الہی نعمتوں اور عطائوں کے بیان کے قرینے سے "ظلم" سے مراد انسان کا اپنے اوپر ظلم کرنا ہے۔
- 15_ الہی نعمتوں کے مقابلے میں شکر و سپاس ضروری ہے۔
وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوها انّ الانسن لظلوم کفّار
- جملہ "انّ الانسن لظلوم کفّار" نعمات الہی کا شکر بجا نہ لانے اور ظلم کرنے کی برائی کو بیان کر رہا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ الہی نعمات کے مقابلے میں شکر و سپاس، ایک ضروری امر ہے چونکہ یہ اگر ضروری نہ ہوتا تو اس کا ترک کرنا بھی ناپسندیدہ اور برا نہ ہوتا۔
- 16_ نیکی اور نعمت کے مقابلے میں ناشکری کرنا، ایک انتہائی ناپسندیدہ اور قابل مذمت کام ہے۔
وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوها انّ الانسن لظلوم کفّار
- 17_ الہی نعمتوں کا کفران کرنا اور شکر بجا نہ لانا، اپنے اوپر ظلم ہے۔
وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوها انّ الانسن لظلوم کفّار
- 18_ اپنے ساتھ ظلم کرنا اور ناشکرا ہونا، ایک طرح سے انسان کی طینت بن چکا ہے۔
انّ الانسن لظلوم کفّار

اپنے اپ:

اپنے اپ پر ظلم 18،17،41

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شناخت 8؛ اللہ تعالیٰ کے عطایا 4،1؛ اللہ تعالیٰ کا علم غیب 3؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت 3؛ اللہ تعالیٰ کی نیکی کے موارد 9؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے موارد 9؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی فراوانی 13،7

123

اللہ تعالیٰ کا لطف:

اللہ تعالیٰ کا لطف جن کے شامل حال ہے 10

انسان:

انسان کی بعض ضروریات کا پورا ہونا 4؛ انسان کی ضروریات کا پورا ہونا 11،9؛ انسان کی صفات 13،14؛ انسان کی طبیعت 18؛ انسان کا ظلم 31، 14، 18؛ انسان کا عجز 8؛ انسان کے فضائل 10،6؛ انسان کا کفران نعمت کرنا 13،14؛ انسان

کی ضروریات کے پورا ہونے کا سر چشمہ 1، 2، 3؛ انسان کی نعمتیں 6؛ انسان کی مادی ضروریات 5 توحید:

توحید ربوبی کے دلائل 11

دعا:

قبولیت دعا کے موانع 12

شکر:

شکر نعمت کی اہمیت 15

ضروریات:

ضروریات پوری ہونے کے منابع 5؛ ضروریات پوری ہونے کا سرچشمہ 1، 2، 3؛ خدا کی ضرورت 2

ظلم:

ظلم کے اثرات 12

کفران نعمت:

کفران نعمت کے اثرات 12، 17؛ کفران نعمت پر سرزنش 16؛ کفران نعمت 18؛ کفران نعمت کا ناپسندیدہ ہونا 16

نعمت:

نعمت جن کے شامل حال ہے 6

تفسیر راہنما جلد 9

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ (۳۵)

اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے کہا کہ پروردگار اس شہر کو محفوظ بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے رکھنا۔

1_ حضرت ابراہیم (ع) کی زندگی اور دعا کرنے کا انداز اور کیفیت، سبق آموز اور قابل ذکر ہے۔

124

واذ قال ابراهيم رب اجعل هذا البلد آمناً

"واذ قال"، "اذکر" سے متعلق ہے یا "اذکروا" تقدیر میں ہے۔ واضح ہے کہ حضرت ابراہیم (ع) کے قصے کی یاد دلانا اس کے بابہمیت اور سبق آموز ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

2_ حضرت ابراہیم (ع) نے خداوند متعال سے سر زمین مکہ کی امنیت کے لئے دعا کی۔

واذ قال ابراهيم رب اجعل هذا البلد آمناً

3_ حضرت ابراہیم (ع) نے خداوند متعال سے حرمت مکہ کی حفاظت اور امنیت کے لئے قوانین وضع کرنے کی درخواست کی۔

واذ قال ابراهيم رب اجعل هذا البلد آمناً

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "اجعل" سے تشریعی جعل مراد ہو جیسا کہ اسلام میں اسی سلسلے میں متعدد قوانین وضع ہوئے ہیں۔

4_ مکہ، امن الہی کا حرم ہے۔

رب اجعل هذا البلد آمناً

تمجید کی زبان میں حضرت ابراہیم (ع) کی دعا نقل کرنا، خداوند کی جانب سے اس دعا کے قبول ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔
 5_ حضرت ابراہیم (ع) نے خداوند متعال سے مکہ کے امن و امان اور مذہب شرک اور بت پرستی کے نفوذ سے محفوظ رہنے کی دعا کی۔*

وانقال ابراهيم ربّ اجعل هذا البلد ء امنّ

حضرت ابراہیم (ع) کا اپنے اور اپنے خاندان کے بارے میں شرک کی طرف میلان سے محفوظ رہنے کی دعا کرنا، اس بات کا قرینہ ہو سکتا ہے کہ مکہ کی امنیت سے مراد اس کا مذہب شرک اور بت پرستی کے شر سے محفوظ ہونا ہے۔

6_ خداوند متعال کو "رب" کے نام سے پکارنا، دعا کے ادب میں سے ہے۔
 ربّ اجعل هذا البلد ء امنّ

7_ حضرت ابراہیم (ع) کے زمانے میں مکہ شہری آبادی پر مشتمل تھا۔
 وانقال ابراهيم ربّ اجعل هذا البلد ء امنّ

8_ حضرت ابراہیم (ع) کا مکہ کی امنیت اور حرمت کی طرف خاص توجہ دینا۔
 وانقال ابراهيم ربّ اجعل هذا البلد ء امنّ

یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنی دعا میں پہلے مکہ شہر کی امنیت کا مسئلہ پیش کیا ہے اور اسے اپنی اولاد کی ہدایت پر مقیم رکھا ہے، ان کے نزدیک مکہ کے امن و امان کی اہمیت اور اس مسئلے کی طرف ان کی خاص توجہ کو ظاہر کرتا ہے۔

9_ پر امن اور مطمئن جگہ پر زندگی گزارنا اہمیت اور قدر و منزلت رکھتا ہے۔ ربّ اجعل هذا البلد ء امنّ

10_ حضرت ابراہیم (ع) کا خداوند متعال سے اپنے اور اپنی اولاد کے بت پرستی کی طرف رجحان سے محفوظ

125

رہنے کی دعا کرنا۔

وانقال ابراهيم ربّ اجنبی وبنی ان نعبد الا صنم

11_ الہی حقائق تک پہنچنے اور ہدایت پانے کے اسباب فراہم ہونے کے لئے زندگی گزارنے کی جگہ کے پر امن اور قابل اطمینان ہونے کا موثر ہونا۔

وانقال ابراهيم ربّ اجعل هذا البلد ء امنّا و اجنبی وبنی ان نعبد الا صنم

حضرت ابراہیم (ع) کے اپنی اولاد کے لئے ہدایت کی دعا مانگنے سے پہلے ان کے محل سکونت (مکہ شہر) کی امنیت کی دعا کرنے سے مذکورہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

12_ اپنی اولاد کے لئے دعا اور ان کی اخروی عاقبت اور دیانت و سعادت کی طرف توجہ ایک اہم اور قابل قدر مسئلہ ہے۔
 وانقال ابراهيم ربّ اجنبی وبنی ان نعبد الا صنم

13_ اہل مکہ کے لئے دعا کے وقت حضرت ابراہیم (ع) کی ایک سے زیادہ اولاد تھی۔

وانقال ابراهيم ربّ اجعل هذا البلد ء امنّا و اجنبی وبنی

14_ حضرت ابراہیم (ع) کے زمانے کے لوگ، بت پرست تھے اور وہ چند بتوں کی پوجا کرتے تھے۔

وانقال ابراهيم ربّ اجنبی وبنی ان نعبد الا صنم

15_ موحد ہونے اور شرک سے مکمل طور پر محفوظ رہنے کے لئے توفیق خدا اور اسکی مدد کی ضرورت ہے۔
 و اجنبی وبنی ان نعبد الا صنم

مندرجہ بالا مطلب اس دلیل پر مبنی ہے کہ حضرت ابراہیم (ع) خدا کے عظیم (اولوالعزم) نبی ہونے کے باوجود خداوند متعال سے اپنے اور اپنی اولاد کے شرک سے محفوظ رہنے کی دعا کرتے ہیں۔

16_ "عن ابی عبد اللہ (ع) ... قال: ... ان الله امر ابراهيم (ع) ان ينزل اسماعيل بمكة ففعل فقال ابراهيم: "ربّ اجعل هذا البلد ء امنّا و اجنبی وبنی ان نعبد الا صنم" فلم يعبد احد من ولد اسماعيل صنماً قطّ... (1) امام صادق (ع) فرماتے ہیں: بہ تحقیق

خداوند متعال نے ابراہیم (ع) کو حکم دیا کہ وہ اسماعیل (ع) کو مکہ میں آباد کریں۔ پس ابراہیم (ع) نے اس حکم کو انجام دینے کے بعد کہا: "ربّ اجعل هذا البلد ء امنّا و اجنبی وبنی ان نعبد الا صنم"۔ لہذا اسماعیل (ع) کی کسی بھی اولاد نے

کبھی کسی بت کی پرستش نہیں کی..."

.....

(1) تفسیر عیاشی، ج2، ص230، ح31؛ نور الثقلین، ج2، ص54، ح96۔

126

17_ " قال رسول الله (ص) : ... ا وحی الله عزوجل الی ابراهیم: " انی جاعلك للناس اماماً " ... فقال: یارب ومن ذریتی ائمة مثلی؟ ... فا وحی الله عزوجل الیه ... من سجدلصنم ... لا ا جعله اماماً ا بدأ ... قال ابراهیم: " و اجنبنی و بنی ان نعبد الا صنم ... " قال النبی (ص) فانتهت الدعوة الی اخی علی (ع) لم یسجد احد منا لصنم قط فاتخذنی الله نبیاً و علیاً وصیاً؛ (2) رسول الله (ص) فرماتے ہیں: خداوند عزوجل نے ابراہیم (ع) کو وحی کی: " انی جاعلك للناس اماماً ... " پس ابراہیم (ع) نے کہا: پروردگار! کیا میری نسل سے بھی کوئی میری طرح امامت کے عہدے پر فائز ہو گا؟ پس خداوند عزوجل نے ان کی طرف وحی کی: ... جو بھی کسی بت کے آگے سجدہ کرے گا ... ہم ہر گز اسے امام نہیں بنائیں گے ... ابراہیم (ع) نے کہا: " و اجنبنی و بنی ان نعبد الا صنم ... " نبی اکرم (ص) نے فرمایا: ابراہیم (ع) کی دعا (قبول ہونے) کے بعد یہ دعا مجھ تک اور میرے بھائی علی (ع) تک پہنچی کہ ہم دونوں میں سے کسی ایک نے بھی کسی بت کو سجدہ نہیں کیا ... پس اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا اور علی (ع) کو وصی بنایا۔

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کے فضائل 17

ابراہیم (ع) :

ابراہیم (ع) کا مکہ کے امن و امان کا اہتمام کرنا 8؛ ابراہیم (ع) کے زمانے میں بت پرستی 14؛ قصہ ابراہیم (ع) کی تعلیمات 1؛ ابراہیم کی اولاد کا متعدد ہونا 13؛ ابراہیم (ع) کی اولاد کا موحد ہونا 16؛ ابراہیم (ع) کی دعا 2، 3، 5، 10، 16، 17؛ ابراہیم (ع) کی شریک ستیزی 5؛ قصہ ابراہیم (ع) سے عبرت 1؛ ابراہیم (ع) کی اولاد 10، ابراہیم (ع) کی اولاد اور بت پرستی 16

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت 6

امامت:

امامت کی شرائط 17

امن:

امن کے اجتماعی اثرات 11؛ اجتماعی امن کی اہمیت 9

امیر المؤمنین (ع) :

امیر المؤمنین (ع) کے فضائل 17

اولاد:

اولاد کے لئے دعا کی قدر و منزلت 12؛ اولاد کے لئے دعا کی اہمیت 12؛ اولاد کی عاقبت کی اہمیت 12؛ اولاد کے لئے دعا 10

.....

(1) امالی شیخ طوسی، ج1، ص388، نور الثقلین، ج2، ص546، ح98۔

127

بت پرست لوگ: 14

بت پرستی:

بت پرستی کی تاریخ 14؛ بت پرستی سے محفوظ رہنے کی دعا 10

دعا:

دعا کے اداب 6

دینداری:

دینداری کی درخواست 12

روایت: 16، 17

سعادت:

اخروی سعادت کی درخواست 12

شرك:

شرك سے محفوظ رہنے کے عوامل 15

ضروریات:

امداد خدا کی ضرورت 15

عبرت:

عبرت کے عوامل 1

مکہ:

مکہ کا احترام 3؛ مکہ کا امن 4؛ مکہ کی تاریخ 7؛ مکہ کے امن کی دعا 2، 3، 5؛ مکہ شہر 7؛ مکہ کی فضیلت 4؛ مکہ ابراہیم (ع)

کے زمانے میں 7

موحدین :

موحدین کی معنوی ضروریات 15

ہدایت:

ہدایت کا پیش خیمہ 11

یاد دہانی:

دعائے ابراہیم (ع) کی یاد دہانی 1؛ قصہ ابراہیم (ع) کی یاد دہانی 1

128

رَبِّ اِنَّهُمْ اَضَلُّنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غٰفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۳۶)

پروردگار ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے تو اب جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا اور جو معصیت کرے گا اس کے لئے تو بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

- 1_ حضرت ابراہیم (ع) کی نظر میں ان کے زمانے میں بت اور بت پرست لوگ بہت سے لوگوں کی گمراہی کا سبب تھے۔ اجنبی و بنیٰ ان نعبدا الا صنم ربّ اَنْهٰنَّ ا ضلّٰن کثیرًا من الناس
- 2_ حضرت ابراہیم (ع) اپنی دعا کی قبولیت کے لئے خداوند متعال کا لطف اور اس کی محبت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ رَبّ اَنْهٰنَّ ا ضلّٰن
- "یائے" متکلم کی طرف کلمہ "رب" کا اضافہ ہونے اور حضرت ابراہیم (ع) کی طرف سے دو آیات میں اس کے تکرار کرنے سے مندرجہ بالا مطلب اخذ کر سکتے ہیں۔
- 3_ بتوں اور بت پرستوں کے ذریعے بہت سے لوگوں کا گمراہ ہونا، حضرت ابراہیم (ع) کے لئے خداوند متعال سے اپنی اور اپنے خاندان کے لئے بت پرستی سے محفوظ رہنے کی دعا کا محرک بنا ہے۔
- واجنبی و بنیٰ ان نعبدا الا صنم ربّ اَنْهٰنَّ ا ضلّٰن کثیرًا من الناس
- جملہ "ربّ اَنْهٰنَّ ... " پہلے جملے "واجنبی و بنیٰ ... " کی علت بیان کر رہا ہے۔ یعنی چونکہ بت پرست اکثر لوگوں کی گمراہی کا سبب بن گئے ہیں لہذا میں تجھ سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا ہوں۔
- 4_ حضرت ابراہیم (ع) کا اپنی اولاد کے گمراہ ہو جانے اور اپنے زمانے کے لوگوں میں مذہب شرك و بت

129

- پرستی کے مکمل طور پر اور بلا روك ٲوك پھیل جانے سے پریشان ہونا۔
- واجنبی و بنیٰ ان نعبدا الا صنم ربّ اَنْهٰنَّ ا ضلّٰن کثیرًا من الناس
- 5_ حضرت ابراہیم (ع) کے زمانے میں بہت سے لوگ گمراہ اور بت پرست تھے۔

- واجبونی وبنیٰ اِن نَعْبُدُ الا صَنامَ رَبِّ اَنْهَیْ اَضِلُّنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ
- 6_ شُرک اور بت پرستی راہ حق و حقیقت سے انحراف اور گمراہی کا مظہر ہے۔
- واجبونی وبنیٰ اِن نَعْبُدُ الا صَنامَ رَبِّ اَنْهَیْ اَضِلُّنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ
- 7_ انسان کی ہدایت میں خداوند متعال کے لطف و کرم کا مؤثر ہونا۔
- واجبونی وبنیٰ اِن نَعْبُدُ الا صَنامَ رَبِّ اَنْهَیْ اَضِلُّنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ
- یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے خداوند تعالیٰ سے اپنی اولاد کی نجات طلب کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت میں خدا کا لطف اور عنایت مؤثر ہے اور انسان اس کا محتاج ہے۔
- 8_ حضرت ابراہیم (ع) کے پیروکار، ان کے خاندان کے ایک عضو کی مانند اور ان کے محبوب ہیں۔
- فَمَن تَبِعَنِیْ فَانِّهِ مَنِّیْ
- 9_ دین کی پابندی اور اس کے احکام پر عمل ہی دینداری اور قدر و منزلت کا معیار ہے نہ فقط باتیں اور ادعا کرنا۔
- فَمَن تَبِعَنِیْ فَانِّهِ مَنِّیْ
- "تبع" اور "اتبع" کا مطلب کسی کے قدم پر قدم رکھنا اور اس سے حکم لے کر اسکی پیروی کرنا ہے (مفردات راغب)۔
- 10_ حضرت ابراہیم (ع) کے فرامین کی نافرمانی کرنے والے اگرچہ ان کی اولاد میں سے ہی کیوں نہ ہوں، تقرب خدا سے دور اور قدر و منزلت سے عاری ہیں۔
- فَمَن تَبِعَنِیْ فَانِّهِ مَنِّیْ وَمَن عَصَانِیْ فَانِّهِ غَفُورٌ رَّحِیْمٌ
- 11_ حضرت ابراہیم (ع) کی نظر میں دینی تعلق، قرابت اور رشتہ داری سے زیادہ مضبوط اور قدر و منزلت کا حامل ہوتا ہے۔
- فَمَن تَبِعَنِیْ فَانِّهِ مَنِّیْ وَمَن عَصَانِیْ
- مندرجہ بالا مطلب کا سبب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنی اولاد کے لئے دعا کے بعد اپنے احکام اور دستورات کی پیروی کو قدر و منزلت کا معیار قرار دیا ہے۔
- 12_ انسانوں کے درمیان وحدت، دوستی اور تعلقات استوار ہونے کا اصلی معیار، دینداری ہے۔
- فَمَن تَبِعَنِیْ فَانِّهِ مَنِّیْ وَمَن عَصَانِیْ

130

- 13_ حضرت ابراہیم (ع) انسانوں کے لئے اسوہ اور مقتدا ہیں اور انکا سیرو سلوک حق کا معیار اور انسانوں کے درست طرز عمل کی کسوٹی ہے۔
- فَمَن تَبِعَنِیْ فَانِّهِ مَنِّیْ وَمَن عَصَانِیْ
- یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے فرامین کی اطاعت اور نافرمانی کو اچھائی اور قدر و منزلت کا معیار قرار دیا ہے اور خداوند متعال نے بھی ان کی مدح کرتے وقت اس نکتے کو بیان فرمایا ہے۔ اس سے مذکورہ مطلب اخذ ہوتا ہے۔
- 14_ حضرت ابراہیم کا خداوند متعال کے ساتھ انتہائی ادب سے اور عالمانہ انداز میں کلام کرنا۔
- وَمَن عَصَانِیْ فَانِّهِ غَفُورٌ رَّحِیْمٌ
- یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے مخالفین کا معاملہ خدا کے سپرد کر دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم (ع) کے حکم کی نافرمانی درحقیقت امر خدا کی نافرمانی ہے پس بندوں کی ذمہ داری معین کرنا بھی اسی کا حق ہے۔
- 15_ اپنے مخالفین کے سامنے حضرت ابراہیم (ع) کا انتہائی بردباری سے کام لینا۔
- وَمَن عَصَانِیْ فَانِّهِ غَفُورٌ رَّحِیْمٌ
- یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے مخالفین کا معاملہ خدا کے سپرد کر دیا ہے اور اسے غفران و رحمت کی صفت سے یاد کیا ہے، اس سے انکی انتہائی بردباری ظاہر ہوتی ہے۔
- 16_ حضرت ابراہیم (ع) کا اپنے علاوہ اپنے مخالفین اور ہدایت قبول نہ کرنے والوں کے لئے بھی خداوند متعال کی مغفرت اور رحمت کی شدت کے ساتھ امید رکھنا۔
- وَمَن عَصَانِیْ فَانِّهِ غَفُورٌ رَّحِیْمٌ
- یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے مخالفین کا معاملہ خدا کے سپرد کر دیا ہے اور اس کے غفران و رحمت کی صفت بیان کی ہے، اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

17_ خداوند تعالیٰ، غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے۔

فَانَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

18_ خدا کی مغفرت اور بخشش، مہربانی کے ہمراہ ہے۔

فَانَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

یہ مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب اس آیت میں "رحیم"، "غفور" کی صفت ہو۔

19_ "عن ابي عبد الله (ع) قال: من تولّى آل محمد... فهو آل محمد... لا انه من القوم با عيانهم و انما هو منهم بتولّيه اليهم واتباعه اياهم و كذلك... قول ابراهيم: "فمن تبعني فانه مني..." (1) امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ

.....

1(تفسیر عیاشی، ج 2، ص 231، ح 34؛ نور الثقلین، ج 2، ص 548، ح 104_

131

اپ (ع) نے فرمایا: جو شخص آل محمد (ص) کو اپنا ولی قرار دے... پس وہ آل محمد (ص) میں سے ہے... نہ کہ وہ حقیقت میں قوم آل محمد (ص) میں سے ہو جاتا ہے بلکہ وہ انہیں اپنا ولی بنانے اور انکی اطاعت و پیروی کرنے کی وجہ سے آل محمد (ص) میں سے ہے۔ اور یہی مطلب ہے حضرت ابراہیم (ع) کے فرمان کا: "فمن تبعني فانه مني..."۔

آل ابراہیم (ع): 8

آل محمد (ص): 19

آل محمد (ص) کی پیروی کے اثرات 19، آل محمد (ص) کی ولایت کے اثرات 19

ابراہیم (ع):

ابراہیم (ع) کا ادب 14؛ ابراہیم (ع) کو نمونہ بنانا 13؛ ابراہیم (ع) کی امیدواری 16؛ ابراہیم (ع) کا اولاد کے بارے میں اہتمام 3، 4؛ ابراہیم (ع) کا محبت خدا کے بارے میں اہتمام 2؛ زمانہ ابراہیم (ع) کے لوگوں کی بت پرستی 5؛ ابراہیم (ع) کی بصیرت 1؛ ابراہیم (ع) کا حلم 15؛ ابراہیم (ع) کی دعا 2؛ ابراہیم (ع) کی شریک ستیزی 4؛ زمانہ ابراہیم (ع) کے لوگوں کی گمراہی کے اسباب 1؛ ابراہیم (ع) کے فضائل 13، 14، 15، 16؛ دعائے ابراہیم (ع) کا فلسفہ 3؛ ابراہیم (ع) کی خدا سے گفتگو 14؛ زمانہ ابراہیم (ع) کے لوگوں کی گمراہی 5؛ ابراہیم (ع) کے محبوب لوگ 8؛ ابراہیم (ع) کے پیروکاروں کی محبوبیت 8؛ ابراہیم (ع) کی پریشانی 4

اتحاد:

اتحاد کا معیار 12

اقدار:

اقدار کا معیار 9

اسماء و صفات:

رحیم 17؛ غفور 17

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کے لطف کے اثرات 7؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرتیں 18؛ اللہ تعالیٰ کی مہربانی 18

امید واری:

رحمت سے امیدواری 16

بت:

بتوں کا گمراہ کرنا 1

بت پرست لوگ: 5

بت پرستوں کا گمراہ کرنا 1

بت پرستی:

بت پرستی کے اثرات 6؛ بت پرستی سے محفوظ رہنے کی دعا 3؛ بت پرستی کے پھیلاؤ سے پریشانی 4

132

تقرب :

تقرب خدا سے محروم لوگ 10

حقانیت :

حقانیت کا معیار 13

دوستی :

دوستی کا معیار 12

دین :

تعلیمات دین پر عمل 9

دینداری:

دینداری میں استقامت 9; دینداری کا معیار 9; دینداری کا اثرات 12

دینی تعلقات:

دینی تعلقات کی قدر و قیمت 11

رشتہ داری :

رشتہ داروں سے رابطہ کی قدر و منزلت کی قدر و منزلت 11

روایت: 19

شرك:

شرك کے اثرات 6; شرك کے پھیلاؤ سے پریشانی 4

عصیان :

ابراہیم (ع) سے عصیان 10

عصیان کرنے والے لوگ:

عصیان کرنے والے لوگوں کی محرومیت 10

گمراہ لوگ: 5

گمراہی :

گمراہی کے موارد 6

مخالفین :

مخالفین کی مقابلہ کرنے کی روش 15

مغفرت :

مغفرت کے امید وار لوگ 16

ہدایت:

ہدایت کے عوامل 7

133

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْنَدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ
مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (۳۷)

پروردگار میں نے اپنی ذریت میں سے بعض کو تیرے محترم مکان کے قریب بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ دیا ہے تا کہ
نمازیں قائم کریں اب تو لوگوں کے دلونکو ان کی طرف موڑ دے اور انہیں پھلوں کا رزق عطا فرماتا کہ وہ تیرے شکر گزار
بندے بن جائیں _

1_ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنی بعض اولاد (ذریت) کو خانہ خدا کے نزدیک اباد کیا _

- رَبَّنَا اِنِّى اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادِ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ
- 2_ مکہ میں خانہ خدا کے نزدیک حضرت ابراہیم (ع) کی ذریعت (اولاد) کی جائے سکونت کھیتی باڑی کے قابل نہیں تھی۔
- رَبَّنَا اِنِّى اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادِ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ
- 3_ حضرت ابراہیم (ع) کا خانہ خدا کے سائے میں اپنی بعض اولاد کو اباد کرنے کا مقصد، ان کے لئے عبادت اور نماز قائم کرنے کی توفیق حاصل کرنا تھا۔
- رَبَّنَا اِنِّى اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي ... عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
- 4_ دوسری عبادت اور الہی فرائض کی نسبت نماز کو ایک خاص مقام و منزلت اور اہمیت حاصل ہے۔
- رَبَّنَا اِنِّى اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادِ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ ... لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ

134

- یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) اپنی اولاد کے وادی "غیر ذی زرع" (مکہ) کی طرف ہجرت کا مقصد نماز بتاتے ہیں اور تمام عبادات میں سے فقط اسی کا انتخاب کرتے ہیں، اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔
- 5_ حضرت ابراہیم (ع) کی بعثت کے زمانے میں نماز کا عبادی فرائض میں سے ہونا۔
- رَبَّنَا اِنِّى اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي ... لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
- 6_ مکہ کی سر زمین اور خانہ خدا کے اطراف کی جگہ عقیدہ توحید کے اظہار اور خداوند یکتا کی عبادت کے لئے ایک مناسب مقام ہے۔
- رَبَّنَا اِنِّى اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادِ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
- یہ کہ حضرت ابراہیم (ع)، اپنی اولاد کو اپنے سابقہ وطن سے کہ جو بت پرستوں کا علاقہ تھا، نکال کر سر زمین مکہ کی طرف لے گئے تھے اور انہوں نے اس ہجرت کا مقصد عبادت اور نماز بتایا تھا۔ اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔
- 7_ فریضہ الہی کی ادائیگی اور عبادت کے لئے ہجرت اور اسکی سختیاں برداشت کرنا ضروری ہے۔
- رَبَّنَا اِنِّى اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادِ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ ... لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
- خداوند متعال حضرت ابراہیم (ع) کے قصے کو قابل ذکر قصے کے طور پر بیان کر رہا ہے (واذ قال ابراهيم ...) اور دوسری جانب حضرت ابراہیم (ع) بھی ایک غیر اباد اور بنجر سرزمین کی مشکلات کو اپنے اور اپنی اولاد کے دین کی حفاظت کے لئے برداشت کر رہے ہیں۔ یہ سب نکات مندرجہ بالا مطلب کی حکایت کرتے ہیں۔
- 8_ خداوند متعال سے دعا اور درخواست کے وقت حضرت ابراہیم (ع) کا گریہ وزاری اور التماس کی حالت میں ہونا۔
- رَبِّ اجْعَلْ ... رَبِّ اَنْهَنْ ... رَبَّنَا اِنِّى ... رَبَّنَا لِيُقِيمُوا ... رَبَّنَا اَنْكَ
- کلمہ "رب" اور "ربنا" کے تکرار سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔
- 9_ دوسری سر زمینوں کے مقابلے میں خانہ خدا کے نزدیک نماز اور عبادت، زیادہ فضیلت اور قدرو منزلت رکھتی ہے۔
- رَبَّنَا اِنِّى اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي ... عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
- مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب حضرت ابراہیم (ع) کی اولاد کے لئے مکہ سے باہر نماز ادا کرنا ممکن تھا لیکن حضرت ابراہیم (ع) خانہ خدا کے سائے میں عبادت کی فضیلت کے سبب اپنی اولاد کے لئے اس مقام کا انتخاب کرتے ہیں۔
- 10_ حضرت ابراہیم (ع)، خداوند متعال سے مکہ میں اباد اپنی اولاد کے لئے بعض لوگوں کی قلبی توجہ اور محبت حاصل کرنے کی دعا کرتے ہیں۔

135

- اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي ... عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ... فَاجْعَلْ اَفْنَدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوٰى اِلَيْهِمْ
- 11_ نماز کے قائم کرنے اور عبادت کی توفیق حاصل ہونے میں بعض مقامات اور مواقع کا موثر کردار ادا کرنا۔
- اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي ... عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
- نماز کے قائم کرنے کی غرض سے خانہ خدا کے جوار میں اولاد کو اباد کرنا ہو سکتا ہے اس حقیقت کو بیان کر رہا ہو کہ خانہ خدا جیسے مناسب مقامات انسان کے لئے عبادت کی توفیق حاصل کرنے میں مؤثر واقع ہوتے ہیں۔
- 12_ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنی اولاد کو مکہ میں تنہائی اور گوشہ نشینی کے خطرے سے بچانے کے لئے خداوند متعال

- سے دعا کی کہ وہ بعض لوگوں کے دل ان کی طرف موڑ دے اور انہیں اجتماعی زندگی عطا کرے۔*
- رَبَّنَا اِنِّى اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي ...عند بيتك المحرم ...فاجعل افئدة من الناس تهوى اليهم
- 13_ دعا دوسروں کے دل اور روح پر اثر انداز ہو کر اس میں تحول پیدا کر سکتی ہے۔
فاجعل افئدة من الناس تهوى اليهم
- 14_ حضرت ابراہیم (ع) نے خداوند متعال سے اپنی اولاد اور مکہ میں اباد لوگوں کے لئے ان کی معاشی حالت کی بہتری اور ان کے انواع و اقسام کی نعمتوں اور پیداواروں سے بہرہ مند کی دعا کی۔
وارزقهم من الثمرات
- چونکہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنی اولاد کو بنجر سر زمین میں اباد کیا تھا لہذا ہو سکتا ہے 'ثمرات' سے انواع و اقسام کی نعمتیں اور مادی و غذائی پیداوار مراد ہو۔
- 15_ جناب ابراہیم (ع) نے شہر مکہ کے معیشتی کاروبار میں رونق کے لیے پروردگار سے دعا کے لوگوں کو مکہ کی جانب متوجہ کر دے۔
فاجعل افئدة من الناس تهوى اليهم وارزقهم من الثمرات
- 16_ حضرت ابراہیم (ع) نے خداوند متعال سے لوگوں اور اپنی اولاد کے لئے نعمات الہی کا شکر بجا لانے کی توفیق طلب کی۔
رَبَّنَا اِنِّى اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي ...فاجعل افئدة من الناس ...وارزقهم من الثمرات لعلهم يشكرون
- 17_ الہی نعمتوں اور عطائوں کا مقصد وبدف خداوند متعال کا شکر و سپاس بجا لانا ہے۔
وارزقهم من الثمرات لعلهم يشكرون
- 18_ "عن ابى عبدالله (ع) قال: ان ابراهيم(ع) كان نازلاً في بادية الشام

136

فلما ولد له من هاجر اسماعيل ... فاوحى الله اليه ... ثم امره ان يخرج اسماعيل و امه عنها فقال: يارب الى اي مكان؟ قال: الى حرمى و امنى ... و هى مكة فانزل الله عليه جبرائيل بالبراق فحمل هاجر واسماعيل ... فوضعه في موضع البيت ... فلما سرهم ابراهيم و وضعهم ... ثم انصرف عنهم فلما بلغ كداء و هو جبل بذى طوى التفت اليهم ابراهيم فقال: "ربنا انى ا سكنت من ذريتى بواد غير ذى زرع عند بيتك المحرم ..."; (1) حضرت امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم (ع) نے شام کے صحراء میں سکونت اختیار کی اور ہاجرہ سے ان کے فرزند اسماعیل (ع) متولد ہوئے ... پس خداوند متعال نے انہیں وحی کی ... پھر انہیں حکم دیا کہ اسماعیل (ع) اور ان کی والدہ کو اس صحراء سے نکالیں پس ابراہیم (ع) نے فرمایا: اے میرے پروردگار ان کو کس جگہ لے جانوں؟ خداوند نے فرمایا: میرے حرمت والے گھر کی طرف ... اور وہ مکہ ہے پس خداوند متعال نے ان پر حضرت جبرائیل (ع) کو براق (اسمانی سواری) کے ساتھ نازل کیا۔ پھر انہوں نے ہاجرہ و اسماعیل (ع) کو سوار کیا پس ان کو مقام بیت (کعبہ) پر اتارا ... پھر جب ابراہیم (ع) نے انہیں مستقر کر دیا ... اس کے بعد وہ ان سے جدا ہو کر واپس آگئے ... پھر جب وہ (ذی طوی کے علاقے میں موجود ایک پہاڑ) "کدائ" تک پہنچے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "ربنا انى ا سكنت من ذريتى بواد غير ذى زرع عند بيتك المحرم ..."

19_ "عن ابى جعفر (ع) فى قول الله: "انى ا سكنت من ذريتى ... قال: ... نحن هم ونحن بقية تلك الذرية"; (2) حضرت امام محمد باقر (ع) سے منقول ہے کہ آپ (ع) نے خدا کے اس کلام "انى ا سكنت من ذريتى ... کے بارے میں فرمایا: ہم ان میں سے ہیں اور ہم اس نسل سے باقی بچنے والوں میں سے ہیں۔

20_ "عن ابى الحسن موسى بن جعفر (ع) قال: ان ابراهيم (ع) لما اسكن اسماعيل(ع) و هاجر مكة ... قال: "اللهم انى ا سكنت من ذريتى بواد غير ذى زرع عند بيتك المحرم ... فاجعل افئدة من الناس تهوى اليهم ... فاوحى الله الى ابراهيم عن اصعدا باقييس فنادى فى الناس: يا معشر الخلائق ان الله يا مكرم بحد هذا البيت الذى بمكة ... فهناك ... وجب الحج على

.....

(1) تفسیر قمی، ج 1 ص 60 نور الثقلین ج 2 ص 548، ح 105
(2) تفسیر عیاشی ج 2 ص 231 ح 35، نور الثقلین ج 2 ص 549 ح 107

جميع الخلائق ...؛ (1) حضرت امام موسیٰ کاظم (ع) سے منقول ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: جب ابراہیم (ع) نے اسماعیل (ع) اور ہاجرہ (ع) کو مکہ میں آباد کیا تو فرمایا: اے میرے پروردگار: (انی اسكنت من ذریٰتی بواد غیر ذی زرع ...) پس خداوند متعال نے انکی طرف وحی کی کہ ابو قیس پہاڑ کے اوپر جائو اور لوگوں کو ندا دے کر کہو: اے لوگو! شک خداوند متعال نے آپ لوگوں کو اس گھر (کعبہ) کے حج کا حکم دیا ہے جو مکہ میں ہے۔ پس اس کے بعد سے حج تمام لوگوں پر واجب ہو گیا۔

21_ "عن ابی جعفر (ع) قال: انظر الی الناس یطوفون حول الکعبة، فقال: هکذا کانوا یطوفون فی الجاهلیة انما امروا ان یطوفوا ثم ینفروا الینا ... ثم قرا هذه الاية: "فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهیم" فقال ال محمد ال محمد ثم قال: الینا الینا؛ (2) حضرت امام محمد باقر (ع) سے منقول ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: کعبہ کے گرد طواف کرنے والوں کی طرف دیکھو: پھر آپ (ع) نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں بھی اسی طرح طواف کیا کرتے تھے ان کو حکم دیا گیا تھا وہ طواف کریں اور پھر ہماری طرف پلٹ انیں۔ اس کے بعد امام (ع) نے اس آیت کی تلاوت کی: "فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهیم" اس کے بعد فرمایا: ال محمد (ص)، ال محمد (ص)، پھر فرمایا: "ہماری جانب، ہماری جانب"

22_ "عن ابی جعفر (ع) قال: ... ان ابانا ابراہیم (ع) ... قال: "فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهیم" اما انه لم یقل الناس کلہم، انتم اولئک رحمکم اللہ ... و ینبغی للناس ... ان یلقونا انما کنا نحن الالداء علی اللہ؛ (3) حضرت امام محمد باقر (ع) سے منقول ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: بے شک ہمارے باپ ابراہیم (ع) نے فرمایا: "فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهیم" انہوں نے یہ تمام لوگوں کے بارے میں نہیں کہا؟ حضرت ابراہیم (ع) کے کلام سے مراد آپ لوگ (شیعہ) ہیں۔ اور لوگوں کو چاہیے کہ ہم جہاں بھی ہوں ہم سے ملیں، ہم ہی خدا کی طرف ہدایت و راہنمائی کرنے والے ہیں"

23_ "قال الصادق (ع) فی تفسیر وقولہ تعالیٰ: "و ارزقہم من الثمرات": هو ثمرات القلوب؛ (4) حضرت امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ آپ (ع) نے خداوند تعالیٰ کے قول: "و ارزقہم من الثمرات" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ان ثمرات سے مراد ثمرات قلب ہے۔

- (1) تفسیر عیاشی ج 2، ص 234، ح 41؛ نور الثقلین ج 2، ص 551، ح 115۔
 (2) تفسیر عیاشی ج 2، ص 234، ح 43، تفسیر برہان ج 2، ص 320 ح 14۔
 (3) تفسیر عیاشی ج 2، ص 234 ح 41؛ نور الثقلین ج 2، ص 551 ح 115۔
 (4) عوالی اللہالی، ج 2، ص 96، ح 257؛ نور الثقلین ج 2، ص 551 ح 117

138

ائمہ (ع) :

ائمہ (ع) کے فضائل 21، 22

ابراہیم (ع) :

مکہ میں ابراہیم (ع) کی نسل کا اباد ہونا 1، 2، 3، 18؛ ابراہیم (ع) کا تضرع 8؛ نسل ابراہیم (ع) کے لئے توفیق کی دعا 16؛ نسل ابراہیم (ع) کی محبوبیت کی دعا 10، 12، 23؛ ابراہیم (ع) کے لئے نعمت کی دعا 14؛ ابراہیم (ع) کی دعا 8، 10، 12، 14، 15، 16، 23؛ نسل ابراہیم (ع) کی شکر گذاری 16؛ ابراہیم (ع) کے فضائل 8؛ مکہ میں نسل ابراہیم (ع) کو اباد کرنے کا فلسفہ 3؛ ابراہیم (ع) کا قصہ 20؛ ابراہیم (ع) کے زمانے میں نماز 5؛ نسل ابراہیم سے مراد 19

اسماعیل (ع) :

اسماعیل (ع) کو مکہ میں اباد کرنا 20

اطاعت:

ائمہ (ع) کی اطاعت کی اہمیت 21

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا فلسفہ 17

اماکن:

اماکن کی قدر و منزلت 9؛ اماکن کا کردار 11

اولاد :

اولاد کے لئے دعا 12،14

توفیقات:

شکر گذاری کی توفیق کی دعا 16؛ عبادت کی توفیق کا پیش خیمہ 11

دعا :

دعا کے اثرات 13؛ دعا میں تضرع 8

روایت: 18،19،20،21،22،23

روح:

روح میں موثر عوامل 13

شرعی فریضہ:

اہم ترین شرعی فریضہ 4

شکر :

نعمت کے شکر کی اہمیت 16،17

شیعہ

شیعوں کے فضائل 22

عبادت :

عبادت خدا کی اہمیت 3،7

کعبہ:

کعبہ کے نزدیک عبادت کی فضیلت 9؛ کعبہ کے نزدیک نماز کی فضیلت 9

مکہ :

مکہ کی اہمیت 9؛ تاریخ مکہ 6؛ مکہ میں توحید 6؛ مکہ

139

کی اقتصادی رونق کی دعا 15 مکہ سے لوگوں کی محبت کے لئے دعا 15 اہل مکہ کے لئے نعمت کی دعا 14 مکہ کی

اجتماعی حیثیت 6؛ مکہ کی اب و ہوا 2،18

نماز :

نماز قائم کرنے کی اہمیت 3؛ نماز کی اہمیت 4؛

تاریخ نماز 5

ہاجرہ:

ہاجرہ کو مکہ میں اباد کرنا 20

ہجرت :

ہجرت کا فلسفہ 7

تفسیر راہنما جلد 9

رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُغْلِي وَمَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ (۳۸)

پروردگار ہم جس بات کا اعلان کرتے ہیں یا جس کو چھپاتے ہیں تو سب سے باخبر ہے اور اللہ پر زمین و آسمان میں کوئی

چیز مخفی نہیں رہ سکتی۔

- 1_ اپنی دعا میں حضرت ابراہیم (ع) کا ظاہر و باطن کے بارے میں خداوند متعال کے وسیع علم کا اعتراف کرنا۔
رَبَّنَا اَنْتَ تَعْلَمُ مَا نَخْفِیْ وَ مَا نَعْلُنْ
- 2_ انسان کی نیتوں، محرکات، افکار، ظاہری اور باطنی اعمال کا خداوند متعال کی دسترس میں ہونا۔
رَبَّنَا اَنْتَ تَعْلَمُ مَا نَخْفِیْ وَ مَا نَعْلُنْ
- 3_ خدا کی بارگاہ میں دعا کے ادب میں سے ایک اس کی صفات (کمال و جلال) کا ذکر کرنا ہے۔
رَبَّنَا اَنْتَ تَعْلَمُ مَا نَخْفِیْ وَ مَا نَعْلُنْ
- 4_ دعا کے وقت مشکلات اور حاجات کو زبان پر جاری کرنا، عرض حاجت کا حسن ہے۔
رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ اَمْنًا... رَبَّنَا اِنِّیْ... بِوَادٍ غَیْرِ ذِی زَرْعٍ... رَبَّنَا اَنْتَ تَعْلَمُ مَا نَخْفِیْ وَ مَا نَعْلُنْ
- 5_ تمام کائنات (اسمان و زمین کی مخلوقات) خداوند متعال کے علم کی حدود میں اور اس کے حضور حاضر ہے۔

140

وما یخفی علی اللہ من شیء فی الارض ولا فی السَّماءِ
6_ کائنات کی کسی بھی شے کا خداوند متعال سے مخفی نہ ہونا، اس کے ظاہر و باطن سے آگاہ ہونے کی دلیل ہے۔
وما یخفی علی اللہ من شیء فی الارض ولا فی السَّماءِ
ہو سکتا ہے جملہ "وما یخفی علی اللہ... " آیت مجیدہ کے پہلے حصے (اَنْتَ تَعْلَمُ...) کی علت بیان کر رہا ہو۔

ابراہیم (ع) :

ابراہیم کا اقرار 1؛ ابراہیم (ع) کی دعا 1

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے علم غیب کے دلائل 6؛ اللہ تعالیٰ کا مخلوقات کے بارے میں علم 5، 6؛ اللہ تعالیٰ کا علم غیب 1؛ اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت 5؛ اللہ تعالیٰ کے علم غیب کی وسعت 2

انسان :

انسان کا عمل 2

دعا:

دعا کے ادب 3؛ 4؛ دعا میں اسما و صفات 3؛ دعا میں حاجت بیان کرنا 4

نیت:

نیت کا علم 2

شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق جیسی اولاد عطا کی ہے کہ بیشک میرا پروردگار عادل کا سننے والا ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِی الْکَبِیْرَ اِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَاءِ (۳۹)

1_ حضرت ابراہیم (ع) نے بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے کی وجہ سے خداوند متعال کی حمد و ستائش کی۔
الحمد لله الذی وهب لی الکبر اسمعيل و اسحق

141

2_ حمد و ستائش خداوند کے لئے مخصوص اور وہی اس کے لائق ہے۔

الحمد لله

3_ ہر چیز کی ستائش و تعریف، خداوند متعال ہی کی ستائش و تعریف ہے۔*

الحمد لله

"الحمد" میں الف لام جنس کے لئے ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ حمد سے مراد یہ ہے کہ ہر قسم کی ستائش و تعریف کی

باز گشت خداوند متعال ہی کی جانب ہوتی ہے۔ چونکہ کسی چیز میں موجود کمال کی وجہ سے ہی اس کی تعریف کی جاتی ہے اور ہر کمال اور خوبی خداوند متعال کی جانب سے ہے۔

4_ اسماعیل (ع) اور اسحاق (ع)، حضرت ابراہیم (ع) کے فرزند اور خدا کی جانب سے ان کے لئے ہدیہ تھے۔ الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق

5_ اہم اور غیر متوقع نعمات اور عطائوں پر خدا وند متعال کی حمد و ستائشے، ایک لازمی اور قابل قدر کام ہے۔ الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق

6_ خدا وند متعال کی حمد و ستائشے کرتے وقت نعمتوں کو شمار کرنا اور زبان سے انہیں یاد کرنا ایک پسندیدہ فعل ہے جو اداب دعا میں سے ہے۔

الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق

7_ اولاد کا وجود خدا کی نعمت ہے جو حمد و ستائشے کے لائق ہے۔ الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق

8_ حضرت اسماعیل (ع) کی ولادت حضرت اسحاق (ع) سے پہلے ہوئی تھی اور وہ عمر میں ان سے بڑے تھے۔ وہب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق

اس آیت مجیدہ اور اسی جیسی دوسری آیات میں اسحاق (ع) سے پہلے اسماعیل (ع) کے ذکر سے ان کی عمر میں تقدم ظاہر ہوتا ہے اور تاریخ بھی اس بات کی تائید کرتی ہے۔

9_ حتیٰ بڑھاپے اور طبیعی اسباب کے اثرات سے مایوسی کی صورت میں بھی انسان کے صاحب اولاد ہونے میں دعا کا مؤثر ہونا۔

الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربی لسمیع الدعائ

10_ بڑھاپے اور طبیعی اسباب کے اثرات سے مایوسی کی صورت میں بھی خداوند متعال کے ارادے اور مشیت سے انسان کے صاحب اولاد ہونے کا ممکن ہونا۔

الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربی لسمیع الدعائ

142

11_ حضرت ابراہیم (ع) کا حضرت اسماعیل (ع) اور حضرت اسحاق (ع) کی ولادت سے پہلے خدا وند متعال سے اولاد کی دعا کرنا۔

الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربی لسمیع الدعائ

12_ حضرت اسحاق (ع) اور حضرت اسماعیل (ع)، حضرت ابراہیم (ع) کی دعا کے قبول ہونے کا نتیجہ تھے۔ الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربی لسمیع الدعائ

13_ حضرت ابراہیم (ع) بڑھاپے تک اولاد سے محروم اور طبیعی اور عام طریقے سے صاحب اولاد ہونے سے مایوس تھے۔

الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربی لسمیع الدعائ

14_ انسان کی ضروریات اور تقاضوں کے پورا ہونے میں طبیعی اسباب کے ساتھ ساتھ دعا کا بھی مؤثر ہونا۔

الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربی لسمیع الدعائ

15_ طبیعی اور عام طریقے سے مایوس ہو جانے والوں کے لئے اپنے مقصود تک رسائی کی واحد امید، دعا ہے۔

الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربی لسمیع الدعائ

16_ خدا وند متعال دعا کا سننے اور قبول کرنے والا ہے۔

ان ربی لسمیع الدعائ

ابراہیم (ع) :

ابراہیم (ع) کی دعا کا قبول ہونا 12؛ ابراہیم (ع) کا حمد و ثنا کرنا 1؛ ابراہیم (ع) کی دعا 11؛ ابراہیم (ع) کے بڑے

بیٹے 8؛ ابراہیم (ع) کی اولاد 12؛ ابراہیم (ع) کا صاحب اولاد ہونا 12، 13؛ ابراہیم (ع) کی مایوسی 13

اسحاق (ع) 4:

اسحاق (ع) کی تاریخ ولادت 8؛ اسحاق (ع) کی ولادت 11

اسماعیل (ع) 4:

اسماعیل (ع) کی تاریخ ولادت 8؛ اسماعیل (ع) کی ولادت 11

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے ارادے کے اثرات 10؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے اثرات 10؛ اللہ تعالیٰ سے مختص چیزیں 2؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں

کا بیان 6؛ اللہ تعالیٰ کا سننا 16؛ اللہ تعالیٰ کی عطائیں 4؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں 7

امید واری :

امید واری کا پیش خیمہ 15

انسان :

انسان کی ضروریات کا پورا ہونا 14

بڑھاپا:

143

بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونا 1، 9، 10، 13

حمد:

حمد خدا 1، 2، 3؛ حمد خدا کی اہمیت 5، 7؛ حمد خدا کے اداب 6

دعا :

دعا کے اثرات 9، 14؛ دعا کے اداب 6؛ دعا کا فلسفہ 15؛ دعا قبول کرنے والا 16

شکر نعمت کی اہمیت: 7

ضروریات :

ضروریات کے پورا ہونے میں موثر عوامل 14

طبیعی عوامل :

طبیعی عوامل کا کردار 14

عمل :

پسندیدہ عمل 5، 6

مایوسی :

طبیعی عوامل سے مایوسی 9، 10، 15

موجودات :

موجودات کی مدح 3

نعمت :

اولاد کی نعمت 7

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاء (٤٠)

پروردگار مجھے اور میری ذریت میں نماز قائم کرنے والے قرار دے اور پروردگار میری دعا کو قبول کر لے۔

1_ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے لئے خداوند عالم سے نماز قائم کرنے کی توفیق طلب کی _

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ

2_ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنی اولاد کے لئے خداوند عالم سے نماز قائم کرنے کی توفیق طلب کی _

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي

3_ دوسرے الہی فرائض کی نسبت، فریضہ نماز کی اہمیت اور بلند مقام و مرتبہ _

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي

4_ حضرت ابراہیم (ع) کا پروردگار کی بارگاہ میں اپنے اور اپنی اولاد کے لئے معاشرے میں فریضہ نماز کو احیاء کرنے کی توفیق پانے کے لئے دعا کرنا۔

144

رَبِّ اجْعَلْنِي مَقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي

یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے نماز پڑھنے کی دعا نہیں کی بلکہ نماز قائم کرنے کی دعا کی ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

5_ حضرت ابراہیم (ع) کو فریضہ نماز اور اسے معاشرے میں احیاء کرنے کی شدید خواہش ہونا۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مَقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي

"نماز پڑھنے" کے بجائے "نماز قائم کرنے" کی تعبیر سے مندرجہ بالا مطلب ظاہر ہوتا ہے۔

6_ معاشرے میں فریضہ نماز کا احیاء، ایک انتہائی اہم اور قابل قدر کام ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مَقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي

چونکہ حضرت ابراہیم (ع) بزرگ انبیاء (ع) میں سے ہیں لہذا ان کے معاشرے میں احیائے نماز کے لئے توفیق طلب کرنے سے مندرجہ بالا مفہوم حاصل ہوتا ہے۔

7_ حضرت ابراہیم (ع) کا اقامہ نماز کی دعا کے قبول ہونے کے لئے خداوند عالم سے التماس کرنا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ دَعَائِي

8_ دعائوں کی قبولیت کے لئے دعا کرنا، اداب دعا میں سے ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ دَعَائِي

9_ دعا کی استجابیت اور بندوں کی درخواستوں کی قبولیت، ربوبیت الہی کا تقاضا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ دَعَائِي

ابراہیم: (ع)

حضرت ابراہیم (ع) کا نماز کو اہمیت دینا 1، 2، 4، 5، 7؛ حضرت ابراہیم (ع) کی دعا 1، 2، 4؛ حضرت ابراہیم (ع) کی دعا

کا قبول ہونا 7

اقدار: 6

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اثرات 9

اولاد:

توفیق اولاد کی دعا 2

دعا:

دعا قبول ہونے کے عوامل 9؛ دعا کی استجابیت 8؛ دعا کے اداب 8

شرعی فریضہ:

اہم ترین شرعی فریضہ 3

نماز:

نماز قائم کرنے کی اہمیت 3، 6؛ نماز قائم کرنے کی توفیق کی دعا 1، 2، 4؛ نماز قائم کرنے کی قدر و منزلت 6؛ نماز کی

اہمیت 1، 2، 4

145

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (٤١)

پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنین کو اس دن بخش دینا جس دن حساب قائم ہوگا۔

انسان :

انسانوں کا اخروی حساب و کتاب 9; انسانوں کی معنوی ضروریات 7

اولاد :

اولاد کے لئے دعا 6

باپ :

باپ کے لئے استغفار 1

دعا:

147

دعا کے ادب 10; دوسروں کے لئے دعا 3; دوسروں کے لئے دعا کی قدر و منزلت 4; دعا میں اولویت 10

ضروریات:

مغفرت کی ضرورت 7

عمل :

پسندیدہ عمل 4

قیامت :

قیامت کی خصوصیات 8; قیامت کے مواقف 9;

قیامت میں حساب کتاب 8; قیامت میں بخشش 1

ماں:

ماں کے لئے استغفار 1

مغفرت :

اخروی مغفرت کی اہمیت 7

مؤمنین 5:

مؤمنین کے لئے استغفار 1

موحدین 5:

تفسیر راہنما جلد 9

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ (٤٢)

اور خبردار خدا کو ظالمین کے اعمال سے غافل نہ سمجھ لینا کہ وہ انہیں اس دن کے لئے مہلت دے رہا ہے جس دن آنکھیں خوف سے پتھرا جائیں گی۔

1_ خداوند عالم کا ظالموں کو ظلم اختیار کرنے کی بری عاقبت کے بارے میں متنبہ کرنا۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ

2_ ظالموں کے اعمال سے خداوند عالم کو غافل جاننا، ایک باطل خیال ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ

3_ ظالمین، خداوند عالم کے پھندے میں ہیں اور انکی چال چلن پر اس کی گہری نظر ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ

4_ خداوند عالم کے ظالموں کے اعمال سے کامل طور پر

148

اگاہ ہونے اور قیامت کے دن ان کے سزا پانے کی طرف توجہ سے انسان کا ظلم و تعدی سے محفوظ رہنا۔
 ولا تحسبن الله غفلاً عما يعمل الظلمون انما يوخرهم ليوم تشخص فيه الا بصر
 5_ ظالموں کی اصلی سزا کو قیامت کے دن ٹک مؤخر کرنا ، الہی سنتوں میں سے ہے۔
 ولا تحسبن الله غفلاً عما يعمل الظلمون انما يوخرهم ليوم تشخص فيه الا بصر
 6_ قیامت کے دن ظالموں کا خوف کی شدت سے مہیوت اور انکی انکھوں کا خیرہ ہو جانا۔
 ولا تحسبن الله غفلاً عما يعمل الظلمون انما يوخرهم ليوم تشخص فيه الا بصر
 7_ سزا کو مزید شدید کرنے کے لئے خداوند عالم کی جانب سے قیامت کے دن ٹک ظالموں کی سزا کو مؤخر کیا جانا۔
 ولا تحسبن الله غفلاً عما يعمل الظلمون انما يوخرهم ليوم تشخص فيه الا بصر
 یہ کہ خداوند عالم نے ظالمین کی سزا کو ایک سخت اور ہولناک دن ٹک مؤخر کر دیا ہے اس سے ان کی سزا میں شدت کی حکایت ہوتی ہے۔ چونکہ اگر یہ سزا دنیا میں دی جاتی تو اس قدر سخت نہ ہوتی۔ اس بناء پر ظالموں کی سزا میں تاخیر ان کے فائدے میں نہیں ہے۔
 8_ قیامت کے دن ظالموں کی سزا بہت ہی شدید اور ہولناک ہو گی۔
 ولا تحسبن الله غفلاً عما يعمل الظلمون انما يوخرهم ليوم تشخص فيه الا بصر
 9_ ظالموں کے ظلم و ستم کے مقابلے میں خداوند متعال کا پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی دینا۔
 ولا تحسبن الله غفلاً ... انما يوخرهم ليوم تشخص فيه الا بصر
 مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب آیت میں مخاطب پیغمبر اکرم (ص) ہوں۔
 10_ قیامت ، خوف کی شدت اور اس کے ہولناک ہونے کی وجہ سے انکھوں کے کھلا رہ جانے کا دن ہے۔
 ليوم تشخص فيه الا بصر

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) اور ظالمین 9; انحضرت (ص) کو تسلی 9

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ اور ظالمین 2; اللہ تعالیٰ اور غفلت 2 ; اللہ تعالیٰ کی سنتیں 5; اللہ تعالیٰ کی نظارت 3; اللہ تعالیٰ کے انذار 1

ذکر :

اللہ تعالیٰ کے علم غیب کا ذکر 4; ذکر کے اثرات 4

سزا :

149

اخروی سزا کے مراتب 8

الہی سنتیں :

مہلت دینا الہی سنت ہے 5

ظالمین :

ظالمین کا اخروی خوف 6; ظالمین کا انذار 1; ظالمین قیامت کے دن 6; 7; ظالمین کو مہلت دینا 5; ظالمین کی اخروی

سزا 8; ظالمین کی سزا میں تاخیر کا فلسفہ 7; ظالمین کی سزا میں شدت 7; ظالمین کی سزا 5

عذاب :

اہل عذاب 8; شدید عذاب 8

عقیدہ :

باطل عقیدہ 2

قیامت:

قیامت کی خصوصیات 8: قیامت کے احوال 10: قیامت میں انکھوں کا کھلا رہ جانا 6، 10: قیامت میں ڈر 10

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْنَدْتُهُمْ هَوَاءَ (٤٣)

سر اٹھائے بھاگے چلے جارہے ہوں گے اور پلکیں بھی نہ پلٹتی ہوں گی اور ان کے دل دہشت سے ہوا پورے ہوں گے۔

- 1_ ظالمین قیامت کے دن ذلت و خوف کی حالت میں سر اٹھائے ، انکھیں لگائے اور دوڑتے ہوئے محسوس ہوں گے۔
ولا تحسبن الله غفلاً عما يعمل الظلمون... مهطعين مقنعى رء وسهم
"اهطاع" خوف کی حالت میں تیز تیز چلنے کو کہتے ہیں اور "اقناع" سے مراد ذلت و خواری کی حالت میں سر اٹھانا اور انکھیں کسی چیز پر لگا دینا ہے (لسان العرب)۔
- 2_ قیامت کے دن ظالمین، وحشت سے انکھوں کی پلکوں کو بلانے سے عاجز اور ان کے دل تدبیر اور چارہ جوئی سے عاری ہو جائیں گے۔
يعمل الظلمون... لا يرتد اليهم طرفهم و افندتهم هوائ
- 3_ قیامت کے دن ظالموں کا ناقابل بیان خوف، اضطراب اور حیرت سے دوچار ہوجانا۔

150

- يعمل الظلمون... مهطعين مقنعى رء وسهم لا يرتد اليهم طرفهم و افندتهم هوائ
- 4_ ظلم ایک عظیم اور ناقابل بخشش گناہ ہے جو قیامت میں سخت عذاب الہی کا موجب بنے گا۔
يعمل الظلمون... ليوم تشخص فيه الا بصر_ مهطعين مقنعى رء وسهم لا يرتد اليهم طرفهم و افندتهم هوائ
 - 5_ انسان کا قیامت میں جسم اور روح کے ساتھ حاضر ہونا۔
ليوم تشخص فيه الا بصر_ مهطعين مقنعى رء وسهم لا يرتد اليهم طرفهم و افندتهم هوائ

خوف:

اخروی خوف کے مراتب 3

سزا:

اخروی سزا کے مراتب 4

ظالمین:

ظالمین کا اخروی حشر، 1: ظالمین کا اخروی خوف 1،

3: ظالمین کی اخروی جلد بازی 1: ظالمین کا اخروی عجز 2: ظالمین کی انکھوں کا حیرت زدہ ہونا 1، 2، 3: ظالمین کی اخروی

ذلت 1: ظالمین قیامت کے دن 1، 2، 3: ظالمین کے اخروی خوف کے اثرات 2

ظلم :

ظلم کا گناہ 4: ظلم کی سزا 4

عذاب :

اُخروی عذاب کے اسباب 4

قیامت:

قیامت کا ہول 1، 2، 3: قیامت میں انکھوں کا حیرت زدہ ہوجانا 1، 2، 3

کبیرہ گناہ: 4

گناہ:

ناقابل بخشش گناہ 4

معاد:

جسمانی معاد 5: روحانی معاد 5

وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخْرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُحِبُّ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرَّسُولَ وَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلِ مَا لَكُم مِّنْ زَوَالٍ (٤٤)

اور آپ لوگوں کو اس دن سے ڈرائیں جس دن ان تک عذاب آجائے گا تو ظالمین کہیں گے کہ پروردگار ہمیں تھوڑی مدت کے لئے پلٹادے کہ ہم تیری دعوت کو قبول کر لیں اور تیرے رسولوں کا اتباع کر لیں تو جواب ملے گا کہ کیا تم نے اس سے پہلے قسم نہیں کھائی تھی کہ تمہیں کسی طرح کا زوال نہ ہوگا۔

1_ پیغمبر اکرم (ص) لوگوں کو خوفناک عذاب کے نزول سے انذار اور ڈرانے پر مامور تھے۔

وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ... رَبَّنَا خَرْن

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ جب "العذاب" سے دنیوی عذاب (استیصال) مراد ہو۔ رسولوں کی دعوت کو قبول کرنے کے لئے مہلت کی درخواست (رَبَّنَا أَخْرْنَا) و نتبع الرسل بھی اس مطلب کی تائید کرتی ہے۔

2_ پیغمبر اسلام (ص) کی رسالت کا عالمی اور وسیع ہونا۔

وَأَنْذِرِ النَّاسَ

3_ تباہ کنندہ دنیوی عذاب دیکھ کر ظالموں کا خداوند عالم کی دعوت کو قبول کرنے اور انبیاء الہی کی پیروی کے لئے مہلت طلب کرنا۔

يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخْرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نَحْبِ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرَّسُولَ

4_ ظالم لوگ، قیامت کے دن عذاب دیکھ کر خداوند

عالم کی دعوت کا جواب دینے اور انبیاء الہی کی پیروی کرنے کے لئے تھوڑی مدت کی مہلت طلب کریں گے۔ *

يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخْرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نَحْبِ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرَّسُولَ

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "یوم یا تیہم العذاب" سے قیامت کا دن مراد ہو نہ کہ استیصال کرنے والا (تباہ کنندہ) عذاب۔

5_ خدا اور اس کے رسول، لوگوں کو زندگی کی فرصتوں اور اسکے وسائل سے (اپنی) ہدایت اور دینداری کے لئے صحیح فائدہ اٹھانے اور کافی حد تک بہرہ مند ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔

وَأَنْذِرِ النَّاسَ... فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخْرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نَحْبِ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرَّسُولَ

6_ خدا کی دعوت کو قبول کرنا، انبیاء الہی کے راستے کی پیروی کرنا اور ان کے فرامین کے مطابق عمل کرنا، عذاب الہی سے محفوظ رہنے کا موجب بنتا ہے۔

وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخْرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نَحْبِ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرَّسُولَ

7_ ظلم ایک ناقابل بخشش گناہ ہے اور اس کا نتیجہ دنیوی عذاب ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهُ غَفْلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ... وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا

8_ عذاب استیصال کے نزول کے وقت ظالموں کے مہلت مانگنے پر خداوند عالم کی جانب سے ان کی سرزنش ہونا۔

يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا... وَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلِ مَا لَكُم مِّنْ زَوَالٍ

9_ ظالموں کا دنیا میں اپنی طاقت کے مستحکم اور ناقابل زوال ہونے کی قسم کھانا۔

الَّذِينَ ظَلَمُوا... وَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلِ مَا لَكُم مِّنْ زَوَالٍ

10_ عذاب دیکھ کر خداوند متعال سے اسلام قبول کرنے اور پیغمبر اسلام (ص) کی پیروی کرنے کے لئے مہلت طلب کرنے میں ظالم لوگ سچے نہیں ہیں۔

يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخْرْنَا... وَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلِ مَا لَكُم مِّنْ زَوَالٍ

ظالموں کے مہلت طلب کرنے پر خداوند عالم نے انہیں جواب دیتے ہوئے فرمایا: "تم لوگ روشن دلائل اور آیات کے باوجود اپنے ناقابل زوال ہونے پر تاکید کرتے تھے۔ اس جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر خدا، انہیں مہلت دے دے تو بھی وہ اپنے باطل راستے کو جاری رکھیں گے۔"

11_ ظالموں کا دنیوی عذاب کے یقینی ہو جانے کے بعد توبہ کرنا اور پشیمان ہونا ناقابل قبول اور بے نتیجہ ہے۔
یوم یا تیہم العذاب فیقول الذین ظلموا ربنا خرنا... ولم تکنوا قسمتم من قبل ما لکم من زوال

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کی دعوتیں 5; انحضرت (ص) کی رسالت 1; انحضرت (ص) کی رسالت کا عالمی ہونا 2; انحضرت (ص)

کے انذار 1

اطاعت:

انبیاء کی اطاعت 3، 4; انبیاء کی اطاعت کے اثرات 6; خدا کی اطاعت کے اثرات 6

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی دعوتیں 5; اللہ تعالیٰ کی دعوتوں کو قبول کرنا 3، 4; اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرزنش 8

انذار :

عذاب استیصال سے انذار 1

توبہ :

بے نتیجہ توبہ 11

دنیا کی طرف بازگشت

دنیا کی طرف بازگشت کی درخواست 4

دینداری:

دینداری کی دعوت 5

ظالمین :

ظالمین عذاب کے وقت 3، 8، 10، 11 ; ظالمین قیامت میں 4; ظالمین کا مہلت طلب کرنا 8، 10 ; ظالمین کو مہلت دینے کا

فلسفہ 3، 4; ظالمین کی توبہ قبول نہ ہونا 11; ظالمین کی دروغ گوئی 10; ظالمین کی سرزنش 8; ظالمین کی فکر 9; ظالمین کی

قسم 9; ظالمین کا اخروی عذاب 4; ظالمین کی قدرت 9

ظلم :

ظلم کا دنیوی عذاب 7; ظلم کا گناہ 7; ظلم کے اثرات 7

عذاب :

دنیوی عذاب کے موجبات 7; عذاب استیصال 3; عذاب سے محفوظ رہنے کے موجبات 6

فرصت :

فرصت سے استفادہ 5

گناہ :

ناقابل بخشش گناہ 7

لوگ:

لوگوں کو انذار 1

مادی وسائل :

مادی وسائل سے استفادہ 5

ہدایت:

ہدایت کی طرف دعوت 5

وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمْ الْأَمْثَالَ (٤٥)
اور تم تو انھیں لوگوں کی مکانات میں ساکن تھے جنھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا اور تم پر واضح تھا کہ ہم نے ان کے
ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے اور ہم نے تمھارے لئے مثالیں بھی بیان کر دی تھیں۔

- 1_ خداوند عالم کا ان ظالموں کی سرزنش کرنا کہ جو اپنے سے پہلے والے ظالموں کے عذاب اور الہی مثالوں سے عبرت
اور سبق حاصل نہیں کرتے۔
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسہم وتبیّن لکم کیف فعلنا بہم و ضربناکم الا مثال
- 2_ زمانہ بعثت کے ظالم لوگ، رفتار و کردار میں سابقہ اقوام کے ظالموں جیسے ہی تھے۔
وسکنتم فی مسکن الذین ظلمو
- 3_ سابقہ دور میں ہلاک ہونے اور عذاب دیکھنے والے ظالموں کی تاریخ، عبرت انگیز اور سبق آموز ہے۔
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسہم وتبیّن لکم کیف فعلنا بہم و ضربناکم الا مثال
- 4_ عذاب الہی میں مبتلا ہونے والی اقوام کی سر نوشت سے سبق حاصل کرنا ضروری ہے۔
ا ولم تکونوا ... وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسہم وتبیّن لکم کیف فعلنا بہم و ضربناکم الا مثال
- 5_ گذشتہ اقوام اور معاشروں کا ظلم اختیار کرنے کی وجہ سے خداوند عالم کی طرف سے عذاب اور ہلاکت سے دوچار ہونا
—
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسہم وتبیّن لکم کیف فعلنا بہم و ضربناکم الا مثال
- 6_ ظلم اختیار کرنا، دنیا میں خدا کی جانب سے سزا اور

155

- ہلاکت کا موجب بنتا ہے۔
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسہم ... و ضربناکم الا مثال
- 7_ اپنے آپ پر ظلم کے باعث دنیا میں ہلاکت اور الہی سزا سے دوچار ہونا۔
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسہم ... و ضربناکم الا مثال
 - مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "ظلموا ا نفسہم" سے اپنے آپ پر ظلم مراد ہو نہ دوسروں پر ظلم جیسا کہ
آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے۔
 - 8_ کفر اختیار کرنا اور انبیائے الہی کو جھٹلانا، اپنے آپ پر ظلم ہے اور اس کا نتیجہ خود انسان کو دیکھنا پڑتا ہے۔
نجد دعوتک وتنبع الرسل ... وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسہم
 - 9_ گذشتہ زمانے کے ظالموں کے اثار، عبرت امیز اور سبق آموز ہیں۔
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسہم ... و ضربناکم الا مثال
 - مندرجہ بالا مطلب میں جملہ "وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسہم" ... "میں" "مساکن" کو باقی رہ جانے والے اثار سے کنایہ
کے طور پر لیا گیا ہے۔
 - 10_ انسانی معاشروں اور اقوام پر الہی سنتوں و قوانین کی حاکمیت کا ناقابل استثنیٰ اور مساوی ہونا۔
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ... وتبیّن لکم کیف فعلنا بہم و ضربناکم الا مثال
 - 11_ پوری تاریخ کے دوران ظالموں کی زندگی کے طور طریقوں اور موقف کا ایک جیسا ہونا۔
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسہم ... و ضربناکم الا مثال
 - ممکن ہے جملہ "وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ... " میں مسکن اور سکونت سے گذشتہ ظالموں کی جائے سکونت اور مکان
مراد نہ ہو بلکہ بطور کنایہ ان کا ہم عقیدہ اور ہم قدم ہونا اور ان کے طور طریقوں کو قبول کرنا مراد ہو۔
 - 12_ تاریخ بشر میں ظلم کو طولانی سابقہ حاصل ہے۔
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسہم ... و ضربناکم الا مثال
 - 13_ انسان کی ہدایت اور سبق آموزی میں تاریخی مثالوں اور عینی نمونوں کا موثر کردار ادا کرنا۔
وتبیّن لکم کیف فعلنا بہم و ضربناکم الا مثال
 - 14_ ظالموں پر عذاب نازل کرنے سے پہلے خداوند عالم کا ان پر اتمام حجت کرنا۔

یوم یا تیہم العذاب... وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسہم وتبین لکم کیف فعلنا بہم وضرینالکم الا مثال

156

یہ جو خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ "تم پر ظاہر ہو گیا تھا کہ ہم نے انکے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا" (وتبین لکم کیف فعلنا بہم) ہو سکتا ہے یہ خداوند عالم کی جانب سے عذاب نازل ہونے سے پہلے تمام ظالموں پر اتمام حجت کو بیان کرنے کے لیئے ہو۔ بالخصوص خدا نے یہ کلام ظالموں کی جانب سے مہلت طلب کرنے کے بعد نازل کیا ہے۔
15_ سزا یافتہ ظالموں کی سرگزشت، سبق آموز اور قابل مثال قصے بیان کرنا قرآنی موضوعات میں سے ایک موضوع ہے

وسکنتم فی مسکن الذین... وتبین لکم کیف فعلنا بہم وضرینالکم الا مثال

16_ عصر بعثت کے لوگ، خداوند عالم کی جانب سے گزشتہ زمانے کی ظالم اقوام کی ہلاک کنندہ سزائوں سے آگاہ تھے۔
الذین ظلموا ا نفسہم وتبین لکم کیف فعلنا بہم وضرینالکم الا مثال
17_ خداوند عالم سے کفر اختیار کرنے اور اس کے انبیاء (ع) کی پیروی نہ کرنے کے سبب سزا دینا، الہی سنتوں میں سے ہے۔
وا نذر الناس... نجب دعوتک ونتبّع الرسل... کیف فعلنا بہم وضرینالکم الا مثال

امتیئیں :

امتوں کے ظلم کے اثرات 5؛ امتوں کے انجام سے عبرت 4؛ امتوں کے عذاب کے اسباب 5

انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) کو جھٹلانے کے اثرات 8

اپنے اپ :

اپنے اپ پر ظلم کے اثرات 7؛ اپنے اپ پر ظلم کے موارد 8

تاریخ :

تاریخ سے عبرت 13؛ تاریخ کے فوائد 13

الہی سنتیں:

کیفر و سزا کی الہی سنت 17

ظالمین:

صدر اسلام کے ظالمین 2؛ ظالمین پر اتمام حجت 14؛ ظالمین سے عبرت 9؛ ظالمین سے نمٹنے کا طریقہ 11؛ ظالمین کا عذاب

14؛ ظالمین کی سرزنش 1؛ ظالمین کی سزا سے عبرت 1؛ ظالمین کے آثار قدیمہ 9؛ ظالمین کے انجام سے عبرت 3؛ ظالمین

کے انجام کا بیان 15؛ ظالمین میں توافق 2، 11

ظلم :

ظلم کے اثرات 6؛ ظلم کی تاریخ 12

عبرت :

عبرت کا پیش خیمہ 13؛ عبرت کے عوامل 3، 4، 9

عذاب :

157

اہل عذاب سے عبرت 4

عصیان :

انبیاء (ع) سے عصیان کی سزا 17

قرآن کریم :

قرآن کریم کی تعلیمات 15؛ قرآن کریم کی مثالیں 15؛ قرآن کریم کے قصے 15

کفر :

دنیوی کفر کے موجبات 7،6

گزشتہ اقوام:

گزشتہ اقوام کی ہلاکت 16

لوگ:

عصر بعثت کے لوگوں کا آگاہ ہونا 16

مثال :

مثال کے فوائد 13

معاشرہ :

معاشرے کی اجتماعی آفات کی پہچان 5

ناقابلِ عبرت لوگ

ان کی سرزنش 1

ہدایت :

ہدایت کا پیش خیمہ 13

ہلاکت :

ہلاکت کے موجبات 7،6

تفسیر راہنما جلد 9

وَقَدْ مَكْرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ (٤٦)

اور ان لوگوں نے اپنا سارا مکر صرف کر دیا اور خدا کی نگاہ میں ان کا سارا مکر ہے اگرچہ ان کا مکر ایسا تھا کہ اس سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں۔

1_ تاریخ میں گزرنے والے ظالموں کی طرف سے زبردست اور فراوان مکرو حیلے اختیار کرنے کے باوجود، خداوند عالم کی جانب سے ان کو دنیوی ہلاکت و عذاب سے دوچار کرنا۔
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ... و قد مکروا مکرم ... وان کان مکرم لتزول منه الجبال

158

2_ خداوند عالم، ظالموں کے تمام حیلوں اور چالوں سے مکمل آگاہی رکھتا ہے۔

و قد مکروا مکرم و عندالله مکرم

3_ انسان اپنی استعداد اور وسائل سے جس قدر بھی فائدہ اٹھائے پھر بھی وہ خدا وند عالم کی لامتناہی قدرت کے سامنے عاجز ہے۔

و قد مکروا مکرم و عندالله مکرم وان کان مکرم لتزول منه الجبال

4_ معاشرے کے ظالموں کی طرف سے اختیار کیے جانے والے مختلف مکرو حیلوں اور کوہ شکن تدبیروں کے مقابلے میں خداوند عالم کا پیغمبر اسلام (ص) کو تسلی و تشفی دینا۔

و قد مکروا مکرم و عندالله مکرم وان کان مکرم لتزول منه الجبال

5_ گزشتہ زمانے کے ظالموں نے اپنے آپ کو تباہ کنندہ عذاب سے بچانے کے لئے مختلف قسم کے حیلوں اور تدبیروں سے

کام لیا ہے لیکن کسی میں کامیاب نہیں ہوئے۔
 وسكنتم في مسكن الذين ظلموا ا انفسهم وتبين لكم كيف فعلنا بهم ... و قد مكروا مكرهم وعند الله مكرهم
 مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب جملہ "و قد مكروا مكرهم" ضمیر "بہم" کے لئے حال ہو؛ یعنی وہ لوگ عذاب
 سے بچنے کے لئے انواع و اقسام کے حیلے اور تدبیریں اختیار کرتے رہے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ اس میں مبتلا ہوئے
 ہیں۔

6_ ظالموں کے حیلے اور تدابیر جتنی بھی وسیع اور کوہ شکن ہی کیوں نہ ہوں، حق کی طاقت کے مقابلے میں بے نتیجہ
 اور ناکام ہی رہیں گی۔

و قد مكروا مكرهم وعند الله مكرهم وان كان مكرهم لتزول منه الجبال
 7_ توحیدی شرائع اور ادیان ہمیشہ بے دنیوی کے مقابلے میں پہاڑ سے زیادہ محکم و پائیدار اور جاویداں رہیں گے۔
 فيقول الذين ظلموا ربنا ا خرنا ... نجب دعوتك ونتبع الرسل ... و قد مكروا ... وان كان مكرهم لتزول منه الجبال
 خداوند عالم کا یہ فرمان کہ حق کی طاقت اور انبیائے الہی کے مقابلے میں ظالموں کا مکر و فریب اور منصوبے جتنے بھی
 قوی اور پہاڑ جیسی قدرت رکھتے ہوں، پھر بھی موثر نہیں ہوں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توحیدی ادیان اور شریعتیں
 اور انبیائے الہی ہمیشہ پہاڑوں سے زیادہ قوی، مستحکم اور ناقابل شکست رہے ہیں۔

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کو تسلی 4

ادیان :

159

ادیان کی جاودانگی 7؛ ادیان کی فتح 7

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کا علم 2؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت 3؛ اللہ تعالیٰ کے عذاب 1

انسان :

انسان کا عجز 3

حق :

حق کی فتح 6

دین :

دشمنان دین کی شکست 7

ظالمین :

ظالمین کا دنیوی عذاب 1؛ ظالمین کے مکر کی قدرت 1، 4، 6؛ ظالمین کا مکر 2؛ ظالمین کے مکر کا بے اثر ہونا 5، 6؛ ظالمین

کے مکر کا متنوع ہونا 5؛ ظالمین کی ہلاکت 1

عذاب :

اہل عذاب 1؛ عذاب استیصال سے نجات 5

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلَفًا وَعْدُهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ (٤٧)

تو خبردار تم یہ خیال بھی نہ کرنا کہ خدا اپنے رسولوں سے کئے ہوئے وعدہ کی خلاف ورزی کرے گا اللہ سب پر غالب
 اور بڑا انتقام لینے والا ہے۔

1_ خداوند عالم کے بارے میں وعدہ خلافتی کا گمان، ایک بیہودہ اور نادرست گمان ہے۔

فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله

2_ ظالموں کا عذاب اور ہلاک ہونا اور انبیائے الہی کا فتح مند ہونا، ان سے خدا وند عالم کا وعدہ تھا۔

و انذر الناس يوم يا تيههم العذاب فيقول الذين ظلموا ... و قد مكروا مكرهم ... فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله

مندرجہ بالا مطلب اس آیت اور گذشتہ آیات میں ارتباط سے اخذ کیا گیا ہے کہ جو ظالموں کے عذاب کے بارے میں تھیں۔ یاد رہے کہ " فلا تحسبن " میں "فای" تفریع سے بھی اس ارتباط کی تائید ہوتی ہے۔
 3_ انبیائے الہی سے خداوند متعال کا دشمنوں پر فتح عطا کر نے کا وعدہ ناقابل تخلف ہے۔
 الذین ظلموا... وقد مکروا مکرمهم... فل

160

تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ

- 4_ ظالموں کے عذاب میں تاخیر کا مطلب ، اپنے انبیاء (ص) سے خدا کی وعدہ خلافی نہیں ہے۔
 وقد مکروا مکرمهم وعند اللہ مکرمهم... فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ
 ہو سکتا ہے جملہ " فلا تحسبن اللہ " اس مقدر سوال کا جواب ہو کہ بہت سے ظالم ابھی تک عذاب سے دوچار کیونہیں ہوئے، لہذا ہو سکتا ہے وعدہ خدا، پورا نہ ہو؟
 5_ انبیائے الہی اور توحیدی ادیان، خداوند عالم کی نصرت اور حمایت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔
 فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ
 6_ ظالموں کے مکر و حیلے اور چالیں ناکام بنانے کے بارے میں خداوند عالم کا اپنے رسولوں سے وعدہ۔
 وقد مکروا مکرمهم وعند اللہ مکرمهم وان کان مکرمهم لتزول منہ الجبال فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ
 7_ ظالم دشمنوں کے مکر و حیلے کے مقابلے میں خداوند عالم کا پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی و تشفی دینا۔
 وقد مکروا مکرمهم وعند اللہ مکرمهم... فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ
 8_ خداوند عالم، عزیز (طاققور، ناقابل شکست) اور زبردست بدلہ لینے والا ہے۔
 ان اللہ عزیز ذوانتقام
 9_ خداوند عالم کی ناقابل شکست قدرت اور اس کا صاحب انتقام ہونا، ظالموں کو عذاب دینے اور انبیائے کرام (ع) کی مدد کے بارے میں کیے گئے وعدوں کے ناقابل تخلف ہونے کی دلیل ہے۔
 فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز ذوانتقام
 جملہ "ان اللہ عزیز ذوانتقام" آیت مجیدہ کے پہلے حصے (فلا تحسبن) کے لئے تعلیل کی حیثیت رکھتا ہے۔
 10_ ظالموں سے انتقام لینا اور طاقت و قدرت کے ذریعے ان کو سرکوب کرنا ایک جائز اور پسندیدہ کام ہے۔
 وسکتکم فی مسکن الذین ظلموا... فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز ذوانتقام
 مندرجہ بالا مطلب خداوند عالم کے عمل اور مخالفین حق کے ساتھ اس کے رویے سے اخذ کیا گیا ہے۔ چونکہ خدا کے اوصاف میں سے ایک اس کا "منتقم" (بدلہ لینے والا) ہونا ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ خداوند عالم کا انتقام حق اور اہل حق کے دفاع کے لئے ہوتا ہے نہ کہ اپنے لئے بنابرین خداوند عالم کے اس عمل سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ حق کے لئے انتقام لینا ایک اچھا کام ہے۔

انحضرت (ص) :

161

انحضرت (ص) کو تسلی 7

ادیان :

ادیان کی امداد 5

اسماء و صفات :

ذو انتقام 8; عزیز 8

الہی امداد :

الہی امداد جن کے شامل حال ہے 5

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے اثرات 9; اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا حتمی ہونا 1,3,4; اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے حتمی ہونے کے دلائل

9; اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے بارے میں بد گمانی 1; اللہ تعالیٰ کے وعدے 2،

6; اللہ تعالیٰ کے عذاب کا وعدہ 2

انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) کو وعدہ 2، 3، 6، 9; انبیاء (ع) کی امداد 5، 9

ظالمین :

ظالمین سے انتقام 10; ظالمین کا عذاب 9; ظالمین کا مکر 7; ظالمین کے مکر و حیلے کا بے اثر ہونا 6; ظالمین کے عذاب

میں تاخیر 4; ظالمین کو وعید 2; ظالمین کی سرکوبی 10; ظالمین کی ہلاکت 2

عمل:

پسندیدہ عمل 10

فتح :

فتح کا وعدہ 2، 3

وَمَ تَبْدِلُ الْأَرْضَ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (٤٨)

اس دن جب زمین دوسری زمین میں تبدیل ہو جائے گی اور آسمان بھی بدل دئے جائیں گے اور سب خدائے واحد و قہار کے سامنے پیش ہوں گے۔

1_ جس دن یہ آسمان اور زمین، کسی دوسرے آسمان اور زمین میں بدل جائیں گے، وہ خداوند عالم کا ظالموں سے انتقام

لینے اور انہیں عذاب دینے کا دن ہو گا۔

وسكنتم فی مسكن الذین ظلموا انفسهم... ان الله عزیز ذو انتقام یوم تبدل الارض غیر الارض والسموت

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب

162

"یوم تبدل" " انتقام کے لئے طرف ہو۔

2_ قیامت کے برپا ہونے پر آسمان و زمین میں بنیادی تبدیلی آنا اور موجودہ نظام کا کسی دوسرے نظام میں تبدیل ہو جانا۔

یوم تبدل الارض غیر الارض والسموت وبرزوا لله

3_ قیامت میں انسانی زندگی و حیات کے حالات دنیوی زندگی سے مختلف ہیں۔

یوم تبدل الارض غیر الارض والسموت

واضح ہے کہ کائنات کے نظام کے تبدیل ہو جانے سے انسانی زندگی بھی اسی کے مطابق تبدیل ہو جائے گی چونکہ انسانی

زندگی اور دنیا کے موجودہ نظام کے درمیان نہ ٹوٹے والا رشتہ برقرار ہے۔

4_ قیامت کے برپا ہونے پر آسمان و زمین کے موجودہ نظام کے تبدیل ہو جانے کے باوجود ان کا آخرت میں موجود ہونا۔

یوم تبدل الارض غیر الارض والسموت

5_ قیامت کے برپا ہونے پر کائنات کے موجودہ نظام (آسمان و زمین) کا انسان کی آخری اور ابدی زندگی کے مطابق نظام

میں تبدیل ہو جانا۔

یوم تبدل الارض غیر الارض والسموت

آیت مجیدہ کا پہلا حصہ (یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات وبرزوا لله) ممکن ہے اس سوال کا جواب ہو کہ آخرت

میں انسان کی ابدی زندگی کس طرح ممکن ہے اور کیسے ہو سکتا ہے کہ اسے موت ہی نہ آئے؟ قرآن اس کا جواب دیتے ہو

ئے کہتا ہے: کائنات کا موجودہ نظام آخرت کی ابدی زندگی کے تقاضوں کے مطابق تبدیل ہو کر مکمل طور پر ایک مختلف

نظام میں بدل جائے گا۔

6_ کائنات کا متعدد آسمانوں پر مشتمل ہونا۔

والسموت

7_ قیامت کے دن تمام انسانوں کا خداوند عالم کی بارگاہ میں حاضر ہونا۔

وبرزوا لله الواحد القہار

- 8_ قیامت کا دن، ظالموں کے حاضر کیے جانے اور ان سے خدا کے انتقام کا دن ہے۔
 وَاَنْذِرِ النَّاسَ... الَّذِينَ ظَلَمُوا... اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُوْا نِقَامٍ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ... وَبِرِزْوَالِ اللّٰهِ الْوَحْدِ الْقَهَّارِ
 9_ روز محشر خداوند عالم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے وقت انسان کے ظاہر و باطن اور اس کی حقیقت کا اشکار ہوجانا۔
 يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ... وَبِرِزْوَالِ اللّٰهِ الْوَحْدِ الْقَهَّارِ
 "برزو" کے معانی میں سے ایک معنی اس حقیقت کا اشکار اور ظاہر ہو جانا ہے کہ جو پہلے پنہان اور مخفی تھی (مفردات راغب)۔
 10_ خداوند عالم واحد (یکتا) اور قہار (مسلط و فاتح) ہے۔

163

وبرزو اللہ الودھ القہار

- 11_ قیامت، خداوند عالم کی قہاریت اور یکتائی کے جلوہ گر ہونے کا دن ہے۔
 يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ... وَبِرِزْوَالِ اللّٰهِ الْوَحْدِ الْقَهَّارِ
 12_ "سال حبر من الیہود، رسول اللہ (ص) فقال: اِنَّ النَّاسَ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرِ الْاَرْضِ؟" قال: هم في الظلمة دون الجسر
 (1) "ایک یہودی عالم نے رسول خدا (ص) سے آیت مجیدہ "یوم تبدل الارض غیر الارض" کے بارے میں پوچھا کہ اس وقت لوگ کہاں ہیں؟ انحضرت (ص) نے فرمایا: وہ پل کے نزدیک تاریکی میں ہیں"
 13_ "عن محمد بن مسلم قال: سمعت ابا جعفر (ع) يقول: ... لعلکم ترون انہ اذا کان یوم اقیامۃ ... ان اللہ تبارک وتعالی لا یعبد فی بلادہ ولا یخلق خلقاً یعبدونہ ... بلی واللہ ... لیخلق خلقاً من غیر فحولة ولا اناث ... ویخلق لہم ارضاً تحملہم وسماء تظلہم ا لیس اللہ یقول: "یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات" ... (2) محمد بن مسلم کہتے ہیں: میں نے امام محمد باقر (ع) سے سنا ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: شاید تم گمان کرو کہ جب قیامت کا دن آئے گا ... تو خداوند عالم کی اس کے بلاد میں عبادت نہیں ہو گی اور جو لوگ اس کی عبادت کرتے ہیں وہ انہیں خلق نہیں کرے گا؟ خدا کی قسم ایسا نہیں ہے، خدا ایک مخلوق کو نہ و مادہ کے بغیر خلق کرے گا اور ان کے رہنے کے لئے ایک زمین اور ان پر سایہ انداز ہونے کے لئے ایک اسمان خلق کرے گا۔ کیا خداوند عالم نے نہیں فرمایا: "یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات؟"
 14_ "عن علی بن الحسین (ع) قال: "تبدل الارض غیر الارض" یعنی با رض لم تکتسب علیہا الذنوب بارزۃ، لیست علیہا جبال ولانبات کما دحاها اول مرۃ (3) حضرت امام علی (ع) بن حسین (ع) سے خداوند عالم کے اس فرمان "تبدل الارض غیر الارض" کے بارے میں منقول ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: اس سے مراد یہ کہ وہ ایسی زمین میں تبدیل دی جائے گی کہ جس پر کوئی گناہ انجام نہیں پایا، وہ وسیع اور کھلی زمین ہے، اس پر نہ کوئی پہاڑ ہے اور نہ نباتات گویا خدا نے پہلی دفعہ اس زمین کو پھیلا دیا ہے۔
 15_ "عن ابی ایوب الانصاری قال: ا تینبئونی عن النبی (ص) حبر من الیہود وقال: ا را یت اذ

.....

- (1) تفسیر طبری، ج 13 قرآن، ص 253؛ الدر المنثور، ج 5، ص 56
 (2) تفسیر عیاشی، ج 2، ص 238، ح 57؛ تفسیر برہان، ج 2، ص 323، ح 14، 5
 (3) تفسیر عیاشی، ج 2، ص 236، ح 52؛ تفسیر برہان، ج 2، ص 323، ح 6، 9

164

- یقول اللہ: "تبدل الارض غیر الارض" فا ین الخلق عند ذلک؟ قال: ا ضیاف اللہ لن یعجزہم مالدیہ؛ (1) ابو ایوب انصاری سے منقول ہے کہ ایک یہودی عالم، رسول اکرم (ص) کے پاس آیا اور اس نے کہا: مجھے خدا کے اس قول کے بارے میں بتائو کہ جس میں اس نے فرمایا: "تبدل الارض غیر الارض" پس اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ انحضرت (ص) نے اس کے جواب میں فرمایا: وہ خدا کے مہمان ہیں اور جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ انہیں عاجز نہیں کرتا۔
 16_ "قال رسول اللہ (ص) فی قول اللہ: "تبدل الارض غیر الارض" قال: ا رض بیضاء کا نہا فضاء، لم یسفک فیہا دم حرام ولم یعمل فیہا خطیئة (2) حضرت رسول خدا (ص) سے خدا کے اس فرمان: "تبدل الارض غیر الارض" کے بارے میں منقول ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا: (یہ زمین) چاندی کی مانند ایک دوسری سفید زمین میں تبدیل ہو جائے گی کہ جس میں کوئی ناحق

خون نہیں گرا ہو گا اور کوئی گناہ انجام نہیں پایا ہو گا۔

اخرت:

اخرت کا اسمان 4؛ اخرت کی زمین 4

اسمان :

اسمان کا متعدد ہونا 6؛ اسمان کی تبدیلی 1، 2، 5

افرینش:

افرینش کا انجام 15؛ نظام افرینش کی تبدیلی 2، 4، 5

اسماء و صفات :

قہار 10؛ واحد 10

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کا انتقام 8؛ اللہ تعالیٰ کے انتقام کا وقت 1

انسان :

انسانوں کا بارگاہ خدا میں ہونا 7، 9؛ قیامت برپا ہونے کا وقت انسان 12

روایت: 12، 13، 14، 15، 16

زمین:

زمین قیامت میں 31، 14، 16؛ زمین کی تبدیلی 1، 2، 5

زندگی :

اخروی زندگی 3؛ دنیوی زندگی 3

ظالمین :

ظالمین سے انتقام 1، 8؛ ظالمین قیامت میں 8؛ ظالمین کا اخروی حشر 8؛ ظالمین کا عذاب 1

قیامت:

قیامت میں اسمان 13؛ قیامت میں اجتماع 7؛ قیامت میں توحید کی تجلی 11؛ قیامت میں حقائق کا ظاہر ہونا 9؛ قیامت میں

قاہریت خدا کی تجلی 11؛ قیامت کی نشانیاں 2، 5

165

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ (٤٩)

اور تم اس دن مجرمین کو دیکھو گے کہ کس طرح زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

1۔ قیامت کے دن مجرموں کی حالت کو سب لوگ دیکھیں گے۔

وترى المجرمين يومئذ مقرنين في الاصفاد

"وترى المجرمين" (مجرموں کو دیکھو گے) کا مخاطب بنی نوع انسان ہے بنابرین اس سے ہم یہ استفادہ کر سکتے ہیں کہ

مجرمین کی حالت سب لوگ دیکھ سکیں گے۔

2۔ قیامت کے دن مجرمین کے گروہ (قیدیوں کی طرح) طوق و زنجیروں میں ایک ساتھ باندھے جائیں گے اور وہ ایک

دوسرے کے ساتھ حاضر و محصور ہونگے۔

وترى المجرمين يومئذ مقرنين في الاصفاد

"صفد" کی جمع "اصفاد" ہے جس کا معنی وہ رسی یا وسیلہ کہ جس سے کچھ افراد کو قیدیوں کی طرح ایک ساتھ باندھا جاتا

ہے۔ اور "مقرنین"، "قران" کا مصدر ہے جس کا مطلب چند چیزوں یا چند افراد کو ایک ساتھ محکم اور شدت کے ساتھ

باندھنا ہے۔ (لسان العرب) نیز یاد رہے کہ "مقرنین" کو باب تفعیل سے لانا، تکثیر کا معنی دیتا ہے۔

3۔ قیامت کے دن مجرموں کے طوق و زنجیر میں قید کیے جانے کا سبب ان کا مجرم اور گناہگار ہونا ہے۔

وترى المجرمين يومئذ مقرنين في الاصفاد

4_ قیامت کے دن مجرموں کا طوق و زنجیر میں ہونا خداوند عالم کی بے مثال قہاریت، عزت اور انتقام کا جلوہ ہے۔
ان اللہ عزیز ذو انتقام... وبرزوا للوحد القہار وترى المجرمين يومئذ مقرنين في الا صفاد

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی عزت کی نشانیاں 4: اللہ تعالیٰ کی قہاریت کی نشانیاں 4: اللہ تعالیٰ کے انتقام کی

166

نشانیاں 4

عذاب :

اخروی عذاب کے موجبات 3

گناہ :

گناہ کے اثرات 3

گناہگار لوگ:

ان کا اخروی عذاب 4: ان کی اخروی اسارت 3، 4: ان کے حشر کی کیفیت 2: وہ قیامت کے دن 1، 2

سَرَابِيلُهُمْ مِّنْ قَطْرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهُهُمُ النَّارُ (۵۰)

ان کے لباس قطران کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ ہر طرف سے ڈھانکے ہوئے ہوگی۔

1_ قیامت کے دن مجرمین ایک سیاہ، بد بو دار، گرم اور (تارکول جیسے) اشتعال انگیز مادے کا کرتا پہنے ہوں گے۔

وترى المجرمين... سرابيلهم من قطران

"قطران" ایک سیاہ، بد بو دار اور چپکنے والا مادہ (تیل) ہے کہ جسے اونٹ کے بدن پر ملتے ہیں (مجمع البیان) یہ جو خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ دوزخیوں کا لباس قطران سے ہے ممکن ہے یہ دوزخی انسان کے بدن پر جہنم کی آگ کی سوزش اور اشتعال انگیزی کی زیادتی کو بیان کر نے میں مبالغے کے لئے ہو۔ نیز مادہ قطران کے قابل اشتعال ہونے کو بیان کرنے کے لئے ہو۔ (لسان العرب)

2_ قیامت کے دن مجرمین کا چہرہ آگ سے ڈھانپا ہو گا۔

وترى المجرمين... وتغشى وجوههم النار

3_ قیامت کے دن عذاب الہی مجرمین اور گناہگاروں کے پورے وجود کو گھیر لے گا۔

وترى المجرمين... سرابيلهم من قطران وتغشى وجوههم النار

"وجوہ" (چہروں) کی تعبیر شاید پورے وجود سے کنایہ ہو؛ چونکہ چہرہ انسان کے پورے وجود کا ائینہ ہوتا ہے۔ قابل ذکر یہ کہ اتشین لباس اور مجرمین کے طوق و زنجیر میں باندھے جانے سے

167

بھی اسی مطلب کی تائید ہوتی ہے۔

4_ قیامت کے دن مجرموں کے حاضر ہونے کی کیفیت اور انداز سے ایک بولناک اور قبیح منظر کی عکاسی ہوتی ہے۔

وبرزوا... وترى المجرمين يومئذ مقرنين في الا صفاد سرابيلهم من قطران وتغشى وجوههم النار

5_ قیامت کے دن سب انسان، جسم و روح کے ساتھ حاضر ہوں گے۔

مقرنين في الا صفاد سرابيلهم من قطران وتغشى وجوههم النار

6_ "عن ابی عبد اللہ (ع):... ان جبرئیل جاء الی رسول اللہ (ص)... قال: ... لو ان سربالا من سربیل اهل النار علق بین السماء

والارض لمت اهل الارض من ريح ووجهه (1) امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ حضرت جبرائیل (ع) حضرت رسول

اکرم (ص) کے پاس آئے... اور کہا: اگر اہل آتش کے کرتوں میں سے ایک کرتا بھی زمین و آسمان کے درمیان لٹکایا جائے تو

اہل زمین اس کی بد بو اور رشعلوں سے مر جائیں۔

جہنمی لوگ :
 جہنمی لوگوں کے لئے لباس 1،6
 روایت : 6
 عذاب :
 اخروی عذاب کا احاطہ 3
 قیامت :
 احوال قیامت 4
 گناہگار لوگ :
 ان کا اخروی عذاب 1،2،3؛ ان کا اخروی لباس 1؛ ان کا چہرہ 2؛ ان کے حشر کی کیفیت 4؛ وہ قیامت میں 1،2
 معاد :
 جسمانی معاد 5؛ روحانی معاد 5

(1) تفسیر قمی، ج 2، ص 81؛ نور الثقلین، ج 2، ص 558، ح 148۔

تفسیر راہنما جلد 9

168

لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ (۵۱)

تا کہ خدا ہر نفس کو اس کے کئے کا بدلہ دے دے کہ وہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔

1_ قیامت برپا ہونے پر انسانوں کو سزا و جزا دینے کے لئے موجودہ اسمانوں اور زمین کے نظام کا کسی دوسرے نظام میں تبدیل ہو جانا۔

یوم تبدل الا رض غیر الا رض۔ وبرزوا اللہ۔ لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت
 مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "لیجزی" آیت مجیدہ 48 کے کلمہ "برزوا" سے متعلق ہو۔

2_ کائنات کے موجودہ نظام کے ساتھ انسان کو مکمل سزا و جزا دینا ممکن و مناسب نہیں۔

یوم تبدل الا رض غیر الا رض۔ وبرزوا اللہ۔ لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت
 کیونکہ خداوند عالم نے قیامت میں انسانوں کی سزا و جزا کا مسئلہ پیش کرنے سے پہلے دنیا کے موجودہ نظام کے تبدیل ہونے کا مسئلہ پیش کیا ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

3_ قیامت کے دن الہی سزا و جزا کا نظام، انسان کی تمام حرکات و سکنات کے مقابلے میں سب انسانوں تک پھیلا ہوا ہے۔
 لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت

"ما کسبت" میں "ما" موصولہ ہے جو جنس کا معنی دیتا ہے۔ بنا بریں "ما کسبت" یعنی انسان جو کچھ بھی کرتا ہے اور جو بھی حرکت اس سے سرزد ہوتی ہے۔

4_ قیامت کے دن، خداوند عالم کی طرف سے انسانوں کی جزا و سزا، مکمل طور پر انسان کے عمل کی کمیت و کیفیت کے مطابق و مناسب ہو گی۔

لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت

5_ قیامت کے دن انسان کی عاقبت اور سعادت و شقاوت، دنیا مینکیے گئے اس کے عمل و کردار پر موقوف ہو گی۔

169

لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت

6_ آخرت میں جزائے الہی کی بنیاد انسان کے عمل اور جزا و سزا کے لئے اس کے استحقاق پر استوار ہے۔

لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت

خداوند عالم نے جزا و سزا میں انسان کی سعی و کوشش (ماکسبت) کا مسئلہ پیش کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی جزا و سزا کی بنیاد یہی چیز ہے نہ کوئی اور چیز۔

7_ قیامت کے دن، خداوند عالم کا جزا دینا، درحقیقت خود انسان کے عمل کا مجسم ہونا ہے جو اس کے کردار کا ائینہ ہے۔

لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت

(سعی و کوشش کے مقابلے میں) جملہ "بما کسبت" کے بجائے جملہ "ما کسبت" انا، اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ الہی جزا و سزا اور انسانی عمل کے درمیان مکمل وحدت پائی جاتی ہے۔ بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں بعینہ ایک ہی چیز ہیں۔

8_ انسان اپنی تمام حرکات و سکنات و فعل و کردار کے مقابلے میں مذمہ دار اور ایک مختار مخلوق ہے۔

لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت

یہ کہ خداوند عالم انسان کے عمل کے بارے میں پوچھ گچھ کرتا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان ایک مختار اور ذمہ دار مخلوق ہے۔ چونکہ پوچھ گچھ اسی وقت معقول ہے کہ جب انسان صاحب اختیار اور ذمہ دار ہو۔

9_ خداوند عالم کا انتقام لینا خود انسان کے عمل کا تقاضا ہے نہ انتقام جوئی کی خصلت کا نتیجہ۔

ان اللہ عزیز ذو انتقام۔ لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت

اس بات کی صراحت کرنا کہ خداوند عالم خود انسان کی سعی و کوشش کے برابر اسے جزا اور سزا دیتا ہے اس سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ گذشتہ آیت مجیدہ کے مطابق خدا کا انتقام لینا، انتقام جوئی کی خصلت کی بنا پر نہیں بلکہ خود انسان کے عمل اور کردار کے مطابق ہے۔

10_ الہی جزا و سزا فقط انسان کے ارادی اعمال اور سعی و کوشش کے مقابلے میں ہے نہ کہ ذاتی اور فطری امور کے مقابلے میں۔

لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت

اس بات کی صراحت کرنا کہ خداوند عالم خود انسان کی سعی و کوشش کے برابر اسے جزا اور سزا دیتا ہے (ما کسبت)، ہو سکتا ہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو۔

11_ خداوند عالم "سریع الحساب" (جلد حساب لینے والا) ہے۔

ان اللہ سریع الحساب

12_ قیامت کے دن خداوند عالم انسان کے اعمال کا حساب و کتاب بہت سرعت کے ساتھ انجام دے گا۔

لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت ان اللہ سریع

170

الحساب

13_ دنیا میں انسان کا عمل انجام پاتے ہی بغیر کسی تاخیر کے خداوند عالم کی جانب سے اس کا دقیق حساب لے لیا جاتا ہے۔

لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت ان اللہ سریع الحساب

مذکورہ مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب خداوند عالم کے "سریع الحساب" ہونے سے اسی دنیا میں اعمال کا حساب کتاب لیا جانا مراد ہو اور یہ حساب کتاب قیامت کے دن تک چھوڑا نہ جاتا ہو۔ بلکہ بندوں سے اعمال کے صادر ہوتے ہی انکو ثبت کر کے ان کا محاسبہ ہو جاتا ہو۔

14_ خداوند عالم کی الوہیت، بندوں کی جزا و سزا کی مقتضی ہے۔

لیجزی اللہ۔۔ ان اللہ سریع الحساب

ایک ہی آیت میں بغیر کسی صراحت کی ضرورت کے کلمہ جلالہ "اللہ" کے انے سے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

اسمان :

اسمان کے تبدیل ہونے کا فلسفہ 1

افرینش :

نظام افرینش اور جزا 2; نظام افرینش اور سزا 2 ; نظام افرینش کے تبدیل ہونے کا فلسفہ 1

اجر :

اخروی اجر کے عوامل 6; اجر کا پیش خیمہ 14; اجر کے عوامل 10; عمل اور اجر میں تناسب 4

اختیار :

اختیار کے اثرات 10

اسماء و صفات :

سریع الحساب 11

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی الوہیت کے اثرات 14; اللہ تعالیٰ کی طرف سے حساب و کتاب لینے میں سرعت 12، 13 ; اللہ تعالیٰ کی طرف

سے سزائیں 7; اللہ تعالیٰ کے انتقام کا سرچشمہ 9

انسان :

انسان کا اختیار 8; انسانوں کی اخروی جزا 1; انسانوں کی اخروی سزا 1; انسان کی ذمہ داری 8

زمین :

زمین کی تبدیلی کا فلسفہ 1

سزا :

اخروی سزا کے عوامل 6; سزا کا پیش خیمہ 14; سزا اور گناہ میں تناسب 4; سزا کے عوامل 10

سزائیں :

اخروی سزائوں کا عام ہونا 3

سعادت :

171

اخروی سعادت کے عوامل 5

شقاوت :

اخروی شقاوت کے عوامل 5

عمل :

عمل کا اخروی اجر 4; عمل کا اخروی حساب و کتاب 12 ; عمل کا مجسم ہونا 7; عمل کا حساب و کتاب 13; عمل کے اثرات

5، 6، 9، 10; عمل کی اخروی سزا 4

قیامت :

قیامت میں جزا و سزا کا نظام 3، 4، 6; قیامت میں حقائق کا ظہور 7

نظام سزا و جزا 10:

هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهٌُ وَاحِدٌ وَلِيَذْكُرَ الْأُولَاءِ الْأَلْبَابِ (٥٢)

بیشک یہ قرآن لوگوں کے لئے ایک پیغام ہے تا کہ اسی کے ذریعہ انہیں ڈرایا جائے اور انہیں معلوم ہو جائے کہ خدا ہی خدائے واحد و یکتا ہے اور پھر صاحبان عقل نصیحت حاصل کر لیں۔

1_ قرآن، لوگوں کی طرف خداوند عالم کے پیغام کا ابلاغ ہے۔

هذا بلاغ للناس

مفسرین نے " ہذا " کے مشار الیہ کے بارے میں تین احتمال ذکر کیے ہیں : ایک یہی آخری آیات کہ جو دوزخیوں کی بری حالت کے بارے میں ہیں ۔ دوسرا اسی سورے کی آیات اور تیسرا خود قران کریم ۔ مندرجہ بالا مطلب تیسرے احتمال پر مبنی ہے ۔

2_ قران ، عالمی کتاب اور سب لوگوں کے لئے قابل فہم ہے۔

ہذا بلغ، للناس

3_ قران ، تمام انسانوں کو ڈرانے اور خبردار کرنے کا وسیلہ ہے ۔

ہذا بلغ، للناس ولینذروا بہ

4_ ایمان سے عاری انسان ، ناقابل حل مشکلات ،

172

صدمات اور خطرات سے دوچار ہوتا ہے۔*

ہذا بلغ، للناس ولینذروا بہ

قران کو خداوند عالم نے انذار اور خبردار کرنے کا وسیلہ قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کے راستے میں بہت سے خطرات اور مشکلات موجود ہوتی ہیں کہ جن کے بارے میں قران خبردار کر رہا ہے اور اگر انسان قران کی رہنمائی اور ہدایت سے استفادہ نہ کرے اور اس پر ایمان نہ لائے تو ان میں گرفتار ہو جائے گا۔

5_ قران ، انسان کی راہ میں موجود مشکلات ، خطرات اور مصائب سے اس کی نجات کا باعث بنتا ہے۔*

ہذا بلغ، للناس ولینذروا بہ

6_ قران ، خداوند یکتا سے انسانوں کی آگاہی اور اس کی وحدانیت کے بارے میں انہیں ادراک عطا کرنے کے لئے (نازل ہوا) ہے۔

ہذا بلغ، للناس ولیعلموا انما هو الہ واحد

7_ قران ، وحدانیت خدا کی بولتی دلیل ہے ۔

ہذا بلغ، للناس ولیعلموا انما هو الہ واحد

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب فقط قران کے مطالب توحید کی تعلیم نہ دیں بلکہ خود قران اپنی کیفیت اور خصوصیات کے ساتھ خدا کی یکتائی پر دلیل ہو ۔

8_ خدا کی یکتائی کا اثبات اور لوگوں کو اس کی حقیقت سے آگاہ کرنا ہی قران کا بنیادی ترین موضوع اور اس کی تعلیمات کا محور ہے۔

ہذا بلغ، للناس ولیعلموا انما هو الہ واحد

9_ اصول دین (توحید وغیرہ) کا علم ایک ضروری چیز ہے ۔

ہذا بلغ، ولیعلموا انما هو الہ واحد

یہ کہ خدا کی یکتائی اور وحدانیت کے بارے میں لوگوں کا علم ، انذار اور ابلاغ وحی کا مقصد ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقصد تک پہنچنا یعنی وحدانیت خدا سے آگاہی حاصل کرنا ایک ضروری چیز ہے۔

10_ قران ، خالص عقل کے حامل افراد کی نصیحت پذیری اور بیداری کے لئے نازل ہوا ہے۔

ہذا بلغ، للناس ولیدکر اولوالالباب

11_ عقلمندی ، قرانی تعلیمات اور معارف سے بہرہ مند ہونے کے شرائط اور ضروری اسباب میں سے ایک ہے۔

ہذا بلغ، للناس ولیدکر اولوالالباب

12_ قران کی تعلیمات اور معارف ، خالص عقل کے مطابق اور اس کے ساتھ ہم آہنگ ہیں ۔

ہذا بلغ، للناس ولیدکر اولوالالباب

یہ کہ خدا نے اہل عقل کی نصیحت پذیری کو نزول قران کا مقصد قرار دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے

173

کہ قران عقلی معیار کے مطابق اور اس سے ہم آہنگ ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اہل عقل اس سے نصیحت حاصل نہ کرتے بلکہ نتیجہ اس کے برعکس ہوتا۔

13_ خالص عقل کے حامل افراد کو پند و نصیحت کرنا ہی تعلیمات قرآن کا اہم ترین محور اور اس کے بنیادی موضوعات میں

سے ہے۔
 هذا بلغ، للناس ___ و ليذكر اولوا الالباب

انذار :

انذار کا وسیلہ 3

انسان :

انسان کے خطرات سے دوچار ہونے کا پیش خیمہ 4

اہل عقل :

اہل عقل کو یاد دہانی 13؛ اہل عقل کی عبرت پذیری 10

ایمان :

ایمان کے اثرات 4

تعقل:

تعقل کے اثرات 11

توحید :

توحید کا پیش خیمہ 6؛ توحید کی اہمیت 8، 9؛ توحید کے دلائل 7

دین :

دین کی عقلانیت 12؛ اصول دین کے علم کی اہمیت 9

عبرت :

عبرت کے عوامل 10

قرآن کریم :

قرآن کریم اور عقل 12؛ قرآن کریم سے استفادے کی شرائط 11؛ قرآن کریم کائنات بخش ہونا 5؛ قرآن کریم کا کردار 3، 5، 6 ،

7 ، 10 ؛ قرآن کریم کا وحی ہونا 1؛ قرآن کریم کا واضح ہونا 2؛ قرآن کریم کی اہمیت 5؛ قرآن کریم کی خصوصیات 2؛ قرآن کریم

کی اہم ترین تعلیمات 8، 13؛ قرآن کریم کی عالمگیری 2؛ قرآن کریم کی عقلانیت 12؛ قرآن کریم کے انذار 3؛ قرآن کریم کے

نزول کا فلسفہ 10؛ قرآن کریم کے فہم کی سہولت 2

تنبیہ:

منتہی کرنے کے عوامل 10

تفسیر راہنما جلد 9

سورہ حجر

175

بسم الله الرحمن الرحيم

الرَّ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ (۱)

بنام خدائے رحمان و رحیم

الریہ کتاب خدا اور قرآن مبین کی آیات ہیں۔

- 1_ "الر" رموز قرآن میں سے ہے۔
الر تلك ء ای ت الكتب
- 2_ "الر" قرآن کریم کی آیات میں سے ہے اور عظمت کا حامل ہے۔
الر تلك ء ای ت الكتب
- مندرجہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الر" مبتدا اور جملہ "تلك آیات الكتاب" اُس کی خبر ہو۔
- 3_ سورہ حجر کی آیات، قدر و منزلت اور عظمت و قداست کی حامل ہیں۔
تلك ء ای ت الكتب
- مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "تلك" کا مشار الیه یہی سورہ حجر ہو۔ "تلك" چونکہ دور کے لئے اشارہ ہے لہذا ہو سکتا ہے اس سورہ کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے لایا گیا ہو۔
- 4_ قرآن کی تمام آیات کے نزول کا سلسلہ ختم ہونے سے پہلے ہی اسے کتاب کے عنوان سے متعارف کیا گیا ہے۔
الر تلك ء ای ت الكتب و قرء ان مبين
- بوجود اس کے کہ یہ سورہ مکی ہے اور اس وقت تک قرآن کی تمام آیات نازل نہیں ہوئی تھیں پھر بھی قرآن کا "کتاب" کے عنوان سے تعارف کرایا جا رہا ہے۔
- 5_ آخری اسمانی کتاب کا نام "قرآن" رکھا جانا اور اسکی "آیات" کے عنوان سے تقسیم بندی کرنا، خداوند عالم کی جانب سے تھا۔
الر تلك ء ای ت الكتب و قرء ان مبين
- 6_ قرآن کی آیات، لوح محفوظ سے نازل ہونے والی آیات ہیں۔
الر تلك ء ای ت الكتب و قرء ان مبين

176

- یہ کہ لفظ "قرآن" کو "الكتاب" کے بعد ذکر کیا گیا ہے نیز اصل یہ ہے کہ لفظ مترادف لانا تاسیس ہے نہ کہ تاکید و تکرار۔
لہذا احتمال ہے کہ "الكتاب" سے مراد لوح محفوظ ہو۔
- 7_ قرآن، خداوند عالم کی بارگاہ میں ایک بلند مرتبہ اور قدر و منزلت کی حامل کتاب ہے۔
و قرء ان مبين
- "قرآن" کی تنوین تکبیر، تعظیم اور تعظیم کے لئے ہے اور مذکورہ نکتے پر دلالت کر رہی ہے۔
- 8_ قرآن کریم کی آیات واضح اور قابل فہم ہیں۔
و قرء ان مبين
- مندرجہ بالا مطلب "مبین" کے لازم ہونے پر موقوف ہے کہ جو بمعنی واضح اور آشکار ہے۔
- 9_ قرآن کی آیات حق و باطل کو جدا اور ان دونوں کے درمیان تمیز کرنے والی ہیں۔
و قرء ان مبين
- مندرجہ بالا مطلب "مبین" کے متعدی ہونے پر موقوف ہے کہ جو لغت میں "دو چیزوں کو جدا کرنے والی شے" کے معنی میں آیا ہے اور موقع و محل کے قرینے سے یہاں اس سے مراد حق و باطل کے درمیان تمایز و جدائی پیدا کرنا ہے۔
- 10_ "عن جابر بن عبد الله الانصاري قال: ... وجدت ... سيدى علي بن الحسين (ع) ... يدعو ... وقال: الهى و سيدى ... و قلت: ... "لر تلك آيات الكتاب" ... تثبيت بالكتاب مع القسم الذى هو اسم من اختصاصته لوحيك واستودعته سر غيبك ... (1) حضرت جابر بن عبد الله انصاري سے منقول ہے کہ میں نے اپنے مولا و اقا علی بن الحسین (ع) کو دیکھا کہ اب (ع) یہ دعا کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے میرے معبود اور میرے اقا تو نے ہی فرمایا ہے: "لر تلك آيات الكتاب" تو نے اپنی کتاب کو اُس قسم کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ جس کے نام کو تو نے اپنی وحی سے مخصوص کیا ہے اور اپنے غیب کے راز اُسکے سپرد کیے ہیں ..."

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) اور خدا کے درمیان رموز 10

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے افعال 5

حروف مقطعه: 1

حروف مقطعه کا فلسفہ 10; حروف مقطعه کی عظمت 2

حق:

حق و باطل کے درمیان ممیز 9

.....

1_ نور الثقلین، ج2، ص291; بحار الانوار، ج88، ص8، ح3_

177

روایت: 10

سورہ حجر :

سورہ حجر کی آیات کی عظمت 3

قرآن کریم :

قرآن کریم اور لوح محفوظ 6; قرآن کریم کا کردار 9; قرآن کریم کا واضح ہونا 8; قرآن کریم کی آیات 2; قرآن کریم کی آیت بندی 5; قرآن کریم کی آیات کی خصوصیات 9; قرآن کریم کی آیات کا نزول 6; قرآن کریم کی تاریخ 4; قرآن کریم کی عظمت 7; قرآن کریم کی نام گذاری 5; قرآن کریم کے نام 4; قرآن کریم کے رموز 1; قرآن کریم کے فہم میں

سہولت 8

کتاب: 4

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ (۲)

ایک دن آنے والا ہے جب کفار بھی یہ تمنا کریں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔

1_ اسلام لانے کی فرصت ہاتھ سے کھو دینے کے بعد کفار کا مسلمان ہونے بہت زیادہ کی تمنا و ارزو کرنا۔

ربما یوذا الذین کفروا لو کانوا مسلمین

فعل ماضی "کانوا" کے قرینے سے "یود" سے مراد بطور مطلق دوست رکھنا نہیں بلکہ اس کا معنی تمنا اور ارزو ہے۔ اور ایت میں "ربما" تکثیر کے معنی میں استعمال ہو رہی ہے۔

2_ عذاب یا موت کے روبرو ہونے پر کفار کا قرآن کے سامنے تسلیم ہوجانے کی گہری ارزو کرنا۔

تلك ءایة الکتب و قرء ان مبین 0ربما یوذا الذین کفروا لو کانوا مسلمین

احتمال ہے کہ "کفروا" کا متعلق پچھلی ایت میں موجود کلمہ "قرآن" ہو اور قاعدے کے مطابق کفار کی تسلیم ہونے کی ارزو کسی ایسے حادثے کے روبرو ہونے کے بعد ہی ہونی چاہیے کہ جس سے نجات ممکن نہی اور وہ عذاب ہی ہے۔

3_ کفار، بہت کم اسلام قبول کرنے کی ارزو کرتے ہیں۔

ربما یوذا الذین کفروا لو کانوا مسلمین

178

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب حسب معمول "ربما" بمعنی قلت ہو اور "یود" اپنے اصلی معنی (یحب) میں استعمال ہوا ہو۔ بعد والی ایت (ذرہم یا کلووا و یتمتعوا ...) بھی اسی مطلب کی تائید کر رہی ہے۔

4_ مسلمان اور خدا کے سامنے تسلیم ہونے کا انجام بہت اچھا اور پسندیدہ ہے۔

ربما یوذا الذین کفروا لو کانوا مسلمین

5_ فقط نزول عذاب اور موت کے روبرو ہونے سے پہلے اسلام لانا قابل قبول ہے۔

ربما یوذا الذین کفروا لو کانوا مسلمین

6_ کفر اختیار کرنے کا نتیجہ، فقط پشیمانی اور ندامت ہے۔

ربما یوذا الذین کفروا لو کانوا مسلمین

7_ "عن عبد اللہ بن عطاء المکی قال: سالت ابا جعفر (ع) عن قول اللہ: "ربما یوذا الذین کفروا لو کانوا مسلمین" قال: ینادی منادی یوم القیامة یسمع الخلائق: انه لا یدخل الجنة الا مسلم ثم یوذا سائر الخلق انهم کانوا مسلمین: (1) عبد اللہ بن عطاء مکی کا کہنا ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے خدا کے اس قول: "ربما یوذا الذین کفروا لو کانوا مسلمین" کے بارے میں پوچھا تو امام (ع) نے فرمایا: قیامت کے دن ایک منادی اس طرح صدا دے گا کہ جسے سب لوگ سن رہے ہوں گے کہ "یقیناً بہشت میں سوائے مسلمان کے اور کوئی بھی داخل نہیں ہو گا۔ اس وقت سارے لوگ ارزو کریں گے کہ کاش ہم مسلمان ہوتے۔"

8_ "عن جابر بن عبد اللہ قال: قال رسول اللہ (ص) ان ناساً من امتی یعذبون بذنوبهم فیکونون فی النار ماشاء اللہ ان یکونوا، ثم یعبرهم اهل الشریک فیقولون: مانری ماکنتم فیہ من تصدیکم نفعکم فلا یبقی موحد الا اخرجہ اللہ تعالیٰ من النار، ثم قرا رسول اللہ (ص): "ربما یوذا الذین کفروا لو کانوا مسلمین"; (2) جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ رسول خدا (ص) نے فرمایا: بتحقیق میری امت میں سے کچھ لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوں گے پس وہ جب تک خدا چاہے گا اگ میں رہیں گے اس کے بعد اہل شرک انہیں سرزنش کریں گے اور کہیں گے: ہم نہیں دیکھتے کہ تمہارے ایمان نے تمہیں کوئی فائدہ پہنچایا ہو۔ پس اسوقت کوئی بھی موحد انسان باقی نہیں رہے گا کہ جسے خدا نے جہنم کی آگ سے نکال نہ لیا ہو۔ اس کے بعد رسول خدا (ص) نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: "ربما یوذا الذین کفروا لو کانوا مسلمین"

.....

(1) تفسیر عیاشی، ج2، ص239، ح1؛ نور الثقلین، ج3، ص2، ح3۔

(2) الدر المنثور، ج5، ص62۔

179

ارزو:

مسلمانی کی ارزو 1، 2، 7، 8

اسلام:

قبول اسلام کی شرائط 5

پشیمانی:

پشیمانی کے عوامل 6

تسلیم:

خدا کے سامنے تسلیم ہونے کا انجام 4

روایت: 7، 8

کفار:

کفار اور اسلام 1، 3؛ کفار اور قرآن 2؛ کفار عذاب کے وقت 2؛ کفار کی آخری ارزو 7؛ کفار کی ارزو 1، 2، 3؛ کفار کی

خوابشات 1؛ کفار موت کے وقت 2

کفر:

کفر سے پشیمانی 6؛ کفر کے اثرات 6

مسلمان:

مسلمانوں کا حسن انجام 4؛ مسلمانوں کی آخری نجات 8

مشرکین:

قیامت کے دن مشرکین کا طعن 8

ذَرُّهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهَهُمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ (۳)

انہیں ان کے حال پر چھوڑ دوکھائیں پئیں اور مزے اڑائیں اور امیدیں انہیں غفلت میں ڈالے رہیں عنقریب انہیں سب کچھ

معلوم ہو جائے گا۔

- 1_ کفار مکہ کی طرف سے حق کو قبول نہ کرنے پر پیغمبر اکرم (ص) کا فریضہ ہے کہ آپ (ص) اُن کو اپنے حال پر چھوڑ دیں اور اُن کے ساتھ بحث نہ کریں۔
ذرہم یا کلو ویتمتعو
- 2_ پیغمبر اکرم (ص) نے کفار کی ہدایت کے لئے بہت زیادہ کوشش کی ہے۔
ذرہم یا کلو ویتمتعو
- یہ کہ خداوند عالم پیغمبر اکرم (ص) کو حکم دیتا ہے کہ "اُن کو اپنے حال پر چھوڑ دو" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انحضرت (ص) نے اُن کو کفر سے نجات دلانے کے لئے بہت زیادہ کوشش کی تھی۔

180

- 3_ حق سے فرار کرنے اور ہدایت قبول نہ کرنے والوں کے لئے نہ دل جلانا چاہیے اور نہ اُن پر سرمایہ صرف کرنا چاہیے۔
ذرہم یا کلو ویتمتعو
- 4_ صدر اسلام کے ناقابل ہدایت کفار کی ساری کوشش کھانے پینے اور مادی لذات سے بہرہ مند ہونے میں صرف ہوتی تھی۔
ذرہم یا کلو ویتمتعو
- 5_ کھانا پینا، لذت اُٹھانا، دنیوی مال و منال اور لذات سے بہرہ مند ہونا اور بیہودہ خواہشات میں ڈوبے رہنا ہی کفار کا سب سے بڑا مقصد ہے۔
ذرہم یا کلو ویتمتعو و یلہم الا مل
- 6_ مادی لذات اور خواہشات میں ڈوبے رہنا انسان کو دینی حقائق کے سامنے تسلیم ہونے سے روکتا ہے۔
ربما یوذا الذین کفروا لو کانوا مسلمین ذرہم یا کلو ویتمتعو
- جملہ "ذرہم یا کلو ویتمتعو" کہ جو کفار کے حالات بیان کر رہا ہے ہو سکتا ہے اس چیز کا جواب اور علت بیان کر رہا ہو کہ وہ اسلام کیوں نہیں لاتے اور آخر کار کیونشیماں ہو تے ہیں؟
- 7_ دینی تعلیمات کے سامنے تسلیم ہونے کے بغیر زندگی بیہودہ اور عمر کا زیاں ہے۔
ذرہم... و یلہم الا مل
- "لہو" لغت میں ایسی چیز کو کہتے ہیں کہ جو انسان کو مشغول رکھتی ہے اور اُسے اپنے مقصد و مراد سے روکے رکھتی ہے لہذا جو شخص اپنے ہدف و مقصد کو پورا نہ کر سکے گویا وہ اپنی عمر کو ضائع کر دیتا ہے۔
- 8_ دنیوی فوائد اور لذات سے زیادہ سے زیادہ بہرہ مند ہونے کے لئے اپنی سب کوششیں صرف کرنا اور بیہودہ ارزوئوں سے دل لگانا ایک ناپسندیدہ اور قابل مذمت کام ہے۔
ذرہم یا کلو ویتمتعو و یلہم
- یہ ایت اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہدایت قبول نہ کرنے والے کفار کا سارا ہم و غم دنیوی لذات ہیں لہذا اُن کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہیے۔ اس سے اُن کے بارے میں خداوند عالم کی ناراضگی ظاہر ہوتی ہے۔
- 9_ صدر اسلام کے ناقابل ہدایت کفار، بیہودہ ارزوئوں میں سرگرم رہتے تھے۔
ذرہم... و یلہم الا مل
- 10_ بیہودہ ارزوئوں میں سرگرم رہنا، حق کے سامنے تسلیم ہونے اور ہدایت قبول کرنے کے مانع بنتا ہے۔
ربما یوذا الذین کفروا لو کانوا مسلمین ذرہم... و یلہم الا مل

181

- 11_ خداوند عالم کا صدر اسلام کے کفار کو مستقبل میں اسلام کی حقانیت کے اشکار ہو جانے کی خبر دینا۔
ربما یوذا الذین کفروا... فسوف یعلمون
- مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "یعلمون" کا مفعول اور علم کا متعلق اسلام کی حقانیت ہو کہ جس کا وہ انکار

کرتے تھے۔

12_ ناقابل ہدایت کفار کو خداوند متعال کی جانب سے بُری عاقبت میں گرفتار ہونے کی دھمکی ملنا۔

ذرہم... فسوف يعلمون

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "یعلمون" میں مفعول بہ اور متعلق علم، ان کے اعمال کی عاقبت اور انکا انجام ہو۔

13_ دنیوی لذات میں ڈوبے رہنے اور مسلسل کفر اختیار کیے رکھنے کا انجام پشیمانی ہے۔

ربما یؤذالذین کفروا لوکانوا مسلمین ذرہم یا کلوا... فسوف يعلمون

14_ دنیا طلب کفار کو بُری عاقبت کی تہدید اور خبردار کیا جانا، کفر اور دنیا پرستی سے روکنے کی ایک روش ہے۔

ربما یؤذالذین کفروا... ذرہم یا کلوا... فسوف يعلمون

ارزو:

باطل ارزوئوں کے اثرات 10؛ ناپسندیدہ ارزو 8

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) اور کفار کی ہدایت 2؛ انحضرت (ص) کا ہدایت کرنا 2؛ انحضرت (ص) کی کوشش 2؛ انحضرت (ص) کی

مسئولیت 1

اسلام :

حقانیت اسلام کا ظاہر ہونا 11

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے انذار 12

انذار :

انذار کے اثرات 14؛ برے انجام سے انذار 12، 14

پشیمانی :

پشیمانی کے اسباب 13

حق :

حق قبول نہ کرنے کے موانع 6، 10؛ حق کو قبول نہ کرنے والوں سے بے مہر ہونا 3

دنیا پرست لوگ:

دنیا پرست لوگوں کا بُرا انجام 14

دنیا پرستی:

دنیا پرستی کا مقابلہ کرنے کا طریقہ 14؛ دنیا پرستی کا ناپسندیدہ ہونا 8؛ دنیا پرستی کے اثرات 6

دین :

دینی افات کی پہچان 6؛ دین کی اہمیت 7

182

زندگی :

ناپسندیدہ زندگی 7

دلچسپیاں :

مادی لذائذ میں دلچسپیوں کا انجام 13؛ مادی لذائذ میں دلچسپیوں کا ناپسندیدہ ہونا 8؛ مادی لذائذ میں دلچسپیوں کے اسباب 13

عمر :

عمر کی تباہی کے موارد 7

عمل :

ناپسندیدہ عمل 8

قران کریم :

قران کریم کی پیشگوئی 11

کفار :

صدر اسلام کے کفار کی باطل ارزوئیں 9; کفار کی باطل ارزوئیں 5; صدر اسلام کے کفار کے مادی لذائذ 4; صدر اسلام کے کفار کی دنیا پرستی 4; صدر اسلام کے کفار کی سر گرمی 9; کفار اور اسلام کی حقانیت 11; کفار کا انذار 12; کفار کا بُرا انجام 12 ، 14 ; صدر اسلام کے کفار کی کوشش 4; کفار کی دنیا پرستی 5; کفار کے مقاصد 5; کفار کے مادی لذائذ 5

کفار مکہ :

کفار مکہ کی حق ناپذیری 1; کفار مکہ کے ساتھ بحث و تکرار کی ممانعت 1

کفر :

کفر پر اصرار کا انجام 13; کفر کا مقابلہ کرنے کا طریقہ 14

ہدایت :

ہدایت کے موانع 10

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ (٤)

اور ہم نے کسی قریہ کو ہلاک نہیں کیا مگر یہ کہ اس کے لئے ایک ميعاد 1_ مقرر کردی تھی _

1_ ہر انسانی معاشرے کی ہلاکت و نابودی ایک معین اور لکھی ہوئی اجل اور قانون کے مطابق ہوتی ہے _

وما اهلكنا من قرية الا ولها كتاب معلوم

2_ معاشروں میں اموات ، ہلاکتیں اور قدرتی تحولات خداوند متعال کے ہاتھ میں ہیں اور اُسی کی تقدیر کے مطابق انجام پاتے ہیں _

183

وما اهلكنا من قرية الا ولها كتاب معلوم

3_ خداوند متعال کا مکہ کے ناقابل ہدایت کفار کو خبر دار کرنا کہ انہیں مہلت دینا اُن کی زندگی کو دوام دینے کے مترادف نہیں بلکہ وہ ہمیشہ ہلاکت کے خطرے سے دوچار ہیں _

ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين ذرهم ... فسوف يعلمون وما اهلكنا من قرية الا ولها كتاب معلوم

" فسوف يعلمون " جیسی تہدید کے بعد اس آیت کو ذکر کرنا شاید اس مقدر شہبہ کے جواب کی خاطر ہو کہ : کفار " ذرہم یا کلوا " کے حکم کے ذریعے مہلت حاصل کر لینے کے بعد یہ خیال نہ کریں کہ اب اُن کی زندگی اسی طرح جاری رہے گی _

4_ خداوند متعال کے عذاب اور وعید کے بارے میں پیش آنے والے شبہات کو ختم کرنے اور اذیان کو روشن کرنے کے لئے کفار کے بارے میں خدا کے عذاب اور وعید کے پورا ہونے کے متعلق قاعدے و قانون کی وضاحت و تبیین کی جانا _

وما اهلكنا من قرية الا ولها كتاب معلوم

" فسوف يعلمون " جیسی تہدید کے بعد اس آیت کو ذکر کرنا شاید اس مقدر اعتراض کا جواب دینا مقصود ہو کہ جس کے مطابق ہو سکتا ہے کفار کہیں یہ عذاب فوراً کیوں نہیں اُتا اور ایسی وعید اور دھمکی کب اور کیسے پوری ہو گی؟ تو انہیں خدا جواب دیتا ہے : عذاب اور وعید الہی ایک قانون و قاعدے کے مطابق انجام پاتی ہیں _

5_ تاریخی تحولات اور واقعات میں خداوند متعال کی مشیت و ارادے کی دخالت _

وما اهلكنا من قرية الا ولها كتاب معلوم

6_ انسانی معاشروں سے متعلق اخبار و اطلاعات کا ایک معین کتاب و ذخیرہ اطلاعات پر مشتمل ہونا _

وما اهلكنا من قرية الا ولها كتاب معلوم

7_ ہر معاشرہ، اپنے افراد سے الگ شناخت، حیات اور معین قوانین کا حامل ہو تا ہے _

وما اهلكنا من قرية الا ولها كتاب معلوم

اجتماعی تحولات:

اجتماعی تحولات کا سرچشمہ 2

اجل :

اجل مسمی 1

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی مثبت کا کردار 5; اللہ تعالیٰ کی مہلتیں 3 ; اللہ تعالیٰ کے وعیدوں کا تحت ضابطہ ہونا 4; اللہ تعالیٰ کے وعیدوں کا یقینی ہونا 4; اللہ تعالیٰ کے اختصاصات 2; اللہ تعالیٰ کے ارادے کا اثر 15 ; اللہ تعالیٰ کے انذار 3; اللہ تعالیٰ کے مقدرات 2

184

انذار :

ہلاکت سے انذار 3

تاریخ :

تاریخی تحولات کا سرچشمہ 5

حوادث:

حوادث کا ذخیرہ اطلاعات 6

قرآن کریم :

قرآن کریم کی تعلیمات 4

کفار مکہ :

کفار مکہ کو مہلت کا فلسفہ 3; کفار مکہ کے انذار 3

مصائب :

مصائب کا طبیعی سرچشمہ 2

معاشرہ:

معاشرہ کا تحت ضابطہ ہونا 7; معاشرے کا وجود 7; معاشرے کی اجل 1; معاشرے کی حقیقت 7; معاشرے کی حیات

7; معاشرہ کی ہلاکت کا تحت ضابطہ ہونا 1

موت:

موت کا سرچشمہ 2

مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجْلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ (۵)

کوئی امت نہ اپنے وقت سے آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے۔

1_ کوئی امت اپنی اجل (موت) کو مقرر شدہ وقت سے آگے نہیں لے جاسکتی۔

ما تسبق من امة اجله

2_ ہر امت خداوند متعال کی جانب سے ایک مقرر ، معین اور ناقابل تغیر اجل رکھتی ہے۔

ما تسبق من امة اجله

3_ کوئی بھی امت وقوم اپنی تعیین شدہ اجل کو ٹالنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

ما تسبق من امة اجلها وما يستأخرون

اجل :

اجل مسمی 1، 2، 3

185

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے مقدرات 2

اُمم :

اُمم کا عاجز ہونا 3،1؛ اُمم کی اجل 3،2،1

تفسیر راہنما جلد 9

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ (٦)

اور ان لوگوں نے کہا کہ اے وہ شخص جس پر قرآن نازل ہوا ہے تو دیوانہ ہے۔

1_ کفار مکہ کا پیغمبر اکرم (ص) سے گفتگو کرتے وقت اپ (ص) کو بے ادبی اور استہزاء کے ساتھ مخاطب کرنا۔

وقالوا یا ایہا الذی نزل علیہ الذکر

یہ کہ کفار پیغمبر اکرم (ص) کو مخاطب کرتے وقت اسم و لقب سے یاد کرنے کے بجائے، انحضرت (ص) کو اسم موصول اور صیغہ غائب سے مخاطب کرتے تھے نیز یہ کہ اپ (ص) کو ایسی نسبت دیتے کہ جس کو وہ خود بھی قبول نہیں کرتے تھے۔ اس سے مندرجہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے۔

2_ "قرآن کا ذکر ہونا" ایک ایسی صفت ہے کہ جس سے کفار مکہ آشنا تھے۔

وقالوا یا ایہا الذی نزل علیہ الذکر

3_ کفار مکہ، پیغمبر اکرم (ص) کو اپنے اوپر وحی کے نزول کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے مجنون و دیوانہ جانتے تھے۔

وقالوا یا ایہا الذی نزل علیہ الذکر انک لمجنون

تاریخی شواہد گواہ ہیں کہ پیغمبر اکرم (ص) کے دعویٰ نبوت سے پہلے وہ لوگ اپ (ص) پر ایسی تہمت نہیں لگاتے تھے۔ پس یہ تہمت مذکورہ نکتے ہی کی وجہ سے تھی۔

4_ کفار مکہ، پیغمبر اکرم (ص) پر وحی کے نزول کو محض ایک ادعا سمجھتے تھے۔

وقالوا یا ایہا الذی نزل علیہ الذکر

نزول ذکر کا سبب ذکر نہ کرنے اور فعل "نزل" کو مجہول لانے اور اُسے استہزاء کی صورت میں بیان کرنے سے مذکورہ نکتہ اخذ ہوتا ہے۔

5_ کفار مکہ کے نزدیک انسان پر خداوند عالم کی جانب سے وحی نازل ہونا ایک ناقابل قبول اور دیوانگی کی حد تک عقل سے دور چیز تھی۔

وقالوا یا ایہا الذی نزل علیہ الذکر انک لمجنون

انحضرت (ص) :

186

انحضرت (ص) پر جنون کی تہمت 3؛ انحضرت (ص) پر وحی 3،4؛ انحضرت (ص) کا استہزاء 1

اسلام :

تاریخ صدر اسلام 1،3،4

ذکر : 2

قرآن کریم :

قرآن کریم کے نام 2

کفار مکہ:

کفار مکہ اور انحضرت (ص) 1، 3؛ کفار مکہ اور قرآن 2؛ کفار مکہ اور نبوت بشر 5؛ کفار مکہ اور وحی 4؛ کفار مکہ کا طرز عمل 1، 3؛ کفار مکہ کی بے ادب گفتگو 1؛ کفار مکہ کی تہمتیں 3؛ کفار مکہ کی بصیرت 4، 5؛ کفار مکہ کے استہزاء 1

لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (۷)

اگر تو اپنے دعویٰ میں سچاہے تو فرشتوں کو کیوں سامنے نہیں لاتاہے۔

1_ کفار مکہ، پیغمبر اسلام (ص) سے آپ (ص) کی نبوت کی تصدیق کرنے کے لئے فرشتے لانے کا تقاضا کرتے تھے۔ قالوا... لو ما تا تینا بالملئكة ان كنت من الصادقين

"لو ما" بھی "ہلا" و "لولا" کی طرح تحضیض کے لئے ہے۔

2_ کفار مکہ، نزول وحی کے دعویٰ میں پیغمبر اکرم (ص) کی صداقت کی دلیل کے لئے فرشتوں کے انے کو ہی آپ (ص) کی تصدیق جانتے تھے۔

لو ما تا تینا بالملئكة ان كنت من الصادقين

3_ کفار مکہ، پیغمبر اکرم (ص) سے معجزہ کے طور پر ملائکہ لانے کا تقاضا کرتے تھے۔

لو ما تا تینا بالملئكة ان كنت من الصادقين

کفار مکہ کی طرف سے پیغمبر (ص) کے ذریعے ملائکہ لانے کا تقاضا یا تو نبوت پیغمبر (ص) کی تصدیق کے لئے تھا یا اُن کا فرمائشی معجزہ تھا، مندرجہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے۔

4_ کفار مکہ، کا اعتقاد تھا کہ انسان پر نازل ہونے والا ہر اسمانی پیغام کسی محسوس اسمانی شاہد کے ہمراہ ہونا چاہیے۔

187

قالوا... لو ما تا تینا بالملئكة ان كنت من الصادقين

کفار مکہ کا پیغمبر (ص) سے، اپنی نبوت کی تصدیق کے لئے ملائکہ لانے کا تقاضا کرنا ممکن ہے اس لئے ہو کہ وہ انسان کا خداوند متعال سے رابطہ ناممکن جانتے تھے اور بشر کی نبوت کو قبول کرنے کے لئے اسمانی گواہ لانے کے خواہش مند تھے۔ لہذا بطور نمونہ یا اپنی شناخت کی وجہ سے وہ فرشتوں کا نام لیتے تھے۔

5_ ملائکہ، اسمانی موجودات کی حیثیت سے کفار مکہ کے لئے جانی پہچانی مخلوق تھی۔

قالوا... لو ما تا تینا بالملئكة ان كنت من الصادقين

6_ مکہ کے کفار اور مشرکین، ملائکہ کو سب کے لئے ایک قابل محسوس مخلوق جانتے تھے۔

وقالوا... لو ما تا تینا بالملئكة

"لو ما تا تینا بالملئكة" (ہمارے پاس فرشتے لے کر کیوں نہیں آتے؟) کی تعبیر سے معلوم ہوتا ہے وہ فرشتوں کو ایک محسوس اور قابل مشاہدہ مخلوق جانتے تھے۔

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کی جانب وحی 2؛ انحضرت (ص) کی صداقت کے دلائل 2؛ انحضرت (ص) کی نبوت کی تصدیق 1

اسلام :

تاریخ صدر اسلام 1، 2

کفار مکہ :

کفار مکہ اور انحضرت (ص) 3؛ کفار مکہ اور ملائکہ 5، 6؛ کفار مکہ کا محسوسات پسند ہونا 4؛ کفار مکہ کی فکر 2، 4، 6؛ کفار

مکہ کے تقاضے 1، 3

معجزہ :

اقتراح معجزہ 1، 3؛ حسی معجزے کی درخواست 1

ملائکہ :

ملائکہ کی رویت 6؛ ملائکہ کی گواہی کی درخواست 1؛ نزول ملائکہ کی درخواست 2، 3

وحی:

بشر کی طرف وحی 4: نزول وحی کی شرائط 4

188

مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ (۸)

حالانکہ ہم فرشتوں کو حق کے فیصلہ کے ساتھ ہی بھیجا کرتے ہیں اور اس کے بعد پھر کسی کو مہلت نہیں دی جاتی ہے۔

1_ خداوند متعال، فرشتوں کو بغیر حق اور مصلحت کے نازل نہیں کرتا۔

ما ننزل الملائكة الا بالحق

"بالحق" میں "با" مصاحبت (ہمراہی) کے لئے ہے۔

2_ ملائکہ کا عروج و نزول، خداوند متعال کے حکم سے ہوتا ہے۔

ما ننزل الملائكة

3_ کفار مکہ کا پیغمبر اکرم (ص) کے ذریعے ملائکہ کے نزول کا تقاضا، ایک ہے جا اور باطل مطالبہ تھا۔

لو ما تا تینا بالملائكة... ما ننزل الملائكة الا بالحق

جملہ "ما ننزل الملائكة الا بالحق" حصری و احترازی جملہ ہے اور اس بات کی طرف کنایہ ہے کہ کفار کا یہ مطالبہ ہے جاہے۔

4_ کفار مکہ کی جانب سے پیغمبر اکرم (ص) کی حقانیت کے اثبات کے لئے نزول ملائکہ کا مطالبہ محض ایک بہانہ تھا۔

لو ما تا تینا بالملائكة... ما ننزل الملائكة الا بالحق

ہو سکتا ہے "الا بالحق" کی قید احترازی ہو یعنی فرشتوں کا نزول فقط مصلحت و حکمت کی صورت میں قابل عمل ہے۔ جبکہ کفار کے مطالبے میں اس قسم کی کوئی مصلحت نہیں تھی۔ اس کے علاوہ "اذا منظرین" بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ لوگ ملائکہ کے آنے کے بعد بھی حقانیت پیغمبر (ص) کو قبول نہ کرتے۔

5_ نزول ملائکہ کے متعلق کفار کا مطالبہ، قبول ہوجانے کی صورت میں وہ سب ہلاک ہو جاتے اور انہیں ایمان لانے کے

لئے کسی قسم کی مہلت نہ دی جاتی۔

ما ننزل الملائكة الا بالحق وما كانوا اذ

189

منظرین

"منظر" کے مصدر انظار کا معنی تاخیر میں ڈالنا ہے اور آیت مجیدہ میں حصر سے معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ کے آنے

سے کفار میں سے کسی بھی کافر کی اجل (موت) میں دیر نہیں کی جائے گی اور وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

6_ نزول ملائکہ کے بارے میں کفار مکہ کے مطالبے کو قبول نہ کرنے کا فلسفہ، اُن کو مہلت دینا اور اُن کی اجل (موت) میں تاخیر کرنا ہے۔

ما تسبق من امة ا جلها... ما ننزل الملائكة الا بالحق وما كانوا اذاً منظرین

7_ اپنے مقررہ وقت سے پہلے اُمم کی اجل میں پس و پیش نہ کرنے کی سنت (تمام اُمور پر) حاکم ایک اصل و قاعدہ ہے۔

بالملائكة... ما ننزل الملائكة الا بالحق وما كانوا اذاً منظرین

خداوند متعال نے گذشتہ آیات میں بیان فرمایا ہے کہ ہر قوم و اُمت کی ایک معین اجل (مدت) ہے اور اُسے کبھی بھی اگے پیچھے نہیں کیا جائے گا۔ اور اس آیت میں خداوند عالم فرما رہا ہے: ملائکہ سوائے حق کے نازل نہیں ہوتے اور اگر نازل ہو بھی جائیں تو کفار کو زندگی کی کوئی مہلت نہیں دی جائے گی۔ پس اسی لئے ملائکہ کو نازل نہیں کیا جاتا۔ احتمال ہے کہ ایسا جواب اس لئے دیا گیا ہے کہ ابھی تک اُن کی اجل (موت) نہیں پہنچی۔ اور اجل و موت کا قاعدے و ضابطے کے مطابق ہونا تمام اُمور پر حاکم قانون ہے۔

8_ نزول ملائکہ کے بارے میں کفار مکہ کا مطالبہ قبول ہوجانے کی صورت میں وہ سب ایک دردناک عذاب میں گرفتار ہو

جاتے۔

ما ننزل الملائكة إلا بالحق وما كانوا إذا منظرين
آیت مجیدہ کے بارے میں ایک احتمال یہ دیا جاتا ہے کہ کفار کے لئے ملائکہ نازل ہونے کی صورت میں وہ ان کے لئے عذاب کا تحفہ بھی لے کر انہیں گئے۔ ایسا عذاب کہ جو ان میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑے گا۔

اجل :

اجل مسمی 7

اسلام:

صدر اسلام کی تاریخ 4

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے اوامر 2; اللہ تعالیٰ کے سنن 7

اُمم :

اُمم کی اجل 7

ایمان :

فرصت ایمان 5

بے جا توقعات: 3

کفار مکہ :

190

کفار مکہ اور انحضرت (ص) 4; کفار مکہ کو مہلت 6; کفار مکہ کی بہانہ جوئی 4; کفار مکہ کی ہلاکت کا پیش خیمہ 8،5; کفار مکہ کے عذاب کا پیش خیمہ 8; کفار مکہ کے مطالبات 3،4; کفار مکہ کے مطالبات کو رد کرنے کا فلسفہ 6; کفار مکہ کے مطالبات کو قبول کرنا 8; کفار مکہ کے مطالبات کو قبول کرنے کے اثرات 5

معجزہ :

اقتراحی معجزہ کو رد کرنے کا فلسفہ 6

ملائکہ :

نزول ملائکہ کا مطالبہ 3،4،5،8; نزول ملائکہ کی شرائط 1; ملائکہ کا صعود 2; ملائکہ کا نزول 2

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (۹)

ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

1_ قرآن، بغیر کسی شک و تردید کے فقط خداوند متعال کی جانب سے نازل ہوا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر

2_ قرآن، بہت ہی بلند اور رفیع مقام سے نازل ہونے والی کتاب ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر

قرآن کے نزول کے بیان لئے جمع کی ضمائر کا ذکر کرنا اور کلمہ "نزول" کہ جس کا معنی بلند و عالی مقام سے نیچے انا ہے، مذکورہ بالا نکتے پر دلالت کرتا ہے۔

3_ "ذکر" قرآن کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر

4_ قرآن، یاد اور یاد اوری اور انسانوں کو غفلتوں سے بیدار کرنے اور فراموشیوں سے ہوشیار کرنے والی کتاب ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر

قرآن کا "الذکر" نام رکھنا شاید اس لئے ہو کہ قرآن انسانوں کی بیداری اور تنبیہ کے لئے ہے۔

5_ قرآن،- خداوند متعال کی دائمی حفاظت میں اور ہر قسم کی تحریف اور زوال سے محفوظ ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحفظون

6_ خداوند متعال، نے قرآن کے خلاف کفار کی مخالفتوں اور سازشوں کے مقابلے میں پیغمبر اکرم (ص) کو اطمینان دلایا کہ وہ خود اس کی حفاظت کرنے والا ہے۔
 وقالوا یٰ ایهٰ الذی نزل علیہ الذکر... لو ما تا تینا بالملئکة... انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون
 7_ خداوند متعال، نے قرآن کے خلاف کفار کی سازشوں کے مقابلے میں اس کی حفاظت کے بارے میں اپنی قدرت کا مظاہرہ کیا اور اُن پر اپنی عظمت ظاہر کر دی۔
 اَنَا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون
 یہ کہ خداوند عالم نے اپنی جانب سے نزول قرآن کے بیان کے لئے جمع و اسم فاعل جمع کی چند ضمائر سے استفادہ کیا ہے ہوسکتا ہے یہ مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو۔

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کو اطمینان 6

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی عظمت 7: اللہ تعالیٰ کی قدرت 7

ذکر: 3

قرآن کریم :

قرآن کریم کا کردار 4: قرآن کریم کا محفوظ ہونا 5: قرآن کریم کا وحی ہونا 1: قرآن کریم کا ہدایت کرنا 4: قرآن کریم کا نزول

2: قرآن کریم کی حفاظت 5، 6، 7: قرآن کریم کی خصوصیات 4: قرآن کریم کے نام 3: قرآن کریم کے نزول کا سر چشمہ

1: قرآن کریم کی عظمت 2

کفار :

کفار کی سازشوں کا بے اثر ہونا 6، 7

یاد دہانی :

یاد دہانی کے اسباب 4

تفسیر راہنما جلد 9

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شَيْعِ الْأَوَّلِينَ (۱۰)

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مختلف قوموں میں رسول بھیجے ہیں۔

1_ خداوند متعال نے پیغمبر اسلام (ص) سے پہلے بھی گذشتہ اُمتوں کے درمیان بہت سے انبیاء مبعوث کیے تھے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شَيْعِ الْأَوَّلِينَ

"شیعہ" شیعہ کی جمع ہے اور لغت میں اس کا معنی وہ گروہ ہے کہ جو کسی مذہب یا شخص کا پیروکار ہو۔

2_ خداوند متعال کی جانب سے انبیاء معاشروں اور قوموں کے لئے مبعوث ہوتے تھے نہ افراد کے لئے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شَيْعِ الْأَوَّلِينَ

جملے میں "شیع" کا ذکر مندرجہ بالا معنی کی طرف اشارہ ہے جبکہ اس کے بغیر بھی معنی کامل تھا۔
 3_ طول تاریخ میں خداوند متعال کا انسانوں کی ہدایت کی جانب متوجہ رہنا۔
 ولقد ارسلنا من قبلك فی شیع الا ولین

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی ہدایتیں 3

انبیاء :

انحضرت (ص) سے پہلے کے انبیاء 1; انبیاء کی تاریخ 1; نبوت انبیاء کا فلسفہ 2

انسان :

انسانوں کی ہدایت 3

معاشرہ :

معاشرے کی اہمیت 2

ہدایت :

ہدایت کی اہمیت 3

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (۱۱)

اور جب ان کے پاس رسول آتے ہیں تو یہ صرف ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔

1_ تمام انبیاء، بغیر کسی استثناء کے اپنی اپنی قوموں کے درمیان اُن کے استہزاء کا نشانہ بنتے رہے ہیں۔

وما یا تیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون

2_ استہزاء اور تمسخر، طول تاریخ میں انبیاء کے مخالفین کی سیاست اور طریقہ کار رہا ہے۔

وما یا تیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون

193

3_ خداوند متعال، کفار مکہ کے تمسخرامیز سلوک کے مقابلے میں پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی دینے والا تھا۔

وقالوا ی ایهالذی نزل علیہ الذکر انک لمجنون ... وما یا تیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزئون

4_ پیغمبر اکرم (ص) کو بھی دوسرے تمام انبیائے کرام (ع) کی طرح تبلیغ اور الہی رسالت کی وجہ سے مشکلات اور مصائب کے مقابلے میں تسلی و تشفی اور حوصلہ دلانے کی ضرورت تھی۔

قالوا ... انک لمجنون ... ولقد ارسلنا من قبلك فی شیع الا ولین وما یا تیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون

5_ رسالت الہی کے حامل لوگوں کے لئے اپنی رسالت کی انجام دہی کی خاطر مشکلات و مصائب برداشت کرنا ضروری ہیں۔

وما یا تیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون

یہ کہ خداوند متعال مشرکین کے رولے کا مستقیم جواب دینے کے بجائے، گذشتہ انبیاء کے ساتھ اکثر لوگوں کے رولے کا تذکرہ کرتا ہے یہ شاید اس لئے کہ خداوند متعال بتانا چاہتا ہے کہ ایسی مشکلات، الہی رسالت کا لازمہ ہیں جنہیں برداشت کرنا چاہیے۔

6_ رسالت الہی، کے حامل لوگوں کو اپنی رسالت کی انجام دہی میں کامیابی کے لئے تاریخ انبیاء اور اس سے حاصل ہونے والے تجربے اور درس کی طرف مکمل توجہ کرنی چاہیے۔

وما یا تیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون

7_ تاریخی واقعات سے آگاہی سے مشکلات کا راستہ ہموار ہوتا ہے اور سختیوں میں سہولت حاصل ہوتی ہے۔

ولقد ارسلنا من قبلك فی شیع الا ولین وما یا تیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کا استہزاء 3; انحضرت (ص) کا حوصلہ بلند کیا جانا 4; انحضرت (ص) کو تسلی 3، 4; انحضرت (ص) کو حوصلہ دلانے کی ضرورت 7; انحضرت (ص) کی مشکلات 4 اُمتوں:

اُمتوں کا استہزاء 1

انبیاء :

انبیاء کا استہزاء کیا جانا 1; انبیاء کے درمیان توافق 4 ; مخالفین انبیاء کا باہمی توافق 2; انبیاء کا حوصلہ بلند کرنا 4 ; انبیاء کو تسلی دینا 4; انبیاء کی ضروریات 4; انبیاء کے مخالفین کے ساتھ نبیؐ کے طریقہ 2; تاریخ انبیاء 1، 2; تاریخ انبیاء کے مطالعے کی اہمیت 6; مخالفین انبیاء کا استہزاء کرنا 2

194

انبیائے الہی :

انبیائے الہی کی استقامت 5; انبیائے الہی کی مسؤولیت 5، 6

تاریخ :

تاریخی تحولات سے آگاہی کے اثرات 7

سختی:

سختی کے اسان ہونے کا پیش خیمہ 7; سختی میں استقامت 5

کفار مکہ :

کفار مکہ کے استہزاء 3

كَذٰلِكَ نَسْأَلُكَ فِي قُلُوْبِ الْمَجْرِمِيْنَ (۱۲)

اور ہم اسی طرح اس گمراہی کو مجرمین کے دل میں ڈال دیتے ہیں _

1_ خداوند متعال، نے قرآن کریم کو مکہ کے ناقابل ہدایت کفار کے دلوں میں ڈالا اور انہیں اس کی پہچان کرائی _

كَذٰلِكَ نَسْأَلُكَ فِي قُلُوْبِ الْمَجْرِمِيْنَ

مندرجہ بالا معنی اس بات پر مبنی ہے کہ جب "نسلکہ" کی ضمیر کا مرجع "الذکر" اور "المجرمین" کا الف لام عہد زکری ہو کہ جو گذشتہ آیات میں موجود "الذین کفروا" کی طرف اشارہ کر رہا ہے _

2_ خداوند متعال، قرآن کریم کو ناقابل ہدایت مجرموں کے دلوں میں ڈال کر انہیں قرآن سے آگاہ کرتا ہے _

كَذٰلِكَ نَسْأَلُكَ فِي قُلُوْبِ الْمَجْرِمِيْنَ

3_ خداوند متعال نے مجرموں اور گناہگاروں کو سزا دینے کی خاطر اُن کے دلوں میں تمسخر و استہزاء کی خصلت کو

راسخ کر دیا ہے _

كَذٰلِكَ نَسْأَلُكَ فِي قُلُوْبِ الْمَجْرِمِيْنَ

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "نسلکہ" کی ضمیر کا مرجع (یستہزاء ون کا مصدر) استہزاء ہو _

4_ مجرمین کی جانب سے اپنے انبیاء کے استہزاء کا نشانہ بننے کے باوجود خداوند متعال انہی کے ذریعے اپنی آیات کو مجرموں کے دلوں میں ڈالتا ہے _

كَذٰلِكَ نَسْأَلُكَ فِي قُلُوْبِ الْمَجْرِمِيْنَ

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ ممکن

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ (۱۳)

195

ہے یہ سوال کیا جائے کہ خداوند متعال کس طرح اپنے انبیاء کو لوگوں کی طرف بھیجتا ہے جبکہ وہ استہزاء کا نشانہ بنتے ہیں اور اس صورت میں مقصد حاصل نہیں ہو سکتا؟ خدا اس سوال کا جواب دیتا ہے کہ ہم اسی طرح اپنی آیات کو دلوں میں ڈالتے ہیں _

- 5_ کفار مکہ، مجرم اور گناہگار لوگ تھے۔
 ربما يؤذ الذین کفروا... کذلک نسلک فی قلوب المجرمین
 6_ انبیائے الہی سے استہزاء کرنے والے، مجرم اور گناہگار لوگ تھے۔
 وما یا تیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزء ون کذلک نسلک فی قلوب المجرمین
 7_ انبیائے کرام (ع) کی تعلیمات قبول نہ کرنا اور اُن کا مذاق اڑانا، جرم اور گناہ ہے۔
 وما یا تیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزء ون کذلک نسلک فی قلوب المجرمین
 8_ طول تاریخ کے دوران خداوند متعال کا لوگوں کی ہدایت اور اُن پر اتمام حجت کرنے کے لئے اہتمام کرنا۔
 ولقد ارسلنا من قبلک فی شیع الا ولین... کذلک نسلک فی قلوب المجرمین

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کا اتمام حجت 8; اللہ تعالیٰ کا ہدایت کرنا 8; اللہ تعالیٰ کے افعال 1، 2، 3، 4

انبیاء (ع) :

انبیاء کا استہزاء 4; انبیاء کا کردار 4; انبیاء (ع) کا مذاق اڑانے والے 6; انبیاء کی تکذیب کا جرم 7; انبیاء کے استہزاء کا جرم 7
 انسان :

انسانوں کی ہدایت کی اہمیت 8

جرم :

جرم کے موارد 7

کفار :

کفار کے دل میں قرآن کا القا 1

کفار مکہ :

کفار مکہ کا فساد پھیلانا 5

گناہگار لوگ:

گناہگار لوگ اور آیات خدا 4; گناہگاروں کی جانب سے استہزاء 4; اُن کے استہزاء کا سرچشمہ 3; گناہگاروں کے دل میں قرآن کا القا 2; گناہگاروں کی سزا 3

مجرمین 6:

مفسدین 5:

196

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَاباً مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ (١٤)

یہ کبھی ایمان نہ لائیں گے کہ ان سے پہلے والوں کا طریقہ بھی ایسا ہی رہ چکا ہے۔

1_ مکہ کے مجرم کفار، قرآن کی آیات کو دریافت کر لینے کے باوجود اس پر ایمان نہیں لائے۔

کذلک نسلک فی قلوب المجرمین لا یومنون بہ

مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ جب جملہ "لا یومنون بہ"، "المجرمین" کے لئے تفسیری جملہ ہو۔

2_ کفار مکہ کی جانب سے ایمان نہ لانے کے پکے ارادے کے باوجود، خداوند متعال نے قرآن کی آیات کو اُن کے دل میں ڈالا۔

کذلک نسلک فی قلوب المجرمین لا یومنون بہ

مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ جب جملہ "لا یومنون بہ"، "المجرمین" کے لئے جملہ حالیہ ہو۔

3_ فقط اقوام اور افراد کے ناقابل ہدایت ہونے کی وجہ سے اُن تک الہی تعلیمات کے ابلاغ کو روکنا نہیں چاہیے۔

کذلک نسلک فی قلوب المجرمین لا یومنون بہ

4_ گذشتہ دور کی ناقابل ہدایت اقوام، آیات الہی کو پالینے کے باوجود اُن پر ایمان نہیں لائیں۔

لا یو منون بہ و قد خلت سنة الا ولین

5_ گذشتہ اقوام ہمیشہ انبیائے کرام (ع) کے ساتھ تمسخر و استہزاء کا رویہ اختیار کرتی تھیں۔

کانوا بہ يستهزء ون ... و قد خلت سنة الا ولین

6_ انبیائے الہی کے مقابلے میں سب مجرم اور ناقابل ہدایت قوموں کا رویہ ایک جیسا تھا۔

كذلك نسلک فی قلوب المجرمینلا یو منون بہ و قد خلت سنة الا ولین

197

7_ گناہگار اور ناقابل ہدایت اقوام و لوگوں کی ہلاکت و نابودی، سنن الہی میں سے ہے۔

لا یو منون بہ و قد خلت سنة الا ولین

جیسا کہ مفسرین نے احتمال دیا ہے کہ "سنة" سے مراد ہو سکتا ہے ناقابل ہدایت اقوام کی ہلاکت و نابودی کی سنت ہو۔

8_ کفار مکہ کے تمسخر امیز رویے کے مقابلے میں خداوند متعال کا پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی و تشفی دینا۔

وما یا تہیم من رسول الا کانوا بہ يستهزء ون كذلك نسلک فی قلوب المجرمینلا یو منون بہ و قد خلت سنة الا ولین

گذشتہ آیات، کفار مکہ کے نبوت پیغمبر اکرم (ص) کے بارے میں بغض و عناد پر مبنی رویے کے بارے میں تھیں۔ جبکہ ان

آیات میں انبیائے کرام (ع) کے ساتھ گذشتہ لوگوں کے رویے کی وضاحت کی جارہی ہے۔ یہ شاید مذکورہ مطلب کی وجہ

سے ہو۔

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کو تسلی و تشفی 8; انحضرت (ص) کے ساتھ استہزاء 8

آیات خدا :

آیات خدا کو جھٹلانے والے 4

انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) کے ساتھ استہزائے 5

تبلیغ :

تبلیغ کی شرائط 3; افات تبلیغ کی شناخت 3

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے افعال 2; اللہ تعالیٰ کے سنن 7

قرآن کریم :

قرآن کریم کے منکر لوگ 1

کفار :

کفار کے دل میں قرآن کا القا 2

کفار مکہ :

کفار مکہ کا استہزاء کرنا 8; کفار مکہ اور قرآن 2; کفار مکہ کا کفر 1; کفار مکہ کی ہٹ دھرمی 1

گذشتہ اقوام :

گذشتہ اقوام کا کفر 4; گذشتہ اقوام کا ناقابل ہدایت ہونا 4; گذشتہ اقوام کے استہزاء 5; گذشتہ اقوام کے رویے 5

گناہگار لوگ :

گناہگاروں کے ساتھ رویے کا طریقہ 6; گناہگاروں میں ہم اینگی 6

ناقابل ہدایت لوگ :

ناقابل ہدایت لوگ اور انبیاء 6; ناقابل ہدایت لوگوں کی ہلاکت 7; ناقابل ہدایت لوگوں کے ساتھ رویے کا طریقہ 6; ناقابل ہدایت

لوگوں کے درمیان توافق 6

تفسیر راہنما جلد 9

لَقَالُوا إِنَّمَا سُكَّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ (۱۵)
 وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجاً وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ (۱۶)
 وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ (۱۷)
 إِلَّا مَنْ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ (۱۸)
 وَالْأَرْضُ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ (۱۹)
 وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ (۲۰)

تفسیر راہنما جلد 9

209

وَأِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ (۲۱)
 اور کوئی شے ایسی نہیں ہے جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں اور ہم ہر شے کو ایک معین مقدار میں ہی نازل کرتے ہیں

1_ ہر چیز کا خزانہ اور گنجینہ خداوند متعال کے پاس ہے۔

وان من شيء الا عندنا خزائنه

2_ پودوں کا متناسب انداز میں اگنا، معدنی موجودات، عطایا اور معاشی وسائل کا الہی خزانے سے (جاری) ہونا۔
 وَاَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعِيشَ وَمِنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ وان من شيء الا عندنا خزائنه

3_ خداوند متعال ہر چیز کو اپنے خزانے سے ایک معین اور واضح اندازے کے ساتھ نازل کرتا ہے۔
 وما ننزله الا بقدر: معلوم

4_ کائنات کی تمام مخلوقات، وجود اور کیفیت خلقت کے لحاظ سے محدود، متناہی اور پہلے سے تعین شدہ ہیں۔
 وان من شيء الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر: معلوم

5_ تمام موجودات کا الہی خزانہ، ایک ماوارء طبیعت، عالم میں ہے۔

وان من شيء الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم

6_ خداوند متعال کی قدرت و مالکیت کی حکومت، نامحدود ہے۔

وان من شيء الا عندنا خزائنه ... معلوم

خداوند عالم کے پاس کائنات کے تمام امور کے خزانوں کا وجود ہو سکتا ہے خدا کی بے انتہا قدرت سے کناہ ہو؛ کیونکہ جب تمام ممکنات کا خزانہ خدا کے ہاتھ میں ہو تو اُن ممکنات کو وجود میں لانا بھی اُس کے لئے مقدور ہو گا۔

210

7_ "روی جعفر بن محمد عن ابيہ عن جدّه (ع) انه قال: في العرش تمثال جميع ما خلق الله في البر والبحر... وهذا تاويل قوله: "وان من شيء الا عندنا خزائنه" ... (1) حضرت امام سجاد (ع) سے منقول ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: خداوند متعال نے سمندر اور

خشکی پر جتنی بھی چیزیں خلق کی ہیں اُن کی صورت و تمثیل عرش پر موجود ہے اور یہ ہے خدا کے اس کلام کی تاویل کہ جس میں اُس نے فرمایا ہے: "وان من شيء الا عندنا خزائنه..."۔

8_ "عن مقاتل بن سليمان قال: سمعت ابا عبد الله (ع) يقول: لما صعد موسى (ع) الى الطور فنادى ربّه عزّوجلّ، قال: ربّي ارنى خزائنك فقال: يا موسى انما خزائني اذا اردت شيئاً ان اقول له: كن فيكون؛ (2) مقاتل بن سليمان کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا ہے کہ جب حضرت موسیٰ (ع) کوہ طور کی طرف گئے تو انہوں نے اپنے پروردگار سے مناجات کی اور کہا: اے میرے پالنے والے مجھے اپنے خزانے دکھا۔ پس خداوند متعال نے فرمایا: اے موسیٰ (ع) بتحقیق میرا خزانہ یہ ہے کہ جب میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں: ہو جا تو وہ (محض میرے ارادے سے) ہو جاتی ہے۔

افرینش :

افرینش کا باضابطہ ہونا 3

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے افعال 3؛ اللہ تعالیٰ کے خزان کا مقام 5؛ اللہ تعالیٰ کے خزان 2، 3، 8؛ اللہ تعالیٰ کے عطایا 2؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی وسعت 6؛ اللہ تعالیٰ کی مالکیت 1؛ اللہ تعالیٰ کے مقدرات 3 ؛ اللہ تعالیٰ کی مالکیت کی وسعت 6

پودے:

پودوں کا اگنا 2

روایت 7، 8

عرش:

عرش کا کردار 7

معادن :

معادن کی پیدائش 2

معاش

معاش کے پورا ہونے کے وسائل 2

موجودات :

خلقت موجودات کا باضابطہ ہونا 4؛ موجودات کے خزان کا مقام 7؛ موجودات کے خزان 1؛ موجودات کی محدودیت 4

.....

1) روضة الواعظین، ص 47، نور الثقلین، ج 3، ص 7، ح 19_
2) معانی الاخبار، ص 402 ح 65، تفسیر برہان، ج 2، ص 328، ح 4_

211

وَأَرْسَلْنَا الرِّيحَ لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنْتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ (۲۲)
اور ہم نے ہوائوں کو بادلوں کا بوجھ اٹھانے والا بنا کر چلایا ہے پھر آسمان سے پانی برسایا ہے جس سے تم کو سیراب کیا ہے اور تم اس کے خزانہ دار نہیں تھے۔

1_ بادلوں کی بار داری کے لئے ہوائوں کو بھیجنے والا خداوند ہے۔

وا رسلنا الری ح لوقح

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب جملہ "فا نزلنا من السماء ماء" کے قرینے سے ہوائوں کا بادلوں کو پُر اب کرنا بارش کے برسنے کے لئے ہو۔

2_ ہوائیں پودوں اور درختوں کو بار دار کرنے کے لئے نر زر گل اور گردو غبار ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا وسیلہ ہیں۔

وا رسلنا الری ح لوقح

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "الرياح لواقح" سے باردار کرنے والی ہوائیں مراد ہوں۔ یہ ایسی ہوائیں

- ہیں کہ جو نہ پودوں سے باردار کرنے والے مادے (زرگل) کو مادہ پودوں تک منتقل کرتی ہیں۔
- 3_ قانون زوجیت، پہل دینے والے درختوں اور پودوں کو بھی شامل ہے اور اُن میں بھی نہر و مادہ ہوتے ہیں۔
وا رسلنا الری ح لوقح
- 4_ اسمان سے بارش برساتے والا، خداوند ہے۔
فا نزلنا من السماء ماء
- 5_ بادلوں سے بارش کے برسنے میں ہوائیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
وا رسلنا الری ح لوقح فا نزلنا من السماء ماء

212

- "فا نزلنا" میں "فا" عاطفہ ہے جو ترتیب کے لئے ہے اس سے مذکورہ معنی مل سکتا ہے۔
- 6_ خداوند متعال کے ارادے اور افعال، طبیعی عوامل کے ذریعے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔
وا رسلنا الری ح لوقح فا نزلنا من السماء ماء
- 7_ طبیعی عوامل کا عمل، خداوند متعال کے ارادے اور قدرت کے تحت ہوتا ہے۔
وا رسلنا الری ح لوقح فا نزلنا من السماء ماء
- 8_ خداوند متعال نے بارش کے پانی کو انسانوں کی سیرابی کا وسیلہ بنایا ہے۔
فا نزلنا من السماء ماء فا سقینکموہ
- 9_ بارش، خداوند متعال کے تحت تدبیر ایک معین اندازے اور مشخص میزان کے ساتھ برستی ہے۔
وان من شيء الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر: معلوم ... فا نزلنا من السماء ماء
- 10_ بارش کا پانی، انسانوں کے لئے خداداد معاشی وسائل میں سے ہے۔
وجعلنا لكم فيها معيش ... فا نزلنا من السماء ماء فا سقینکموہ
- 11_ پانی کا اصلی منبع، اسمان (بادل) ہے۔
فا نزلنا من السماء ماء فا سقینکموہ
- یہ کہ خداوند متعال شکر گذاری کے مقام کا ذکر کرتے ہوئے بندوں سے فرماتا ہے: "ہم نے اسمان سے پانی برسایا ہے اور اس کے ذریعے تمہیں سیراب کیا ہے جبکہ زمین میں بھی سیراب کرنے کے لئے پانی موجود ہے" اس سے معلوم ہوتا ہے زمین کے ابی منابع بھی اسمان سے ہی ہیں۔
- 12_ بارش کا پانی، انسانوں کے سیراب ہونے اور پینے کے لئے مناسب ترین اور بہترین پانی ہے۔
فا نزلنا من السماء ماء فا سقینکموہ
- یہ کہ خداوند متعال نے انسان کے سیراب ہونے کے لئے پانی کی انواع و اقسام میں سے فقط بارش کے پانی کو پینے کے پانی کے طور پر متعارف کرایا ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔
- 13_ بادلوں کی تلقیح کے لئے ہوائوں کا چلنا، بارش کا برسنا اور اُس کے ذریعے انسانوں کا سیراب ہونا، آیات الہی میں سے ہے۔
وا رسلنا الری ح لوقح فا نزلنا من السماء ماء فا سقینکموہ
- 14_ انسان کبھی بھی اسمان (بادلوں) میں پانی کا ذخیرہ کرنے پر قادر نہیں۔
وما انتم له بخزین
- 15_ "عن ابی جعفر (ع) قال: لله ریح رحمة لواقع ينشرها بين يدي رحمة: (1)

(1) تفسیر عیاشی، ج2، ص239، ح5؛ بحار الانوار، ج57، ص12، ح15۔

213

حضرت امام محمد باقر (ع) سے منقول ہے کہ اب (ع) نے فرمایا: خداوند متعال باردار کرنے والی رحمت کی حامل ہوائیں اپنی رحمت (بارش) سے پہلے پھیلا دیتا ہے۔

16_ "عن ابي هريرة قال: سمعت رسول الله (ص) يقول: ريح الجنوب من الجنة وهي الريح اللواقح التي ذكر الله في كتابه...;
(1) ابو هريره کا کہنا ہے کہ میں نے رسول خدا (ص) سے سنا ہے کہ اپ (ص) نے فرمایا: "جنوب کی ہوا بہشت سے ہے اور وہ باردار کرنے والی ہوا ہے کہ جس کا تذکرہ خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے..."

اسمان :

اسمان کے فوائد 11

ایات خدا :

افاقی ایات 13

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت 9; اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کردار 7; اللہ تعالیٰ کی مالکیت 15; اللہ تعالیٰ کے ارادے کا کردار 7; اللہ تعالیٰ کے ارادے کے ظہور پذیر ہونے کی جگہ مجاری 6; اللہ تعالیٰ کے افعال 1، 4، 8; اللہ تعالیٰ کے افعال کے ظہور پذیر ہونے کا جگہ 6

انسان :

انسان کا عجز 14

بادل:

بادلوں کی حرکت کے عوامل 2; بادلوں کے بار دار ہونے کے عوامل 1، 13، 15; بادلوں کے فوائد 11; بادلوں میں پانی کو جمع کیا جانا 14

بارش :

بارش برسنے کا سر چشمہ 4; بارش برسنے کے عوامل 5; بارش کا برسنا 9، 13; بارش کی تقدیر 9; بارش کے فوائد 8، 10، 12; پانی :

پانی کے منابع 11; پینے کے پانی کے منابع 12

پودے :

پودوں کی بارداری کے عوامل 2; پودوں کی زوجیت 3

درخت :

درختوں کی بارداری کے عوامل 2; درختوں کی زوجیت 3

روایت: 15، 16

ضروریات :

مادی ضروریات کے پورا ہونے کا سر چشمہ 8

طبیعی عوامل :

.....

(1) الدر المنثور، ج 5، ص 72; تفسیر طبری، ج 8، ص 22_

214

طبیعی عوامل کا عمل 7; طبیعی عوامل کا کردار 6

معاش :

معاش کے پورا ہونے کے وسائل 10

ہوائیں :

بہشتی ہوائیں 16; ہوائوں کا سر چشمہ 1; ہوائوں کے فوائد 1، 2، 5، 13، 15; ہوائوں کا مالک 15

وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ (۲۳)

اور ہم ہی حیات و موت کے دینے والے ہیں اور ہم ہی سب کے والی و وراث ہیں _

- 1_ مخلوقات کی موت و حیات فقط خداوند متعال کے ہاتھ میں ہے۔
 <وانا لنحن نحی ونمیت
- 2_ موت و حیات ایک دائمی و مسلسل امر ہے۔
 وانا لنحن نحی ونمیت
- جملہ اسمیہ " انا لنحن نحی ونمیت " اور فعل مضارع " نحی " اور " نمیت " کا لایا جانا استمرار کو بیان کر رہا ہے۔
- 3_ خداوند متعال تمام موجودات کا تنہا وارث ہے۔
 ونحن الورثون
- 4_ خداوند متعال تنہا وہ ذات ہے کہ بقاء جس سے مختص ہے۔
 ونحن الورثون
- 5_ تمام موجودات ہستی (اول سے لیکر آخر تک) کا یقینی انجام، موت ہے۔
 ونحن الورثون
- 6_ خداوند عالم کی مالکیت کے علاوہ ہر قسم کی مالکیتیں قابل زوال ہیں۔
 ونحن الورثون
- 7_ موت و حیات، خدا کش نشانیوں میں سے ہیں۔
 وانا لنحن نحی ونمیت
- 8_ دنیوی وسائل کے انسانوں کے لئے خلق ہونے کے باوجود اُن سے دل نہ لگانے کی تشویق۔
 وارسلنا الی ح لوقح فا نزلنا من السماء ماء فا سقینکموه وما ا نتم له بخزین۔ وانا لنحن ... ونحن الورثون

215

ہوسکتا ہے اُن آیات کے بعد (نحن الورثون) کو ذکر کرنا کہ جن میں انسان کی خدادادی نعمات کو بیان کیا گیا ہے، مذکورہ نکتے کی جانب اشارہ ہو۔

اسماو صفات:

وارث 3

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی ابدیت 4; اللہ تعالیٰ کی سنن 2; اللہ تعالیٰ کی وراثت 3; اللہ تعالیٰ کے اختصاصات 1، 3، 4، 6

توحید :

توحید افعالی 1

حیات :

حیات، آیات خدا میں سے 7; حیات کا دوام 2; حیات کا سرچشمہ 1

زہد :

زہد کی تشویق 8

موت :

موت، آیات خدا میں سے 7; موت کا دوام 2; موت کا سرچشمہ 1; موت کی حتمیت 5

موجودات :

موجودات کا انجام 5; موجودات کا وارث 3; موجودات کی مالکیت کا زوال 6

نظریہ کائنات :

توحیدی نظریہ کائنات 1

تفسیر راہنما جلد 9

وَلَقَدْ عَلَّمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلَّمْنَا الْمُسْتَخْرِينَ (۲۴)

اور ہم تم سے پہلے گذر جانے والوں کو بھی جانتے ہیں اور بعد میں آنے والوں سے بھی باخبر ہیں۔

1_ خداوند متعال بلا شک و تردید گذشتہ و آئندہ نسلوں کے حالات سے آگاہ ہے۔

ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستخرين

گذشتہ اور آئندہ لوگوں کے بارے میں علم خداوند سے مراد ہو سکتا ہے خود اُن کے وجود کے بارے میں علم ہواور ہو سکتا ہے اُن کے حالات کے بارے میں علم ہو۔ مندرجہ بالا مطلب دوسرے احتمال پر مبنی ہے۔

216

2_ یقیناً خداوند متعال گذشتہ نسلوں اور انسان کی آئندہ آنے والی نسلوں کے وجود سے آگاہ ہے۔

ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستخرين

3_ خداوند متعال بلا شک و تردید میدان علم و عمل میں پہلے انسانوں کے حالات سے بھی آگاہ ہے اور اس میں ناکام لوگوں سے بھی۔

ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستخرين

یہ کہ مذکورہ آیت میں موجود تقدم و تاخر کو کس میزان پر پرکھا گیا ہے؟ اس کے بارے میں مفسرین کے درمیان چند اراء ہیں: ایک یہ کہ سبقت اور تاخیر، ایمان و عمل صالح کے سلسلے میں ہے؛ کیونکہ دنیا انسانوں کے لئے مقابلے کا میدان ہے۔ "ولكل وجهة هو موليها فاستبقوا الخيرات" (سورہ بقرہ - آیت 148) مذکورہ مطلب اسی احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

4_ اشیاء کے بارے میں خداوند متعال کا علم، اُن کے وجود فعلی سے مربوط نہیں۔

ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستخرين

5_ "عن الصادق جعفر بن محمد (ع): ان المستقدمين ا صاحب الحسنات والمستأخرين ا صاحب السيئات؛ (1) امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ "المستقدمين" سے مراد نیک لوگ ہیں اور "المستأخرين" سے گناہگار مراد ہیں۔

6_ "عن ابي جعفر (ع) قال: "ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستأخرين" قال: هم المؤمنون من هذه الامة؛ (2) امام محمد باقر (ع) سے خدا کے اس کلام "ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستأخرين" کے بارے میں منقول ہے کہ امام (ع) نے فرمایا: وہ (اگلے اور پچھلے لوگ) اس اُمت کے مؤمنین ہیں۔

آئندہ آنے والے:

آئندہ آنے والوں کے بارے میں علم 2،1

اللہ تعالیٰ :

آئندہ کے مؤمنین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا علم 6؛ اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت 4؛ اللہ تعالیٰ کا علم غیب 1،2،3؛ گناہگاروں

کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا علم 5؛ گذشتہ زمانے کے مؤمنین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا علم 6؛ محسنین کے بارے میں اللہ

تعالیٰ کا علم 5

ایمان:

.....

(1) تفسیر بریان، ج2، ص328، ح2۔

(2) تفسیر عیاشی ج2، ص240، ح6؛ نور الثقلین، ج3، ص7، ح22۔

217

ایمان میں پیشقدم لوگ 3؛ ایمان سے محروم لوگ 3

روایت: 5، 6

گذشتہ زمانے کے لوگ :

گذشتہ زمانے کے لوگوں کے بارے میں علم 1، 2

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ (۲۵)

اور تمہارا پروردگار ہی سب کو ایک جگہ جمع کرے گا کہ وہ صاحب علم بھی ہے اور صاحب حکمت بھی _

1_ خداوند متعال سب انسانوں کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا _

وان رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ

2_ انسانوں کے لئے خداوند متعال کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ وہ انہیں قیامت کے دن محشور کرے _

وان رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ

3_ انسانوں کا اُخروی احیاء، فقط خداوند متعال کے دست قدرت میں ہے _

وان رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ

ایت میں ضمیر "ہو" کا ذکر کرنا حشر کے فعل کو فاعل کے ساتھ مخصوص کر رہا ہے _

4_ پیغمبر اکرم (ص) پر خداوند متعال کی خاص توجہ و عنایت ہے _

وان رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ

یہ جو انسانوں کے اُخروی حشر کو بیان کرنے کے لئے کاف خطاب کہ جس سے مراد پیغمبر (ص) ہیں، کے ساتھ صفت

"رب" کو اضافہ کیا گیا ہے، اس سے مذکورہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے _

5_ خداوند متعال حکیم (دانا) اور علیم (بہت زیادہ جاننے والا) ہے _

انہ حکیم علیم

6_ انسانوں کا حشر اور زندہ کیا جانا، خداوند متعال کی حکمت و دانائی کا نتیجہ ہے _

وان رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ انہ حکیم علیم

7_ انسانوں کی حیات، موت کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اُس کے بعد بھی جاری رہتی ہے _

218

وانا لنحن نحی ونمیت... وان رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ

یہ جو خداوند متعال نے آیت 23 میں فرمایا ہے کہ "ہم ہی انسانوں کو موت دیتے ہیں" اور اس آیت میں فرما رہا ہے کہ: "ہم

انسانوں کو اکٹھا کریں گے" اس سے موت کے بعد بھی انسان کی حیات کے دوام اور جاری رہنے کی حکایت ہوتی ہے _

8_ انسانوں کی موت و حیات کا خداوند متعال کے ہاتھ میں ہونا، انسانوں کے گذشتہ و آئندہ کے حالات سے اُس کے عالم و

آگاہ ہونے کی دلیل ہے _

وانا لنحن نحی ونمیت... ولقد علمنا المستنخرین _ وان رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ

مندرجہ بالا معنی اس احتمال پر مبنی ہے کہ "ولقد علمنا" سے پہلے "وانا لنحن نحی ونمیت" کا ذکر اور اُس کے بعد "ان

رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ" کا ذکر ہو سکتا ہے اس پر دلیل قائم کرنے کے لئے ہو _ لہذا اس احتمال کی بنا پر آیت مجیدہ کا معنی یہ

ہو جائے گا: ہم گذشتہ لوگوں اور آئندہ انے والے لوگوں کے حالات سے آگاہ ہیں چونکہ ہم خود ہی موت دینے والے اور زندہ

کرنے والے ہیں _

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) پر خدا کا لطف 4

آئندہ آنے والے لوگ:

آئندہ آنے والے لوگوں کے بارے میں علم 8

اسما وصفات :

حکیم 5؛ علیم 5

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اثرات 2؛ اللہ تعالیٰ کی حکمت کا کردار 6؛ اللہ تعالیٰ کے اختصاصات 3 ؛ اللہ تعالیٰ کے افعال 1؛ اللہ تعالیٰ کے علم کا کردار 6؛ اللہ تعالیٰ کے علم کے دلائل 8

انسان :

انسانوں کا اُخروی حشر 1، 2، 6؛ انسانوں کی حیات کا جاری رہنا 7

توحید :

توحید افعالی 3

حیات :

حیات کا سر چشمہ 8

گذشتہ زمانے کے لوگ :

ان کے بارے میں علم 8

لطف خدا :

لطف خدا جن کے شامل حال ہے 4

مردے :

مردوں کا اُخروی احیاء 3

موت :

موت کا سر چشمہ 8؛ موت کی حقیقت 7

219

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (۲۶)

اور ہم نے انسان کو سیاہی مائل نرم مٹی سے پیدا کیا ہے جو سوکھ کر کھن کھن بولنے لگی تھی۔

1_ خداوند متعال نے انسانوں کو خشک کھنکھاتی مٹی سے خلق کیا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ

2_ انسان کی اصلی خلقت کا خمیر، سیاہ رنگ کے سڑے ہوئے بدبودار کیچڑ سے تیار ہو ابے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ

"صلصال" لغت میں خشک مٹی سے پیدا ہونے والی آواز کو کہتے ہیں۔ اور "حمائی" کا معنی سیاہ، بدبودار کیچڑ ہے جبکہ "مسنون" کا معنی سڑی ہوئی و متغیر مٹی ہے۔

3_ خداوند متعال، عالم طبیعت میں اپنے ارادے کو طبیعی عوامل ہی کے ذریعے عملی صورت میں لاتا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ

4_ سیاہ رنگ کی بدبودار کیچڑ اور گارے کو انسان میں تبدیل کرنا، آیات خدا میں سے ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ

آیات خدا :

آیات انفسی 4

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی خالقیت 1؛ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے ظہور پذیر ہونے کے مقامات 3

انسان :

انسان کی خلقت 4؛ خشک شدہ کیچڑ سے انسان 1، 2 ؛ خلقت انسان کا عنصر 1، 2

خلقت :

خشك شدہ کیچڑ سے خلقت 4

طبیعی عوامل :

طبیعی عوامل کا کردار 3

220

وَالْجَانَّ خَلْقَنَاهُ مِنْ قَبْلِ مِنْ نَارِ السَّمُومِ (۲۷)

اور جنات کو اس سے پہلے زہر یلی آگ سے پیدا کیا ہے۔

1_ خداوند متعال نے جنات کو تیز اور جلانے والی ہوا کی حامل آگ سے خلق کیا ہے۔

والجآن خلقنہ من قبل من نار السموم

"سموم" کا لغوی معنی جلانے والی ہوا ہے۔

2_ جن، ایک نامرئی اور انسانوں کی آنکھ سے پنہان مخلوق ہے۔

والجآن خلقنہ من قبل من نار السموم

مندرجہ بالا مطلب اس بات مبنی ہے کہ شاید "جن" کی وجہ تسمیہ اُس کے لغوی معنی کے مطابق ہو جس کا معنی حواس

سے پنہان اور مستور ہونا ہے۔

3_ جن، کوانسان کی خلقت سے پہلے پیدا کیا گیا ہے۔

والجآن خلقنہ من قبل من نار السموم

4_ خداوند متعال، عالم طبیعت میں اپنے ارادے کو طبیعی عوامل ہی کے ذریعے عملی صورت میں لاتا ہے۔

والجآن خلقنہ من قبل من نار السموم

5_ جن، ایک مادی مخلوق ہے۔

والجآن خلقنہ من قبل من نار السموم

6_ جنات کی آگ سے خلقت، آیات خدا میں سے ہے۔

والجآن خلقنہ من قبل من نار السموم

7_ "عن النبی (ص) قال: ... هذه النار جزء من سبعین جزءاً من نار السموم التي خلق منها الجآن وتلا هذه الآية: "والجآن خلقناه من

قبل من نار السموم"؛ (1) حضرت رسول اکرم (ص) سے منقول ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا: (دنیا کی) یہ آگ (حرارت اور

تأثیر میں) سموم کی اُس آگ کا ستہرواں حصہ ہے کہ جس

.....

1) الدرا لمنثور، ج5، ص78۔

221

سے جن کو خلق کیا گیا ہے (اس کے بعد) رسول خدا (ص) نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "والجآن خلقناه من قبل من

نار السموم"۔

آگ :

دنیوی آگ کی خصوصیات 7؛ سموم کی آگ 7

آیات الہی:

آیات الہی کے موارد 6

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی خالقیت 1؛ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے مجاری 4

انسان :

خلقت انسان کی تاریخ 3

جن :

جن ، آگ سے 1،6،7 جن ، کا مادی ہونا 5 جن ، کا مخفی پن 2؛ خلقت جن ، کی تاریخ 3 ؛ خلقت جن 6 جن ، کی جنس 5؛

خلقت جن ، کا عنصر 1،7

روایت :7

طبیعی عوامل :

طبیعی عوامل کا کردار 4

موجودات :

پنہاں موجودات 2

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (٢٨)

اور اس وقت کو یاد کرو کہ جب تمہارے پروردگار نے ملائکہ سے کہا تھا کہ میں سیاسی مائل نرم کھنکھانی ہوئی مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں۔

1_ خداوند متعال نے تخلیق، انسان کے بارے میں اپنے ارادے سے ملائکہ کو آگاہ کیا۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اِنِّیْ خَلَقُ بَشَرًا

2_ پیغمبر (ص)، خلقت انسان کے قصے کی یاد دہانی کرانے

222

کے پابند تھے۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اِنِّیْ خَلَقُ بَشَرًا

"اذ" مقدر "اذکر" کے لئے مفعول بہ ہے اور "ربک" کے کاف کے قرینے سے فعل کے مخاطب، پیغمبر (ص) ہیں۔

3 سڑے ہوئے، خشک اور متغیر کیچڑ سے انسان کی خلقت کا قصہ یاد کرنے اور یاد دہانی کرانے کے قابل ہے۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اِنِّیْ خَلَقُ بَشَرًا مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ

4 خداوند متعال کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ خلقت انسان کا قصہ، پیغمبر (ص) کے لئے بیان کرے۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اِنِّیْ خَلَقُ بَشَرًا مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ

5 فرشتے، انسان کی خلقت سے پہلے موجود تھے۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اِنِّیْ خَلَقُ بَشَرًا

6 خداوند متعال نے انسان کو سڑے ہوئے، خشک، سیاہ اور بدبو دار کیچڑ سے پیدا کیا ہے۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اِنِّیْ خَلَقُ بَشَرًا مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ

"صلصال" لغت میں خشک شئی سے پیدا ہونے والی آواز کو کہتے ہیں۔ اور "حمائی" کا معنی سیاہ، بدبودار کیچڑ ہے جبکہ

"مسنون" کا معنی سڑی ہوئی و متغیر شئی ہے۔

7_ خداوند متعال، عالم طبیعت میں اپنے ارادے کو طبیعی عوامل ہی کے ذریعے عملی صورت میں لاتا ہے۔

انِّیْ خَلَقُ بَشَرًا مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کی ذمہ داری 2

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کا ملائکہ سے تکلم 1؛ اللہ تعالیٰ کی خالقیت 6 ؛ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اثرات 4؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مجاری 7

انسان :

خشک کیچڑ سے انسان 6؛ خلقت انسان 1،4؛ خلقت انسان کی تاریخ 5؛ خلقت انسان کا عنصر 6

ذکر :

انحضرت (ص) کے سامنے خلقت انسان کا ذکر 4 ; خلقت انسان کا ذکر 3

طبیعی عوامل :

طبیعی عوامل کا کردار 7

ملائکہ :

خلقت ملائکہ کی تاریخ 5

یاد دہانی :

خلقت انسان کی یاد دہانی 302

تفسیر راہنما جلد 9

223

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ (۲۹)

پھر جب مکمل کر لوں اور اس میں اپنی روح حیات پھونک دوں تو سب کے سب سجدہ میں گر پڑنا۔

1_ خداوند متعال نے انسان کے لئے متناسب اور جیسے اعضاء کے وہ قابل تھا ویسے ہی اعضاء خلق کیئے ہیں۔
انی خلق بشرًا... فاذا سویتہ

"تسویہ" کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز کو اس طرح بنانا کہ اُس کا ہر جز اپنی مناسب جگہ پر قائم ہو جائے۔

2_ خداوند متعال نے انسان کے بدن کو کھنکھناتی مٹی سے خلق کرنے کے بعد اُس میں روح پھونک کر اُسے زندگی عطا کی۔

فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحي

3_ انسان کی ابتدائی خلقت تدریجاً انجام پائی ہے۔

انی خلق بشرًا من صلل من حما: مسنون فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحي

4_ انسانوں میں روح اور حیات خداوند متعال کے خصوصی حکم سے خلق ہوئی ہے۔

ونفخت فیہ من روحي

یہ کہ خدا نے انسان کو حیات عطا کی ہے اور اس کی نسبت اپنی طرف دی ہے، اس سے مذکورہ نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

5_ انسان کے بدن کی خلقت، اُس کے روح پر مقدم ہے۔

انی خلق بشرًا من صلل من حما: مسنون فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحي

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ "نفخت" کا تسویہ بدن کے بعد ذکر کرنا ممکن ہے روح پر بدن کی خلقت کے تقدم کی طرف اشارہ ہو۔

6_ سڑی ہوئی، سیاہ اور کھنکھناتی مٹی کے ساتھ روح الہی کے ملنے سے اولین انسان کی پیدائش کا آغاز ہوا۔

انی خلق بشرًا من صلل من حما:

224

مسنون فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحي

7_ انسان جسم اور روح سے مرکب مخلوق ہے۔

- انی خلق بشرًا من صلصل ... فاذا سوّيته ونفخت فيه من روحي
- 8_ انسان ایک خاص مقام و منزلت اور شرافت کا حامل ہے۔
- فاذا سوّيته ونفخت فيه من روحي
- "روح" کا "یائے متکلم" کی طرف مضاف ہونا شرافت و کرامت کے لئے ہے۔
- 9_ انسان کی شرافت اور کرامت اُس کی الہی روح کی وجہ سے ہے۔
- انی خلق بشرًا من صلصل ... فاذا .. نفخت فيه من روحي
- خداوند متعال نے انسان کے جسمانی مواد کی توصیف بدبو کیچڑ سے کی ہے اور القاء روح میں روح کی نسبت اپنی طرف دی ہے اور ایسی نسبت مذکورہ بالا نکتے کی حکایت کرتی ہے۔
- 10_ روح ایک لطیف چیز ہے۔
- نفخت فيه من روحي
- کلمہ "نفخ" سے انسان کے جسم میں القائے روح کی تعبیر کہ جو اجسام کے اندر ہوا داخل کرنے کے معنی میں ہے، ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو۔
- 11_ خداوند متعال کا ادم (ع) کی پیدائش کے بعد فرشتوں کو اُن کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دینا۔
- واذ قال ربّك للملائكة... فاذا سوّيته ونفخت فيه من روحي فقعوا له سجدین
- 12_ انسان کے اندر روح الہی کے پھونکے جانے سے وہ مسجود ملائکہ بننے کی قابلیت پیدا کر لیتا ہے۔
- ونفخت فيه من روحي فقعوا له سجدین
- انسان کی خلقت کے کامل ہونے یا اُس میں روح پھونکی جانے کے بعد خداوند کا ادم (ع) کے سامنے ملائکہ کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو۔
- 13_ انسان، فرشتوں سے برتر مقام و منزلت رکھتا ہے۔
- اذ قال ربّك للملائكة... فقعوا له سجدین
- 14_ اذن الہی سے غیر خدا کے سامنے سجدہ اور خضوع کرنے کا جائز ہونا۔
- فقعوا له سجدین
- 15_ سجدہ احترام و تعظیم کا مظہر ہے۔
- فقعوا له سجدین
- اس کے باوجود کہ انسان کا احترام کسی اور صورت میں بھی ممکن تھا لیکن خداوند متعال نے انسان کے احترام کے لئے اور تمام موجودات کے درمیان اُس کے مقام و منزلت کو بیان کرنے کی خاطر فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے سامنے سجدے میں گر جائیں۔ یہ اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ سجدہ تعظیم کا رمز و مظہر ہے۔

225

- 16_ "عن محمد بن مسلم قال: سألت ابا جعفر (ع) عن قول الله عزّوجلّ: "ونفخت فيه من روحي" كيف هذا النفخ؟ فقال: إن الروح متحرك كالريح وانما سمّي روحاً لا نه اشتق اسمه من الريح ... لان الروح مجانس للريح وانما اضاف الی نفسه لا نه اصطفاہ علی سائر الارواح كما اصطفاہ ببيتاً من البيوت فقال: بيتي... وكل ذلك مخلوق مصنوع محدث مربوط مدبر: (1) محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر (ع) سے خداوند عزوجل کے کلام "ونفخت فيه من روحي" کے بارے میں پوچھا کہ یہ نفخ (پھونکنا) کیسے ہے؟ اپ (ع) نے فرمایا: روح، ہوا کی طرح متحرک ہے اور اسے روح کہنا صحیح ہے چونکہ اُس کا نام ریح (ہوا) سے مشتق ہے۔ کیونکہ روح اور ریح (ہوا) ہم جنس ہیں۔ اور اس روح کو خدائے ساتھ نسبت دینے کی علت یہ ہے کہ اس روح کو تمام ارواح میں سے برگزیدہ (منتخب) کیا گیا ہے جیسا کہ اُس نے گھروں میں سے ایک گھر کو منتخب کیا ہے اور فرمایا ہے: "بيتی" (میرا گھر)۔ اور یہ سب چیزیں اسکی مخلوق، اس کی بنائی ہوئی اور اس کی ایجاد کی ہوئی ہیں وہی ان کی تربیت کرتا ہے اور وہی ان کی تدبیر فرماتا ہے۔
- 17_ "عن ابي عبد الله (ع) في قوله عزّوجلّ: "فاذا سوّيته ونفخت فيه من روحي" قال: ان الله عزّوجلّ خلق خلقاً وخلق روحاً ثم مر ملكاً فنفخ فيه ...: (2) حضرت امام صادق علیہ السلام سے خداوند عزوجل کے کلام: "فاذا سوّيته ونفخت فيه من روحي" کے بارے میں منقول ہے کہ اپ (ع) نے فرمایا: بتحقیق خداوند عزوجل نے ایک بدن اور ایک روح کو خلق فرمایا اور پھر ایک فرشتے کو حکم دیا کہ وہ اس میں روح پھونک دے ..."

18_ "سماعة عنه(الصادق(ع)...وسا لته عن الروح قال: هي من قدرته من الملكوت; (3) سماعة کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق (ع) سے روح کے بارے میں سوال کیا تو آپ (ع) نے فرمایا: روح، خدا کی قدرت سے ملکوت سے لی گئی ہے۔
19_ "جعفر بن محمد عن ابيه: ان روح ادم لما مرت ان تدخل فيه فكرهته فامرها ان تدخل كرها... (4) حضرت امام باقر (ع) سے

- (1) توحید صدوق، ص 171، ج 3؛ نور الثقلین، ج 3، ص 11، ح 36۔
- (2) توحید صدوق، ص 172، ج 6، ب 27؛ نور الثقلین، ج 3، ص 11، ح 39 5۔
- (3) تفسیر عیاشی، ج 2، ص 241، ح 11؛ نور الثقلین، ج 3، ص 12، ح 40۔
- (4) قرب الاسناد، ص 79، ح 257؛ نور الثقلین، ج 3، ص 12، ح 37۔

226

منقول ہے: ادم (ع) کی روح کو جب اُس کے بدن میں داخل ہونے کے لیے کہا گیا تو اُسے اچھا نہیں لگا۔ پس خدا نے اُسے امر کیا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی داخل ہو جا۔

ادم (ع) :

ملائکہ کا ادم (ع) کے سامنے سجدہ 11؛ ادم (ع) کی خلقت 11؛ ادم (ع) میں روح پھونکی جانا 19

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کا اذن 14؛ اللہ تعالیٰ کی خالقیت 1، 2، 17؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر 4، 11

انسان :

انسان کا بدن 7؛ انسان کی ملائکہ پر برتری 13؛ انسان کی خلقت 1، 2؛ انسان کی تدریجی خلقت 3؛ انسان کی روح کی خلقت 5؛ انسان کی روح 7؛ انسان کی حیات کا سرچشمہ 4؛ انسان کی خصوصیات 8؛ انسان کے ابعاد 7؛ انسان کے اعضاء کا مناسب ہونا 1؛ انسان کے بدن کی خلقت 5؛ ملائکہ کا انسان کے سامنے سجدہ 12؛ انسان کے مقامات 8، 13؛ انسان میں روح پھونکنے کے اثرات 12؛ انسان میں روح کا پھونکا جانا 2، 17؛ خلقت انسان کا عنصر 2، 6؛ فضائل انسان 13؛ خلقت انسان کی کیفیت 3، 5؛ عظمت انسان کا سرچشمہ 12؛ کرامت انسان کا سرچشمہ 9؛ انسان میں روح پھونکنے کا سرچشمہ 4 تعظیم :

تعظیم کی علامتیں 15

خلقت :

خشک کیچڑ سے خلقت 6

روایت: 16، 17، 18، 19

روح :

روح سے مراد 18؛ روح کی اہمیت 9؛ روح کی لطافت 10؛ نفخ روح کی کیفیت 16

سجدہ :

جائز سجدہ 14؛ سجدہ کی حقیقت 15؛ سجدہ کے احکام 14؛ غیر خدا کے سامنے سجدہ 14

ملائکہ :

ملائکہ کا شرعی فریضہ 11

227

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ (۳۰)

تو تمام ملائکہ نے اجتماعی طور پر سجدہ کر لیا تھا۔

1_ خدا کی جانب سے فرشتوں کو حضرت ادم (ع) کے سامنے سجدہ کرنے کا فرمان جاری ہونے کے بعد سب بلا استثناء اُنکے سامنے سجدے میں گر پڑے۔

- فقعوا له سجدين فسجد الملائكة كلهم اجمعون
- 2_ تمام ملائکہ حضرت ادم (ع) کے سامنے سجدہ کرنے کے فرمان الہی کو بغیر کسی چوں و چرا کے بجالائے۔
- فقعوا له سجدين فسجد الملائكة كلهم اجمعون
- 3_ انسان فرشتوں سے برتر مقام و منزلت رکھتا ہے۔
- فقعوا له سجدين فسجد الملائكة كلهم اجمعون
- 4_ "عن الصادق (ع) ... قال: ... فاَوَّل من بادر بالسجود جبرائيل وميكائيل ثم عزرائيل ثم اسرافيل ثم الملائكة المقربون وكان السجود لا دم يوم الجمعة عند الزوال فبقيت الملائكة في سجودها الى العصر ... (1) حضرت امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ اب (ع) نے فرمایا: سب سے پہلے جنہوں نے سجدہ کرنے میں سبقت لی ہے وہ جبرائیل (ع) اور میکائیل (ع) تھے؛ پھر عزرائیل (ع) اور اُن کے بعد اسرافیل (ع) تھے اور پھر دوسرے مقرب فرشتوں نے سجدہ کیا۔ ادم (ع) کے سامنے سجدہ جمعہ کے دن ظہر کے وقت کیا گیا تھا پس ملائکہ عصر تک سجدہ کی حالت میں رہے تھے۔

ادم (ع) :

ادم (ع) کے سامنے سب سے پہلے سجدہ کرنے والے 4؛ ادم (ع) کے سامنے ملائکہ کا سجدہ 1، 2؛ ادم (ع) کے سامنے ملائکہ کے سجدہ کا وقت 4؛ ادم (ع) کے سامنے ملائکہ کے سجدہ کی مدت 4

.....

1) تفسیر برہان، ج 2، ص 331، ح 1_

228

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے اوامر 1، 2

انسان :

انسان کی ملائکہ پر برتری 4؛ انسان کے مقامات 3

روایت 4:

ملائکہ :

ملائکہ کا شرعی فریضہ 1؛ ملائکہ کی فرمانبرداری 1، 2

إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى أَنْ يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ (۳۱)

علاوہ ابلیس کے کہ وہ سجدہ گذاروں کے ساتھ نہ ہو سکا۔

1_ ابلیس نے ادم (ع) کے سامنے سجدہ کرنے کے بارے میں فرمان خدا کی اطاعت نہیں کی اور دوسرے سجدہ گذاروں کی

صف میں (داخل) ہونے سے انکار کر دیا۔

الّا ابلیس ابی ان یكون مع السجدين

2_ ابلیس انسان کی خلقت کے وقت فرشتوں کے درمیان موجود تھا اور اُس کا شمار اُن میں سے ہوتا تھا۔

واذ قال ربك للملائكة ائني خلق بشرًا من ... فاذا سوّيته ... فقعوا له سجدين فسجد الملائكة كلهم ... الّا ابلیس

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب استثناء، متصل ہو۔ اور ابلیس کا فرشتوں سے استثناء ہونا اس کے فرشتہ

ہونے کی وجہ سے نہیں تھا۔ بلکہ من باب تغلیب وہ انہی میں شمار ہوتا تھا۔

3_ ابلیس کو بھی (دوسرے) فرشتوں کی مانند ادم (ع) کے سامنے سجدہ کرنے پر مامور کیا گیا تھا۔

فسجد الملائكة كلهم اجمعون الّا ابلیس ابی ان یكون مع السجدين

4_ ابلیس، اختیار اور ارادے کی مالک مخلوق ہے۔

فسجد الملائكة كلهم ... الّا ابلیس ابی

5_ ابلیس، فرشتوں کی جنس سے نہیں تھا۔
فسجد الملائكة كلهم اجمعون_ اَلَا ابليس ابی
فرشتوں کے سجدے کے لئے "کلہم" اور "اجمعون" جیسے تاکید کی کلمات لانا دلالت کرتا ہے کہ تمام فرشتوں نے بلا استثناء
ادم (ع) کے سامنے سجدہ کیا تھا اور یہ اس بات پر قرینہ ہے کہ ایت میں استثناء، منقطع ہے (نہ متصل) اور ابلیس فرشتوں
کی جنس سے نہیں تھا۔

229

ابلیس :
ابلیس اور ادم (ع) کے سامنے سجدہ 1، 3؛ ابلیس انسان کی خلقت کے وقت 2؛ ابلیس کا اختیار 4؛ ابلیس کا ارادہ 4؛ ابلیس کا
مکلف ہونا 3؛ ابلیس کی جنس
5؛ ابلیس کی نافرمانی 1؛ ابلیس ملائکہ میں سے 2
عصیان :
خدا کی نافرمانی 1
عصیان کرنے والے لوگ: 1

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ (۳۲)
اللہ نے کہا کہ اے ابلیس تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو سجدہ گزاروں میں شامل نہ ہو سکا۔

1_ خداوند متعال نے ادم (ع) کے سامنے سجدہ کرنے کے سلسلے میں ابلیس کی نافرمانی پر اُس کی سرزنش کی۔
قال ی ابلیس ما لك اَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ
2_ خداوند متعال نے ادم (ع) کے سامنے سجدہ کرنے کے سلسلے میں ابلیس کی نافرمانی کے بعد اُس کی نافرمانی کے
محركات جانتے ہوئے اُس سے پوچھ گچھ کی۔
قال ی ابلیس ما لك اَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ
3_ ادم (ع) کے سامنے سجدہ کرنے کے سلسلے میں نافرمانی کے بعد خداوند متعال کا ابلیس سے بغیر کسی واسطے کے
گفتگو کرنا۔
قال ی ابلیس ما لك اَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ
4_ عصیان، نافرمانی اور قانون شکنی کے علل و اسباب جاننا ایک اچھا کام ہے۔
قال ی ابلیس ما لك اَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ
خداوند متعال کا ابلیس سے اُس کی نافرمانی کے محركات و اسباب کے بارے میں پوچھ گچھ کرنا جبکہ اس کے بغیر بھی
اسے سزا دی جاسکتی تھی، مذکورہ بالا نکتے کی طرف اشارہ ہے۔

ادم (ع) :
ادم کے سامنے سجدہ نہ کرنا 1
ابلیس :

230

ابلیس سے پوچھ گچھ 2؛ ابلیس کا سجدہ نہ کرنا 3؛ ابلیس کے عصیان کا محرك 2؛ ابلیس کی خدا سے گفتگو 3؛ ابلیس کی
سرزنش 1؛ ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا محرك 2؛ ابلیس کا عصیان 1، 3
اللہ تعالیٰ :
اللہ تعالیٰ کی جانب سے سرزنشیں 1
عصیان :

خدا سے عصیان 3،1؛ عصیان کے محرك کے

بارے میں سوال 4

عمل :

پسندیدہ عمل 4

قانون :

قانون کی رعایت کرنے کی اہمیت 4

قانون شکنی :

قانون شکنی کے بارے میں پوچھ گچھ 4

قَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ (۳۳)

اس نے کہا کہ میں ایسے بشر کو سجدہ نہیں کر سکتا جسے تو نے سیاسی مائل خشک مٹی سے پیدا کیا ہے۔

1_ ابلیس نے اپنی نافرمانی کے بارے میں خدا کی جانب سے پوچھ گچھ کے جواب میں کہا: میں ہر گز ایسے انسان کے سامنے سجدہ نہیں کروں گا جو سڑے ہوئے کیچڑ کی بدبو دار مٹی سے خلق ہوا ہے۔

قال لم اكن لا سجد لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون

2_ ابلیس، انسان کی خلقت کے ابتدائی مواد سے مکمل طور پر آگاہ تھا۔

قال لم اكن لا سجد لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون

3_ ابلیس نے ادم (ع) کے سامنے سجدہ کے بارے میں فرمان خدا کی نافرمانی میں فقط اُس کے جسمانی مادے کو معیار قرار دیا اور اُس میں موجود الہی روح کو نظر انداز کر دیا۔

231

قال لم اكن لا سجد لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون

4_ ابلیس، خلقت انسان کے اصلی مواد کی وجہ اُسے اپنی جیسی مخلوق کا مسجود بنانے کے قابل نہیں جانتا تھا۔

قال لم اكن لا سجد لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون

"لا أسجد" یا "الست أسجد" کے بجائے "لم أكن لأسجد" کی تعبیر ہو سکتا ہے اس نکتے کو بیان کر رہی ہو کہ شیطان، اپنے آپ کو ادم (ع) سے برتر جانتا تھا۔

5_ ابلیس، ادم (ع) کی تحقیر کرنے کے علاوہ اپنے آپ کو مقام و منزلت میں اُن سے برتر جانتا تھا۔

قال لم اكن لا سجد لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون

6_ نسلی برتری کے احساس سے پیدا ہونے والا تکبر، ادم (ع) کے سامنے ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا بڑا سبب تھا۔

قال لم اكن لا سجد لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون

7_ خداوند متعال نے انسان کو سڑے ہوئے کیچڑ کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔

لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون

8_ خداوند متعال، عالم طبیعت میں اپنے ارادے اور مشیت کو طبیعی عوامل ہی کے ذریعے پورا کرتا ہے۔

لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون

ادم (ع) :

ادم (ع) کی تحقیر 5؛ ادم (ع) کے سامنے سجدہ نہ کرنا 3،1

ابلیس :

ابلیس اور ادم (ع) 5؛ ابلیس کا تکبر 1،4،5؛ ابلیس کا علم 2؛ ابلیس کا نسلی تعصب 6؛ ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا محرك 4،3،1؛ ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کے عوامل 6؛ ابلیس کے عصیان کا محرك 3،1؛ ابلیس کے عصیان کے عوامل 6؛ ابلیس کی

فکر 5،4

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی خالقیت 7: اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ظہور پذیر ہونے کے مقامات 8

انسان :

خلقت انسان کا عنصر 2، 4، 7؛ سڑے ہوئے کیچڑ سے انسان 7

تکبر :

تکبر کے اثرات 6

طبیعی عوامل :

طبیعی عوامل کا کردار 8

تفسیر راہنما جلد 9

232

اَلْ فَآخِرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ (۳۴)

ارشاد ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا کہ تو مردود ہے۔

1_ ادم (ع) کے سامنے سجدہ کے حکم کی نافرمانی کے بعد خداوند متعال کا ابلیس کو اسمان سے نکل جانے کا فرمان۔
قال فاخرج منه

مندرجہ بالا مطلب دو احتمالات پر مبنی ہے : ا_ "منہا" کی ضمیر کا مرجع "سموات" ہے اگرچہ وہ کلام میں ذکر نہیں ہوا

2_ ابلیس کے ملائکہ کے زمرے میں شمار ہونے کے قرینے سے چونکہ ملائکہ کامقام اور ٹھکانہ اسمان ہے۔

2_ خداوند متعال نے ابلیس کی جانب سے فرمان خدا کی نافرمانی کے بعد اُسے فرشتوں کی صف سے نکال دیا۔

قال فاخرج منه

یہ مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "منہا" کی ضمیر کا مرجع "زمرة الملائكة" ہو جیسا کہ بعض مفسرین نے احتمال پیش کیا ہے۔

3_ ابلیس، فرمان خدا کی نافرمانی کرنے کے بعد مقربین کے مقام سے گر گیا اور اُسے وہاں سے نکال دیا گیا۔

قال فاخرج منه

"فانك رجيم" کے قرینے سے "فاخرج منه" سے مراد ہوسکتا ہے قرب الہی کی منزلت ہو۔

4_ ابلیس کا تکبر اور ادم (ع) کے سامنے سجدے کے بارے میں فرمان الہی کی نافرمانی، بارگاہ الہی سے اُس کے تنزل

اور سقوط کا سبب بنی۔

فقعو له سجدین۔ آلا ابلیس ا بی۔۔ قال لم اكن لا سجد لبشر۔۔ قال فاخرج منه

5_ ابلیس، مردود اور بارگاہ الہی سے دھتکارا ہوا ہے۔

فانك رجيم

6_ فرمان خداوند کی نافرمانی کرنا، بارگاہ الہی سے نکالے جانے اور تنزل کا سبب بنتا ہے۔

قال فاخرج منه فانك رجيم

7_ "علی بن محمد العسکری (ع): معنی الرجیم انہ مرجوم باللعن... لایذکرہ

233

مو من الآ لعنه وان فی علم الله السابق انه اذا خرج القائم(ع) لایبقی مو من فی زمانہ الا رجمہ بالحجارة کا کان قبل ذلك مرجوماً

باللعن؛ (1) امام علی نقی (ع) فرماتے ہیں: "رجیم" کا مطلب یہ ہے ابلیس لعنت کا نشانہ بنتا ہے... کوئی مؤمن اُسے یاد نہیں

کرتا سوائے اس کے کہ اُس پر لعنت کرتا ہے۔ خدا کے علم ازلی میں تھا کہ جب حضرت قائم (ع) ظہور فرمائیں گے تو کوئی بھی ایسا مؤمن نہیں ہوگا کہ جو ابلیس کو پتھر سے سنگسار نہیں کرے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے لعنت کا مستحق قرار پایا ہے۔

ابلیس :

ابلیس پر لعنت 7؛ ابلیس کا اخراج 2، 1؛ ابلیس کا تنزل 3، 1؛ ابلیس کو دھتکارنا 5؛ ابلیس کے تکبر کے اثرات 4؛ ابلیس کے تنزل کے عوامل 4؛ ابلیس کے رجم سے مراد 7؛ ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کے اثرات 1، 2، 4؛ ابلیس کے عصیان کے اثرات 1، 2، 3، 4

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے اوامر 1، 2

انحطاط :

انحطاط کے اسباب 6

روایت : 7

عصیان :

خدا سے عصیان کے اثرات 6

خدا کے مردود لوگ: 5

وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ (۳۵)

اور تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت ہے۔

1۔ ابلیس، ادم (ع) کے سامنے سجدہ کے حکم کی نافرمانی کی وجہ سے خداوند متعال کی ابدی لعنت کا مستحق قرار پایا ہے۔

وان عليك اللعنة الى يوم الدين

.....

(1) معانی الاخبار، ص 139، ح 1، باب معنی الرجیم، نور الثقلین، ج 3، ص 13، ح 43۔

234

2۔ بارگاہ الہی سے دور کیا جانا اور ابدی لعنت و نفرین میں گرفتار ہونا، ابلیس کی دنیاوی سزا ہے۔

فانك رجيم وان عليك اللعنة الى يوم الدين

3۔ ابلیس کی اصلی سزا، اُسے قیامت کے دن دی جائے گی۔

وان عليك اللعنة الى يوم الدين

جملہ "الی یوم الدین" کا معنی ابلیس کی لعنت کی حقیقی انتہا و غایت کا تعین کرنا نہیں بلکہ اس قرینے کے ساتھ کہ یقیناً ابلیس

کا عذاب لعنت پر ہی ختم نہیں ہو گا، اس کا مطلب یہ ہے وہ قیامت تک لعنت کا مستحق ہے اور قیامت کے اتے ہی وہ ایک

ایسے سخت عذاب میں گرفتار ہو گا کہ جس کے سامنے لعنت کی کوئی حیثیت نہیں۔

4۔ ابلیس، خداوند متعال کا غضب شدہ اور اُس کی توفیق و فیض سے محروم ہے۔

وان عليك اللعنة الى يوم الدين

لغت میں "لعن" کا معنی کسی شخص کا غضب کے ساتھ دور کیا جانا ہے اور لعن خداوند سے مراد آخری عذاب اور

دنیاوی توفیق و فیض کا ختم ہو جانا ہے۔ (مفردات راغب)

5۔ قیامت، سزا و جزا کا دن ہے اور "یوم الدین" اُس کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

یوم الدین

6۔ ہر قسم کی لعنت کی بازگشت، ابلیس کی طرف ہو تی ہے۔*

وان عليك اللعنة الى يوم الدين

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "اللعة" کا "ال" جنس کے لئے ہو۔
 7_ "یزید بن سلام... سال رسول اللہ (ص) ... قال: فالخميس، قال: هو يوم خامس من الدنيا وهو يوم... لعن فيه ابليس ... (1) یزید بن سلام نے رسول خدا (ص) سے پوچھا: پنجشنبہ سے کیا مراد ہے؟ (ص) نے فرمایا: "پنجشنبہ، دنیا کا پانچواں دن ہے اور یہ وہ دن کہ جس میں ابلیس پر لعنت کی گئی ہے۔"

ادم (ع) :

ادم (ع) کے سامنے سجدہ نہ کرنے کے اثرات 1

ابلیس:

ابلیس کی مغضوبیت 4: ابلیس پر لعنت کا دن 7: ابلیس کا دور کیا جانا 2: ابلیس کی آخری سزا 3: ابلیس کی دنیوی سزا
 2: ابلیس پر لعنت 1، 2، 6: ابلیس کی محرومیت 4: ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کے اثرات 1: ابلیس کے عصیان کے اثرات 1
 الہی توفیقات :

الہی توفیقات سے محروم لوگ 4

(1) علل الشرایع، ج2، ص471، ح33، ب219؛ نور الثقلین، ج3، ص13، ح44۔

235

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے لطف سے محروم لوگ 4

خدا کے مغضوب لوگ:

روایت:

قیامت:

قیامت کی خصوصیات 5: قیامت کے دن جزا 5: قیامت کے دن سزا 5: قیامت کے نام 5

لعن:

لعن کے مستحق لوگ 1، 6

یوم الدین: 5

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ (۳۶)

اس نے کہا کہ پروردگار مجھے روز حشر تک کی مہلت دیدے۔

1_ ابلیس نے بارگاہ الہی سے نکالے جانے کے بعد خداوند متعال سے قیامت تک اپنی عمر، طولانی کرنے کی درخواست کی

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ

2_ ابلیس نے ادم (ع) کے سامنے سجدے کے حکم کی نافرمانی کرنے اور بارگاہ الہی سے نکالے جانے کے بعد خداوند

متعال سے درخواست کی کہ اُسے قیامت تک عذاب و سزا سے دوچار نہ کیا جائے۔

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ

جملہ "فا نظرني" میں "انظار" کا متعلق ذکر نہیں ہوا۔ چونکہ ابلیس نے ادم (ع) کے سامنے سجدے کے فرمان کی نافرمانی کی تھی اور سزا کی انتظار میں تھا اس لئے ممکن ہے کہ انظار و مہلت سے قیامت تک اس کی سزا میں تاخیر مراد ہو۔

3_ ابلیس، موت و حیات کے دست خدا میں ہونے پر یقین رکھتا ہے۔

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ

4_ ابلیس، ربوبیت خداوند کا معتقد تھا اور اپنے آپ کو اُسی کی ربوبیت کے تحت جانتا تھا۔

236

قال رب فا نظرنی الی یوم یبعثون

5_ ابلیس ، قیامت کے دن کا معترف تھا اور اُس دن انسانوں کے اُٹھائے جانے کا اعتقاد رکھتا تھا۔

قال رب فا نظرنی الی یوم یبعثون

6_ قیامت ، انسانوں کے اُٹھائے جانے کا دن ہے۔

قال رب فا نظرنی الی یوم یبعثون

7_ دعا میں ربوبیت خداوند کا ذکر کرنا ایک مطلوب اور پسندیدہ امر ہے۔

قال رب فا نظرنی الی یوم یبعثون

ابلیس:

ابلیس کا ایمان 3; ابلیس کا اقرار 5; ابلیس کا دنیوی عذاب 2; ابلیس کا عقیدہ 4; ابلیس کا مہلت مانگنا 1 ، 2 ; ابلیس کودور کیا جانا 1; ابلیس کی دعا 1، 2 ; ابلیس کی طولانی عمر 1

اقرار:

حشر کا اقرار 5; قیامت کا اقرار 5

انسان:

انسانوں کا اُخروی حشر 6

حیات :

حیات کا سر چشمہ 3

دعا:

دعا میں ربوبیت خداوند کا دعا کے ادب 7

عقیدہ :

ربوبیت خدا کا عقیدہ 4;

عمل :

پسندیدہ عمل 7

قیامت :

قیامت کے دن حشر 6

موت :

موت کا سر چشمہ 3

237

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ (۳۷)

جواب ملا کہ تجھے مہلت دیدی گئی ہے۔

1_ روز قیامت تک اپنی حیات کے جاری رہنے کے بارے میں ابلیس کی درخواست، خداوند متعال کی جانب سے قبول کر لی گئی۔

قال فانك من المنظرین

2_ ابلیس کے علاوہ دوسری مخلوقات کا بھی قیامت تک طولانی حیات کا حامل ہونا۔

فانك من المنظرین

یہ کہ خداوند متعال، ابلیس کی درخواست کے جواب میں فرماتا ہے کہ "تو مہلت پانے والوں میں سے ہے" اس سے مذکورہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے۔

3_ خداوند متعال کے ساتھ ابلیس کا بغیر کسی واسطے کے براہ راست گفتگو کرنا۔

قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون_ قال فانک من المنظرین
 4_ کسی بھی شخص کو حتی بارگاہ الہی سے نکالے گئے اشخاص اور لعنت شدہ لوگوں کو بھی رحمت خدا وند متعال سے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ انہیں اُس سے اپنی حاجات طلب کرنی چاہیں۔
 وان علیک اللعنة الی یوم الدین_ قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون_ قال فانک من المنظرین
 5_ بارگاہ الہی کے مردود اور لعنت شدہ لوگوں کی دعا کے قبول ہونے کا ممکن ہونا۔
 فاخرج منها... وان علیک اللعنة... قال ربّ فا نظرنی... قال فانک من المنظرین
 6_ "ومن خطیبة له (ع) سبحانه: اسجدوا لا دم فسدوا الا ابلیس... فا عطاء الله النظرة استحقاقاً للسخطه واستتماماً للیلية و انجازاً للعدة فقال: "انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم" ... (1) حضرت

238

امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ اب (ع) نے ایک خطبے کے دوران فرمایا: خداوند سبحان نے فرمایا: ادم (ع) کے سامنے سجدہ کرو پس ابلیس کے سوا سب ملائکہ نے سجدہ کیا... پس خدا نے اُسے مہلت دی تاکہ وہ عذاب کا زیادہ سے زیادہ مستحق ہو جائے اور اُس کی آزمائشے کامل ہو جائے اور خدا اپنے وعدے کو پورا کرے۔ لہذا خدا وند متعال نے فرمایا: "انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم"۔
 7_ "قال ابو عبدالله (ع): ان علی بن الحسین (ع) ... قال: ... یامن استجاب لا بغض خلقه الیه اذ قال ا نظرنی الی یوم یبعثون، استجب لی... (2) امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ امام علی بن حسین (ع) نے فرمایا: اے وہ کہ جس نے اپنی میغوض ترین مخلوق کی درخواست کو قبول کیا کہ جب اُس نے کہا: "ا نظرنی الی یوم یبعثون" میری درخواست کو بھی قبول فرما۔

ابلیس :

ابلیس کو مہلت دینے کا فلسفہ 6: ابلیس کی خدا کے ساتھ گفتگو 3: ابلیس کی دعا کا قبول ہونا 7: ابلیس

کی طولانی عمر 2: ابلیس کی مہلت کی دعا کا قبول ہونا 1

امیدواری :

رحمت سے امیدواری 4

دعا:

دعا کے اداب 7

روایت: 6، 7

لعن :

لعن کے مستحقین کی دعا کی قبولیت 5

خدا کے مردود لوگ:

خدا کے مردود لوگوں کی دعا کی قبولیت 5

موجودات :

موجودات کی طولانی عمر 2

مایوسی :

رحمت خدا سے مایوسی کی ممنوعیت 4

.....

(1) نہج البلاغہ، خطبہ 1: نور الثقلین، ج 3، ص 13، ح 41۔
 (2) تفسیر عیاشی، ج 2، ص 241، ح 12: نور الثقلین، ج 3، ص 14، ح 48۔

239

إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ (۳۸)
ایک معلوم اور معین وقت کے لئے۔

- 1_ ابلیس کی جانب سے روزِ حشر تک زندگی کی مہلت کی درخواست فقط ایک معین اور مشخص دن تک قبول کی گئی ہے۔
فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم
- 2_ قیامت کا دن اور اُس کے برپا ہونے کا دقیق وقت خداوند متعال کے نزدیک مشخص و معین ہے۔
فا نظرني الى يوم يبعثون قال فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم
- مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الی یوم الوقت المعلوم" سے مراد روزِ حشر اور قیامت ہو اور اس دن کو "وقت معلوم" کے نام سے اس لئے یاد کیا جاتا ہے کہ فقط خداوند متعال ہی اس کے دقیق وقت کو جانتا ہے۔
- 3_ ابلیس کی زندگی محدود ہے اور دنیا کی عمر ختم ہو نے سے پہلے اُس کی عمر ختم ہو جائے گی۔
قال فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم
- ابلیس نے خداوند متعال سے اپنی زندگی کے طولانی ہونے کی درخواست کی تا کہ وہ قیامت تک باقی رہے۔ خدا نے اُس کی یہ درخواست قبول کر لی لیکن جملہ "الی یوم الوقت المعلوم" لا کر اُس کی عمر کے قیامت تک طولانی ہونے کو رد کر دیا۔ بنا بریں ابلیس کی زندگی قیامت سے پہلے ختم ہو جائے گی۔
- 4_ "یحییٰ بن ابی العلاء... ان رجلاً دخل علی ا بی عبد اللہ (ع) فقال: ا خبرنی عن قول الله عزَّوجلَّ لا بلیس " فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم" قال: ...ويوم الوقت المعلوم يوم ينفخ في الصور نفخة واحدة فيموت ابليس ما بين النفخة الا ولى والثانية: (1) يحيى بن ابی العلاء نے روایت کی ہے کہ ایک شخص امام صادق (ع) کی خدمت میں آیا اور عرض کی: مجھے خداوند

240

- عزوجل کے اس قول کے بارے میں بتائیے کہ جس میں خدا نے ابلیس سے فرمایا: "فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم" امام علیہ السلام نے فرمایا: "روزِ وقت معلوم سے وہ دن مراد ہے کہ (جس میں ابھی فقط) ایک بار صور پھونکا گیا ہے پس ابلیس پہلے اور دوسرے صور پھونکے جانے کے درمیان مرے گا۔"
- 5_ "عن ا بی عبد اللہ (ع) فی قول الله تبارك وتعالى "فا نظرني الى يوم يبعثون قال فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم" قال: يوم الوقت المعلوم يذبحه رسول الله (ص) على الصخرة التي في بيت المقدس; (2) امام صادق علیہ السلام سے خداوند تبارك وتعالیٰ کے فرمان: "فا نظرني الى يوم يبعثون قال فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم" کے بارے میں منقول ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: وقت معین کا دن، وہ دن ہے کہ جس میں رسول خدا (ص) ابلیس کو بیت المقدس میں موجود ایک چٹان پر ذبح کریں گے۔
- 6_ "عن الحسن بن عطية قال: سمعت ا با عبد الله (ع) يقول: ان ابليس عبد الله في السماء الرابعة في ركعتين ستة ا لاف سنة وكان من انظار الله اياه الى يوم الوقت المعلوم بماسبق من تلك العبادة; (3) حسن بن عطية کا کہنا ہے میں نے امام صادق (ع) سے سنا ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: بتحقیق ابلیس نے آسمان چہارم میں دو رکعت (نماز) کے ذریعے خدا کی چھ ہزار سال تک عبادت کی ہے اور اسی عبادت کی وجہ سے خدا نے اُسے وقت معین کے دن تک مہلت دی ہے۔

ابلیس :

ابلیس کی درخواست مہلت کا قبول ہونا 1; ابلیس کی عمر کا خاتمہ 3; ابلیس کی موت 4, 5; ابلیس کی مہلت کا فلسفہ 6

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کا علم 2

روایت: 4, 5, 6

قیامت :

قیامت کے دن صور کا پھونکا جانا 4; قیامت کا وقت 2

.....

- (1) علل الشرائع، ج2، ص402، ح2؛ نور الثقلین، ج3، ص13، ح45۔
 (2) تفسیر قمی، ج2، ص245؛ تفسیر برہان، ج2، ص343، ح2، 8۔
 (3) تفسیر عیاشی، ج2، ص241، ح13؛ نور الثقلین، ج3، ص14، ح47۔

تفسیر راہنما جلد 9

241

قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ (۳۹)
 اس نے کہا کہ پروردگار جس طرح تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں ان بندوں کے لئے زمین میں ساز و سامان آراستہ کروں گا اور سب کو اکٹھا گمراہ کروں گا۔

1۔ ابلیس، خداوند متعال کی جانب سے اپنے گمراہ ہونے کو تمام انسانوں کو گمراہی کی طرف لے جانے اور بُرائیوں کو اچھا بنا کر دکھانے کا سبب قرار دیتا ہے۔

قال رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَا زَيْنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَا غَوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ
 "بما" میں "بما" بائے سبب ہے۔

2۔ ابلیس، خداوند متعال کی ربوبیت کا معتقد تھا اور اپنے آپ کو اُس کی ربوبیت کے تحت جانتا تھا۔
 قال رَبِّ

3۔ ابلیس، اپنی گمراہی کا اعتراف کرتا تھا۔
 قال رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي

4۔ ابلیس، خداوند متعال کی جانب سے ادم (ع) کے سامنے سجدے کے حکم کو اپنی گمراہی کا سبب قرار دیتا تھا۔
 فسجد الملكة كلهم... الا ابليس ابي... قال فاخرج منها فانك رجيم... قال رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي
 خداوند متعال کے ذریعے اپنے گمراہ ہونے سے ابلیس کی کیا مراد ہے؟ اس بارے میں چند نظریات ہیں: اُن میں سے ایک یہ کہ چونکہ خدا نے ادم (ع) کے سامنے سجدے کا حکم دیکر ابلیس کا امتحان لیا تھا اور وہ اس امتحان میں کامیاب نہیں ہو سکا اور اُس کا کامیاب نہ ہونا، اُسکے مردود اور قابلِ لعن ہونے کا موجب بنا ہے لہذا یہی مردودیت اور لعنت، ابلیس کی نظر میں ایک قسم کی گمراہی شمار ہوتی ہے۔
 5۔ خداوند متعال کی جانب سے ابلیس کا گمراہ ہونا

242

فرمان الہی کے سامنے اُس کی نافرمانی کی سزا تھی۔
 قال رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي

بلا شك وترديد، ادم (ع) کے سامنے سجدہ نہ کرنے کے بعد، خدا کی جانب سے ابلیس گمراہ ہوا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی یہ گمراہی سزا کی حیثیت رکھتی ہے۔

6۔ ابلیس، ناپسندیدہ کاموں کو اچھا بنا کر اور انہیں زینت دیکر لوگوں کو گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔
 قال رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَا زَيْنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَا غَوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ

7۔ زمین، ابلیس کی سرگرمیوں اور اُس کے بہکانے کا میدان و مرکز ہے۔
 لَا زَيْنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ

8۔ انسانی میلانات میں سے ایک اُس کا زیبائی اور خوبصورتی کی طرف میلان ہے۔

لا زیننّ لهم

یہ کہ ابلیس اعمال کو زینت دیکر لوگوں کو گمراہی کی جانب لے جاتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان زیبائی اور زینت کو پسند کرتا ہے اور انسانوں کی یہ پسند اور میلان اُن کی رفتار و کردار پر اثر انداز ہوتی ہے۔

9_ ابلیس، انسانوں کی طرف سے اچھائیوں اور بُرائیوں کی صحیح پہچان کرنے میں نافع بنتا ہے۔
لا زیننّ لهم

10_ انسان، (ہر وقت) ابلیس کے بہکاوے کے خطرے سے دوچار رہتے ہیں۔
لا غویہم اجمعین

11_ انسان، القانات اور پروپیگنڈے سے متاثر ہونے والی مخلوق ہے۔
لا غویہم اجمعین

ادم (ع) :

ادم کے سامنے سجدہ نہ کرنے کے اثرات 4

ابلیس :

ابلیس کا اقرار 3; ابلیس کا بہکانا 10; ابلیس کا عقیدہ 2; ابلیس کا کردار 9; ابلیس کی گمراہی کا پیش خیمہ 4; ابلیس کی سزا 5; ابلیس کی گمراہی 3، 1; ابلیس کی گمراہی کے اسباب 5; ابلیس کے بہکانے کا مکان 7; ابلیس کی فکر 1، 4; ابلیس کے بہکانے کا طریقہ 6; ابلیس کے بہکانے کے اسباب 1; ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کے اثرات 4

اقرار :

گمراہی کا اقرار 3

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی جانب سے گمراہی کے اثرات 5، 1

243

انسان :

انسان کا تاثیر پذیر ہونا 11; انسان کا قابل گمراہ ہونا 11; انسانوں کے میلانات 8; انسانوں کی خصوصیات 11; انسانوں کی گمراہی کا خطرہ 10; انسانوں کی گمراہی کے عوامل 1

برائیاں :

برائیوں کو زینت دینے کے اسباب 1

شناخت :

شناخت کے موانع 9

عصیان :

خدا کے سامنے عصیان کی سزا 5

عقیدہ :

ربوبیت خدا کا عقیدہ 2

عمل :

ناپسندیدہ عمل کی تزئین کے اثرات 6

گمراہی :

گمراہی کے عوامل 6

میلانات :

زیبائی کی جانب میلان 8

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ (٤٠)

علاوہ تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے خالص بنا لیا ہے۔

- 1_ ابلیس نے اُن بندوں کو اپنی گمراہی و اضلال سے مستثنیٰ قرار دیا ہے کہ جن کو خداوند متعال نے ہر قسم کی الودگی سے پاک کیا ہوا ہے۔
 لا غویٰہم اجمعین_ اَلَا عِبَادُكَ مِنْہُمُ الْمَخْلُصِینَ
 مندرجہ مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "منہم" عباد کے لئے حال ہو_ مخلص صیغہ مفعول ہے اور ایسے شخص کو کہا جاتا ہے کہ جو ہر قسم کی الودگی سے پاک اور منزہ ہو چکا ہو۔
 2_ ہر قسم کی الودگی سے پاک ہونا اور خداوند متعال کی بندگی اختیار کرنا ابلیس کے بہکاوے سے بچنے کی شرط ہے۔
 اَلَا عِبَادُكَ مِنْہُمُ الْمَخْلُصِینَ
 3_ تمام انسان، حتیٰ خدا کے خالص بندے بھی ابلیس کے ذریعے بُرائیوں کی آرائش سے بہک جانے

244

- اور اُس کے فریب کے خطرے سے دوچار ہیں۔
 لا غویٰہم اجمعین_ اَلَا عِبَادُكَ مِنْہُمُ الْمَخْلُصِینَ
 جملہ "لا غویٰہم اجمعین" سے جملہ "اَلَا عِبَادُكَ مِنْہُمُ الْمَخْلُصِینَ" مستثنیٰ ہوا ہے نہ کہ جملہ "لا زیننّٰ لہم ... " یعنی ابلیس خدا کے خالص بندوں کو گمراہ کرنے سے عاجز ہے لیکن وہ سب کے پیچھے جاتا ہے اور سب کے دلوں میں وسوسہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سورہ اعراف کی آیت 200 بھی اسی مطلب کی تائید کرتی ہے کہ جو شیطان کی جانب سے پیغمبر اسلام (ص) کو بہکانے کے بارے میں ہے (واما ینزعنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ)۔
 4_ ابلیس، خلقت انسان کے آغاز سے ہی ادم (ع) و حوا کی نسل کے زیادہ ہونے اور اُن میں سے اکثر کے اپنے بہکاوے میں اجانے اور خدا کے خالص بندوں کے اپنے ورغلانے سے متاثر نہ ہونے سے آگاہ تھا۔
 لا غویٰہم اجمعین_ اَلَا عِبَادُكَ مِنْہُمُ الْمَخْلُصِینَ
 5_ خداوند متعال کے خالص بندے اقلیت میں ہیں۔
 اَلَا عِبَادُكَ مِنْہُمُ الْمَخْلُصِینَ
 چونکہ قاعدے کے مطابق مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ سے کمتر ہوتا ہے ورنہ استثناء غلط ہو گا۔ اس سے مذکورہ نکتہ اخذ ہوتا ہے۔

ادم (ع) :

نسل ادم (ع) کا زیادہ ہونا 4

ابلیس :

ابلیس کا علم 4; ابلیس کا ورغلانا 3; ابلیس کے ورغلانے سے بچنے کی شرائط 2; ابلیس کے ورغلانے کی حدود 1

اخلاص:

اخلاص کے اثرات 2

اکثریت :

اکثریت کا بہک جانا 4

اللہ تعالیٰ کے بندے :

اللہ تعالیٰ کے بندوں کا بہکاوے میں نہ آنا 1، 2; اللہ تعالیٰ کے بندوں کی کمی 5

انسان :

انسان کا بہکاوے میں آنا 4; انسانوں کی گمراہی 3; انسانوں کی لغزشیں 4

عبودیت :

عبودیت کے اثرات 2

مخلصین :

مخلصین کا بہکاوے میں نہ آنا 1، 4; مخلصین کا کم ہونا 5; مخلصین کا محفوظ ہونا 1; مخلصین کے فضائل 1

قَالَ هَذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ (٤١)

ارشاد ہوا کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے

1_عبودیت اور ہر قسم کی الودگی سے پاک ہونا ہی خدا کاسیدھا راستہ ہے۔

الْأَعْبَادُكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ قَالَ هَذَا صِرْطٌ عَلَى مُسْتَقِيمٍ

2_ ابلیس کا لوگوں کی اکثریت کو بہکانے پر قادر ہونا اور خداوند متعال کے خالص بندوں کو گمراہ کرنے سے عاجز ہونا، الہی قانون اور سنت ہے

الآ عبادك منهم المخلصين قال هذا صرط على مستقيم

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "ہذا" کا مشار الیہ ابلیس کی جانب سے لوگوں کی اکثریت کا بہکاوے میں آنا اور خالص بندوں کا بہکاوے سے محفوظ رہنا ہو اور کلمہ "عَلٰی" ضمانت اور ذمہ داری کا معنی دیتا ہے۔ اور مستقیم وہ چیز ہے کہ جس میں کجی و انحراف پیدا نہیں ہوتا لہذا "ہذا شرط عَلٰی مستقیم" کا معنی یہ ہو گا: خدا کی جانب سے ایسا امر اِیک ناقابل تغیر حکم ہے جسے اصطلاح میں "سنت" کہا جاتا ہے۔

3. لوگوں کو بہکانے کے لئے ابلیس کی تمام کوشش اور قدرت ، خداوند متعال کی حاکمیت اور قدرت کے تابع ہے

هذا شرط على مستقيم

جملہ "ہذا صرط علیٰ مستقیم" ہو سکتا ہے ابلیس کے جواب میں کہا گیا ہو کہ جو اپنی انانیت کی وجہ سے لوگوں کو بہکانے کے عمل کو اپنے ساتھ منسوب کر رہا ہے لیکن خدا اس کے جواب میں فرماتا ہے: ایسا نہیں بلکہ اُس کی یہ قدرت، قدرت الہی کے تابع ہے۔

4_ "عن سلام بن المستنیر الجعفی قال: دخلت علی ابی جعفر (ع) ... قال: قلت: ما قول الله عزوجل فی کتابه: "قال هذا صراط علی مستقیم" قال: صراط علی بن ابی طالب (ع) ... (1) سلام بن مستنیر جعفی سے منقول ہے کہ میں امام باقر (ع) کی

(1) تفسير فرات، ص 225، ح 1، مسلسل 2، 3؛ بحار الانوار، ج 35، ص 372، ح 18

246

خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے امام (ع) سے پوچھا: خداوند عزوجل نے اپنی کتاب میں یہ جو فرمایا ہے کہ "قال هذا صراط علی مستقیم"، اس سے کیا مراد ہے؟ آپ (ع) نے فرمایا: یہ، علی ابن ابی طالب (ع) کا راستہ ہے۔"

ابلیس :

ابلیس کا بہکانا 2،3

اخلاص:

اخلاص کی اہمیت 1

اکثریت :

اکثریت کا بھکاوے میں اجانا 2

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت 3; اللہ تعالیٰ کی سنن 2; اللہ تعالیٰ کی قدرت 3

اللہ تعالیٰ کے بندے:

اللہ تعالیٰ کے بندوں کا بہکاوے میں اجانا 2

امير المؤمنين: (٤)

امیر المؤمنین (ع) کے فضائل 4

انسان:

انسان کا بہکاوے میں اجانا 2

روایت: 4

صراط مستقیم: 1

صراط مستقیم سے مراد 4

عبودیت:

عبودیت کی اہمیت 1

مخلصین:

مخلصین کا بہکاوے میں نہ انا 2

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنْ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ (٤٢)

میرے بندوں پر تیرا کوئی اختیار نہیں ہے علاوہ ان کے جو گمراہوں میں سے تیری پیروی کرنے لگیں۔

1_ خداوند متعال، ابلیس کے لوگوں کی اکثریت کو گمراہ کرنے پر مبنی دعویٰ کے جواب میں اُس کے تسلط کی

247

حدود کو فقط گمراہی کی پیروی کرنے والوں تک محدود قرار دیتا ہے۔

لا غَوِيَنَّهُمْ اِجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادُكَ مِنْهُمْ الْمَخْلُصِيْنَ ... ان عبادی لیس لك علیہم سلطان

2_ ابلیس، خداوند متعال کے بندوں پر کسی قسم کا تسلط نہیں رکھتا اور نہ ہی اُن کو گمراہی پر مجبور کر سکتا ہے۔

ان عبادی لیس لك علیہم سلطان

اجبار اور زبر دستی کے ذریعے کسی چیز کے حصول کو "سلطان" کہتے ہیں۔

3_ ابلیس کے ورغلانے اور تسلط پانے کے مقابلے میں انسان کا ازاد، مختار اور اُس کی مخالفت کرنے پر قادر ہونا۔

ان عبادی لیس لك علیہم سلطان

4_ عبودیت اور بندگی، خداوند متعال کے تقرب کا موجب اور ابلیس کے تسلط سے نجات پانے کا سبب بنتی ہے۔

ان عبادی لیس لك علیہم سلطان

ممکن ہے پائے متکلم کی طرف "عباد" کے اضافہ ہونے سے بندگان خاص کا ذکر مراد ہو۔ لہذا مراد کو بیان کرنے والے ہر

دوسرے کلمے کی جگہ کلمہ "عباد" کا ذکر مذکورہ حقیقت کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔

5_ ابلیس، خدا کے مقرب اور خالص بندوں پر غلبہ پانے سے عاجز ہے۔

اِلَّا عِبَادُكَ مِنْهُمْ الْمَخْلُصِيْنَ ... ان عبادی لیس لك علیہم سلطان

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "عبادی" سے مراد "عباد مخلص" ہو کہ جو "اِلَّا عِبَادُكَ مِنْهُمْ الْمَخْلُصِيْنَ"

میں آیا ہے جس کے مطابق خداوند متعال ابلیس کے خالص بندوں کو گمراہ نہ کرنے کے دعویٰ کے جواب میں فرماتا

ہے: "تم میں اس قسم کا کام کرنے کی طاقت ہی نہیں۔"

6_ ابلیس، فقط اُن لوگوں پر تسلط حاصل کر سکتا ہے جو اُس کی پیروی کرتے ہیں اور گمراہی کے قابل ہیں۔

لیس لك علیہم سلطان الا من اتبعك من الغاوین

7_ ابلیس کے بہکاوے میں انا، اُس کے تسلط کو قبول کرنے کا پیش خیمہ بنتا ہے۔

لا غَوِيَنَّهُمْ اِجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادُكَ ... لیس لك علیہم سلطان الا من اتبعك

8_ ابلیس کے پیروکار، گمراہ لوگ ہیں۔

الا من اتبعك من الغاوین

"من الغاوین"، "اتبع" کی فاعلی ضمیر کے لئے حال ہے اور "الغاوین"، "غی" (فاسد عقیدے) کے مصدر سے ہے جو

ایسے لوگوں کو کہ

248

جاتا ہے جو فاسد عقیدہ رکھتے ہوں۔

9_ انسان، خود ابلیس کے تسلط اور بہکاوے کا سبب فراہم کرتا ہے۔
الْأَمْنُ اتَّبِعْكَ مِنَ الْغَاوِينَ

10_ "عن ابي عبد الله (ع) في قوله عز وجل: "ان عبادي ليس لك عليهم سلطان" ... ليس له على هذه العصابة خاصة سلطان، قال: قلت: وكيف جعلت فداك وفيهم ما فيهم؟ قال: ليس حيث تذهب، انما قوله: "ليس لك عليهم سلطان" ان يحبب اليهم الكفر ويغض اليهم الايمان؛ (1) حضرت امام صادق عليه السلام سے خداوند عزوجل کے کلام "ان عبادي ليس لك عليهم سلطان" کے بارے میں منقول ہے کہ اب (ع) نے فرمایا: ابلیس کو فقط اس خاص گروہ (شیعہ) پر کسی قسم کا تسلط حاصل نہیں۔ راوی کہتا ہے، میں نے امام (ع) سے عرض کی: ابلیس کیسے شیعوں پر تسلط نہیں رکھتا جبکہ شیعوں میں بھی گناہگار پائے جاتے ہیں؟ امام (ع) نے فرمایا: ایسا نہیں کہ جیسا تم سوچ رہے ہو بلکہ خدا کے فرمان "ليس لك عليهم سلطان" سے مراد یہ ہے کہ ابلیس، کفر کو ان کی نظروں میں پسندیدہ اور ایمان کو ناپسندیدہ نہیں بنا سکتا۔

11_ "عن جابر عن ابي جعفر (ع) قال: قلت ا رايت قول الله: "ان عبادي ليس لك عليهم سلطان" ماتفسير هذا؟ قال: قال الله: انك لاتملك ان تدخلهم جنة ولا ناراً؛ (2) جابر کہتے ہیں میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی: مجھے خدا کے کلام "ان عبادي ليس لك عليهم سلطان" کے بارے میں بتائیں کہ اس کی تفسیر کیا ہے؟ امام (ع) نے فرمایا: خدا فرماتا ہے: بتحقيق تو انہیں نہشت میں داخل کر سکتا ہے نہ جہنم میں۔

ابلیس :

ابلیس سے نجات کے عوامل 4؛ ابلیس کا ادعا 1؛ ابلیس کا بہکانا 1؛ ابلیس کا تسلط جن کے شامل حال ہے 1، 6؛ ابلیس کا ناتوان ہونا 2، 5؛ ابلیس کے بہکاوے میں آنے کے اثرات 7؛ ابلیس کے پیروکار 1؛ ابلیس کے ورغلانے کا پیش خیمہ 9؛ ابلیس کے پیروکاروں کی گمراہی 8؛ ابلیس کے تسلط سے محفوظ رہنا 5؛ ابلیس کے تسلط کا پیش خیمہ 7، 9؛ ابلیس کے تسلط کی نفی 2، 10، 11؛ ابلیس کے تسلط کی حدود 3

اللہ تعالیٰ کے بندے:

اُن کا محفوظ رہنا 2

(1) معانی الاخبار، ص 158، ج 1؛ نور الثقلین، ج 3، ص 15، ح 54۔
(2) تفسیر عیاشی، ج 2، ص 242، ح 16؛ نور الثقلین، ج 2، ص 16، ح 56۔

249

انسان:

انسان کا اختیار 2، 3؛ انسان کا کردار 9؛ انسان کی قدرت 3

تقرب:

خدا کے تقرب کے عوامل 4

جبر و اختیار: 2

روایت: 10، 11

شیعہ:

شیعوں کے فضائل 10

عبودیت:

عبودیت کے اثرات 4

گمراہ لوگ: 8

مخلصین:

مخلصین کا محفوظ ہونا 5؛ مخلصین کا ناقابل گمراہ ہونا 5

مقربین:

مقربین کا محفوظ ہونا 5؛ مقربین کا ناقابل گمراہ ہونا 5

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ (۴۳)

اور جہنم ایسے تمام لوگوں کی آخری وعدہ گاہ ہے۔

1_ جہنم، ابلیس کے تمام گمراہ پیروکاروں کی وعدہ گاہ ہے۔

وان جہنم لموعدهم اجمعین

2_ ابلیس کے گمراہ پیروکاروں کو خداوند متعال کا دھمکی امیز طور پر خبردار کرنا۔

الآمن اتبعك من الغاوین وان جہنم لموعدهم اجمعین

3_ جہنم میں گرفتار ہونے کے اسباب میں سے ابلیس کی پیروی کرنا اور گمراہ ہونا ہے۔

الآمن اتبعك... وان جہنم لموعدهم

4_ "عن ابي جعفر (ع) فی قوله: "ان جہنم لموعدهم اجمعین" فوقوفهم علی الصراط (1) حضرت امام باقر سے خداوند عزوجل

کے فرمان: "ان جہنم لموعدهم اجمعین"

.....

(1) تفسیر قمی، ج 1، ص 376؛ نور الثقلین، ج 3، ص 17، ح 60۔

250

کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے مراد ان کا صراط پر توقف کرنا ہے۔

ابلیس :

ابلیس کی پیروی کے اثرات 3؛ ابلیس کے پیروکار جہنم میں 1؛ ابلیس کے وعدہ گاہ 1، 4؛ ابلیس کے پیروکاروں

کے لئے وعید 2

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعید 2

جہنم :

جہنم کے موجبات 3

جہنمی لوگ : 1

روایت 4:

گمراہی :

گمراہی کے اثرات 3

تفسیر راہنما جلد 9

لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ (۴۴)

اس کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کے لئے ایک حصہ تقسیم کر دیا گیا ہے۔

- 1_ جہنم کے سات دروازے ہیں۔
 لہا سبعة ا بوب لكل باب منهم جزء مقسوم
 2_ گمراہوں کے ہر گروہ کے جہنم میں داخل ہونے کے لئے ایک مخصوص دروازہ ہے۔
 من الغاوین وان جہنم لموعدهم... لہا سبعة ا بوب لكل باب منهم جزء مقسوم
 3_ سات دروازوں والی جہنم کہ جس کے نچلے طبقات ہیں اور گمراہوں کا ہر گروہ ایک مخصوص طبقے اور مشخص حصے میں ہوگا۔
 لہا سبعة ا بوب لكل باب منهم جزء مقسوم
 مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "ابواب" سے اُن کا کنائی معنی مراد ہو؛ چونکہ ہر دروازہ عام طور پر ایک خاص مکان کی طرف کھلتا ہے اور کسی مستقل جگہ تک لے جاتا ہے۔ اس مطلب کی تائید بعد والی عبارت سے بھی ہوتی ہے کہ جس میں ہر دروازہ گمراہوں کے ایک گروہ کے لئے معین کیا گیا ہے۔

251

- 4_ دنیا میں سات ایسے غلط راستے اور جرائم ہیں کہ جو جہنم تک لے جاتے ہیں۔
 ان جہنم... لہا سبعة ا بوب لكل باب منهم جزء مقسوم
 5_ جہنم میں مختلف درجات (طبقات) اور شدید و خفیف قسم کے گوناگوں عذاب موجود ہیں۔
 لہا سبعة ا بوب لكل باب منهم جزء مقسوم
 مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب ایت میں "سبعة" سے کثرت کے لئے کنایہ مراد ہو اور جہنم کے عذابوں کے مختلف اور شدید و خفیف ہونے کی طرف اشارہ ہونے کہ ایک مشخص عدد مراد ہو۔
 6_ ہر گناہ، اپنی متناسب سزا اور عذاب کا حامل ہے۔
 وان جہنم لموعدهم ا جمعین لہا سبعة ا بوب لكل باب منهم جزء مقسوم
 یہ جو کہا گیا ہے کہ: "گمراہوں کے ہر گروہ کے لئے جہنم میں ایک مخصوص دروازہ یا طبقہ ہوتا ہے۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ بھی مختلف اور اپنی متناسب سزا رکھتے ہیں۔
 7_ انسان کی عاقبت میں اُس کا عقیدہ اور عمل اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
 الا من اتبعك من الغاوین وان جہنم لموعدهم ا جمعین لہا سبعة ا بوب لكل باب منهم جزء مقسوم
 8_ "عن ا مير المؤمنين (ع): ان جہنم لہا سبعة ا بواب ا طباق بعضها فوق بعض او وضع احدي، يديه على الأخرى فقال: هكذا وان الله... وضع النيران بعضها فوق بعض فاسفلها جہنم وفوقها لظى وفوقها الحطمة وفوقها سقر وفوقها الجحيم وفوقها السعير وفوقها الهاوية؛ (1) حضرت امير المؤمنين (ع) سے منقول ہے کہ جہنم کے سات دروازے اور طبقے ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک دوسرے کے اوپر قائم ہے۔ امام (ع) نے ان طبقات کی کیفیت بتاتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا: ایسے اور پھر مزید فرمایا: بتحقيق خدا نے... اگ کوآگ پر قرار دیا ہے اُس کا نچلا طبقہ "جہنم" اور اُس سے اوپر والا طبقہ "لظى" اور اس کے بعد والا "حطمة" اور اس سے بھی اوپر "سقر" اس کے بعد "جحيم" اور اس کے بعد "سعير" اور آخر میں "هاوية" ہے۔
 9_ "عن ا بي عبدالله (ع) عن ا بيہ، عن جدہ (ع) قال: للنار... باب يدخل منه فرعون وهامان وقارون وباب يدخل منه المشركون والكفار... وباب يدخل منه بنو أمية... وباب يدخل منه مبغضونا ومحاربونا وخاذلونا وانه لا عظم الا بواب وا شدها حرّاً؛ (2) امام سجاد (ع) سے منقول ہے کہ اپ (ع) نے فرمایا: آگ... کا ایک دروازہ ہے کہ جس سے فرعون، هامان اور قارون داخل ہوں گے اور ایک دوسرا دروازہ ہے کہ جس سے مشرکین اور

252

- کفار داخل ہوں گے۔ اسی طرح ایک دروازے سے بنی امیہ داخل ہوں گے... ایک دروازے سے وہ لوگ داخل ہوں گے جو اپنے دل میں ہمارا بغض رکھتے ہیں اور ہمارے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور ہماری مدد نہیں کرتے اور یہ سب سے بڑا اور سب سے زیادہ جلانے والا دروازہ ہوگا۔
 10_ "عن النبي (ص) في قوله "لكل باب منهم جزء مقسوم" قال: ان من اهل النار من تاخذ النار الى كعبيہ، وان منهم من تاخذ النار الى حوزتہ، ومنهم من تاخذہ الى تراقیہ منازل باعمالہم، فذلك قوله: "... لكل باب منهم جزء مقسوم" ...؛ (3) حضرت

رسول خدا (ص) سے خدا کے کلام: "الکَلِّ باب منہم جزء مقسوم" کے بارے میں منقول ہے کہ اپ (ص) نے فرمایا: بعض اہل
 اتش وہ لوگ ہیں کہ جنہیں تھنوں تک اگ جلانے گی۔ بعض کو کمر تک اور بعض کو گلے تک۔ یہ وہ منازل اور مراتب ہیں کہ
 جو اہل اتش کے مختلف اعمال سے تعلق رکھتے ہیں اسی لئے خداوند متعال نے فرمایا ہے: "... لکَلِّ باب منہم جزء مقسوم ..."
 11۔ "قال رسول الله (ص) فی قوله تعالى: "الکَلِّ باب منہم جزء مقسوم": جزء ا شرکوا بالله، وجزء شگوا فی الله وجزء غفلوا عن
 الله؛ (4) رسول خدا (ص) نے خداوند متعال کے فرمان: "الکَلِّ باب منہم جزء مقسوم" کے بارے میں فرمایا: ایک گروہ نے خدا
 سے شرک کیا، ایک گروہ نے خدا میں شک کیا ہے اور ایک گروہ خدا سے غافل رہا ہے (یہی جہنم کے دروازوں کے لئے
 تقسیم شدہ گروہ ہیں)۔

اعداد:

سات کا عدد 4،3،1

جرم:

جرم کا انجام 4؛ جرم کی اقسام 4

جہنم:

جہنم کی اگ 10؛ جہنم کے دروازوں کی تعداد 1؛ جہنم کے عذاب کی مختلف اقسام 5؛ جہنم کے درکات 3،5،8؛ جہنم کے

دروازے 2،8،9؛ عذاب جہنم کے مراتب 5

جہنمی لوگ:

ان کی اقسام 10،11؛ ان کے داخل ہونے کی کیفیت 9

.....

1) مجمع البیان، ج6، ص519؛ نور الثقلین، ج3، ص19، ح64۔

2) خصال صدوق، ج2، ص361، ح51؛ نور الثقلین، ج3، ص18، ح63۔

3) الدر المنثور، ج5، ص82۔

4) الدر المنثور، ج5، ص83۔

253

خطا:

خطا کا انجام 4؛ خطا کی اقسام 4

روایت: 8،9،10،11

سزا:

سزا کا گناہ کے ساتھ تناسب 6؛ سزا و جزا کا نظام 6

عاقبت:

عاقبت میں موثر عوامل 7

عقیدہ:

عقیدہ کے اثرات 7

عمل:

عمل کے اثرات 7

گمراہ لوگ:

ان کا جہنم میں ہونا 3؛ ان کے جہنم میں داخل ہونے کی کیفیت 2

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (٤٥)

بیشک صاحبان تقویٰ باغات اور چشموں کے درمیان رہیں گے۔

1۔ بہشت کے باغات اور چشموں سے بھرے مقامات متقین کا ٹھکانہ ہیں۔

ان المتقین فی جنت و عیون

- 2_ بہشت کی نعمتوں سے بہرہ مند ی کا سبب، تقویٰ ہے۔
 ان المتقین فی جنت و عیون
 3_ متقین کی بہشت، مختلف باغات اور گوناگوں چشموں کی حامل ہوگی۔
 ان المتقین فی جنت و عیون
 4_ متقین، خدا کے خالص بندے اور ابلیس کے وسوس اور تسلط سے نجات یافتہ (لوگ) ہیں۔
 ان المتقین فی جنت و عیون
 گذشتہ آیات میں لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے: 1_ ابلیس کے گمراہ پیروکار; 2_ خدا کے خالص بندے۔ اس کے بعد پہلے گروہ کا قیامت میں مقام واضح کیا گیا ہے۔ اس آیت میں دوسرے گروہ کا انجام بیان کیا گیا ہے اور اُن کے

254

لئے "مخلصین" کے بجائے "متقین" کی تعبیر استعمال ہوئی ہے جس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔
 5_ متقین کے سعادت مندانہ انجام کے ساتھ ساتھ گمراہوں کے بُرے انجام کا تذکرہ، قرآن کے ہدایت کرنے کے اسلوب میں سے ایک طریقہ ہے۔
 الغاوینِ وان جہنم لم وعدہم اجمعین۔۔۔ ان المتقین فی جنت و عیون

اللہ تعالیٰ کے بندے: 4:

اہل بہشت: 1:

بہشت:

بہشت کے باغات 1; بہشت کے باغات میں تنوع 3; بہشت کے چشموں میں تنوع 3; بہشتی چشمے 1; موجبات بہشت 2; نعمات بہشت 2، 3:

تقویٰ:

تقویٰ کے اثرات 2

قرآن:

قرآنی تعلیمات کا طریقہ 5; قرآنی ہدایت کا طریقہ 5

گمراہ لوگ:

ان کے انجام کا بیان 5

متقین:

متقین کی بہشت کی خصوصیات 3; متقین کا اخلاص 4; متقین بہشت میں 1; متقین کا محفوظ ہونا 4; متقین کے انجام کا بیان 5;

متقین کے فضائل 4

مخلصین: 4:

ہدایت:

ہدایت کا طریقہ 5

ادْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ (۴۶)

انہیں حکم ہوگا کہ تم ان باغات میں سلامتی اور حفاظت کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

1_ متقین کو سلامتی، مکمل امنیت اور ہر قسم کے دکھ درد اور ناامنی و ناراحتی کے بغیر بہشت میں داخل ہو جانے کی دعوت۔

ادخلوها بسلام ء امنین

255

"بسلام" میں "با" بمعنی "مصاحبت" استعمال ہوئی ہے۔

2_ متقین کو بہشتی باغات کے ہر حصے میں داخل ہونے کی اجازت ہے۔
ادخلوہا بسلام ء امنین

یہ کہنے کے بعد کہ "مقین بہشت میں رہیں گے" جملہ "ادخلوہا" کو شاید اس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ بہشت کے مختلف حصوں میں ازادی کے ساتھ رہنے کے بارے میں شک و تردید میں مبتلا ہوں گے لہذا انہیں کہا جائے گا کہ "تم سلامتی اور امنیت کے ساتھ بہشت کے ہر حصے میں داخل ہو سکتے ہو"۔

3_ متقین، سلام و تحیت اور خوش آمدید کے ساتھ بہشت میں داخل ہوں گے۔
ادخلوہا بسلام ء امنین

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "سلام" سے وہی سلام اور درود مراد ہو کہ جو عام طور پر مسلمانوں کی ثقافت کا حصہ ہے۔

4_ تقویٰ، آخرت میں مکمل سلامتی اور امنیت کے ساتھ سعادت مندانہ انجام کا پیغام دیتا ہے۔
ان المتقین فی جنت ... ادخلوہا بسلام ء امنین

5_ انسانوں کے نزدیک سلامتی اور امنیت کی بہت زیادہ اہمیت اور قدرو منزلت ہے۔ یہ کہ خداوند عالم نے متقین کی بہشت میں پہلی پاداش سلامتی اور امن کو قرار دیا ہے اور انسانوں کو اس کی نوید دی ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔
ادخلوہا بسلام ء امنین

6_ "عن ابی عبد اللہ (ع): ان امیر المؤمنین (ع) لمابویع ... سعد المنبر فقال: ... ایہا الناس ... لا وان التقوی مطایازل حمل علیہا! ہلہوا و اعطوا ازمتہا فا وردتہم الجنة و فتحت لہم ابوابہا و وجدوا ریحہا و طیبہا و قیل لہم: "ادخلوہا بسلام امنین" ... (1) امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ جب امیر المؤمنین (ع) کی بیعت ہو گئی تو اس کے بعد ... اب (ع) منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے لوگو! آگاہ رہو کہ تقویٰ ایسی مطیع سواریوں کی مانند ہے جن پر اُن کے اہل انسان سوار ہو جاتے ہیں اور اُن کی زمام اُن کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور وہ سواریاں اپنے سواروں کو بہشت میں داخل کر دیتی ہیں اور اُس کے دروازے اُن سواروں کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ بہشت کی ٹھنڈی ہوائوں اور خوشبو ٹونکے جھونکے محسوس کرنے لگتے ہیں اور اُن سے کہا جاتا ہے: ادخلوہا بسلام امنین ..."

امنیت :

1_ کافی، ج 8، ص 67، ح 23؛ نور الثقلین، ج 3، ص 19، ح 67۔

256

آخری امنیت کے عوامل 4؛ امنیت کی اہمیت 5

بہشت :

بہشت کی طرف دعوت 1

بہشتی لوگ: 1

تقویٰ :

تقویٰ کے اثرات 4، 6

روایت: 6

سعادت :

آخری سعادت کے عوامل 4

سلامتی :

آخری سلامتی کے عوامل 4؛ سلامتی کی اہمیت 5

مقین :

بہشت میں مقین پر سلام 3؛ بہشت میں مقین کی ازادی 2؛ مقین کو دعوت 1؛ بہشت میں مقین کی سلامت 1؛ مقین کی بہشت

میں امنیت 1؛ متقین کے بہشت میں داخل ہونے کی کیفیت 3، 6

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّقَابِلِينَ (٤٧)
اور ہم نے ان کے سینوں سے ہر طرح کی کدورت نکال لی ہے اور وہ بھائیوں کی طرح آمنے سامنے تخت پر بیٹھے ہوں گے۔

- 1_ خداوند متعال، بہشت میں متقین کے دلونسے ہر قسم کا کینہ اور عداوت نکال دے گا۔
ادخلوها بسلام ء امنين ونزعنا مافي صدورهم من غلّ
"غل" کا لغوی معنی دشمنی، عداوت اور کینہ ہے
- 2_ متقین، بہشت میں دوستا نہ اور ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک تعلقات رکھیں گے۔
ادخلوها بسلام ء امنين ونزعنا مافي صدورهم من غلّ
"غل" کا ایک لغوی معنی ملاوٹ اور ناخالصی ہے۔
- 3_ انسان میں دشمنی اور کینے کا مقام اُس کا سینہ ہے۔
ونزعنا مافي صدورهم من غلّ
- 4_ بہشت میں انسان، جسمانی حیثیت سے حاضر ہونگے۔
ونزعنا مافي صدورهم من غلّ اخوانا على سرر متقابلين

257

- 5_ تقویٰ، انسانوں میں بھائی چارے کی روح پیدا کرنے اور دلوں سے کینہ و دشمنی ختم کرنے کا سبب بنتا ہے۔
ان المتقین... ونزعنا مافي صدورهم من غلّ اخوان
 - 6_ متقین بہشت میں تختوں پر ایک دوسرے کے روبرو بیٹھے آرام کر رہے ہونگے۔
ان المتقین فی جنت... علی سرر متقابلين
 - 7_ متقین، بہشت میں صفا و صمیمیت کی محفل جمائے ہونگے۔
ان المتقین فی جنت... ونزعنا مافي صدورهم من غلّ اخوانا على سرر متقابلين
 - 8_ متقین کے دلوں میں کینہ اور دشمنی داخل ہونے کا امکان۔
ونزعنا مافي صدورهم من غلّ
- یہ جو خداوند متعال نے فرمایا ہے: "ہم نے متقین کے دل سے کینہ و دشمنی ختم کر دی ہے" یہ اس نکتے کی جانب اشارہ ہے کہ متقین کے دل میں بھی کینہ داخل ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے افعال 1

بدن :

بدن کا بہشت میں ہونا 4

بھائی چارہ :

بھائی چارے کے عوامل 5

بہشت :

بہشت کے تخت 6؛ بہشت میں کینہ کا ختم ہو جانا 1

بہشتی لوگ:

ان کی اسائشے 6؛ ان کی محفل 7؛ بہشتی اور کینہ 1

تقویٰ :

تقویٰ کے اثرات 5

دشمنی :

دشمنی ختم ہونے کا سبب 5؛ دشمنی کا مقام 3

قلب :

قلب کا کردار 3

کینہ :

کینے کا مقام 3؛ کینہ ختم ہونے کا سبب 5

متقین :

بہشت میں متقین کی دوستی 2؛ بہشت میں متقین کے تعلقات 2؛ متقین اور دشمنی 8؛ 1؛ متقین اور کینہ 8؛ 1؛ متقین بہشت

میں 7، 6، 1

معاد :

جسمانی معاد 4

258

لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ (٤٨)

نہ انہیں کوئی تکلیف چھو سکے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

1_ بہشت میں متقین کو کسی قسم کی تکلیف اور پریشانی نہیں ہو گی۔

لایمسہم فیہا نصب

"نصب" لغت میں سختی اور تکلیف کو کہتے ہیں۔

2_ متقین کو بہشت سے نکالا نہیں جائے گا اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

وماہم منہامخرجین

3_ متقین کی بہشت، معنوی اور مادی نعمتوں کی حامل ہو گی۔

ان المتقین فی جنت و عیون _ ادخلوہا بسلام ء امنین ... علی سرر متقبلین _ لایمسہم فیہا نصب وماہم منہامخرجین

4_ رنج اور سختی سے دوری اختیار کرنا، دائمی و ابدی اور امن و سلامتی کی زندگی گزارنا، انسان کے بہت ہی پسندیدہ

اُمور ہیں۔

لایمسہم فیہا نصب وماہم منہامخرجین

بہشت میں متقین کی حالت بیان کرنے کا مقصد انسانوں کو اہل تقویٰ کی صف میں داخل ہونے کی تشویق کرنا ہے لہذا

طبیعی ہے کہ یہ حالت ایسی ہونی چاہیے کہ جو انسانوں کی پسندیدہ اور مطلوبہ ہو۔

5_ متقین کو بہشت میں مادی رفاه و اسائشے اور مکمل فکری اسودگی حاصل ہو گی۔

ان المتقین فی جنت و عیون _ ادخلوہا بسلام ء امنین ... علی سرر متقبلین _ لایمسہم فیہا نصب وماہم منہامخرجین

6_ بہشت میں انسان کی خواہشات کے پورا ہونے کی یاد دلانا، انسانوں کی ہدایت اور انہیں دین کی طرف راغب کرنے کا

ایک طریقہ ہے۔

ان المتقین فی جنت و عیون _ ادخلوہا بسلام ء امنین _ ونزعنا ما فی صدورہم من غلّ

259

اخوناعلی سرر متقبلین _ لایمسہم فیہا نصب وماہم منہامخرجین

انسان :

انسان کے پسندیدہ اُمور 4

بہشت :

بہشت کی مادی نعمتیں 3؛ بہشت کی معنوی نعمتیں 3؛ بہشت میں ابدی زندگی 2

بہشتی لوگ:

اُن کی اسائشے 1،5؛ اُن کی رفاہ 5

پسندیدہ اُمور :

ابدیت کو پسند کرنا 4؛ امن کو پسند کرنا 4؛ سلامتی کو پسند کرنا 4

یاددہانی :

بہشت میں خواہشات پورا ہونے کی یاد دہانی 6

دین :

دین کی طرف دعوت کا طریقہ 6

متقین :

متقین بہشت میں 1،2،5؛ متقین کی بہشت کی خصوصیات 4

ہدایت :

ہدایت کا طریقہ 6

تفسیر راہنما جلد 9

نَبِّیُّ عِبَادِی اَنْیُّ اَنَا الْغَفُورُ الرَّحِیْمُ (۴۹)

میرے بندوں کو خبر کر دو کہ میں بہت بخشنے والا اور مہربان ہوں۔

1_ پیغمبر اسلام (ص) کا فریضہ ہے کہ آپ (ص) بندوں کو خداوند متعال کی مغفرت، رحمت اور مہربانی کے بارے میں خبر

دیں۔

نَبِّیُّ عِبَادِی اَنْیُّ اَنَا الْغَفُورُ الرَّحِیْمُ

2_ خطا کار اور گناہگار بندوں کو خداوند متعال کی رحمت اور مغفرت سے آگاہ کرنا، پیغمبر اکرم (ص) کی ذمہ داری ہے۔

نَبِّیُّ عِبَادِی اَنْیُّ اَنَا الْغَفُورُ الرَّحِیْمُ

"غفران" اور "مغفرت" کا استعمال اصولاً وہاں ہوتا ہے کہ جہاں خطا اور لغزش ہو اس لئے ممکن ہے کہ "عبادی" سے وہ

بندے

260

مراد ہوں جو گناہ اور خطا کے مرتکب ہوئے ہیں۔

3_ خداوند متعال غفور (بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے۔

اَنَا الْغَفُورُ الرَّحِیْمُ

4_ خداوند متعال کی مغفرت، اُس کی رحمت و مہربانی کے ہمراہ ہے۔

اَنَا الْغَفُورُ الرَّحِیْمُ

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الرحیم"، "الغفور" کے لئے صفت ہو۔

5_ بندوں کو خداوند متعال کی مغفرت اور رحمت سے آگاہ کرنا اور اس کے بارے میں آگاہی رکھنا، انتہائی اہم ہے۔

نَبِّیُّ عِبَادِی اَنْیُّ اَنَا الْغَفُورُ الرَّحِیْمُ

لغت کی کتابوں میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے مطابق "نباؤ" فعل "نبا" سے اسم مصدر ہے جس کا معنی "خبر" ہے۔

اور یہ لفظ ایسی خبروں کے لئے استعمال ہوتا ہے جو اہمیت اور عظیم فائدے کی حامل ہوتی ہیں۔

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کی ذمہ داری 1، 2

اسما و صفات:

رحیم 3، غفور 3

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی رحمت 4، اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا اعلان 1، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اعلان کی اہمیت 1، 5، اللہ تعالیٰ کی رحمت کا

اعلان 1، اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا اعلان 1، اللہ تعالیٰ کی مغفرتوں کے اعلان کی اہمیت 1، 5، اللہ تعالیٰ کی مغفرتوں کی

خصوصیات 4

امیدواری:

رحمت خدا سے اُمید واری کی اہمیت 2، مغفرت خدا سے اُمید واری کی اہمیت 2

گناہگار لوگ:

گناہگاروں کی اُمیدواری کی اہمیت 2، 5

261

وَ أَنْ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ (۵۰)

اور میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے۔

1_ پیغمبر اسلام (ص) کا فریضہ ہے کہ اپ (ص) بندوں کو خداوند متعال کے درد ناک عذاب کے بارے میں خبر دیں۔

و ان عذابى هو العذاب الاليم

2_ قرآن کے ہدایت اور تربیت کے طریقوں میں سے ایک انسان میں خوف و رجاء اور اُمید و بیم کی کیفیت پیدا کرنا ہے۔

نبی عبادی ا نى ا نا الغفور الرحيم و ان عذابى هو العذاب الاليم

3_ تربیت اور ہدایت کے سلسلے میں اُمیدوار بنانا، ڈرانے اور خوف دلانے پر مقدم ہونا چاہیے۔

نبی عبادی ا نى ا نا الغفور الرحيم و ان عذابى هو العذاب الاليم

مندرجہ بالا ایت میں "عذاب الیم" پر خداوند متعال کی دو صفات "غفور" اور "رحیم" کو مقدم کرنا ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے

کی جانب اشارہ ہو۔

4_ خداوند متعال کی مہربانی اور رحمت کا اُس کے غضب اور عذاب پر مقدم ہونا۔

نبی عبادی ا نى ا نا الغفور الرحيم و ان عذابى هو العذاب الاليم

یہ جو خداوند متعال نے پیغمبر اکرم (ص) کو نصیحت کرتے ہوئے پہلے اپنی مغفرت اور رحمت کا اور اس کے بعد اپنے

عذاب کا ذکر کیا ہے ہو سکتا ہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ خداوند متعال کی رحمت اور مغفرت ہمیشہ اُس کے غضب

اور عذاب پر مقدم ہوتی ہے۔

5_ خداوند متعال کی مہربانی اور غضب، ہر قسم کی مہربانی اور غضب سے بالا تر ہے۔

نبی عبادی ا نى ا نا الغفور الرحيم و ان عذابى هو العذاب الاليم

جملہ ہائے اسمیہ "اُنّی انا" اور "ان عذابى" کے ساتھ حرف تاکید اور ضمیر فصل اور خبر میں لام لانے سے بہت

زیادہ تاکید حاصل ہ

262

وتی ہے اور اس سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ خداوند متعال کی مغفرت و رحمت (مہربانی) اور عذاب اس طرح وقوع پذیر

ہوتے ہیں کہ کسی قسم کی رکاوٹ ان کو نہیں روک سکتی اور جس قسم کا بھی لطف و مہربانی اور عذاب و غضب تصور

کیا جائے اُس کا خدا کے لطف و قہر کے ساتھ موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔

6_ دردناک الہی عذاب سے آگاہ کرنا اور اس کے بارے میں باخبر رہنا، بہت ہی اہم اور فائدہ مند بات ہے۔

نبی عبادی ا نى ا نا الغفور الرحيم و ان عذابى هو العذاب الاليم

"نبأئ" اہم اور بہت ہی فائدہ مند چیز کو کہا جاتا ہے۔ (مفردات راغب)

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کی ذمہ داری 1; انحضرت (ص) کے انذار 1

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کا غضب 4; اللہ تعالیٰ کی رحمت کی عظمت 5; اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مقدم ہونا 4; اللہ تعالیٰ کے عذاب 4; اللہ تعالیٰ

کے عذابوں سے آگاہی 6; اللہ تعالیٰ کے عذابوں کے اعلان کی اہمیت 1; اللہ تعالیٰ کے عذابوں کا غلبہ 5

امید واری :

امیدواری کی اہمیت 3; امید واری کے پیش خیمہ کی اہمیت 2

تربیت :

تربیت کا طریقہ 2, 3

خوف :

خوف کے پیش خیمہ کی اہمیت 2

عذاب :

دردناک عذاب 1; عذاب کے مراتب 1, 6

عمل :

پسندیدہ عمل 6

قرآن :

تعلیمات قرآن کا طریقہ 2

ہدایت :

ہدایت کا طریقہ 2, 3

263

وَنَبِّئُهُمْ عَنْ ضَيْفٍ إِبْرَاهِيمَ (۵۱)

اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کے بارے میں اطلاع دیدو۔

1۔ پیغمبر اکرم (ص) کافرِ یضہ ہے کہ آپ، (ص) بندوں کو حضرت ابراہیم (ع) کے مہمانوں (فرشتوں) کا قصہ سنائیں۔

وَنَبِّئُهُمْ عَنْ ضَيْفٍ إِبْرَاهِيمَ

2۔ حضرت ابراہیم (ع) کے مہمانوں (فرشتوں) کا قصہ اور اُس سے مطلع ہونا ایک بہت ہی اہم اور فائدہ مند بات ہے۔

وَنَبِّئُهُمْ عَنْ ضَيْفٍ إِبْرَاهِيمَ

"نبأئ" بہت ہی اہم اور فائدہ مند خبر کو کہا جاتا ہے۔ (مفردات راغب)

3۔ قرآن کے ہدایت اور تربیت کرنے کے طریقوں میں سے ایک، لوگوں کو بہت اہم اور فائدہ مند تاریخی حقائق سے آگاہ

کرنا بھی ہے۔

وَنَبِّئُهُمْ عَنْ ضَيْفٍ إِبْرَاهِيمَ

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کی ذمہ داری 1

ابراہیم (ع)

ابراہیم (ع) کے مہمانوں کی اہمیت 1; ابراہیم (ع) کے مہمان 2; قصہ ابراہیم (ع) سے آگاہی 1; قصہ ابراہیم (ع) کو بیان کرنے

کی اہمیت 1; قصہ ابراہیم (ع) کی اہمیت 2; قصہ ابراہیم (ع) کے فوائد 2;

تاریخ :

تاریخ نقل کرنے کی اہمیت 3: تاریخ نقل کرنے کے فوائد 3
تربیت :

تربیت کا طریقہ 3

قرآن کریم:

تعلیمات قرآن کا طریقہ 3

ہدایت:

ہدایت کا طریقہ 3

264

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجُلُونَ (۵۲)

جب وہ لوگ ابراہیم کے پاس وارد ہوئے اور سلام کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ سے خوفزدہ ہیں۔

1_ حضرت ابراہیم (ع) کے مہمان (فرشتے) جب اُن کے پاس آئے تو انہوں نے اُن پر درود سلام کہا۔

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهٖمَ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمٌ

2_ ایک دوسرے سے ملاقات کرتے وقت سلام کرنا ، پسندیدہ اداب و اخلاق میں سے ہے۔

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهٖمَ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمٌ

3_ حضرت ابراہیم (ع) اور اُن کے اہل خانہ اپنے پاس مہمان (فرشتوں) کو دیکھ کر گھبرا گئے تھے۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ ... قَالَ اَنَا مِنْكُمْ وَجُلُونَ

ملائکہ حضرت ابراہیم (ع) کے پاس آئے تھے (دخلو علیہ) لیکن حضرت (ع) نے اضطراب اور ڈر کا اظہار جمع (انا منکم

وجلون) کی صورت میں کیا ہے اور اس سے خود اُن کا اور اُن کے اہل خانہ کا خوف و ڈر ظاہر ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ "وجل

" اس خوف کو کہتے ہیں جو انسان کے پورے وجود پر چھا جائے (مفردات راغب)

4_ حضرت ابراہیم (ع) نے مہمانوں (فرشتوں) کے آنے سے پیدا ہونے والے خوف اور اضطراب کو اُن پر ظاہر کر دیا تھا

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ ... قَالَ اَنَا مِنْكُمْ وَجُلُونَ

5_ مہمان، خواہ اجنبی ہی کیوں نہ ہو، اُسکی پذیرائی کرنا حضرت ابراہیم (ع) کی عادت اور اخلاق میں سے تھا۔

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهٖمَ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ ... قَالَ اَنَا مِنْكُمْ وَجُلُونَ

مہمانوں (فرشتوں) کے آنے سے حضرت ابراہیم (ع) کا خوف اور اضطراب (انا منکم وجلون) ظاہر کرتا ہے کہ وہ حضرت

ابراہیم (ع) کے لئے اجنبی تھے۔ اگر حضرت اُن کو پہچانتے تو پریشان نہ ہوتے۔ اجنبی مہمان کو قبول کرنے سے ،

مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

6_ انبیائے الہی پر خوف اور اضطراب طاری ہونے لگ

265

امکان۔

قال انا منکم وجلون

7_ تمام انبیاء حتی اولوا العزم انبیائے کرام (ع) کا علم بھی محدود امور میں تھا۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ ... قَالَ اَنَا مِنْكُمْ وَجُلُونَ

8_ حضرت ابراہیم (ع) کے پاس آنے والے فرشتے انسانی شکل میں تھے اور وہ مہمان کے طور پر آپ (ع) کے پاس آئے

تھے۔

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهٖمَ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ اَنَا مِنْكُمْ وَجُلُونَ

9_ فرشتوں کا حضرت ابراہیم (ع) سے براہ راست بات چیت کرنا۔

فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ اَنَا مِنْكُمْ وَجُلُونَ قَالَ لَا تَوَجَلْ

10_ فرشتوں کے لئے جسمانی اور قابل رؤیت شکل میں ظاہر ہونے کا امکان _

اذ دخلوا علیہ فقالوا سلماً قال انا منکم وجلون

11_ "... قال ابو جعفر (ع): ... بعث الله رسلاً الى ابراهيم... فدخلوا عليه ليلاً ففزع منهم وخاف ان يكونوا سراقاً، قال: فلما ان را ته الرسل فزعاً وجلأ" قالوا سلماً" ... "قال انا منكم وجلون _ قالوا لاتوجل ..."(1) حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ... خداوند متعال نے فرشتوں کو حضرت ابراہیم (ع) کی طرف بھیجا _ پس وہ رات کے وقت اُن کے پاس آئے اور وہ اُن سے ڈر گئے کہ کہیں وہ چور نہ ہوں ... (پھر) امام (ع) نے فرمایا: پس جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم (ع) کو خوف زدہ اور مضطرب دیکھا تو اُن کو سلام کیا ... اور حضرت ابراہیم (ع) سے کہا: "قال انا منكم وجلون ... قالوا لاتوجل ..."

ابراہیم (ع) :

ابراہیم (ع) سے ملائکہ کی گفتگو 9; ابراہیم (ع) کا اضطراب 3 ; ابراہیم (ع) کا خوف 3، 11; ابراہیم (ع) کا قصہ 1، 3، 4 ، 8، 11، 9; ابراہیم (ع) کو سلام 1، 11; ابراہیم (ع) کی صفات 5 ; ابراہیم (ع) کی مہمان نوازی 5; ابراہیم (ع) کے اضطراب کا سر چشمہ 4; ابراہیم (ع) کے اہل خانہ کا خوف 3 ; ابراہیم (ع) کے اہل خانہ کا اضطراب 3; ابراہیم (ع) کے پاس ملائکہ کا انا 8; ابراہیم (ع) کے خوف کا سر چشمہ 4 ; ابراہیم (ع) کے مہمان 1، 3، 4، 11 ; ابراہیم (ع) کے مہمانوں کی خصوصیات 8
اللہ تعالیٰ کے رسول 11:

انبیاء (ع) :

انبیاء اور اضطراب 6; انبیاء اور خوف 6

.....

(1) تفسیر عیاشی، ج 2، ص 246، ح 26; نور الثقلین، ج 3، ص 21، ح 74 _

266

اولوالعزم انبیاء کے علم کی حدود 7; علم انبیاء کی حدود 7

روایت 11:

سلام :

سلام کی اہمیت 2

صفات :

پسندیدہ صفات 2

معاشرت :

معاشرت کے اداب 2

ملائکہ :

ملائکہ کا تجسم 8; ملائکہ کا سلام 1، 11; ملائکہ کی رؤیت 10

قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ (۵۳)

انہوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں ہم آپ کو ایک فرزند دانا کی بشارت دینے کے لئے آئے ہیں _

1_ حضرت ابراہیم (ع) کے مہمانوں (فرشتوں) نے انہیں تسلی دی اور آپ (ع) سے کہا کہ وہ اُن کے انے سے پریشان اور

مضطرب نہ ہوں _

قالوا لاتوجل انا نبشرك بغلم عليم

2_ فرشتوں کی طرف سے حضرت ابراہیم (ع) کو ایک دانا اور عالم بیٹے کی بشارت _

انا نبشرك بغلم عليم

3_ حضرت ابراہیم (ع) کو جس بیٹے کی خوشخبری دی گئی تھی وہ عظمت اور بلند مقام ومنزلت کا حامل تھا _

نبشرك بغلم عليم

"بغلام" میں تنوین تکبیر، تقخیم اور تعظیم کے لئے ہے

4_ حضرت ابراہیم (ع) صاحب اولاد ہونے اور اپنی نسل کی بقا کے خواہش مند تھے۔
نبشْرک بغلم

کلمہ "بشارت" اُس جگہ استعمال ہوتا ہے جہاں دلی خواہش اور خوشی کا مقام ہو۔

5_ عالم اور دانا اولاد رکھنا، نعمات میں سے ہے اور خوشخبری و بشارت کے قابل ہے۔
نبشْرک بغلم علیم

کلمہ "بشارت" اس جگہ استعمال ہوتا ہے کہ جہاں خیر اور نعمت ہو۔ لہذا یہ بات قابل ذکر ہے کہ فرشتوں نے ایک دانا اور عالم بیٹے کی بشارت دی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب فرزند

267

ہونا ایک ایسی بات ہے کہ جس کی بشارت دینی اور تبریک کہنی چاہیے۔

6_ علم و دانش کا بلند ترین مقام و مرتبہ ہے اور اس کا اہم ترین اقدار میں شمار ہوتا ہے۔
انا نبشْرک بغلم علیم

"غلام" کے لیے کوئی دوسری صفت لانے کی بجائے "علیم" کی صفت لانا اس مذکورہ بالا نکتہ کی طرف اشارہ ہے۔

7_ حضرت ابراہیم (ع) خداوند متعال کی خصوصی عنایت سے بہرہ مند تھے اور اُن کی نسل کی بقاء کے بارے میں خدا کی خاص توجہ تھی۔

قالوا لا توجل انا نبشْرک بغلم علیم

8_ حضرت اسحاق (ع) ایک عالم اور دانشور شخصیت کے مالک تھے۔

انا نبشْرک بغلم علیم

مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب مفسرین کے مطابق "بغلم علیم" سے مراد حضرت اسحاق (ع) ہوں۔

ابراہیم (ع) :

ابراہیم (ع) سے مطمئن رہنے کی درخواست 1؛ ابراہیم (ع) کا قصہ 1؛ ابراہیم (ع) کو بشارت 2، 3؛ ابراہیم (ع) کو تسلی 1 ؛
ابراہیم (ع) کی خواہش 4؛ ابراہیم (ع) کی نسل کی بقا 7 ؛ ابراہیم (ع) کے پاس ملائکہ کا انا 1؛ ابراہیم (ع) کے فضائل 7؛ ابراہیم (ع) کے مہمان 1؛ فرزند ابراہیم (ع) کا مقام و مرتبہ 3؛ نسل ابراہیم (ع) کے فضائل 7
اقدار: 6

اسحاق (ع) :

اسحاق (ع) کا علم 8؛ اسحاق (ع) کے فضائل 8

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں 5

بشارت:

عالم بیٹے کی بشارت 2، 5

خواہشات :

صاحب اولاد ہونے کی خواہش 4؛ نسل کی بقا کی خواہش 4

علم :

علم کی اہمیت 6؛ علم کی قدر و منزلت 6

لطف خدا :

لطف خدا جن کے شامل حال ہے 7

ملائکہ :

ملائکہ اور ابراہیم (ع) 1؛ ملائکہ کی بشارتیں 2؛ ملائکہ کے تقاضے 1

نعمت :

قَالَ ابْنُ تَمُونِي عَلَى أَنَّ مَسْنَى الْكَبْرِ فِيمَ تُبَشِّرُونَ (۵۴)

ابراہیم نے کہا کہ اب جب کہ بڑھاپا چھا گیا ہے تو مجھے کس چیز کی بشارت دے رہے ہو۔

- 1_ حضرت ابراہیم (ع) بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے کی خبر سن کر بہت ہی حیرت زدہ ہو گئے۔
قال ابْنُ تَمُونِي عَلَى أَنَّ مَسْنَى الْكَبْرِ فِيمَ تُبَشِّرُونَ
- 2_ حضرت ابراہیم (ع) نے فرشتوں سے اُس وقت صاحب اولاد ہونے کی خبر سنی کہ جب وہ مکمل طور پر بوڑھے اور صاحب اولاد ہونے سے مایوس ہو چکے تھے۔
قال ابْنُ تَمُونِي عَلَى أَنَّ مَسْنَى الْكَبْرِ فِيمَ تُبَشِّرُونَ
- 3_ بوڑھے اور اولاد کی پیدائش سے مایوس انسان کے لئے خداوند متعال کی قدرت اور مہربانی سے صاحب اولاد ہونے کا امکان۔
انا نبشرك بغلم عليم۔ قال ابْنُ تَمُونِي عَلَى أَنَّ مَسْنَى الْكَبْرِ
- 4_ حضرت ابراہیم (ع) فرشتوں سے اپنے صاحب اولاد ہونے کی خبر سننے کے بعد اُن سے مزید وضاحت اور اطلاعات کا تقاضا کرنے لگے۔
فيم تبشرون
- مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "فیم" کی "با" ملاہست کے لئے ہو اور جملہ "فیم تبشرون" میں استفہام، اس قسم کی بشارت (صاحب اولاد ہونے) کے وقوع پذیر ہونے کی کیفیت کے بارے میں ہو۔ نہ صاحب اولاد ہونے کے بارے میں شک و تردید کے لئے سوال۔
- 5_ بڑھاپا اور کہن سالی، انسانوں میں تولید نسل کی رکاوٹوں میں سے ایک ہے۔
على أَنَّ مَسْنَى الْكَبْرِ
- یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے صاحب اولاد

ہونے کی خوشخبری پر حیرت زدگی کے اظہار کی وضاحت کے لئے جملہ حالیہ " على أَنَّ مَسْنَى الْكَبْرِ " استعمال کیا ہے
ہو سکتا ہے یہ مندرجہ بالا نکتے کی وجہ سے ہو۔

ابراہیم (ع) :

ابراہیم (ع) اور ملائکہ 4: ابراہیم (ع) کا تعجب 1: ابراہیم (ع) کا سوال 4: ابراہیم (ع) کا صاحب اولاد ہونا 1: ابراہیم (ع) کا قصہ
1 ، 4 : ابراہیم (ع) کی بشارت 2: ابراہیم (ع) کی خواہشات 4: ابراہیم (ع) کی مایوسی 2
اللہ تعالیٰ :
اللہ تعالیٰ کی قدرت کے اثرات 3: اللہ تعالیٰ کی مہربانی کے اثرات 3
بڑھاپا:

بڑھاپے کے اثرات 5; بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونا 2، 3; بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے پر تعجب 1
تولید نسل :-

تولید نسل کے موانع 5

ملائکہ :

بشارت دینے والے ملائکہ 4; ملائکہ سے سوال 4; ملائکہ کی بشارتیں 2

قَالُوا بَشِّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تُكُنْ مِنَ الْكَافِرِينَ (۵۵)

انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو بالکل سچی بشارت دے رہے ہیں خبردار آپ مایوسوں میں سے نہ ہوجائیں۔

1_ فرشتوں کا حضرت ابراہیم (ع) کے بڑھاپے میں صاحب فرزند ہونے کی بشارت کے وقوع پذیر ہونے پر تاکید کرنا۔
قالوا بشرناك بالحق

مندرجہ بالا آیت میں "بالحق" سے باتو واقعیت کے مطابق خبر مراد ہے یا اس معنی میں ہے کہ ہماری بشارت حقیقت پر مبنی ہے (مجمع

البیان)۔ بہر حال اس سے یہ بات روشن ہوتی ہے کہ جس چیز کی بشارت دی گئی ہے وہ وقوع پذیر ہونے والی ہے اور واقع ہو کر رہے گی۔

2_ فرشتوں کا حضرت ابراہیم (ع) کو زندگی میں خداوند متعال کی رحمت اور مہربانی سے مایوس نہ ہونے کی نصیحت کرنا۔

270

قالوا ... فلا تكن من القنطين

"قنوط" کا معنی خیر اور بھلائی سے ناامید ہونا ہے۔

3_ خداوند متعال کی رحمت اور مہربانی سے مایوسی قابل مذمت اور ناپسندیدہ ہے۔
فلا تكن من القنطين

4_ بڑھاپا اور کہن سالی، صاحب اولاد ہونے سے انسان کے مایوس ہوجانے کے اسباب میں سے ہے۔
مسنى الكبر فیم تبشرون ... فلا تكن من القنطين

5_ بے اولاد لوگوں کو خداوند متعال کے لطف و عنایت سے صاحب فرزند ہونے کی اُمید دلانا اور بشارت دینا، پسندیدہ اور قابل قدر کام ہے۔

انا نبشرك بغلم ... فلا تكن من القنطين ... من رحمة ربّه

ابراہیم (ع) :

ابراہیم (ع) کا بڑھاپا 1; ابراہیم (ع) کا صاحب اولاد ہونا 1; ابراہیم (ع) کا قصہ 1; ابراہیم (ع) کو بشارت 1; ابراہیم (ع) کو نصیحت 2

اُمید واری :

خداوند کے لطف سے اُمید وار ہونا 5; رحمت خدا سے اُمید واری کی اہمیت 2; لطف خدا سے اُمید واری کی اہمیت 2
بشارت :

بے اولاد لوگوں کو بشارت 5

بڑھاپا:

بڑھاپے کے اثرات 4

صاحب اولاد ہونا :

صاحب اولاد ہونے سے مایوسی کے اسباب 4

صفات :

ناپسندیدہ صفات 3

عمل :

پسندیدہ عمل 5

مایوسی :

رحمت خدا سے مایوسی کی سرزنش 3؛ لطف خدا سے مایوسی کی سرزنش 3

ملائکہ :

خوشخبری دینے والے ملائکہ 1، 2؛ ملائکہ کی بشارتیں 1؛ ملائکہ کی نصیحتیں 2

271

قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ (۵۶)

ابراہیم نے کہا کہ رحمت خدا سے سوائے گمراہوں کے کون مایوس ہو سکتا ہے۔

1_ ملائکہ کی طرف سے حضرت ابراہیم (ع) کو مایوسی سے اجتناب کرنے کے بارے میں نصیحت کے بعد حضرت

ابراہیم (ع) نے فقط گمراہ لوگوں کو رحمت خدا سے مایوسیتایا۔

فَلَا تَكُن مِّنَ الْقُنَاطِیْنِ قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ

2_ خداوند متعال کی رحمت سے مایوسی، گمراہی کی علامت ہے۔

وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ

3_ حضرت ابراہیم (ع) رحمت خدا سے مایوس ہونے کی وجہ سے صاحب اولاد ہونے پر حیرت زدہ نہیں تھے بلکہ وہ کہیں

سالی اور بیڑھاپے میں صاحب فرزند ہونے کو بعید جانتے تھے۔

فِيمَ تَبْشُرُونَ ... فَلَا تَكُن مِّنَ الْقُنَاطِیْنِ قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ

حضرت ابراہیم (ع) نے "صاحب اولاد ہونے سے مایوس نہ ہونے" پر مبنی فرشتوں کی نصیحت کے جواب میں فرمایا: فقط

گمراہ لوگ ہی رحمت خدا سے مایوس ہوتے ہیں۔ اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم (ع) کا صاحب فرزند

ہونے سے حیرت زدہ اور متعجب ہونا رحمت خدا سے مایوسی کی بناء پر نہیں تھا بلکہ وہ اسے فقط ایک حیرت انگیز چیز

جانتے تھے۔

4_ حضرت ابراہیم (ع) بیڑھاپے میں خداوند متعال کے لطف و رحمت کے سائے میں صاحب فرزند ہونے کی اُمید لگائے

ہوئے تھے۔

فِيمَ تَبْشُرُونَ ... فَلَا تَكُن مِّنَ الْقُنَاطِیْنِ قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ

5_ صاحب فرزند ہونا، ایک الہی رحمت ہے۔

نَبْشُرْكَ بَعْلَم ... وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ

272

6_ خداوند متعال کی رحمت سے مایوسی اور ناامیدی، گناہ کبیرہ اور بہت ہی قابل مذمت فعل ہے۔

وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ

یہ کہ خداوند عالم نے اپنی رحمت سے مایوسی کو گمراہوں کا عمل قرار دیا ہے اور مایوس لوگوں کو گمراہوں کی صف

میں شمار کیا ہے اس سے اس کا گناہ کبیرہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔

7_ پروردگار کی معرفت اور ہدایت، اُس کی رحمت سے اُمیدوار ہونے اور ہر قسم کی مایوسی و ناامیدی کے ختم ہونے کا

باعث بنتی ہے۔

وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ

حضرت ابراہیم (ع) نے پروردگار کی رحمت سے مایوسی کا سبب گمراہی اور خداوند متعال کی عدم معرفت کو قرار دیا

ہے، بنابرین خدا کی معرفت اور ہدایت، اُس کی رحمت سے اُمیدوار ہونے کا اور یاس و ناامیدی کے خاتمے کا موجب بن

سکتی ہے۔

- ابراہیم (ع) :
- ابراہیم (ع) کا تعجب 3; ابراہیم (ع) کا صاحب فرزند ہونا 3 ، 4; ابراہیم (ع) کا عقیدہ 1; ابراہیم (ع) کی اُمید واری 4; ابراہیم (ع) کے تعجب کا فلسفہ 3
- اللہ تعالیٰ :
- اللہ تعالیٰ کی رحمت 5; اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اثرات 4; اللہ تعالیٰ کی معرفت کے اثرات 7; اللہ تعالیٰ کے لطف کے اثرات 4
- اُمید واری :
- بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے کی اُمید واری 4; رحمت سے اُمید واری کے اسباب 7
- بڑھاپا:
- بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے پر تعجب 3
- رحمت :
- رحمت سے مایوس لوگ 1
- صفات :
- ناپسندیدہ صفات 6
- صاحب اولاد ہونا :
- صاحب اولاد ہونے کا رحمت ہونا 5
- گمراہ لوگ :
- اُن کی مایوسی 1
- گمراہی :
- گمراہی کی علامتیں 2
- گناہان کبیرہ : 6
- مایوسی :
- رحمت خدا سے مایوسی 6; رحمت خدا سے مایوسی پر سرزنش 6; مایوسی کے موانع 7
- ہدایت :
- ہدایت کے اثرات 7

273

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ (٥٧)

پھر کہا کہ مگر یہ تو بتائیے آپ لوگوں کا مقصد کیا ہے۔

- 1_ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے مہمان (فرشتوں) کو پہچاننے کے بعد اُن کے اصلی کام اور آنے کا سبب دریافت کیا۔
- قال فما خطبکم ایہا المرسلون
- "خطب" کا معنی ہے اہم کام۔
- 2_ حضرت ابراہیم (ع) کو صاحب فرزند ہونے کی بشارت دینا ایک فرعی کام تھا جبکہ قوم لوط کا عذاب فرشتوں کا اصلی اور اہم کام تھا۔
- انا نبشرك بغلم... قال فما خطبکم ایہا المرسلون
- یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے فرشتوں کو پہچاننے اور صاحب فرزند ہونے کی خوشخبری حاصل کرنے کے بعد اُن کے اصلی کام اور مہم کے بارے میں پوچھا (فما خطبکم)۔ بعد والی آیت کے مطابق یہ اصلی کام اور مہم، قوم لوط کا عذاب تھا۔
- 3_ فرشتوں کے قوم لوط کو عذاب کے بارے میں اپنی مہم کے اظہار کرنے سے پہلے حضرت ابراہیم (ع) ، اُن کے اصلی کام سے آگاہ نہیں تھے۔
- قال فما خطبکم ایہا المرسلون

- 4_ تمام انبیائے کرام (ع) حتیٰ اُن میں سے اولوالعزم انبیاء (ع) کا علم بھی محدود ہے۔
 قال فما خطبکم اَیہا المرسلون
 5_ بعض ملائکہ، خداوند متعال کے پیام کو پہنچانے اور اُس کے فرمان کو اجراء کرنے والے ہیں۔
 فما خطبکم اَیہا المرسلون
 6_ حضرت ابراہیم (ع)، جسمانی، روحی اور نفسانی حالات کے لحاظ سے انسانوں کے درمیان تعلقات کی حیثیت سے دوسرے لوگوں کی مانند تھے۔
 وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضِیْفِ اِبْرٰہِیْمَ... قَالَ اَنَا مِنْكُمْ وَجِلُونَ... مَسْنٰی الْکَبْرِ... قَالَ فَما خطبکم اَیہا المرسلون

ابراہیم (ع) :

274

- ابراہیم (ع) اور ملائکہ 1؛ ابراہیم (ع) کا بشر ہونا 6؛ ابراہیم (ع) کا سوال 1؛ ابراہیم (ع) کا صاحب فرزند ہونا 2؛ ابراہیم (ع) کا قصہ 1، 2، 3؛ ابراہیم (ع) کو بشارت 2؛ ابراہیم (ع) کی صفات 6؛ ابراہیم (ع) کے علم کی حدود 3؛ ابراہیم (ع) کے مہمانوں کی ذمہ داری 1
 انبیاء (ع) :
 انبیاء (ع) کے علم کی حدود 4؛ اولوالعزم انبیاء (ع) کے علم کی حدود 4
 خدا کے رسول 5:
 خدا کے کارندے 5:
 قوم لوط:
 قوم لوط کا عذاب 2
 ملائکہ :
 بشارت دینے والے ملائکہ 2؛ ملائکہ کا کردار 5 ; ملائکہ کی ذمہ داری 2، 3؛ عذاب کے ملائکہ 2

قَالُوا اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ (۵۸)

انہوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

- 1_ حضرت ابراہیم (ع) کی جانب سے الہی نمائندوں (فرشتوں) کے اصلی کام کے بارے میں پوچھنے پر، انہوں نے مجرم قوم (قوم لوط) کی ہلاکت کو اپنا اصلی کام بتایا۔
 قال فما خطبکم اَیہا المرسلون_ قالوا انا اُرسلنا الی قوم مّجرمین
 2_ خداوند متعال کے فرامین کو جاری کرنا فرشتوں کی بنیادی ذمہ داری اور فرائض میں سے ہے۔
 قالوا انا اُرسلنا الی قوم مّجرمین
 3_ قوم لوط، مجرم اور جرائم پیشہ لوگوں پر مشتمل تھی۔
 قالوا انا اُرسلنا الی قوم مّجرمین_ اَلَا ءال لوط
 بعد والی آیات کے قرینے سے "قوم مجرمین" سے قوم لوط مراد ہے۔
 4_ جرم اور جرائم سے انسانی معاشروں کی نابودی اور ہلاکت کے اسباب فراہم ہوتے ہیں۔
 قالوا انا اُرسلنا الی قوم مّجرمین
 5_ حضرت ابراہیم (ع)، فرشتوں کے ذریعے پہلے سے ہی قوم لوط کے عذاب کے بارے میں آگاہ ہو گئے تھے۔

275

قال فما خطبکم... قالوا انا اُرسلنا الی قوم مّجرمین

ابراہیم (ع) :

- ابراہیم (ع) اور قوم لوط کا عذاب 5؛ ابراہیم (ع) اور ملائکہ 1؛ ابراہیم (ع) کا سوال 1؛ ابراہیم (ع) کا علم 5؛ ابراہیم (ع) کا قصہ 1
- الہی کارندے: 2
- خدا کے رسول: 2
- خرابی:
- اجتماعی خرابی کے اثرات 4
- قوم لوط:
- قوم لوط کا عذاب 1؛ قوم لوط کا فساد پھیلانا 3؛ قوم لوط کا گناہ 3
- گناہ:
- گناہ کے معاشرتی اثرات 4
- گناہگار لوگ: 3
- معاشرہ:
- معاشرتی افات کی شناخت 4؛ معاشروں کی ہلاکت کا پیش خیمہ 4
- ملائکہ:
- ملائکہ کا عذاب 1؛ ملائکہ کی ذمہ داری 2؛ ملائکہ کی ذمہ داری کے بارے میں سوال 1

تفسیر راہنما جلد 9

إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ (۵۹)

علاوہ لوط کے گھر والوں کے کہ ان میں سے ہر ایک کو نجات دینے والے ہیں۔

- 1_ حضرت لوط (ع) کا خاندان ہر قسم کے جرم اور گناہ سے پاک و منزہ تھا۔
انارسلنا الی قوم مجرمین_ آلہ لوط
- 2_ الہی نمائندوں نے حضرت لوط (ع) کے خاندان کو اُن کی قوم کے اوپر نازل ہونے والے عذاب سے نجات دلائی۔
انارسلنا الی قوم مجرمین_ آلہ لوط انا لمنجّوہم

276

- 3_ حضرت لوط (ع) کے خاندان کی پاکیزگی اور ہر قسم کے جرم و گناہ سے دوری، عذاب الہی سے اُن سب کی نجات کا سبب تھا۔
انارسلنا الی قوم مجرمین_ آلہ لوط انا لمنجّوہم اجمعین
- 4_ قوم لوط کا جرم اور گناہ اُن کے عذاب اور ہلاکت کا سبب بنا۔
قالوانارسلنا الی قوم مجرمین_ آلہ لوط انا لمنجّوہم اجمعین
- 5_ جرم اور گناہ سے دوری اور پاکی دنیا میں عذاب الہی (عذاب استیصال) سے نجات کا سبب ہے۔
انارسلنا الی قوم مجرمین_ آلہ لوط انا لمنجّوہم اجمعین
- 6_ حضرت ابراہیم (ع) اور حضرت لوط (ع) ایک دوسرے کے ہم عصر تھے۔
ونبئہم عن ضیف ابرہیم... انارسلنا الی قوم مجرمین_ آلہ لوط
- 7_ حضرت ابراہیم (ع) اور حضرت لوط (ع) دو مختلف قوموں کے درمیان اور ایک دوسرے سے زمینی فاصلے پر رہتے

تھے۔
 قال فما خطبكم... قالوا انارسلنا الی قوم مجرمین_آلاء ال لوط
 8 پر قوم کا عذاب استیصال فقط اُس قوم کے مجرموں اور گناہگاروں کو شامل ہوتا ہے نہ کہ اس قوم کے پاک و بے گناہ
 لوگوں کو۔
 انارسلنا الی قوم مجرمین_آلاء ال لوط انا لمنجّوہم

 ابراہیم (ع) :
 تاریخ ابراہیم (ع) 7،6
 الہی کا رندے: 2
 انبیاء (ع) :
 حضرت ابراہیم (ع) کے ہم عصر انبیاء 7،6
 پاکیزگی:
 پاکیزگی کے اثرات 2
 خدا کے رسول: 5
 خرابی :
 خرابی سے اجتناب کے اثرات 5
 عذاب :
 عذاب استیصال سے نجات 5؛ عذاب استیصال کے مستحق لوگ 8؛ عذاب سے نجات 2؛ عذاب سے نجات کے اسباب 3،5
 قوم ابراہیم (ع) 7:
 قوم لوط: 7

277
 قوم لوط کی تاریخ 4؛ قوم لوط کی ہلاکت کے اسباب 4؛ قوم لوط کے عذاب کے اسباب 4؛ قوم لوط کے فساد پھیلانے کے اثرات
 4؛ قوم لوط کے گناہ کے اثرات 4
 گناہ :
 گناہ سے اجتناب کے اثرات 5
 گناہگار لوگ:
 اُن کا عذاب 8
 لوط (ع) :
 تاریخ لوط (ع) 7،6؛ خاندان لوط (ع) اور گناہ 1؛ خاندان لوط (ع) کو پاک قرار دیا جانا 1،3؛ خاندان لوط (ع) کی پاکیزگی
 3؛ خاندان لوط (ع) کی نجات 2؛ خاندان لوط (ع) کی نجات کے اسباب 3
 مفسدین :
 مفسدین کا عذاب 8
 ملائکہ :
 ملائکہ کا کردار 2

إِلَّا أَمْرًا أَنَّهُ قَدَرْنَا لِنَهَا لِمَنِ الْعَابِرِينَ (٦٠)
 علاوہ ان کی بیوی کے کہ اس کے لئے ہم نے طے کر دیا ہے کہ وہ عذاب میں رہ جائے والوں میں سے ہوگی۔

1_ حضرت لوط (ع) کی بیوی، قوم لوط کے مجرمین اور عذاب الہی میں گرفتار ہونے والوں میں سے تھی۔
 آلاء ال لوط انا لمنجّوہم... آلاء امرا تہ

2_ خداوند متعال کی تقدیر اور حکم سے حضرت لوط (ع) کی بیوی کا قوم لوط کے عذاب میں گرفتار شدہ لوگوں میں رہ جانا۔
 اَلَا امْرَا تَهْ قَدَرْنَا اِنهَآ لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ
 اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام مقدرات خدا کے ہاتھ میں ہیں اور تقدیر کا فرشتوں کے ساتھ منسوب ہونا (قدرنا) شاید اس لئے ہو کہ وہ اس تقدیر کے اجرا کرنے والے تھے۔
 3_ فقط پاکیزہ لوگوں سے رشتہ داری کا تعلق عذاب الہی

278

اور بُرائی کے نتائج سے نجات کا سبب نہیں بن سکے گا۔
 اَلَا امْرَا تَهْ قَدَرْنَا اِنهَآ لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ
 4_ انسان اپنے اجتماعی ماحول اور موثر علل و اسباب کے مقابلے میں مجبور نہیں بلکہ اپنی سرنوشت کے تعین میں خود مختار ہے۔
 اَلَا امْرَا تَهْ قَدَرْنَا اِنهَآ لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ
 خداوند متعال نے حضرت لوط (ع) کی بیوی کو لوط کی بدکار قوم کے ساتھ ہم نشینی اختیار کرنے کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت لوط (ع) کی بیوی بدکاروں کی ہم نشینی اختیار کرنے یا نہ کرنے میں مختار تھی اور وہ اپنے آپ کو الودہ ہونے سے بچا سکتی تھی۔ ورنہ اُس کا عذاب غیر معقول ہوتا کہ جو حکمت خداوند سے بعید ہے۔
 5_ قوم لوط کی سر زمین میں ہی اُن پر عذاب الہی نازل کیا گیا ہے۔
 اَلَا امْرَا تَهْ قَدَرْنَا اِنهَآ لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ
 (غابر بن کے مفرد) "غابر" کا لغوی معنی، باقی اور بچ جانے والا ہے اور باقی رہ جانے والوں سے مراد، لوط کے عام لوگ ہیں سوائے ال لوط کے۔ کہ جو شہر میں رہ گئے تھے اور عذاب الہی نے اُن کو الیا تھا۔
 6_ فرشتے، خداوند متعال کے اوامر اور مقدرات کو انجام دینے اور اجرا کرنے والے ہیں۔
 اَلَا امْرَا تَهْ قَدَرْنَا اِنهَآ لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ
 اس میں کوئی شک نہیں کہ امور کی تقدیر خداوند متعال کے ہاتھ میں ہے اس کے باوجود خداوند متعال اس کی نسبت فرشتوں کی طرف دے رہا ہے (قالوا قدرنا) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرشتے الہی اوامر اور مقدرات کے انجام دینے اور انہیں اجرا کرنے والے ہیں۔
 7_ پاکیزہ لوگوں کے گھرانے میں بھی کفر و نفاق اور حق ناپذیری و بُرائی کے نفوذ کا امکان۔
 اَلَا امْرَا تَهْ قَدَرْنَا اِنهَآ لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ
 8_ بیوی، مرد کی ال و خاندان کا جز ہے۔
 ء ال لوط... اَلَا امْرَا تَهْ
 9_ صرف پاکیزہ لوگوں کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق رکھنا، پاکی اور اچھائی کی دلیل نہیں۔
 اَلَا ء ال لوط اِنَا لَمَنْجُوْهُمْ... اَلَا امْرَا تَهْ قَدَرْنَا اِنهَآ لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے اوامر 2؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر کو اجرا کرنے والے 6؛ اللہ تعالیٰ کے مقدرات 2

انسان :

انسان کا اختیار 4

279

پاکیزہ لوگ :

اُن کے ساتھ رشتہ داری کا کردار 3؛ اُن کے ساتھ رشتہ داری کے اثرات 9؛ اُن کے گھرانے کی حق ناپذیری کا امکان 7؛ اُن کے گھرانے میں بُرائی کا امکان 7؛ اُن کے گھرانے میں کفر کا امکان 7

پاکیزگی:

پاکیزگی کی علامتیں 9

جبر و اختیار: 4

خدا کے کارندے: 6

سر زمینیں:

قوم لوط کی سر زمین پر عذاب 5

شریک حیات:

شریک حیات کی خاندانی حیثیت 8

عاقبت:

عاقبت پر اثر انداز ہونے والے عوامل 4

عذاب:

اہل عذاب 2،1

قوم لوط:

قوم لوط کا عذاب 2؛ قوم لوط کی تاریخ 1،5؛ قوم لوط کے عذاب کا مکان 5

گھرانہ:

گھرانے کی حدود 8

لوط (ع):

لوط (ع) کی بیوی کا عذاب 1؛ لوط (ع) کی بیوی کے عذاب کا سر چشمہ 2؛ لوط (ع) کی بیوی

کے عذاب کی تقدیر 2

ملائکہ:

ملائکہ کا کردار 6

فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطِ الْمُرْسَلُونَ (٦٠)

پھر جب فرشتے آل لوط کے پاس آئے۔

1_ قوم لوط کے عذاب پر مامور فرشتے، مہمان کی حیثیت سے حضرت لوط (ع) کے خاندان کے پاس آئے۔

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهٖمَ...فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ...فَلَمَّا جَاءَ اِلٰى لُوطِ

280

المرسلون

"المرسلون" میں الف و لام عہد نکری کے لئے ہے اور اُن انے والوں کی طرف اشارہ ہے کہ جو حضرت ابراہیم (ع) کے پاس آئے تھے اور جنہوں نے قوم لوط کے عذاب کا تذکرہ کیا تھا (قال فما خطبکم اَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ) ایت 57 اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم (ع) کے مہمان حضرت لوط (ع) کے پاس بھی آئے تھے۔ یاد رہے کہ ایت 68 بھی اسی نکتے کی تائید کرتی ہے۔

2_ حضرت لوط (ع) کا خاندان، خداوند متعال کی خصوصی عنایت اور توجہ سے بہرہ مند تھا۔

فَلَمَّا جَاءَ اِلٰى لُوطِ الْمُرْسَلُونَ

نہ فقط خود حضرت لوط (ع) بلکہ ان کے خاندان کے پاس فرشتوں کا مہمان کی حیثیت سے انا، اُن کے خاندان پر خدا کی خصوصی عنایت و توجہ اور اُن کے بلند مقام و مرتبے کی نشاندہی کرتا ہے۔

لطف خدا:

لطف خدا جن کے شامل حال ہے 2

لوط (ع):

لوط (ع) کا قصہ 1; لوط (ع) کے مہمان 1; لوط (ع) کے خاندان; پر ملائکہ کا داخل ہونا 1; لوط (ع) کے خاندان کے فضائل 2
ملائکہ :
عذاب کے ملائکہ 1

قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ (۶۲)
اور لوط نے کہا کہ تم تو اجنبی قسم کے لوگ معلوم ہوتے ہو۔

1_ فرشتے، حضرت لوط (ع) کے پاس گروہ کی صورت اور اجنبی مردوں کی شکل میں آئے تھے۔
قال انکم قوم منکرون
" قوم " لغوی لحاظ سے مردوں کے ایک گروہ کو کہتے ہیں (مفردات راغب) "انکم " اور "منکرون" کی ضمیروں کا جمع
مذکر کی صورت میں انا، مندرجہ بالا مطلب کی تائید کرتا ہے۔
2_ حضرت لوط (ع) نے اپنے پاس فرشتوں کے آنے کے بعد اُن سے اپنا تعارف کرانے کا تقاضا کیا۔

281

قال انکم قوم منکرون
مندرجہ بالا عبارت اگر چہ ایک قسم کی خبر ہے لیکن اپنا تعارف کرانے کی درخواست کے بارے میں ایک کنایہ ہے۔ بعد
والی آیت میں ملائکہ کا جو جواب آیا ہے اُس سے بھی اسی مطلب کی تائید ہوتی ہے۔
3_ حضرت لوط (ع) کا علم محدود تھا۔
قال انکم قوم منکرون
4_ حضرت لوط (ع) کے ساتھ فرشتوں کی براہ راست گفتگو۔
قال انکم قوم منکرون قالو
5_ فرشتوں کے لئے جسمانی صورت اور انسان کیلئے
قابل رؤیت شکل میں ظاہر ہونے کا امکان۔
قال انکم قوم منکرون

لوط (ع) :

حضرت لوط (ع) اور ملائکہ 2; حضرت لوط (ع) پر ملائکہ کے وارد ہونے کی کیفیت 1; حضرت لوط (ع) کا قصہ 1 ،
2; حضرت لوط (ع) کے پاس ملائکہ کا انا 2; حضرت لوط (ع) کے تقاضے 2; حضرت لوط (ع) کے ساتھ ملائکہ کی گفتگو
4; حضرت لوط (ع) کے علم کی حدود 3; حضرت لوط (ع) کے مہمان 1
ملائکہ :
ملائکہ کا تجسم 1، 5; ملائکہ کی رؤیت 5

قَالُوا بَلْ جِنَّاتِكَ يٰمَآ كَانُوا فِيْهِ يَمْتَرُونَ (۶۳)
تو انہوں نے کہا ہم وہ عذاب لے کر آئے ہیں جس میں آپ کی قوم شک کیا کرتی تھی۔

1_ قوم لوط پر خدا کے عذاب (استیصال) کے نزول کے یقینی ہونے اور اُس کے مقررہ وقت کے پہنچنے کا پیغام، حضرت
لوط (ع) تک فرشتوں کے ذریعے پہنچایا گیا۔
قالوا بل جننك بما كانوا فيه يمترون
2_ حضرت لوط (ع) ، جب اپنے پاس آنے والے فرشتوں کو پہچان نہ سکے تو فرشتوں نے اپنے آپ کو الہی نمائندوں کی
حیثیت سے تعارف کرایا۔
قال انکم قوم منکرون قالوا بل جننك بما كانوا

282

3_حضرت لوط (ع) نے اپنی قوم پر عذاب الہی کے انے سے پہلے ہی اُسے اس قسم کی عاقبت کے بارے میں خبر دار کیا ہوا تھا۔

قالوا بل جننك بما كانوا فيه يمترون

جملہ "بما كانوا فيه يمترون" میں "ما" سے عذاب مراد ہے۔ بنا بریں عذاب الہی کے بارے میں قوم لوط کا شك و تردید اس بات کو ظاہر کرتا ہے انہیں عذاب الہی کے بارے میں خبردار کیا گیا تھا اور کافی حد تک اُن پر اتمام حجت کر دی گئی تھی۔

4_قوم لوط، اپنے اوپر عذاب الہی کے بارے میں حضرت لوط (ع) کے خبردار کیے جانے کے متعلق ہمیشہ شك و تردید میں رہتی تھی اور اس پر ایمان نہیں رکھتی تھی۔

قالوا بل جننك بما كانوا فيه يمترون

5_الہی وعدوں اور انبیاء کرام (ع) کی دعوت کو قبول نہ کرنے اور اُس میں مسلسل شك و تردید میں رہنے کا نتیجہ عذاب الہی ہے۔

قالوا بل جننك بما كانوا فيه يمترون

فعل مضارع "يمترون" سے پہلے فعل "كانوا" کا انا، مطلب کے استمرار پر دلالت کرتا ہے۔

6_فرشتے، قوم لوط پر عذاب الہی کے حکم کو اجرا کرنے والے تھے۔

قالوا بل جننك بما كانوا فيه يمترون

7_اُمّتوں پر اتمام حجت کے بعد خدا کا عذاب، (استیصال) نازل ہوتا ہے۔

قالوا بل جننك بما كانوا فيه يمترون

8_قوم لوط پر خدا کا عذاب (استیصال)، حضرت لوط (ع) کی جانب سے اُن پر اتمام حجت کے بعد نازل ہوا تھا۔

قالوا بل جننك بما كانوا فيه يمترون

9_ "قال ابو جعفر (ع) فی قولہ: "قالوا بل جننك بما كانوا فيه يمترون": "قالوا بل جننك بما كانوا فيه يمترون" قومك من عذاب الله "يمترون" ... (1) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: خدا کے فرشتوں نے کہا: (ہم قوم ناشناس نہیں ہیں) بلکہ ہم آپ (ع) کے پاس ائے ہیں تاکہ عذاب الہی کو لائیں جس میں آپ (ع) کی قوم شك و تردید کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے عذابوں کا ضابطے و قاعدے کے مطابق ہونا 7،8؛ اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں شك کے اثرات 5

(1) علل الشرائع، ص 549، ج 4، ب 340؛ نور الثقلین، ج 2، ص 383، ح 165۔

283

انبیاء :

انبیاء (ع) کو جھٹلانے کے اثرات 5

خدا کے رسول 9:

روایت 9:

عذاب :

اہل عذاب پر اتمام حجت 7؛ عذاب استیصال 7،8؛ عذاب کے اسباب 5

قوم لوط :

عذاب قوم لوط 6؛ قوم لوط پر اتمام حجت 8؛ قوم لوط کا شك 4،9؛ قوم لوط کو ڈرایا جانا 3،4؛ قوم لوط کے عذاب کا ابلاغ 1؛ قوم

لوط کے عذاب کی حتمیت 1

لوط (ع) :

حضرت لوط پر اتمام حجت 3،8؛ حضرت لوط (ع) کا قصہ 1،2،3؛ حضرت لوط کے انذار 4؛ حضرت لوط کے پاس ملائکہ

کا انا 2؛ لوط کے ڈرائے جانے میں شک 4
ملائکہ :

ملائکہ اور لوط (ع) 2؛ 1؛ ملائکہ کا عذاب 1، 2، 6، 9؛ ملائکہ کی ذمہ داری 6

تفسیر راہنما جلد 9

وَأْتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ (٦٤)

اب ہم وہ برحق عذاب لے کر آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں۔

- 1_ حضرت لوط (ع) کے حضور فرشتوں کا قوم لوط پر قطعی طور پر عذاب (استیصال) نازل ہونے کی تاکید کرنا۔
وا تینک بالحق وانا لصدقون
"بالحق" برحق اور سچی خبر کو کہتے ہیں اور اس خبر حق سے عذاب الہی مراد ہے۔
- 2_ حضرت لوط (ع) کے پاس آنے والے فرشتے ایک برحق پیغام اور قابل تحقق حکم لے کر آئے تھے۔
وا تینک بالحق وانا لصدقون
ایت کا ذیل کہ جو سچائی کی تاکید ہے، اس بات کا قرینہ ہے کہ "بالحق" سے برحق خبر و پیغام مراد ہے۔
- 3_ قوم لوط کا عذاب، حق کی بنیاد پر تھا۔
وا تینک بالحق

284

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "بالحق" سے عذاب مراد ہو اور عذاب کے بارے میں "حق" کی تعبیر لانا، ہو سکتا ہے مذکورہ بالا نکتے کی طرف اشارہ ہو۔

خدا کے کارندے: 2

قوم لوط :

قوم لوط کے عذاب کا حتمی ہونا 1؛ قوم لوط کے عذاب کی حقانیت 3
لوط (ع) :

حضرت لوط (ع) کا قصہ 1؛ ملائکہ کا حضرت لوط (ع) کے پاس انا 2
ملائکہ :

عذاب کے ملائکہ 1، 2؛ ملائکہ اور حضرت لوط (ع) 1؛ ملائکہ کی ذمہ داری 2

فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أذْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ (٦٥)
آپ رات اپنے اہل کو لے کر نکل جائیں اور خود پیچھے پیچھے سب کی نگرانی کرتے چلیں اور کوئی پیچھے کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھے اور جدھر کا حکم دیا گیا ہے سب ادھر ہی چلے جائیں۔

1_ فرشتوں نے حضرت لوط (ع) سے کہا کہ وہ عذاب الہی سے نجات پانے کی خاطر رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد اپنے خاندان کو شہر سے نکال کر لے جائیں۔

فاسر باهلك بقطع من الليل

2_ حضرت لوط (ع) کو عذاب الہی سے محفوظ رہنے کے لئے اپنی نگرانی میں اپنے خاندان کو شہر سے نکالنے پر

285

مامور کیا گیا۔

فاسر باھلک ___ واتبع ادبرہم

ہوسکتا اپنے خاندان کے پیچھے چلنے (واتبع ادبرہم) سے اُن کو اپنی نگرانی میں نکالنا مراد ہو کہ مبادا کوئی شہر کی جانب دوبارہ لوٹ نہ ائے اور شہر سے نکلنے پر راضی نہ ہو۔ بعد والا جملہ (ولا یلتفت منکم ___) بھی اس بات کی تائید کر رہا ہے۔

3_ حضرت لوط (ع) کو مامور کیا گیا کہ وہ اپنے خاندان کو شہر سے نکلانے کے ساتھ ساتھ خود بھی اُن کے پیچھے چل پڑیں۔

فاسر باھلک ___ واتبع ادبرہم

4_ خداوند متعال نے حضرت لوط (ع) اور اُن کے خاندان کو عذاب کے خطرے سے دوچار شہر کی طرف واپس لوٹنے سے منع کیا۔

فاسر باھلک ___ ولا یلتفت منکم واحد

شہر سے نکلنے کے فرمان (فاسر باھلک) کے قرینے سے، ایت میں التفات اور توجہ سے مراد ایسے شہر کی طرف واپس پلٹنا ہے کہ جہاں وہ لوگ ساکن تھے۔

5_ حضرت لوط (ع) اور اُن کا پورا خاندان ایک ساتھ شہر سے لوگوں کی نظروں سے اوجھل و خفیہ طریقے اور سرعت کے ساتھ نکلا تھا۔

فاسر باھلک قطع من الیل ___ وامضوا حیث تومرون

اپنے خاندان کے شہر سے نکلنے کے دوران حضرت لوط (ع) کی اُن پر نظارت (واتبع ادبرہم) سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک محدود وقت (بقطع من الیل) میں اکٹھے اور سرعت کے ساتھ نکلے تھے۔ اور رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نکلنا ظاہر کرتا ہے کہ اُن کا یہ عمل خفیہ تھا۔

6_ حضرت لوط (ع) اور اُن کا خاندان مامور تھا کہ وہ فقط اُسی مقام کی طرف چلیں جو اُن کے لئے تعیین کیا گیا تھا لہذا وہ کسی دوسرے مقام کو انتخاب کرنے کا حق نہیں رکھتے تھے۔

فاسر باھلک ___ وامضوا حیث تومرون

7_ قوم لوط کا عذاب، شہر میں ساکن تمام لوگوں کو شامل تھا۔

فاسر باھلک ___ وامضوا حیث تومرون

یہ کہ حضرت لوط (ع) کو اپنے خاندان کو شہر سے نکلانے پر مامور کیا گیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بھی شہر میں رہتا وہ عذاب الہی سے دوچار ہو جاتا۔

8_ قوم لوط کا عذاب، غفلت کی حالت میں اور اُن کی اطلاع کے بغیر تھا۔

فاسر باھلک ___ ولا یلتفت منکم احد

یہ کہ ملائکہ نے حضرت لوط (ع) سے تقاضا کیا کہ وہ اپنے خاندان کو شہر سے رات کے وقت نکال کر لے جائیں اور اُن کی نگرانی کریں تاکہ اُن میں سے کوئی بھی واپس نہ لوٹے۔ یہ شاید اس لئے تھا کہ قوم لوط میں سے کسی کو نزول عذاب کا پتہ نہ

286

چلے۔

9_ عذاب الہی کے مستحقین کے ساتھ رہنا، انسان کو انہی کے عذاب میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار کر دیتا ہے۔

فاسر باھلک ___ ولا یلتفت منکم احد

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر اخذ کیا گیا ہے کہ واپس نہ لوٹنے کے حکم کا مقصد یہ تھا کہ سرزمین قوم لوط میں انہی کے عذاب میں گرفتار ہونے سے بچا جائے۔

10_ "قال ا بوجعفر (ع) : ... "فلما جاء ال لوط المرسلون" ... قالوا ... "فا س ر با هلك" يالوط اذا مضى لك من يومك هذا سبعة ايام

وليا لياها (يقطع من الليل) اذا مضى نصف الليل " ... و امضوا) من تلك الليلة "حيث تو مرون" ... (1) حضرت امام محمد باقر عليه السلام نے فرمایا: جب خدا کے فرشتے خاندان لوط (ع) کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: اے لوط (ع) آج سے سات دن رات گزرنے کے بعد ادھی رات کے وقت تم اپنے خاندان کو اس سر زمین سے نکال کر لے جاؤ ... اور اُس رات تمہیں جہاں کا حکم دیا گیا ہے وہاں چلے جاؤ ..."

11_ "عن ابی جعفر (ع): ... ان الله تعالى لما اراد عذابهم (قوم لوط) ... يعث اليهم ملائكة ... وقالوا للوط: ا سربا هلك من هذه القرية الليلة ... فلما انتصف الليل سار لوط ببنايته ... (2) حضرت امام باقر عليه السلام سے منقول ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: "جب خداوند متعال نے قوم لوط کے عذاب کا ارادہ کیا تو فرشتوں کو اُن کی جانب بھیجا ... انہوں نے حضرت لوط (ع) سے کہا: آج رات اپنے گھرانے کو اس علاقے سے نکال کر لے جاؤ ... جب ادھی رات ہو گئی تو آپ (ع) اپنی لڑکیوں کے ساتھ اس علاقے سے نکل گئے ..."

الله تعالى :

الله تعالى کے نوابی 4

روایت: 10، 11

سر زمین :

قوم لوط کی سر زمین سے ہجرت 1، 3

عذاب :

عذاب کا پیش خیمہ 9؛ عذاب سے نجات 1، 2، 3؛ اہل عذاب کے ساتھ ہم نشینی 9

.....

(1) علل الشرائع، ص 549، ج 4، ب 340؛ نور الثقلین، ج 2، ص 383، ح 165_
(2) علل الشرائع، ص 550، ج 5، ب 340؛ نور الثقلین، ج 2، ص 384، ح 166_

287

قوم لوط :

قوم لوط کی تاریخ 7، 8؛ قوم لوط کا عذاب 10، 11؛ قوم لوط کی غفلت 8؛ قوم لوط کے عذاب کی وسعت 7؛ قوم لوط کے عذاب کی خصوصیات 8

لوط (ع) :

حضرت لوط (ع) کا قصہ 1، 2، 3، 4، 5، 6، 10، 11؛ حضرت لوط (ع) کے گھرانے کو نبی 4؛ حضرت لوط (ع) کو نبی 4؛ حضرت لوط (ع) کی رات کے وقت ہجرت 1، 3، 10، 11؛ حضرت لوط (ع) کی ذمہ داری 2، 3، 6؛ حضرت لوط (ع) کی نجات 3؛ حضرت لوط (ع) کی نظارت 2؛ حضرت لوط (ع) کی ہجرت کا راستہ 6، 10؛ حضرت لوط (ع) کے گھرانے کی نجات 1، حضرت لوط (ع) کی ہجرت کی کیفیت 5؛ حضرت لوط (ع) کے گھرانے کی امنیت 2؛ حضرت لوط (ع) کے گھرانے کی ذمہ داری 6؛ حضرت لوط (ع) کے گھرانے کی رات کو ہجرت 1، 2، 3، 10، 11؛ حضرت لوط (ع) کے گھرانے کی ہجرت کی کیفیت 5؛ حضرت لوط (ع) کے گھرانے کی ہجرت کا راستہ 6، 10

ملائکہ :

ملائکہ کے تقاضے 1؛ عذاب کے ملائکہ 1

وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُصْبِحِينَ (٦٦)

اور ہم نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے کہ صبح ہوتے ہی اس قوم کی جڑیں ٹک کاٹ دی جائیں گی۔

1_ خداوند متعال نے حضرت لوط (ع) کو پہلے سے ہی اُن کی قوم پر عذاب نازل کرنے کے فیصلے سے آگاہ کر دیا تھا۔
وقضينا اليه ذلك الامر

"قضينا" کا "الی" کی طرف متعدی ہونا، "او حینا" کا معنی دیتا ہے۔ بنابرین جملہ "وقضينا اليه ذلك الامر" کا معنی یہ ہو

جائے گا: ہم نے اس امر (عذاب) کو اُس (لوط (ع) کی طرف وحی کیا اور اُسے اس سے آگاہ کیا۔
 2_ قوم لوط کا عذاب، بہت ہی خوفناک اور شدید عذاب تھا۔
 وقضینا الیہ ذلک الا مران دابر هو لاء مقطوع مصبحین

288

جملہ "وقضینا الیہ ذلک الا مر" کا مبہم صورت میں انا اور اُس کا جملہ "ان دابر..." کے ذریعے تفسیر کرنا، اسی طرح کلمہ "ذلک" کہ جو دور کے لئے اشارہ ہے، مندرجہ بالا مطلب کی حکایت کرتا ہے۔
 3_ قوم لوط کی نسل، عذاب الہی کے ذریعے قطع اور ختم ہو گئی تھی۔
 وقضینا... ان دابر هو لاء مقطوع مصبحین
 "دابر" کا معنی آخر ہے۔ (مفردات راغب) اور جملہ "دابر هو لاء مقطوع" سے قوم لوط کے آخری فرد کا نابود ہونا مراد ہے کہ جو طبعاً اُن کی نسل کے قطع ہو جانے پر دلالت کرتا ہے۔
 4_ قوم لوط کی ہلاکت اور عذاب، صبح کے وقت وقوع پذیر ہوا تھا۔
 ان دابر هو لاء مقطوع مصبحین
 5_ معاشرے میں جرم و جنایت کا پھیل جانا اُس کے انحطاط اور زوال کا باعث بنتا ہے۔
 انا اُرسلنا الی قوم مجرمین... ان دابر هو لاء مقطوع مصبحین
 یہ کہ قوم لوط کے لئے عذاب لانے والے ملائکہ، حضرت لوط (ع) کو بتاتے ہیں کہ "ان دابر هو لاء مقطوع مصبحین" یعنی اس قوم کی نسل قطع ہو جائے گی۔ اور وہ یہ نہیں کہتے کہ گناہگاروں کی نسل قطع ہو گی۔ اسی طرح بعد والی آیت میں تمام اہل شہر کے "انے" کی خبر دی جارہی ہے (وجاء اهل المدينة) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم لوط کے تمام لوگ گناہ سے الودہ تھے۔ نیز اُن کے بارے میں "مجرم" کی تعبیر اور حضرت لوط (ع) کی بیوی کے علاوہ اُن کے پورے خاندان کی نجات بھی اس مطلب کی تائید کرتی ہے۔
 6_ خداوند متعال گناہ اور بُرائیوں میں ڈوبے ہوئے معاشروں کو نابود کر کے انسانی معاشروں کی حالت اور اُن کے دوام کو تہ وبالا کر دیتا ہے۔
 انا اُرسلنا الی قوم مجرمین... وقضینا... ان دابر هو لاء مقطوع

اجتماعی تحولات:

اُن کا سر چشمہ 6

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے افعال 6; اللہ تعالیٰ کے مقدرات 1

حضرت لوط (ع) :

حضرت لوط (ع) کے علم کا سر چشمہ 1

ظلم :

ظلم پھیلنے کے اثرات 5; ظلم کے اجتماعی اثرات 5

عذاب :

صبح کے وقت عذاب 4; عذاب کے مراتب 2

قضا و قدر 1:

289

قوم لوط :

قوم لوط کی تاریخ 3, 4; قوم لوط کی نسل کا قطع ہو جانا 3; قوم لوط کے عذاب کی شدت 2; قوم لوط کے عذاب کی تقدیر 1; قوم

لوط کے عذاب کا وقت 4; قوم لوط کے عذاب کی خصوصیات 2, 3

گناہ :

گناہ پھیلنے کے اثرات 5; گناہ کے اجتماعی اثرات 5

معاشرہ:

اجتماعی افات کی شناخت 5: بُرے معاشروں کی ہلاکت 6: معاشروں کے انحطاط کے عوامل 5: معاشروں کے انقراض کا سرچشمہ 6

وَجَاءَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ (٦٧)

اور ادھر شہر والے نئے مہمانوں کو دیکھ کر خوشیاں مناتے ہوئے آگئے۔

1_ قوم لوط کے لوگ، حضرت لوط (ع) کے گھر مہمانوں کی آمد سے آگاہ ہونے کے بعد خوشیاں مناتے ہوئے اُن کے گھر کی طرف دوڑ پڑے۔

وَجَاءَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ

2_ حضرت لوط (ع) کے زمانے میں شہر اور شہری تمدن کا موجود ہونا۔
وَجَاءَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

3_ قوم لوط، جنسی انحرافات (لواط اور ہم جنس پرستی) کو اچھا سمجھتی تھی اور اُن کی طرف بہت شدید رجحان رکھتی تھی۔

وَجَاءَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ

حضرت لوط (ع) کے مہمانوں کی آمد کا سن کر قوم لوط کا خوشیاں منانا اور خوشی کا اظہار کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ لوگ جنسی تجاوز سے خوش ہوتے تھے اور اُسے ایک اچھا عمل جانتے تھے۔ یاد رہے کہ سورہ "ہود" کی آیت 78 نیز بعد والی آیات (68، 69، 71) میں جو اشارے موجود ہیں، ان کے مطابق وہ جنسی انحراف سے الودہ قوم تھی۔

4_ جنسی انحرافات (لواط اور ہم جنس پرستی) قوم لوط کے درمیان رائج اور عام فعل تھا۔
وَجَاءَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ

" اہل المدینہ " کے انے کی تصریح کہ جو سب لوگوں کو شامل ہے سے مذکورہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے۔

290

تمدن :

تاریخ تمدن 2

حضرت لوط (ع) :

حضرت لوط کا قصہ 1: حضرت لوط (ع) کے دوران کا تمدن 2: حضرت لوط کے دوران کی شہری زندگی 2

قوم لوط :

قوم لوط اور ملائکہ 1: قوم لوط کا جنسی انحراف 3، 4 ؛ قوم لوط کی بصیرت 3 ؛ قوم لوط کی تاریخ 3، 4؛ قوم لوط کی خوشی 1؛ قوم لوط کے رجحانات 3؛ قوم لوط اور حضرت لوط (ع) کے مہمان 1؛ قوم لوط میں لواط 3، 4 ؛ قوم لوط میں ہم جنس پرستی 3، 4

قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءَ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ (٦٨)

لوط نے کہا کہ یہ ہمارے مہمان ہیں خیردار ہمیں بدنام نہ کرنا۔

1_ حضرت لوط (ع) نے اپنی قوم کی طرف سے اپنے مہمانوں کو خطرے میں دیکھ کر انہیں اپنے مہمانوں کو ہر قسم کا ضرر پہنچانے سے روکا۔

وَجَاءَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءَ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ

2_ ہر قسم کے خطرے اور تجاوز سے مہمانوں کی حفاظت کرنا اور اُن کی حرمت کا خیال رکھنا ایک ضروری اور لازمی امر ہے۔

قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءَ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ

یہ کہ حضرت لوط (ع) نے اپنی قوم کو اپنے مہمانوں کو ضرر پہنچانے سے روکنے کے لئے اُن کے مہمان ہونے کی یاد دہانی کرائی۔ اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ کیا جا سکتا ہے۔

3_ مہمان کا احترام اور اُس کی حرمت کا خیال رکھنا، قوم لوط کے درمیان رائج رسوم میں سے تھا۔

قال ان هو لاء ضیفی فلا تقضحون

یہ کہ حضرت لوط (ع) نے اپنے مہمانوں پر لوگوں کے تجاوز کو روکنے کے لئے انہیں "مہمانوں" کے عنوان سے پکارا ہے اس سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ وہ لوگ مہمانوں کے احترام کی رسم سے آشنا تھے۔

4_ مہمان کی بے حرمتی اور ابانت، درحقیقت میزبان کی بے حرمتی و ابانت ہے۔

291

قال ان هو لاء ضیفی فلا تقضحون

حضرت لوط (ع) کا جملہ "فلا تقضحون" (یعنی مجھے شرمندہ نہ کرو) کے ذریعے اپنی قوم سے اپنے مہمانوں کی بے حرمت سے پرہیز کرنے کی درخواست کرنا، مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہے۔

5_ قوم لوط کا حضرت لوط (ع) کے مہمانوں کے ساتھ رویہ، توہین امیز اور بے عزتی پر مبنی تھا۔

قال ان هو لاء ضیفی فلا تقضحون

6_ دوسروں کے مہمانوں کے ساتھ بے احترامی کا رویہ اختیار کرنا، ایک ناپسندیدہ اور ممنوع فعل ہے۔

قال ان هو لاء ضیفی فلا تقضحون

7_ حضرت لوط (ع) اپنے مہمانوں کے بارے میں اپنی قوم کی بُری نیت اور تجاوز کے ارادے سے آگاہ تھے جس کی وجہ سے وہ بہت زیادہ پریشان تھے۔

قال ان هو لاء ضیفی فلا تقضحون

حضرت لوط (ع) کے گھر پر لوگوں کے اکٹھے ہوجانے کے بعد حضرت کا اُن کو بغیر کسی وضاحت کے، شرم اور فعل ا نجام دینے سے روکنا، اس نکتے کی حکایت کرتا ہے کہ حضرت لوط (ع) اُن کے قصد و ارادے سے باخبر تھے۔

8_ لواط اور ہم جنس پرستی جیسا شنیع اور ناپسندیدہ فعل، رسوائی اور شرمساری کا باعث ہے۔

قال ان هو لاء ضیفی فلا تقضحون

9_ حضرت لوط (ع) اپنی قوم کی جانب سے بُرے ارادے کے ظاہر ہونے تک فرشتوں سے ناگاہ تھے۔

وجاء اهل المدينة يستبشرون قال ان هو لاء ضیفی فلا تقضحون

یہ کہ حضرت لوط (ع) نے اپنی قوم کی جانب سے مہمانوں کے ساتھ زیادتی کا خطرہ محسوس کرتے ہی پریشانی کے عالم میں فرشتوں کو مہمان کے طور پر متعارف کرایا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے اب (ع) اس وقت تک فرشتوں کو نہیں پہچان سکے تھے۔

حضرت لوط (ع) :

حضرت لوط (ع) اور ملائکہ 9: حضرت لوط (ع) کا علم 7 ; حضرت لوط (ع) کا قصہ 1، 5، 9: حضرت لوط (ع) کی پریشانی 7: حضرت لوط (ع) کے علم کی حدود 9 ; حضرت لوط (ع) کے مہمانوں کی توہین 5: حضرت لوط (ع) کے نوابی 1 رسوائی :

رسوائی کے عوامل 8

عمل :

ناپسندیدہ عمل 6

قوم لوط (ع) :

قوم لوط (ع) اور حضرت لوط (ع) کے مہمان 1، 5، 7: قوم لوط (ع) اور مہمان 3: قوم لوط (ع) کو نبی 1: قوم لوط (ع) کی ابانتیں 5: قوم لوط (ع) کی بُری نیت 7: قوم لوط (ع) کی

292

رسوم 3

لواط:
لواط کے اثرات 8
معاشرت :
معاشرت کے ادب 6
مہمان:
مہمان کا احترام 3; مہمان کی توہین کرنے پر سرزنش 6; مہمان کی توہین کے اثرات 4; مہمان کے احترام کی اہمیت 2; مہمان کے دفاع کی اہمیت
مہمان نوازی :
مہمان نوازی کے ادب 2
میزبان :
میزبان کی توہین 4
ہم جنس پرستی :
ہم جنس پرستی کے اثرات 8

تفسیر راہنما جلد 9

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ (٦٩)
اور اللہ سے ڈرو اور رسوائی کا سامان نہ کرو۔

- 1_ حضرت لوط (ع) نے اپنی قوم کو مہمانوں کے ساتھ زیادتی کرنے پر تقویٰ الہی اختیار کرنے کی دعوت دی۔
واتقوا اللہ
- 2_ تقویٰ الہی، فحشاء کے ارتکاب اور جنسی انحرافات (لواط و ہم جنس پرستی) سے الودہ ہونے سے ممانعت بنتا ہے۔
واتقوا اللہ
- یہ کہ حضرت لوط (ع) نے اپنے مہمانوں کے ساتھ اپنی قوم کی طرف سے تجاوز کا خطرہ دیکھ کر انہیں تقویٰ اختیار کرنے کی دعوت دی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقویٰ میں ایسا اثر بھی ہے۔
- 3_ حضرت لوط (ع) نے اپنے مہمانوں کے ساتھ اپنی قوم کی طرف سے تجاوز کا ارادہ دیکھ کر انہیں ہر ایسے فعل سے منع کیا ہے جو اُن کی ذلت و خواری کا موجب بنتا ہے۔
ولا تخزون
- 4_ تقویٰ الہی، دوسروں کے حقوق ضائع کرنے اور اُن کی عزت و ابرو خراب کرنے کے ممانعت بنتا ہے۔

293

واتقوا اللہ ولا تخزون

- 5_ ہم جنس پرستی جیسا ناپسندیدہ اور شنیع فعل، ذلت و خواری کا باعث ہے۔
قال ان هو لاء ضیفی فلا تقضحون ... واتقوا اللہ ولا تخزون
- 6_ میزبان کا فریضہ ہے کہ وہ دوسروں کے تجاوز کے مقابلے میں مہمان کا دفاع کرے اور اُس کے احترام کی حفاظت کرے۔
قال ان هو لاء ضیفی فلا تقضحون ... واتقوا اللہ ولا تخزون

- 7_ مہان کی بے حرمتی اور توہین، درحقیقت میزبان کی بے حرمتی و اہانت ہے۔
 قال ان هو لاء ضیفی فلا تفضحون ... واتقوا الله ولا تخزون
 8_ دوسروں کے مہمانوں کی توہین اور بے احترامی، ایک ناپسندیدہ اور تقویٰ سے عاری فعل ہے۔
 قال ان هو لاء ضیفی فلا تفضحون ... واتقوا الله ولا تخزون
 9_ اپنی حرمت و ابرو کی حفاظت اور شرافت و عزت کا دفاع، ایک ضروری و شائستہ فعل ہے۔
 قال ... فلا تفضحون ... ولا تخزون
 10_ اقوام کا اچھا یا بُرا کردار اُن کے رہبروں کی سر فرازی یا شرمساری کا باعث بنتا ہے۔
 فلما جاء ال لوط المرسلون... وقضينا اليه ذلك الا مران دابر هو لاء مقطوع... قال ... فلا تفضحون ... ولا تخزون
 یہ کہ خداوند متعال کی طرف سے قوم لوط کے عذاب کا اعلان کرنے کے لئے فرشتے حضرت لوط (ع) کے گھر پر آئے
 تھے اور حضرت لوط (ع) نے اپنی قوم کو شرمندگی کا باعث بننے والے فعل سے منع کیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ
 یہاں حضرت لوط (ع) کو اپنے معاشرے کے رہبر کی حیثیت سے دیکھا گیا ہے۔
 11_ اپنی عزت و شرافت اور اپنے مقام و حیثیت کی حفاظت و دفاع، انسان کی فطری خصلت ہے۔
 قال ... فلا تفضحون ... ولا تخزون
 یہ کہ حضرت لوط (ع) نے اپنے مہمانوں کو لوگوں کے تجاوز سے بچانے کے لئے اُن سے درخواست کی وہ اس فعل کے
 ذریعے اُنہیں شرمسار اور ذلیل نہ کریں (فلا تفضحون ... ولا تخزون) اس سے معلوم ہوتا ہے متجاوزین بھی اپنی عزت و
 ابرو کی حفاظت کو خصوصی اہمیت دیتے تھے ورنہ حضرت لوط (ع) کا اس قسم کے حربے سے تمسک کرنا کوئی عقلانی
 فعل نہ ہوتا۔

ابرو :

حفظ ابرو کا فطری ہونا 11؛ حفظ ابرو کی اہمیت 9 ؛ بٹک ابرو کے موانع 4

294

اپنا اپ :

اپنے اپ کے دفاع کی اہمیت 9

اقوام :

اقوام کے عمل کے اثرات 10

انسان :

انسان کی فطریات 11

تقویٰ :

بے تقویٰ ہونے کے اثرات 8؛ تقویٰ کی دعوت 1 ؛ تقویٰ کے اثرات 4، 2

جنسی انحراف :

جنسی انحراف کے موانع 2

حضرت لوط (ع) :

حضرت لوط (ع) کا قصہ 1 ، 3؛ حضرت لوط (ع) کی دعوتیں 1 ؛ حضرت لوط (ع) کی ذلت سے نہی 3؛ حضرت لوط (ع)

کے مہمان 3؛ حضرت لوط (ع) کے نوابی 3

حقوق :

حقوق کے ضائع ہونے کے موانع 4

ذلت :

ذلت کے عوامل 5

عمل :

ناپسندیدہ عمل 8

فحشاء :

فحشاء کے موانع 2

قائدين :

قائدين کی ذلت کے عوامل 10; قائدين کی عزت کے عوامل 10

قوم لوط :

قوم لوط کو دعوت 1; قوم لوط کو نہی 3

معاشرت :

معاشرت کے اداب 6

مہمان :

مہمان کا دفاع 6; مہمان کی توبین پر سرزنش 8; مہمان کی توبین کے اثرات 7; مہمان کے احترام کی اہمیت 6

میزبان :

میزبان کی توبین 7; میزبان کی ذمہ داری 6

ہم جنس پرستی :

ہم جنس پرستی کے اثرات 5

295

قَالُوا أَوَلَمْ نُنْهَكْ عَنِ الْعَالَمِينَ (۷۰)

ان لوگوں نے کہا کہ کیا ہم نے آپ کو سب کے آنے سے منع نہیں کر دیا تھا۔

1_ حضرت لوط (ع) کو اجنبی مہمانوں کی پذیرائی کرنے اور اُن کی حمایت کرنے کی وجہ سے اپنی قوم کی سرزنش کا سامنا کرنا پڑا۔

قال ان هو لاء ضيفي... قالوا ا و لم ننهك عن العلمين

2_ حضرت لوط (ع) اپنے مہمانوں کے دفاع کی خاطر اپنی قوم کے اعتراض کا نشانہ بنے۔

قال ان هو لاء ضيفي فلا تفضحون... قالوا ا و لم ننهك عن العلمين

3_ حضرت لوط (ع) کی قوم نے انہیں ہر قسم کے اجنبی مہمان کی پذیرائی اور حمایت کرنے سے منع اور خبردار کیا ہوا تھا۔

قال ان هو لاء ضيفي... قالوا ا و لم ننهك عن العلمين

4_ قوم لوط نے حضرت لوط (ع) کی جانب سے اپنی قوم

کو ابرو ریزی سے اجتناب کرنے کی درخواست کے جواب میں خود اپ (ع) ہی کو اصلی قصور وار ٹھہرایا۔

فلا تفضحون... ولا تخزون قالوا ا و لم ننهك عن العلمين

یہ کہ قوم لوط نے اپ (ع) کی جانب سے ابرو ریزی نہ کرنے پر مبنی درخواست کے جواب میں کہا: ہم نے تجھے پہلے سے ہر قسم کے اجنبی مہمان کی پذیرائی کرنے سے منع کیا ہوا تھا، اس سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ وہ لوگ اس طرح کی باتیں کر کے خود حضرت لوط (ع) ہی کو اصلی قصور وار ٹھہرانا چاہتے تھے۔

5_ قوم لوط، حضرت لوط (ع) کو دوسری قوموں سے روابط و تعلقات قائم کرنے سے منع اور خبردار کرتی تھی۔

قالوا ا و لم ننهك عن العلمين

6_ حضرت لوط (ع) کے گھر میں مختلف علاقوں، شہروں اور گونانگوں اقوام کے لوگوں کا انا جانا تھا۔

296

قالوا ا و لم ننهك عن العلمين

"عالم" کا معنی تمام مخلوق یا مخلوقات کا ایک گروہ ہے۔ دنیا کی تمام موجودات و اصناف کو شامل کرنے اور استغراق کا معنی بیان کرنے کی خاطر اُسے جمع کے صیغے (عالمین) کے ساتھ لایا گیا ہے اور اس آیت میں اس سے دور و نزدیک کے تمام قبائل و اقوام کے سب لوگ مراد ہیں۔

7_ اپنی قوم کے درمیان حضرت لوط (ع) کی حیثیت کمزور تھی اور وہ لوگ آپ (ع) کے بارے میں گستاخی کرتے تھے۔
قالوا ا و لم ننھاك عن العلمين

یہ کہ قوم لوط نے آپ (ع) کو دوسروں سے روابط برقرار کرنے سے منع کیا ہوا تھا اور جب آپ (ع) نے اس نہی کی خلاف ورزی کی تو وہ اپنی قوم کے عتاب و اعتراض کا نشانہ بنے۔ اس سے مندرجہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے۔

8_ "قال ا بوجعفر (ع): ...وكان لوط رجلاً سخيّاً كريماً يقرى الضيف اذا نزل به ويحذرهم قومه، قال: فلما راى قوم لوط ذلك منه قالوا له: انا ننھاك عن العلمين لا تقرى ضيفاً ينزل بك، ان فعلت فضحنا ضيفك الذى ينزل بك وا خزيناك ... (1) حضرت امام

محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت لوط علیہ السلام سخاوت مند اور بزرگوار انسان تھے اور جو بھی مہمان اُن کے پاس آتا وہ اُس کی پذیرائی کرتے تھے اور اُسے اپنی قوم سے بچاتے تھے۔ (پھر) امام باقر (ع) فرماتے ہیں: جب قوم لوط نے آپ (ع) کی یہ مہمان نوازی دیکھی تو آپ (ع) سے کہا: ہم نے تجھے ہر قسم کے مہمان کی پذیرائی سے منع کیا ہوا تھا اور ہم نے تجھے کہا تھا کہ جو بھی مہمان تیرے پاس آئے اُس کی پذیرائی نہ کرنا اور اگر تو نے اُن کی مہمان نوازی کی تو ہم تیرے مہمانوں کو رسوا اور تجھے ذلیل و خوار کرینگے۔"

روایت: 8

قوم لوط:

قوم لوط اور حضرت لوط (ع) 1، 4، 5، 8؛ قوم لوط اور مہمان 3؛ قوم لوط کا اعتراض 2؛ قوم لوط کی بصیرت 4؛ قوم لوط کی سرزنشیں 1؛ قوم لوط کی گستاخی 7؛ قوم لوط کے نوابی 3، 5، 8

حضرت لوط (ع):

حضرت لوط (ع) پر اعتراض 2؛ حضرت لوط (ع) کا اجتماعی مقام 7؛ حضرت لوط (ع) کا ضعف 7؛ حضرت لوط (ع) کا عوامی ہونا 6؛ حضرت لوط (ع) کا قصہ 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8؛ حضرت لوط (ع) کو نہی 3، 5، 8؛ حضرت لوط (ع) کی جانب رجوع 6؛ حضرت لوط (ع) کی سخاوت 8؛ حضرت لوط (ع) کی سرزنش 1؛ حضرت لوط (ع) کی مہمان نوازی 1، 2، 8؛ حضرت لوط (ع) کی بے عزت 4؛ حضرت لوط (ع) کے تقاضے 4؛ حضرت لوط (ع) کے گھر کا کردار 6

(1) علل الشرائع، ص 549، ج 4، ب 34؛ نور الثقلین، ج 2، ص 382، ج 165۔

297

قَالَ هُوَ لَاءَ بَنَاتِي اِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِيْنَ (٧١)

لوط نے کہا کہ یہ ہماری قوم کی لڑکیاں حاضر ہیں اگر تم ایسا ہی کرنا چاہتے ہو

1_ حضرت لوط (ع) نے اپنی قوم کو ہم جنس پرستی اور مہمانوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی بجائے اپنی لڑکیوں کے ساتھ شادی کرنے کی تجویز پیش کی۔

قال هو لاء بناتي ان كنتم فاعلين

2_ حضرت لوط (ع) مہمان نواز اور مہمانوں کی عزت و حرمت کے محافظ و مدافع انسان تھے۔

وجاء اهل المدينة يستبشرون قال ان هو لاء ضيفي فلا تفضحون... ولا تخزون... قال هو لاء بناتي ان كنتم فاعلين

3_ حضرت لوط (ع) نے اپنی قوم کو ہم جنس پرستی کی بجائے عورتوں کے ساتھ عقد کرنے کی دعوت دی۔

قال هو لاء بناتي ان كنتم فاعلين

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "بناتی" سے قوم کی عورتیں مراد ہوں۔ چونکہ انبیاء کرام (ع) اپنی اُمت کی نسبت باپ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ (ع) کے گھر پر حملہ اور ہونے والوں کی تعداد بہت زیادہ تھی جبکہ آپ (ع) کی اپنی بیٹیاں بہت کم تھیں اس سے بھی مذکورہ بالا نکتے کی تائید ہوتی ہے۔

4_ عورت اور مرد کی شادی، حضرت لوط (ع) کی شریعت میں جنسی ضرورت کو پورا کرنے کا قابل قبول، طبعی اور بہتر طریقہ تھا۔

قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین
 5_ نامشروع اعمال کی ممانعت کے ساتھ ساتھ شرعی اور عملی راہ حل پیش کرنا ، دعوت انبیاء کے طریقوں میں سے ایک طریقہ تھا۔
 فلا تفضحون... ولا تخزون... قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین
 6_ طبیعی تقاضوں کو پورا کرنے کے نامشروع طریقوں اور جنسی انحرافات کے خلاف مقابلے کے ساتھ ساتھ مشروع اور عملی راہ حل پیش کرنا اور طبیعی طریقے سے طبیعی تقاضوں کو پورا کرنے کا راستہ

298

فراہم کرنا چاہیے۔
 قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین
 7_ قوم لوط کی ہلاکت سے پہلے ، حضرت لوط (ع) کی چند کنواری لڑکیاں تھیں۔
 قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین
 8_ جنسی خواہشات اور ضروریات کو غیر طبیعی و نامشروع طریقے سے پورا کرنے کی عادت، انسان میں طبیعی اور قانونی طریقے سے جنسی ضرورت پورا کرنے کے رجحان کے مانع بنتی ہے۔ قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین
 مفسرین کے بقول جملہ " ان کنتم فعلین " تردید کے لئے استعمال ہوا ہے اور تقدیر میں وہ اس طرح ہے : ' فان فعلتم ما قولکم وما اظنکم تفعلون " بنا بریں ممکن ہے اُن لوگوں میں (عورتوں کے ساتھ ازدواج) کے طبیعی طریقے سے جنسی ضرورت کو پورا کرنے کی طرف عدم رجحان کا سبب، غیر طبیعی طریقے کے ذریعے جنسی خواہش پورا کرنے کی عادت ہو۔
 9_ قوم لوط کے لوگ مشروع اور طبیعی طریقوں (عورتوں سے ازدواج) کے ہونے کے باوجود، لواط جیسے قبیح فعل اور ہم جنس پرستی پر اصرار کرتے تھے۔
 قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین
 جملہ " ان کنتم فعلین " جملہ " ان فعلتم ما قولکم وما اظنکم تفعلون " کی جگہ ہے۔ یعنی ، اگر میری نصیحت اور رائے پر عمل کرو لیکن میرے خیال میں تم ایسا نہیں کرو گے۔
 10_ " عن ا حدھما: ... ثم عرض علیہم بناتہ نکاحاً ... (1) " حضرت امام باقر یا امام صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ حضرت لوط (ع) نے اپنی لڑکیوں کو اپنی قوم کے ساتھ نکاح کے لئے پیش کیا ... "

ازدواج :

ازدواج کے موانع 8

انبیاء :

دعوت انبیاء کا طریقہ 5

جنسی انحراف :

جنسی انحراف کے اثرات 8: جنسی انحراف کے خلاف مبارزے کا طریقہ 6

جنسی غریزہ:

جنسی غریزہ کو پورا کرنے کا پیش خیمہ 6 جنسی غریزہ کو پورا کرنے کا طریقہ 4: جنسی غریزہ کو پورا کرنا 8

دین :

دین اور عینیت 5

روایت: 10

.....

(1) علل الشرائع، ص 552، ج 6، ب 340؛ نور الثقلین، ج 2، ص 385، ج 167۔

299

عمل :

ناپسندیدہ عمل سے نہی 5

قوم لوط :

قوم لوط کی ہٹ دھرمی 9؛ قوم لوط میں عقد 3 ، 9 ؛ قوم لوط میں لواط 1، 9؛ قوم لوط میں ہم جنس پرستی 9

حضرت لوط (ع) :

حضرت لوط کی رائے 1، 3، 10؛ حضرت لوط کا قصہ 1، 3، 9؛ حضرت لوط (ع) کی لڑکیوں سے شادی 1، 3، 10 ؛ حضرت

لوط کی متعدد لڑکیاں 7؛ حضرت لوط کی مہمان نوازی 2؛ حضرت لوط (ع) کے دین میں عقد 4 ؛ حضرت لوط کے فضائل 2

مہمان:

مہمان کا دفاع 2

لَعْمَرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ (۷۲)

آپ کی جان کی قسم یہ لوگ گمراہی کے نشہ میں اندھے ہو رہے ہیں۔

1_ خداوند متعال کا تاکید کے ساتھ پیغمبر (ص) کی جان کی قسم کھانا کہ قوم لوط کے لوگ نشے میں مست، سرگرداں اور ہر

قسم کی بصیرت و عقلمندی سے دور تھے۔

لَعْمَرُكَ انْهَمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ

مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر مبنی ہے کہ جب حضرت ابراہیم (ع) اور حضرت لوط (ع) کے قصے کے شروع ہونے سے

پہلے آیات 49، 51 (نبی عبادی ___ وَنَبْنَهُمْ ___) کے قرینے سے جملہ "لَعْمَرُكَ" کے مخاطب پیغمبر اکرم (ص) ہوں۔

2_ خداوند متعال کی بار گاہ میں پیغمبر اسلام (ص) کو بلند مقام و منزلت حاصل ہونا۔

لَعْمَرُكَ

3_ خداوند متعال کا حضرت لوط (ع) کی جان کی قسم کھانا کہ اُن کی قوم کے لوگ نشے میں مست اور سرگرداں تھے۔

لَعْمَرُكَ انْهَمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب جملہ "لَعْمَرُكَ" حضرت لوط (ع) سے مخاطب ملائکہ کی گفتگو کا تسلسل

ہو۔

4_ خداوند متعال کی بار گاہ میں حضرت لوط (ع) کو بلند مقام و منزلت حاصل ہونا۔

لَعْمَرُكَ انْهَمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ

300

5_ حق و حقیقت کے اثبات کے لئے عزیز اور قابل قدر افراد کی جان کی قسم کھانا ایک جائز اور مشروع کام ہے۔

لَعْمَرُكَ انْهَمْ... يَعْمَهُونَ

6_ قوم لوط کا مست، سرگرداں اور بصیرت سے خالی ہونا ، حضرت لوط (ع) کی تعلیمات سے اُن کی ہدایت پذیری کے

مانع تھا۔

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَخْزَوْا... لَعْمَرُكَ انْهَمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ

"سكرة" کا معنی ، عقل کا ختم اور ناکارہ ہوجانا ہے۔ اور "عمہ" کا مطلب امور میں حیرت کی وجہ سے شك و تردید میں

مبتلا ہونا ہے۔ بنا بریں جملہ "لفی سكرتهم يعمهون" سے مراد ، امور میں بصیرت نہ رکھنا اور مست و متحیر ہونا ہے۔

7_ جنسی انحرافات اور فحشاء سے الودہ ہونا ، مستی ، سرگردانی اور صحیح سوچ کے ختم ہوجانے کا باعث بنتا ہے۔

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَخْزَوْا... لَعْمَرُكَ انْهَمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ

مندرجہ بالا مطلب اس حقیقت کو مد نظر رکھ کر اخذ کیا گیا ہے کہ قوم لوط کا گناہ اور اصلی جرم ، اُن کا فحشاء اور جنسی

انحرافات کا عادی ہونا تھا۔ بنا بریں اُن کی سر مستی اور سر گردانی کا سبب بھی یہی گناہ اور جرم تھا۔

8_ مستی اور غفلت ایک انتہائی بُرا اور مذموم فعل ہے جبکہ بصیرت اور روشن نظری انسانوں کی ایک بلند و قابل قدر صفت

ہے۔

لَعْمَرُكَ انْهَمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ

9_ مستی اور غفلت ، ناصحین کی نصیحت اور نیک اندیشی کو قبول کرنے سے مانع بنتی ہے۔

لَعْمَرُكَ اِنْهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ بِعَمْرِهٖنَ

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کے مقامات 2

اقدار: 8

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی قسمیں 2،1

بصیرت :

بصیرت کی قدر و منزلت 8

تعقل :

تعقل کے موانع 7

جنسی انحراف :

جنسی انحراف کے اثرات 7

حضرت لوط (ع) :

حضرت لوط (ع) کا ہدایت کرنا 6; حضرت لوط (ع) کے مقامات 4

301

خیر خواہی :

خیر خواہی کی تاثیر کے موانع 9

سرگردانی :

سرگردانی کے عوامل 7

سرستی :

سرستی کے اثرات 9

قسم کھانا:

انحضرت (ص) کی قسم کھانا 1; حضرت لوط (ع) کی قسم کھانا 3; غیر خدا کی قسم کھانا 5; قسم کھانے کے احکام 5 ;

محبوبین کی قسم کھانا 5

صفات :

ناپسندیدہ صفات 8

غفلت :

غفلت کی سرزنش 8; غفلت کا ناپسندیدہ ہونا 8; غفلت کے اثرات 9

قوم لوط :

قوم لوط کی سرستی 1،3; قوم لوط کی سرگردانی کے اثرات 6; قوم لوط کی سرگردانی 1،3; قوم لوط کی سرستی کے

اثرات 6; قوم لوط کی ہدایت ناپذیری 1 ; قوم لوط کی ہدایت ناپذیری کے اثرات 6; قوم لوط کی ہدایت کے موانع 6

موعظہ :

موعظہ کی تاثیر کے موانع 9

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ (٧٣)

نتیجہ یہ ہوا کہ صبح ہوتے ہی انہیں ایک چیخ نے اپنی گرفت میں لے لیا۔

1_ جنسی انحراف جاری رکھنے پر اصرار کرنے کے بعد صبح کے وقت قوم لوط کو ایک وحشتناک آواز اور خوفناک چیخ

نے الیا تھا۔

قال هو لاء بناتى ... فاخذتهم الصيحة مشرقين

"صبحہ" کا معنی آواز بلند کرنا اور فریاد کرنا ہے چونکہ یہ آواز خوف و پکار کے ہمراہ ہوتی ہے لہذا اسے خوفناک اور وحشتناک آواز سے تعبیر کیا گیا ہے۔ "شرق" (مشرقین کا مصدر) طلوع سورج کے معنی میں ہے۔ اس کے فاعلی وزن کا معنی یہ ہے کہ وہ صبح میں داخل ہو گئے ہیں۔

2_ طبیعی عوامل (مثلاً ہوا، گرج وغیرہ) کے ذریعے خداوند کا ارادہ جاری ہوتا ہے۔

302

فا خذتہم الصیحة مشرقین

3_ عذاب الہی کے عوامل میں سے ایک وحشتناک آواز اور خوفناک گرج (بھی) ہے۔

فا خذتہم الصیحة

4_ قوم لوط کا مستی اور غفلت کی وجہ سے عذاب الہی میں گرفتار ہونا۔

انہم لفی سکر تہم یعمہون فا خذتہم الصیحة

5_ اقوام کے عذاب الہی میں گرفتار ہونے کے عوامل میں سے ایک مستی اور غفلت (بھی) ہے۔

انہم لفی سکر تہم یعمہون فا خذتہم الصیحة

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے ارادے کے ظہور پذیر ہونے کے مقامات 2 ; اللہ تعالیٰ کے عذاب 3

جنسی انحراف :

جنسی انحراف کت اثرات 1

سر مستی :

سر مستی کے اثرات 5

طبیعی عوامل :

طبیعی عوامل کا کردار 2

عذاب :

اسمانی آواز کے ذریعے عذاب 1، 3؛ صبح کے وقت عذاب 1؛ عذاب کے مراتب 1؛ عذاب کے موجبات 5؛ عذاب کے وسائل 3

غفلت :

غفلت کے اثرات 5

قوم لوط :

قوم لوط کا جنسی انحراف 1؛ قوم لوط کا عذاب 1؛ قوم لوط کی تاریخ 1؛ قوم لوط کی سر مستی کے اثرات 4 ; قوم لوط کی

غفلت کے اثرات 4؛ قوم لوط کے عذاب کے موجبات 4

تفسیر راہنما جلد 9

303

فَجَعَلْنَا عَلَیْهَا سَافِلَہَا وَأَمْطَرْنَا عَلَیْہُمْ جِجَارَةً مِّن سِجِّیلٍ (۷۴)

پھر ہم نے انہیں تہ و بالا کر دیا اور ان کے اوپر کھڑنچے اور پتھروں کی بارش کر دی۔

- 1_ خداوند متعال نے وحشتناک آواز کے بعد قوم لوط کے شہر کو اوپر تلے کر دیا۔
 فا خذتهم الصيحة... فجعلنا عليها سافلها
- 2_ قوم لوط اپنے شہر کے اوپر تلے ہونے کے ساتھ ہی کنکریلے پتھروں کی بارش (سجیل) میں مبتلا ہو گئے۔
 فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجيل
 "سجیل" کا لغوی معنی وہ شے ہے جو پتھر اور کیچڑ سے مخلوط ہو۔ بعض اہل لغت نے اسے "فارسی لفظ" اور "سنگ گل" کا معرب قرار دیا ہے۔
- 3_ قوم لوط کی ہم جنس پرستی اور لواط (کی عادت) اُن کے اوپر عذاب کے نازل ہونے، انکے شہر و وطن کی نابودی اور اُن کی اپنی ہلاکت کا پیش خیمہ بنی۔
 وجاء اهل المدينة... قال ان هو لاء ضيفي فلا تقضحون... فا خذتهم الصيحة مشرقين فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجيل
- 4_ قوم لوط کا ایک ایک فرد، کنکریلے پتھروں کا نشانہ بنا تھا۔
 وا مطرنا عليهم حجارة من سجيل
 مندرجہ بالا مطلب "امطرنا" کی تعبیر سے اخذ کیا گیا ہے یعنی جس طرح بارش کے قطرے آسمان سے مسلسل اور پے در پے بغیر کسی وقفے کے مختلف جگہوں پر برستے ہیں اسی طرح "سجیل" بھی پورے شہر میں پھیل گئے تھے اور سب لوگ اُن کی زد میں آگئے تھے۔
- 5_ جنسی انحراف اور ہم جنس پرستی کی عادت میں مبتلا معاشرے ہلاکت و نابودی اور عذاب الہی کے

304

- خطرے سے دوچار ہوتے ہیں۔
 وجاء اهل المدينة... قال ان هو لاء ضيفي فلا تقضحون... فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجيل
- 6_ جنسی انحراف اور ہم جنس پرستی ایک عظیم جرم ہے جو اپنے ساتھ عذاب لاتا ہے۔
 فا خذتهم الصيحة... فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجيل
 کیونکہ قوم لوط کے لوگ لواط اور ہم جنس پرستی کی وجہ سے عذاب اور ہلاکت میں مبتلا ہوئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے اور توبہ نہ کرنے کی صورت میں ناقابل بخشش ہے۔
- 7_ قوم لوط کے وطن اور شہر کا اوپر تلے ہوجانا اور اُن کی ہلاکت، دردناک الہی عذاب کا ایک مظہر ہے۔
 نبي عبادي... وان عذابي هو العذاب الاليم... فا خذتهم الصيحة... فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجيل
- 8_ خداوند متعال بُرائی اور فساد میں ڈوبے ہوئے معاشروں کو ہلاک کر کے اُن معاشروں کے چہروں اور رفتار کو تبدیل کر دیتا ہے۔
 وجاء اهل المدينة يستنشرون... قال هو لاء بناتي ان كنتم فعلين... فا خذتهم الصيحة مشرقين فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجيل

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے افعال 8; اللہ تعالیٰ کے عذاب 1، 7، 8

اجتماعی تحولات :

اجتماعی تحولات کا سر چشمہ 8

جنسی انحراف :

جنسی انحراف کے اثرات 6; جنسی انحراف کے معاشرتی اثرات 5

سر زمین :

قوم لوط کی سر زمین کا اوپر تلے ہوجانا 1، 2، 3، 7

عذاب :

آسمانی گرج کے ذریعے عذاب 1; دردناک عذاب 7; نکروں کے ذریعے عذاب 2، 4; عذاب کا پیش خیمہ 6; کذاب کے مراتب 7

قوم لوط :

قوم لوط (ع) پر پتھروں کی بارش 4،2؛ قوم لوط (ع) کا عذاب 4،1؛ قوم لوط (ع) کی تاریخ 4،2،1؛ قوم لوط (ع) کی ہم جنس پرستی کے اثرات 3؛ قوم لوط (ع) کی ہلاکت 7؛ قوم لوط (ع) کی ہلاکت کا پیش خیمہ 3؛ قوم لوط (ع) کے عذاب کے موجبات 3؛ قوم لوط (ع) کے لواط (ع) کے اثرات 3
کبیرہ گناہ: 6

305

معاشرہ :

فاسد معاشروں کی ہلاکت 8؛ معاشرتی افات کی شناخت 5؛ معاشروں کی ہلاکت کا پیش خیمہ 5؛ معاشروں کے عذاب کا پیش خیمہ 5

ہم جنس پرستی :

ہم جنس پرستی کے اثرات 6؛ ہم جنس پرستی کے اجتماعی اثرات 5

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ (۷۵)

ان باتوں میں صاحبان ہوش کے لئے بڑی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

1_ قوم لوط کی تاریخ و واقعات میں ہوش مند، گہری نظر رکھنے والے اور بابصیرت اہل تحقیق کے لئے خدا اور اُسکی عظمت کی بہت سی نشانیاں ہیں۔

واطرنا علیہم حجارة من سجيل ان فی ذلك لا ی ت للمتوسمین

لغت میں "متوسم" اُس شخص کو کہتے ہیں کہ جو نشانیوں اور علامتوں میں غور و فکر کرے اور اس سے وہ شخص مراد ہے کہ جو حوادث اور اُن کے نتائج کے علل و اسباب کی جستجو میں لگا رہے اور اُن پر عاقلانہ نظر کرے۔

2_ حضرت ابراہیم (ع)، حضرت لوط (ع) اور اُنکی قوم کی سرگذشت، خداوند کی نشانیوں سے بھری پڑی ہے۔

قالوا لا توجل انا نبشرك بغلم عليم ... واطرنا علیہم حجارة من سجيل ان فی ذلك لا ی ت للمتوسمین

مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبنی ہے کہ جب "ذلك" حضرت ابراہیم (ع) اور حضرت لوط (ع) ہر دو کے قصے کی طرف اشارہ ہو۔

3_ قرآن میں تاریخی قصوں اور واقعات کے نقل ہونے کا مقصد اور فلسفہ، پند و نصیحت اور خداوند متعال کی صحیح معرفت (توحید) حاصل کرنا ہے۔

و نَبِّئْهُمْ عَنْ ضِيفِ اِبْرٰهٖمَ ... واطرنا علیہم حجارة من سجيل ان فی ذلك لا ی ت للمتوسمین

جملہ "ان فی ذلك ..." "نیز آیت 77 میں جملہ "ان فی ذلك لا یة للمومنین" حضرت ابراہیم اور حضرت لوط (ع) کا قصہ نقل کرنے کا نتیجہ ہے۔ یہ نتیجہ اور سبق حاصل کرنا ہوسکتا ہے ان قصوں کو بیان کرنے کا مقصد و فلسفہ ہو۔

306

4_ آیات الہی کی درست شناخت و معرفت، (انسان کی) ہوشیاری، دقت نظر اور فراست پر موقوف ہے۔

ان فی ذلك لا ی ت للمتوسمین

5_ تاریخ کے عبرت انگیز واقعات کی درست شناخت اور اُن سے نصیحت و سبق حاصل کرنا، دقت نظر، ذہانت اور عاقلانہ رویے پر موقوف ہے۔

و نَبِّئْهُمْ عَنْ ضِيفِ اِبْرٰهٖمَ ... واطرنا علیہم حجارة من سجيل ان فی ذلك لا ی ت للمتوسمین

6_ قرآن، لوگوں کو آیات الہی، تاریخی واقعات اور تحولات میں دقت نظر اور ہوشیاری کی دعوت دیتا ہے۔

و نَبِّئْهُمْ عَنْ ضِيفِ اِبْرٰهٖمَ ... واطرنا علیہم حجارة من سجيل ان فی ذلك لا ی ت للمتوسمین

7_ جنسی مسائل اور بُرے اخلاق کے بارے میں قصوں کے نقل کرنے میں ادب کی رعایت اور سبق آموزی کی طرف متوجہ رہنے کے ساتھ بد آموزی سے بچنا چاہیے۔

و نَبِّئْهُمْ عَنْ ضِيفِ اِبْرٰهٖمَ ... قال ان هو لاء ضیفی فلا تقضحون ... قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین ... ان فی ذلك لا ی ت

للمتوسمين

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ خداوند متعال نے قوم لوط کہ جوجنسی انحراف اور ہم جنس پرستی میں مبتلا تھی، کی داستان اس طرح بیان کی ہے کہ جو نہ فقط بُرائی کی طرف نہیں لے جاتی بلکہ اُسے پند و نصیحت اوسبق آموزی کا وسیلہ بنانے کے ساتھ ساتھ عظمت خدا کی نشانی بھی قرار دیتی ہے۔

ایات خدا :

ایات خدا کی معرفت کا پیش خیمہ 4

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی عظمت کی نشانیاں 1؛ اللہ تعالیٰ کی معرفت کی اہمیت 3

تاریخ :

تاریخ سے عبرت 3، 5

تعقل :

ایات خدا میں تعقل 6؛ تاریخ میں تعقل 6؛ تعقل کی دعوت 6؛ تعقل کے اثرات 5

توحید :

توحید کی اہمیت 3

حضرت ابراہیم (ع) :

حضرت ابراہیم (ع) کے قصے میں ایات خدا 2

حضرت لوط (ع) :

307

حضرت لوط (ع) کے قصے میں ایات خدا 2

عبرت :

عبرت کے عوامل 3، 5

قرآن کریم :

قرآن کریم کی دعوتیں 6؛ قرآن کریم کے قصوں کا فلسفہ 3

قصہ :

قصہ نقل کرنے کے اداب 7

قوم لوط :

قوم لوط کی تاریخ میں ایات خدا 1

معرفت :

معرفت کی شرائط 5

ہوشیار لوگ :

ہوشیار لوگ اور قوم لوط کی تاریخ 1

ہوشیاری :

ہوشیاری کی دعوت 6؛ ہوشیاری کے اثرات 4، 5

وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ (٧٦)

اور یہ بستی ایک مستقل چلنے والے راستہ پر ہے۔

1۔ قوم لوط کے ویران شدہ شہر کے آثار، پیغمبر اسلام (ص) کے زمانے تک باقی تھے۔

و انہا لسبیل مقیم

"مقیم" کا معنی "ثابت و قائم" ہے اور "سبیل مقیم" یعنی اباد راستہ۔ "انہا" کی ضمیر کا مرجع قوم لوط کا ویران شدہ شہر

ہے لہذا ایت کا معنی یوں ہو جائے گا: قوم لوط کے شہر کے بقایا جات اُس راستے پر چلنے والوں کے لئے واضح اور قابل مشاہدہ ہیں۔

2_ قوم لوط کے ویران شدہ شہر کے آثار ایک اباد سڑک پر واقع تھے اور پیغمبر اسلام (ص) کے زمانے میں ہر راہ گیر کے لئے قابل مشاہدہ تھے۔

فا خذتہم الصیحة... فجعلنا علیہا سافلہا... ان فی ذلک لا یت... و انہا لسبیل مقیم

3_ خداوند متعال کی معرفت اور سبق و نصیحت حاصل کرنے کے لئے گذشتہ اُمتوں کے تمدن اور سابقہ اقوام کے آثار (قدیمہ) کا مطالعہ ایک ضروری اور شائستہ کام ہے۔

فا خذتہم الصیحة... فجعلنا علیہا سافلہا... ان فی ذلک لا یت... و انہا لسبیل مقیم

308

آثار قدیمہ :

آثار قدیمہ کی اہمیت 3

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی معرفت کا پیش خیمہ 3

تاریخ :

تاریخ سے عبرت 3؛ مطالعہ تاریخ کی اہمیت 3

سرزمین :

صدر اسلام میں قوم لوط کی سر زمین 2،1

عبرت:

عبرت کے عوامل 3

عمل :

پسندیدہ عمل 3

قوم لوط :

قوم لوط کے آثار قدیمہ 2،1

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ (۷۷)

اور بیشک اس میں بھی صاحبان ایمان کے لئے نشانیاں ہیں۔

1_ قوم لوط کے ویران شدہ شہر کے باقی ماندہ آثار، اہل ایمان کے لئے خدا اور اُسکی عظمت کی ایک عظیم نشانی ہیں۔

و انہا لسبیل مقیم۔ ان فی ذلک لایۃ للمؤمنین

"لایۃ" کی تنوین، تفعیم اور تعظیم کے لئے ہے۔

2_ ایمان اور حق کو قبول کرنے کا جوہر، آیات الہی اور تاریخی واقعات کی صحیح شناخت اور اُن سے بہرہ مندی کا پیش

خیمہ ہے۔

ان فی ذلک لایۃ للمؤمنین

3_ ہوشیاری، فراست اور دقت نظر، سچے مؤمنین کی صفات میں سے ہیں۔

ان فی ذلک لا یت للمتوسمین... ان فی ذلک لایۃ للمؤمنین

یہ کہ خداوند متعال نے گذشتہ ایت میں دقیق اور ذہین لوگوں کے لئے قوم لوط کا قصہ بیان کیا ہے جبکہ اس ایت میں اسی

قصے کو مؤمنین کے لئے نقل کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی مؤمنین ہی ذہین اور دقیق لوگ ہیں۔

4_ قرآن میں قوم لوط کے بارے میں بیان ہونے

309

والے جملات، سب کے سب معرفت خدا کی تعلیم اور پند و نصیحت دینے والے ہیں۔
و نَبَّئُهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرَاهِيمَ... اِنْ فِي ذَلِكَ لَا يَتْلُوَنَّ الْمُتَوَسِّمِينَ... اِنْ فِي ذَلِكَ لَا يَتْلُوَنَّ الْمُتَوَسِّمِينَ
5_ قرآن میں تاریخی واقعات اور قصص کو نقل کرنے کا مقصد و فلسفہ، خداوند متعال کی معرفت (توحید) اور پند و نصیحت حاصل کرنا ہے۔
و نَبَّئُهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرَاهِيمَ... اِنْ فِي ذَلِكَ لَا يَتْلُوَنَّ الْمُتَوَسِّمِينَ... اِنْ فِي ذَلِكَ لَا يَتْلُوَنَّ الْمُتَوَسِّمِينَ

ایات خدا :

ایات خدا کی شناخت 2؛ ایات خدا کے موارد 1

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی معرفت کا پیش خیمہ 4؛ اللہ تعالیٰ کی معرفت کی اہمیت 5

ایمان :

ایمان کے اثرات 2

تاریخ :

تاریخ سے عبرت 2، 5؛ تاریخ کے فوائد 4؛ تاریخی تحولات کی شناخت 2

توحید :

توحید کی اہمیت 5

حق :

حق پذیری کے اثرات 2

شناخت :

شناخت کا پیش خیمہ 2

عبرت :

عبرت کے عوامل 4، 5

قرآن کریم :

قرآن کریم کے قصوں کا فلسفہ 5

قوم لوط :

قوم لوط کی تاریخ سے عبرت 4؛ قوم لوط کے آثار قدیمہ 1

مؤمنین :

مؤمنین کا تعقل 3؛ مؤمنین کی صفات 3؛ مؤمنین کی ہوشیاری 3

310

وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأُيُكَةِ لَظَالِمِينَ (۷۸)

اور اگر چہ ایکہ والے ظالم تھے۔

1_ "ایکہ" کے رہنے والے (قوم شعیب) ظالم قسم کے لوگ تھے۔

وان کان اصحاب الا یکہ لظلمین

مفسرین کی اکثریت کا کہنا ہے کہ "ایکہ" سے قوم شعیب مراد ہے۔

2_ "ایکہ" کے لوگوں کی جائے سکونت ایک سر سبز و شاداب جگہ تھی جہاں بہت زیادہ درخت تھے۔

وان کان اصحاب الا یکہ لظلمین

"ایکہ" لغت میں شاخوں اور پتوں سے بھرے ہوئے درخت کو کہتے ہیں۔ اور اس آیت میں اس سے اسم جنس مراد ہے۔

شعیب کے لوگوں کو "اصحاب الا یکہ" کے نام سے یاد کیا جانا اس سے مندرجہ بالا نکتہ کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

3_ "قال رسول الله (ص): ان مدین وا صحاب الا یکہ اُمتان بعث الله الیہما شعیباً (1) حضرت رسول خدا (ص) سے منقول

ہے کہ اپ (ص) نے فرمایا: مدین اور اصحاب الایکہ دو اُمّتیں تھیں جن کی طرف خدا نے حضرت شعیب (ع) کو مبعوث کیا تھا۔

اصحاب الایکہ :

اصحاب الایکہ کاظم 1; اصحاب الایکہ کے پیغمبر 3

روایت : 3

سر زمین :

اصحاب الایکہ کی سر زمین کا سر سبز ہونا 2; اصحاب الایکہ کی سر زمین کی جغرافیائی حیثیت 2

ظالمین : 1

مدین :

اہل مدین کے پیغمبر 3

(1) الدر المنثور، ج 5، ص 91۔

تفسیر راہنما جلد 9

311

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ (۷۹)

تو ہم نے ان سے بھی انتقام لیا اور یہ دونوں بستیاں واضح شاہراہ پر ہیں۔

1_ خداوند متعال نے قوم لوط اور اصحاب الایکہ سے انتقام لیا۔

فانتقمنا منہم

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "منہم" کی ضمیر، قوم لوط اور اہل ایکہ کی طرف لوٹ رہی ہو۔

2_ قوم لوط کی فحشا اور جنسی انحراف کی الودگی (لواط اور ہم جنس پرستی) اور "ایکہ" والوں کی بے عدالتی و ظلم اُن سے

انتقام الہی کا سبب بنا۔

انا اُرسلنا الی قوم مجرمین_ آلاء ال لوط... وان کان ا صاحب الایکہ لظلمین_ فانتقمنا منہم

3_ فحشا (لواط اور ہم جنس پرستی) اور بے عدالتی و ظلم، انتقام الہی کا پیش خیمہ بنتا ہے۔

وان کان ا صاحب الایکہ لظلمین_ فانتقمنا منہم

4_ ظلم اور بے عدالتی ایک عظیم گناہ ہے جس کے نتیجے میں عذاب الہی نازل ہوتا ہے۔

وان کان ا صاحب الایکہ لظلمین_ فانتقمنا منہم

"اصحاب ایکہ" سے خداوند متعال کے انتقام کا سبب، اُن کی بے عدالتی اور ظلم تھا۔ اس سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ بے

عدالتی اور ظلم ایک ناقابل بخشش گناہ ہے۔

5_ قوم لوط اور اہل ایکہ (قوم شعیب) کے تاریخی اثار زمانہ پیغمبر (ص) میں بہت واضح طور پر سرراہ، جزیرۃ العرب

کے لوگوں کی دسترس میں تھے

فانتقمنا منہم و انہما لبامام مبین

"انہما" کی ضمیر تثنیہ "قوم لوط اور ایکہ" کی طرف لوٹ رہی ہے اور امام کا ایک معنی طریق (راستہ) بھی ہے (لسان

العرب) اور "مبین" مفعولی معنی میں فاعل ہے جس کا معنی "واضح اور روشن" ہے۔ لہذا جملہ "انہما لبامام مبین" کا معنی یہ ہو جائے گا: قوم لوط وایک شہر کے

312

اثر ایک واضح راستے پر موجود ہیں۔

6_ درس اموزی اور معرفت خدا کی خاطر، سابقہ لوگوں اور اُمتوں کے تمدن (اثر قدیمہ) کی حفاظت ایک ضروری اور شائستہ فعل ہے۔

وا مطرنا علیہم حجارة من سَجیل_ ان فی ذلک لای ت... لایة... فاننتقمنا منهم و انہما لایمام مبین خداوند متعال نے "قوم لوط اور قوم ایکہ" کو ہلاک کرنے کے بعد اُن کے تباہ شدہ شہروں کے اثر کو ایک سڑک کے کنارے پر قائم رکھا اور ان اثر کو مؤمنین کے لئے عبرت و نشانی قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے، درس و عبرت کی نیت سے گذشتہ قوموں کے تمدن کی حفاظت ایک اچھا اور لازمی امر ہے۔

7_ قوم لوط کا شہر اوپر تلے ہو جانے اور اُس پر کنکریلے پتھروں کی بارش ہونے کے باوجود مکمل طور پر منہدم نہیں ہوا اور سالہا سال تک اُس کے اثر باقی رہے ہیں۔
فجعلنا علیہا سافلہا وا مطرنا علیہم حجارة من سَجیل... و انہما لبامام مبین

اثر قدیمہ :

اثر قدیمہ سے عبرت 6؛ اثر قدیمہ کی حفاظت 6

اثر قدیمہ کی شناخت :

اثر قدیمہ کی شناخت کی اہمیت 6

اصحاب ایکہ :

اصحاب ایکہ سے انتقام 1، 2؛ اصحاب ایکہ کے ظلم کے اثرات 2؛ صدر اسلام میں اصحاب ایکہ کے اثر قدیمہ 5

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کا انتقام 1؛ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا پیش خیمہ 6؛ اللہ تعالیٰ کے انتقام کے موجبات 2، 3

سر زمین :

قوم لوط کی سر زمین 7

ظلم :

ظلم کے اثرات 3؛ ظلم کا گناہ 4

عبرت :

عبرت کے عوامل 6

عذاب :

عذاب کے موجبات 4

عمل :

پسندیدہ عمل 6

قوم لوط :

صدر اسلام میں قوم لوط کے اثر قدیمہ 5؛ قوم لوط سے انتقام 1، 2؛ قوم لوط کے اثر قدیمہ 7؛ قوم لوط کے جنسی انحراف کے

اثرات 2؛ قوم لوط کے شہر ک

313

اوپر تلے ہوجانا 7؛ قوم لوط کے لواط کے اثرات 2 ؛ قوم لوط میں ہم جنس پرستی کے اثرات 2

کبیرہ گناہ :4

لواط :

لواط کے اثرات 3

مکہ :

اہل مکہ اور اصحاب ایکہ کے آثار قدیمہ 5؛ اہل مکہ اور قوم لوط کے آثار قدیمہ 5

ہم جنس پرستی :

ہم جنس پرستی کے اثرات 3

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ (۸۰)

اور اصحاب حجر نے بھی مرسلین کی تکذیب کی _

1_ اصحاب حجر (قوم ثمود) نے (بھی) انبیائے الہی کی نبوت کو جھٹلایا _

ولقد کذب ا صاحب الحجر المرسلین

2_ اصحاب حجر (قوم ثمود) کے متعدد انبیاء تھے _

ولقد کذب ا صاحب الحجر المرسلین

ہو سکتا ہے "المرسلین" کا جمع انا مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو _

3_ اصحاب حجر (قوم ثمود) نے حضرت صالح (ع) کی نبوت کو جھٹلایا تھا _

ولقد کذب ا صاحب الحجر المرسلین

مندرجہ بالا، مطلب اس احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "المرسلین" سے حضرت صالح (ع) مراد ہوں کہ جو قوم

ثمود کے نبی تھے اور "المرسلین" کا جمع لایا جانا ہو سکتا ہے اس وجہ سے ہو کہ اُس قوم نے حضرت صالح (ع) کو

جھٹلا کر درحقیقت تمام انبیاء نے الہی (ع) کو جھٹلایا ہے _

4_ انبیائے الہی اور اسمانی ادیان، بابمی مشترکات اور ناقابل تفکیک ہم بستگی کے حامل ہیں اور اُن میں سے کسی ایک کی

تکذیب، سب کی تکذیب کے مترادف ہے _

ولقد کذب ا صاحب الحجر المرسلین

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے پر مبنی ہے کہ جب اصحاب حجر کے لئے فقط ایک نبی مبعوث ہوا ہو _ جیسا کہ قرآن میں بھی

فقط حضرت صالح (ع) کا تذکرہ ملتا ہے _ اور "المرسلین" کا جمع لایا جانا ہو سکتا ہے اس حقیقت کے بیان کے لئے ہو

کہ: الہی ادیان اور انبیاء کرام (ع) کے درمیان بابمی مشترکات اور ہم بستگی پائی جاتی ہے اور اُن میں سے ہر ایک کو

جھٹلانا، سب کو جھٹلانے کے برابر

314

ہے _

5_ اصحاب حجر (قوم ثمود) کے مستحکم اور پتھریلے گھر تھے _

ولقد کذب ا صاحب الحجر المرسلین

قوم ثمود کو "اصحاب حجر" کے نام سے یاد کیا جانا ہو سکتا ہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو _ بعد والی دو آیات

میں بھی جملہ "وكانوا ينحتون من الجبال بيوتاً ... "اسی مطلب کا مؤید ہے _

ادیان :

ادیان کی ہم اینگی 4

انبیاء (ع) :

انبیاء کی تکذیب 4؛ انبیاء کی ہم اینگی 4؛ انبیاء کے مشترکات 4؛ انبیاء کے مکذبین 1

حضرت صالح (ع) :

حضرت صالح (ع) کو جھٹلانے والے 3

گھر :

پتھریلے گھر 5

قوم ثمود :

قوم ثمود کا کفر 1، 3؛ قوم ثمود کے انبیاء کا متعدد ہونا 2؛ قوم ثمود کے گھروں کی خصوصیات 5

وَأَتَيْنَاهُمُ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ (۸۱)

اور ہم نے انہیں بھی اپنی نشانیاں دیں تو وہ اعراض کرنے والے ہی رہ گئے۔

1_ خداوند متعال نے اصحاب حجر (قوم ثمود) کے سامنے اپنے بہت سے معجزات، مختلف نشانیاں اور آیات پیش کیں۔
وہ اتینہم ء ای تن

2_ اصحاب حجر (قوم ثمود)، معجزات اور آیات الہی سے منہ موڑ کر اپنے کفر پر اصرار کرنے لگے۔
وہ اتینہم ء ای تننا فکانوا عنہا معرضین

3_ اصحاب حجر (قوم ثمود) بٹ دھرم، ضدی اور حق ناپذیر لوگ تھے۔
وہ اتینہم ء ای تننا فکانوا عنہا معرضین

یہ کہ اصحاب حجر نے بہت سے معجزات اور آیات الہی دیکھنے کے باوجود اُن سے منہ موڑ لیا تھا۔ اس سے اُن کے ضدی اور حق ناپذیر ہونے کا پتہ چلتا ہے جیسا کہ جملہ "فاعرضوا عنہا" کے بجائے جملہ "فکانوا عنہا معرضین" کا ان

315

مندرجہ بالا مطلب کی تائید کرتا ہے کہ جو اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ اُن کا یہ منہ موڑنا مدت دراز سے تھا۔

آیات خدا :

آیات خدا سے منہ موڑنا 2

حق ناپذیر لوگ: 3

قوم ثمود :

قوم ثمود پر آیات خدا کا نزول 1؛ قوم ثمود پر معجزے کا نزول 1؛ قوم ثمود کا کفر 2؛ قوم ثمود کا منہ موڑنا 2؛ قوم ثمود کی صفات 3؛ قوم ثمود کی حق ناپذیری 3؛ قوم ثمود کی بٹ دھرمی 2، 3

وَكَاؤُوا يَنْجُتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بَيُوتًا آمِنِينَ (۸۲)

اور یہ لوگ پہاڑ کو تراش کو محفوظ قسم کے مکانات بناتے تھے۔

1_ اصحاب حجر پہاڑوں کو چیر کر اُن کے اندر اپنے لئے پُر امن گھر بناتے تھے۔
وكانوا ينجتون من الجبال بيوتاً آمنين

گھر بنانے کی غرض سے پہاڑوں کو تراشنا دو طرح سے ہو سکتا ہے: 1_ پہاڑوں سے تراشے ہوئے پتھروں سے اُنہی کے دامن میں یا کسی اور جگہ پتھر کے گھر بنانا 2_ خود پہاڑوں کو تراش کر اُن کے اندر گھر بنانا جیسا کہ سورہ نحل (ایت 68) میں یہی تعبیر استعمال کی گئی ہے: (...ان اتخذی من الجبال بیوتاً)

2_ اصحاب حجر، پہاڑوں کو تراش کر اُن کے پتھروں سے اپنے لئے پُر امن گھر بناتے تھے۔
وكانوا ينجتون من الجبال بيوتاً آمنين

پُر امن گھر بنانے کی غرض سے پہاڑوں کو تراشنا ممکن ہے اُن کے استحکام کی خاطر ہو۔
3_ حجر والوں (قوم ثمود) کے درمیان سنگ تراشی اور خانہ سازی کی صنعت کا رائج ہونا۔
وكانوا ينجتون من الجبال بيوتاً آمنين

4_ اصحاب حجر (قوم ثمود) طاقتور اور محنتی لوگ تھے اور وہ پہاڑی علاقوں میں رہتے تھے۔
وكانوا ينجتون من الجبال بيوتاً آمنين

5_ اصحاب حجر (قوم ثمود) اپنے آپ کو پتھر کے بنے ہوئے مستحکم گھروں میں ہر قسم کے خطرے سے محفوظ جانتے تھے۔

316

وكانوا ينحتون من الجبال بيوتاً ء امنين
 6_ اصحاب حجر پتھر کے بنے ہوئے مستحکم گھروں میں بزعم خود اپنے آپ کو عذاب الہی سے محفوظ جانتے تھے۔
 وكانوا ينحتون من الجبال بيوتاً ء امنين
 ہو سکتا ہے پتھر کے مستحکم گھر بنانا، عذاب الہی کے خطرے کے مقابلے کے لئے ہو۔ بعد والی دو آیات (فما اغنى عنهم ما كانوا يكسبون) بھی اسی مطلب کی تائید کر رہی ہیں۔
 7_ اصحاب حجر (قوم ثمود) کے گھر بنانے کے طریقے اور طرز تعمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے (اس طرح گھر بنانے کا) مقصد اور ہدف فقط امنیت تھا۔
 وكانوا ينحتون من الجبال بيوتاً ء امنين

 اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے عذاب 6

سر زمین :

قوم ثمود کی سر زمین کی جغرافیائی حیثیت 4

سنگ تراشی :

سنگ تراشی کی تاریخ 3

عذاب :

عذاب سے محفوظ ہونا 6

قوم ثمود :

قوم ثمود کا احساس امنیت 5، 6، 7؛ قوم ثمود کا گھر بنانا 3؛ قوم ثمود کی غلط سوچ 6؛ قوم ثمود کی تاریخ 1، 2، 3، 4؛ قوم ثمود کی سنگ تراشی 3؛ قوم ثمود کی قدرت 4؛ قوم ثمود کے پتھریلے گھر 7؛ قوم ثمود کے گھر بنانے کی خصوصیات 1، 2، 7؛ قوم ثمود کے گھروں کی خصوصیات 5، 6؛ قوم ثمود کے مقاصد 7
 گھر :

پتھروں کے گھر 1، 2

گھر بنانا:

گھر بنانے کی تاریخ 3

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ (٨٣)

تو انہیں بھی صبح سویرے ہی ایک چنگھاڑنے پکڑ لیا۔

1_ اصحاب حجر (قوم ثمود) انبیائے الہی کو جھٹلانے اور

معجزات ا و ر الہی نشانوں سے منہ موڑنے کے بعد

317

صبح کے وقت ایک وحشتناک اور خوفناک آواز میں گرفتار ہو گئے۔

ولقد کذب أصحاب الحجر المرسلین وء اتینہم ء ای تنا... معرضین... فاخذتهم الصیحة مصبحین

2_ عذاب الہی کے علل واسباب میں سے ایک وحشتناک آواز اور خوفناک چیخ بھی ہے۔

فاخذتهم الصیحة

3_ انسان کا عذاب الہی میں گرفتار ہونا اُس کی اپنی سوچ، عقیدے اور اعمال کا نتیجہ ہے۔

ولقد کذب أصحاب الحجر... فاخذتهم الصیحة

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے کی بناء پر ہے کہ جب " فاخذتهم " میں " فا " تعقیب اور سببیت کے لئے ہو اور اس سے یہ

معلوم ہوتا ہے اصحاب حجر پر "چیخ" کا عذاب، اُن کی طرف سے جھٹلائے جانے کے بعد تھا اور اُن کا یہ جھٹلانا ہی اُن کے عذاب کا سبب بنا تھا۔

4_ انبیائے الہی کو جھٹلانا اور آیات الہی سے منہ موڑنا، عذاب الہی کے نزول کا پیش خیمہ بنتا ہے۔
کَذَّبَ اَصْحَابُ الْحَجَرِ الْمُرْسَلِينَ ... معرضین ... فَاخَذْتَهُمُ الصَّيْحَةُ

5_ عذاب الہی کا نزول، معجزات اور الہی نشانیاں دکھانے اور اتمام حجت کرنے کے بعد ہوتا ہے۔
وَاَتَيْنَهُمْ ءَايَاتُنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ... فَاخَذْتَهُمُ الصَّيْحَةُ

آیات الہی :

آیات الہی سے منہ موڑنے کی سزا 1; آیات الہی کو جھٹلانے کے اثرات 4

اتمام حجت :

اتمام حجت کا کردار 5

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتمام حجت 5; اللہ تعالیٰ کے عذاب 2; اللہ تعالیٰ کے عذاب کا تحت ضابطہ ہونا 5

انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) کو جھٹلانے کی سزا 1; انبیاء (ع) کو جھٹلانے کے اثرات 4

عذاب :

اسمانی چیخ کے ذریعے عذاب 2; اتمام حجت کے بعد عذاب 5; صبح کے وقت عذاب 1; عذاب کا پیش خیمہ 4; عذاب کے وسائل

2; عذاب کے موجبات 3; معجزے کے بعد عذاب 5

عقیدہ :

عقیدہ کے اثرات 3

عمل :

عمل کے اثرات 3

318

قوم ثمود :

قوم ثمود کی تاریخ 1; قوم ثمود کے عذاب کا وقت 1

معجزہ :

معجزہ کو جھٹلانے کی سزا 1

تفسیر راہنما جلد 9

فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (٨٤)

تو انہوں نے جس قدر بھی حاصل کیا تھا کچھ کام نہ آیا۔

1_ اصحاب حجر کی اپنے آپ کو عذاب الہی سے نجات دلانے کی کوئی کوشش اُن کے لئے مفید ثابت نہ ہوئی۔

فَاخَذْتَهُمُ الصَّيْحَةُ... فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

- 2_ قوم ثمود کے مستحکم پتھر يلے گھر کہ جو اُنہوں نے عذاب الہی کے مقابلے میں امنیت کی اُمید سے بنائے تھے اُنہیں حتیٰ خوفناک آواز کے مقابلے میں بھی محفوظ نہ رکھ سکے۔
 فا خذتہم الصیحة... فما ا غنی عنہم ماکانوا یکسبون
- 3_ عذاب الہی (چیخ) نے اصحاب حجر کو اُن کے پتھریلے گھروں اور مستحکم قلعوں کے اندر تباہ کر ڈالا۔
 ینحتون من الجبال بیوتاً ء امنین فا خذتہم الصیحة... فما ا غنی عنہم ماکانوا یکسبون
- اصحاب حجر نے عذاب الہی سے محفوظ رہنے کے لئے پتھر کے گھر بنائے ہوئے تھے؛ لیکن یہ گھر اُنہیں عذاب سے محفوظ نہ رکھ سکے اور اسے روکنے میں کارآمد ثابت نہیں ہوئے (فما ا غنی عنہم ...) (مندرجہ بالا حقیقت سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ عذاب کے وقت وہ لوگ انہی گھروں میں ساکن تھے۔
- 4_ انسان، خداوند متعال کے ارادے کے مقابلے میں ایک ناتوان مخلوق ہے۔
 فما ا غنی عنہم ماکانوا یکسبون
- 5_ کوئی بھی طاقت، عذاب الہی کو روکنے کی توانائی نہیں رکھتی۔
 فما ا غنی عنہم ماکانوا یکسبون
- 6_ ہر قسم کے حالات میں اور ہر قسم کے مستحکم و پُر امن مقام پر کسی کو بھی عذاب الہی کے مقابلے میں، محفوظ ہونے کا احساس (تک) نہیں کرنا چاہیے۔

319

ء امنین فا خذتہم الصیحة... فما ا غنی عنہم ماکانوا یکسبون

مکمل امنیت حاصل کرنے کے لئے قوم ثمود کے گھروں کی ساخت کا تذکرہ اور اس نکتے کی یاد دہانی کہ فقط ایک چیخ نے اُنہیں نابود کر دیا اور مستحکم گھر اُن کے کسی بھی کام نہ اسکے، ہو سکتا ہے مندرجہ بالا مطلب نکتے کی طرف اشارہ ہو۔

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کا ارادہ 4; اللہ تعالیٰ کی قدرت 5; اللہ تعالیٰ کے عذاب 3، 6

انسان :

انسان کا عجز 4

عذاب :

اسمانی چیخ کے ذریعے عذاب 3; عذاب سے محفوظ رہنا 2، 6; عذاب کو روکنا 5

قوم ثمود :

قوم ثمود کا عذاب 2، 3; قوم ثمود کی تاریخ 1، 3; قوم ثمود کی کوشش کا بے نتیجہ ہونا 1; قوم ثمود کے عذاب کا حتمی ہونا

1; قوم ثمود کے گھر 3; قوم ثمود کے گھر کی خصوصیات 2

موجودات :

موجودات کا عجز 5

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاصْخِخِ الصَّخْرَ الْجَمِيلَ (۸۵)

اور ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان جو کچھ بھی ہے سب کو برحق پیدا کیا ہے اور قیامت بہر حال آنے والی ہے لہذا آپ ان سے خوبصورتی کے ساتھ درگزر کر دیں۔

1_ خداوند متعال نے اسمانوں، زمین اور فضا میں جو کچھ موجود ہے اُسے حق کی (حکیمانہ اور درست مقصد) کی بنیاد پر

خلق فرمایا ہے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ

کلمہ "حق" کے استعمال کا ایک مقام وہ ہے کہ

320

جہاں کوئی کام حکمت اور مصلحت کی بنیاد پر انجام پایا ہو (مفردات راغب)۔ مندرجہ بالا مطلب اسی استعمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے۔

2_ نظام خلقت (اسمان، زمین اور فضا میں موجود مخلوقات) ایک بامقصد اور حکیمانہ نظام ہے۔

وما خلقنا السموت والا رض وما بینہما الا بالحق

کلمہ "حق" در مقابل "باطل" ہے، یعنی بے مقصد اور بے فائدہ۔ بنا بریں یہ کلمہ "حق" کہ جس میں حکمت و مصلحت کے معانی پائے جاتے ہیں، ہوسکتا ہے کسی مقصد کو بیان کر رہا ہو۔ اس کی تائید اُن آیات سے بھی ہو رہی ہے کہ جن میں کائنات کی خلقت کے بے مقصد اور بیہودہ ہونے کی نفی کی گئی ہے۔

3_ اسمانوں اور زمین کے درمیان (فضا میں) کچھ مخلوقات وجود رکھتی ہیں۔

وما خلقنا السموت والا رض وما بینہما الا بالحق

4_ کائنات میں متعدد اسمانوں کا موجود ہونا۔

وما خلقنا السموت ... الا بالحق

5_ قیامت کا برپا ہونا، ایک یقینی اور قابل عمل چیز ہے۔

وان الساعة لا تية

"ساعة" لغت میں زمانے کے اجزا میں سے ایک جز کو کہتے ہیں اور اس آیت میں اس سے قیامت مراد ہے۔

6_ "الساعة" قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

وان الساعة لا تية

7_ نظام افرینش کا برحق (حکیمانہ اور بامقصد) ہونا قیامت کے برپا ہونے کا مقتضی ہے۔

وما خلقنا السموت ... الا بالحق وان الساعة لا تية

جملہ "ان الساعة لا تية" آیت مجیدہ "وما خلقنا السموت ... الا بالحق" سے استدلال کے نتیجے کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی : چونکہ کائنات، حق کی بنیاد پر خلق کی گئی ہے لہذا قیامت کا برپا ہونا بھی یقینی ہو گا۔

8_ کائنات کی خلقت، قیامت کے برپا ہونے بغیر بے مقصد، بیہودہ اور ایک درست مقصد اور حکمت سے بعید امر ہے۔

وما خلقنا السموت ... الا بالحق وان الساعة لا تية

9_ خلقت کائنات کا مقصد و مقصود، اُخروی دنیا ہے۔

وما خلقنا السموت ... الا بالحق وان الساعة لا تية

جملہ "ان الساعة لا تية" بعض مفسرین کے احتمال کے مطابق ہو سکتا ہے "بالحق" کی تفسیر ہو۔ بنا بریں "کائنات کے برحق خلق ہونے" ک

حق خلق ہونے "ک

321

معنی یہ ہو گا: کائنات ایک مقصد و ہدف کی حامل ہے اور وہ قیامت و آخرت ہے۔

10_ قیامت کے منکرین اور کفار کے پاس کائنات کی خلقت کے بارے میں کوئی درست اور حق پر مبنی توجیہ و تفسیر نہیں ہے لہذا وہ بے مقصد رجحان رکھنے والے لوگ ہیں۔

وما خلقنا السموت ... الا بالحق وان الساعة لا تية

11_ پیغمبر اکرم (ص) کا فریضہ ہے کہ آپ (ع) کفار اور مشرکین کو کریمانہ انداز میں بخش دیں اور اُن سے درگزر

کرتے ہوئے اُن کے اذیت و ازار کو نظر انداز کر دیں۔

فاصفح الصفح الجمیل

"صفح" کا معنی بغیر ملامت کیے اور احسان جتائے معاف کر دینا ہے کہ اسے ہم کریمانہ اور بزرگوارانہ درگزر بھی کہہ

سکتے ہیں۔

12_ قیامت اور خلقت کائنات کے حکیمانہ اور با مقصد ہونے پر عقیدہ، مشکلات کے برداشت کرنے کو اسان بنا دیتا ہے اور

دشمنوں کی جانب سے اذیت و ازار کو نظر انداز کرنے کا مقتضی ہے۔

وما خلقنا السموت ... الا بالحق ... فاصفح الصفح الجمیل

"فاصفح" میں "فا" تفریع کے لئے ہے اور جملہ "فاصفح" کو جملہ "وما خلقنا السموت ... الا بالحق وان الساعة لا تية"

پر عطف کر رہی ہے۔ بنا بریں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کے برحق خلق ہونے کا تقاضا ہے کہ رسول اللہ (ص)

جیسا ایک حق طلب انسان حق کے راستے میں برد باری دکھائے اور کفار کی حق ناپذیری کے سامنے اپنی سعی و کوشش کو بیہودہ خیال نہ کرے۔

13_ پیغمبر اکرم (ص)، مکہ میں اپنے مخالفین کی جانب سے اذیت و ازار اور اُن کے دباؤ مینٹھے۔
فاصح الصبح الجمیل

اذیت و ازار کی وجہ سے پی خداوند متعال کی طرف سے در گذر کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ جس کی تائید اسی سورہ کی آیت 95 (انا کفینک المستهزءین) سے بھی ہوتی ہے۔

14_ اسلامی تحریک اور دینی تبلیغات کے آغاز میں کفار اور دشمنوں کے ساتھ کریمانہ سلوک اور در گذر کرنا ایک ضروری اور لازمی امر تھا۔
فاصح الصبح الجمیل

(بعثت کے ابتدائی حصہ میں) اس آیت کا نزول کہ جس میں در گذر اور معاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور پھر (بعثت کے آخری حصہ میں) مدینہ میں کفار اور دشمنوں کے ساتھ سخت رویہ اپنانے کا دستور دیا جاتا ہے۔ اس سے ہم مذکورہ مطلب اخذ کر سکتے ہیں۔

15_ دوسروں حتی کفار اور دشمنوں کے ساتھ کریمانہ

322

سلوک کرنا، انہیں معاف کرنا، اور اُن کے اذیت و ازار کو نظر انداز کرنا ایک شانستہ اور پسندیدہ چیز ہے۔
فاصح الصبح الجمیل

16_ "قال الرضا (ع) فی قول الله عزوجلّ: "فاصح الصبح الجمیل" قال: العفو من غیر عتاب؛ (1) حضرت امام رضا (ع) نے خداوند متعال کے فرمان " فاصح الصبح الجمیل" کے بارے میں منقول ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: اس سے مراد بغیر سرزنش کے معاف و در گذر کرنا ہے۔

اخرت :

اخرت کی اہمیت 9

اسمان :

اسمانوں کا متعدد ہونا 4؛ اسمانوں کی خلقت کی حقانیت 1

افرینش :

افرینش کا انجام 9؛ افرینش کا بامقصد ہونا 1، 2 ؛ افرینش کا تحت ضابطہ ہونا 2؛ افرینش کا فلسفہ 9؛ افرینش کی حقانیت

1؛ افرینش کی خلقت 7 ؛ افرینش کی قدر و منزلت 8؛ حقانیت افرینش کے اثرات 7؛ افرینش کے بامقصد ہونے کے اثرات 7

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کو اذیت و ازار 13؛ انحضرت (ص) کی ذمہ داری 11؛ انحضرت (ص) کی کرامت 11 ؛ انحضرت (ص) کے

مخالفین کی اذیتیں 13؛ انحضرت (ص) کے عفو 11

اسلام :

تاریخ صدر اسلام 13

اسلامی تحریک 14:

الله تعالیٰ :

الله تعالیٰ کی حکمت 1، 2 ؛ الله تعالیٰ کی خالقیت 1

تبلیغ :

تبلیغ کی شرائط 14

دشمن :

دشمنوں کو معاف کرنے کا پیش خیمہ 12؛ دشمنوں کو معاف کرنے کی اہمیت 14

روایت 16:

زمین :
خلقت زمین کی حقانیت 1
الساعة: 6
سختی :
سختی میں سہولت کے عوامل 12
.....

(1) عیون اخبار الرضا، ج 1، ص 294، ح 50؛ نورالثقلین، ج 3، ص 27، ح 95، 96۔

323

عفو :
احسان جتائے بغیر عفو 16؛ عفو کی اہمیت 15
عقیدہ :
افرینش کے با مقصد ہونے کے اثرات 12؛ حکمت الہی پر عقیدے کے اثرات 12؛ قیامت پر عقیدے کے اثرات 12
عمل :
پسندیدہ عمل 15
قیامت :
قیامت کا یقینی ہونا 5؛ قیامت کو جھٹلانے والوں کا بے منطق ہونا 10؛ قیامت کے دلائل 7، 8؛ قیامت کے نام 6
کفار :
کفار کو معاف کرنا 11، 15؛ کفار کو معاف کرنے کی اہمیت 14؛ کفار کی بے منطقی 10
مشرکین :
مشرکین کو عفو 11
موجودات :
فضائی موجودات 3

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ (۸۶)

بیشک آپ کا پروردگار سب کا پیدا کرنے والا اور سب کا جاننے والا ہے۔

- 1_ فقط خداوند متعال ہی بہت علم والا، خالق ہے۔
ان رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ
مبتدا اور خبر کا معرفہ لایا جانا اور ضمیر فصل "هو" لانا، حصر پر دلالت کرتا ہے۔
- 2_ کائنات کی خلقت، ایک عالمانہ اور آگاہانہ خلقت ہے۔
ان رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ
مندرجہ بالا مطلب اس بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "العلیم"، "الخالق" کے لئے صفت ہو۔
- 3_ خداوند متعال، خالق (خلق کرنے والا) اور علیم (بہت جاننے والا) ہے۔
ان رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ
- 4_ خداوند متعال کا مشکلات رسالت اور دشمنوں کی اذیت و آزار کے مقابلے میں پیغمبر اکرم (ص) کی دلجوئی

324

کرنا

فاصفح... ان رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ
"اللہ" کے بجائے "ربك" کا انا نیز دشمنوں سے درگزر کرنے کی نصیحت کرنے کے بعد خداوند متعال کے علم و آگاہی کی یاد

دہانی کرانا ہو سکتا مذکورہ حقیقت بیان کرنے کے لئے ہو۔
 5_ خداوند متعال کی ربوبیت، کائنات کی عالمانہ خلقت کی مقتضی ہے۔
 ان رَبَّكَ هُوَ الْخَلْقُ الْعَلِيمُ
 6_ پیغمبر اکرم (ص) کا کفار اور دشمنوں سے درگزر اور چشم پوشی کرنا، انحضرت (ص) کی خیر و صلاح اور آپ (ص) کی تربیت و کمال کے لئے تھا۔
 فاصفح الصفح الجمیل _ ان رَبَّكَ هُوَ الْخَلْقُ الْعَلِيمُ
 جملہ "ان رَبَّكَ" جملہ "فاصفح..." کے لئے تعلیل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی: اے رسول (ص) درگزر کیجئے؛ کیونکہ پروردگار اور تیرا رب جانتا ہے کہ کون سا کام تیری مصلحت اور تیرے رشد و کمال کے لئے ہے۔

افرینش:

افرینش کی عالمانہ خلقت 2، 5

انحضرت (ص):

انحضرت (ص) کو اذیت 4؛ انحضرت (ص) کو تسلی 4؛ انحضرت (ص) کی جانب سے عفو 6؛ انحضرت (ص) کے تکامل کا

پیش خیمہ 6؛ انحضرت (ص) کے مصالح 6

اسما و صفات:

خلاق 3؛ علیم 3

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا علم 1؛ اللہ تعالیٰ کی خالقیت 1؛ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اثرات 5؛ اللہ تعالیٰ کے اختصاصات 1

توحید:

خالقیت میں توحید 1

نظریہ کائنات:

توحیدی نظریہ کائنات 1

دشمنان:

دشمنوں کو عفو 6؛ دشمنوں کی اذیتیں 4

کفار:

کفار کو عفو 6

325

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (۸۷)

اور ہم نے آپ کو سب سے مثنیٰ اور قرآن عظیم عطا کیا ہے۔

1_ خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم (ص) کو عطا ہونے والی چیزوں میں سے ایک "سورہ حمد" ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي

اکثر مفسرین کا نظریہ ہے کہ "سبعا" سے سورہ حمد مراد ہے کہ جس کی سات ایتیں ہیں اور "المثنیٰ" (جمع مثنیٰ) قرآن کریم کی صفت ہے؛ جیسا کہ سورہ زمر (ایت 23) مینبھی یہ کلمہ قرآن کی صفت کے طور پر ذکر ہوا ہے۔ یاد رہے کہ روایات بھی اسی مطلب کی تائید کرتی ہیں۔

2_ سورہ حمد، قرآن کے تمام سوروں میں ایک خاص مقام و منزلت اور بلند قدر و قیمت کا حامل سورہ ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

مندرجہ بالا مطلب، قرآن کو "کتاب عظیم" کے عنوان سے بیان کرنے سے پہلے سورہ حمد کے "ذکر" سے مختص ہو جانے سے اخذ ہوتا ہے۔

3_ خداوند متعال، پیغمبر اکرم (ص) کو قرآن عطا کرنے والا ہے۔

ولقد ء اتينك ... القرآن العظيم
 4_قرآن، ايك باعظمت كتاب اور عظيم نعمت ہے۔
 ولقد ء اتينك ... القراء ان العظيم
 5_قرآن، خداوند متعال کی خالقیت اور علم کا ایک جلوہ ہے۔
 ان ربك هو الخلق العليم ولقد ء اتينك سبعاً من المثاني و القرآن العظيم
 خداوند متعال کی دو صفات "خالقیت اور دانائی" کے بیان کے بعد "پیغمبر اکرم (ص) کو قرآن اعطا ہونے" کا ذکر ہو سکتا ہے
 خدا کی خالقیت اور علم کے مصداق کو بیان کرنے کے لئے ہو۔
 6_ "عن یونس بن عبدالرحمان... قال: سألت ابا عبد الله (ع) "ولقد ء اتينك سبعاً من المثاني و القرآن العظيم" قال: هی سورة الحمد
 و هی سبع آیات منها بسم الله الرحمن الرحيم وانما سمیت المثانی لا نهأ یثنی فی الركعتین (1) یونس

(1) تفسیر عیاشی، ج 1، ص 19؛ ح 3، نور الثقلین، ج 3، ص 27، ح 98۔

326

بن عبد الرحمن کہتے ہیں: میں نے حضرت امام صادق (ع) سے خدا کے کلام: "ولقد ء اتينك سبعاً من المثاني و القرآن العظيم
 "کے بارے میں پوچھا تو آپ (ع) نے فرمایا: وہ سورہ حمد ہے کہ جس کی سات آیتیں ہیں اُن میں سے ایک "بسم الله الرحمن
 الرحيم" ہے اور اسے مثنیٰ کہا گیا ہے کیونکہ یہ سورہ دو رکعت نماز میں دو بار پڑھی جاتی ہے۔

انحضرت (ص):

انحضرت (ص) کو سورئہ حمد عطا ہونا 1؛ انحضرت (ص) کو قرآن کریم عطا ہونا 3

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی خالقیت کی نشانیاں 5؛ اللہ تعالیٰ کے عطایا 1، 3؛ اللہ تعالیٰ کے علم کی نشانیاں 5

روایت: 6

سورئہ حمد:

سورئہ حمد کی فضیلت 1، 2، 6؛ سورئہ حمد کے نام 6

قرآن کریم:

قرآن کریم کی اہمیت 5؛ قرآن کریم کی عظمت 4

نعمت:

عظیم نعمتیں 4؛ نعمت کے مراتب 4؛ نعمت قرآن 4

تفسیر راہنما جلد 9

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَخَفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ (۸۸)
 لہذا آپ ان کفار میں بعض افراد کو ہم نے جو کچھ نعمات دنیا عطا کردی ہیں ان کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں اور
 اس کے بارے میں ہرگز رنجیدہ بھی نہ ہوں بس آپ اپنے شانوں کو صاحبان ایمان کے لئے جھکائے رکھیں۔

1_ خداوند متعال، نے پیغمبر اکرم (ص) کو کفار کے دنیوی وسائل کی طرف نظریں رکھنے اور اُن میں جذب ہونے سے
 روکا۔

لَا تَمْدَنَّ عَيْنِكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ
 "مد" کا معنی زیادہ اور طولانی کرنا ہے اور جب بھی یہ انکھ اور نظر کے بارے میں استعمال ہو تو انکھیں لگانے، کسی چیز کو گھورنے اور مجذوب ہونے کے معنی میں ہے۔

327

2_ پیغمبر اکرم (ص) کا فریضہ ہے کہ آپ (ص) کفار کے کثیر دنیوی وسائل کی طرف توجہ کیے بغیر اپنی پوری توجہ اُن کی ہدایت پر لگا دیں۔

لَا تَمْدَنَّ عَيْنِكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ
 مذکورہ بالا آیت کے لئے کچھ احتمالات ذکر کیے گئے ہیں۔ مندرجہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "لَا تَمْدَنَّ عَيْنِكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ" سے یہ مراد ہو کہ: تمہارے ذہن میں بھی یہ نہیں آنا چاہیے کہ خدا کے دشمن کفار اس قدر زیادہ دنیوی وسائل سے کیوں بہرہ مند ہیں؟ تم اس قسم کے خیالات کے ذریعے اپنے آپ کو ان وسائل میں مشغول نہ کرو؛ بلکہ تمہاری پوری توجہ خود اُن (کفار کی ہدایت) کی طرف ہونی چاہیے۔
 3_ دنیا کے تمام وسائل، مال و ثروت اور جلوے، دین داری اور قرآن کے نورانی حقائق کی معرفت کے مقابلے میں ناچیز اور بے معنی ہیں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ لَا تَمْدَنَّ عَيْنِكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ
 پیغمبر اکرم (ص) کو قرآن جیسی عظیم نعمت عطا کرنے کی یاد دہانی کے بعد دنیا کے مادی وسائل اور متاع پر نظریں رکھنے سے نہیں، ہو سکتا ہے مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو۔

4_ ظہور اسلام کے زمانے میں بعض کفار اور مشرکین، قابل توجہ مادی وسائل اور مال و ثروت سے بہرہ مند تھے۔
 لَا تَمْدَنَّ عَيْنِكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ

5_ دنیوی زندگی کا مال و منال اور طلسمات، جذاب اور دلربا ہوتے ہیں۔

لَا تَمْدَنَّ عَيْنِكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ
 6_ دنیوی مال و منال پر نظر رکھنا اور رشک کرنا ایک ناپسندیدہ اور قابل مذمت چیز ہے۔

لَا تَمْدَنَّ عَيْنِكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ
 7_ اسلامی و دینی راہنماؤں کے فرائض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ثروتمند اور مرفہ لوگوں کے اموال اور دنیوی مقام و مرتبے پر نظریں نہ رکھیں۔

لَا تَمْدَنَّ عَيْنِكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَخَفَضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ
 8_ انسان کی تمام متاع اور ثروت کا سر چشمہ اور مالک خداوند متعال ہے۔

لَا تَمْدَنَّ عَيْنِكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ
 خداوند متعال نے انسان کے ہاتھ میں موجود وسائل و نعمات کو اپنی عطا کردہ قرار دیا ہے (مَتَّعْنَا) اور اس سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ ان سب چیزوں کا سر چشمہ، خدا ہے۔

9_ خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم (ص) کو کفار و مشرکین کے لئے غمگین اور پریشان نہ ہونے کی

328

نصیحت۔

لَا تَمْدَنَّ عَيْنِكَ ... وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

10_ حق کو قبول نہ کرنے والے کفار اور مشرکین، ہمدردی کے قابل نہیں۔

لَا تَمْدَنَّ عَيْنِكَ ... وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

جیسا کہ مفسرین نے کہا ہے، کفار اور مشرکین کے لئے پیغمبر اکرم (ص) کا غم و اندوہ اُن کی حق ناپذیری کی وجہ سے تھا۔ پیغمبر (ص) کو اُن کے لئے غم نہ کھانے کی نصیحت ممکن ہے اس لئے ہو کہ وہ اس قدر لیاقت نہیں رکھتے کہ اُن کے لئے غمگین ہوا جائے۔

11_ کفار و مشرکین کی ہدایت کے لئے پیغمبر اکرم (ص) کا شدید غمگین ہونا اور دل جلانا۔

لَا تَمْدَنَّ عَيْنِكَ ... وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

12_ پیغمبر اسلام (ص) کا فریضہ ہے کہ آپ (ص) مؤمنین کے ساتھ فروتنی (خفض جناح) کے ساتھ پیش آئیں۔

واخفض جناحك للمؤمنين

"خفض جناح" (پر کھولنا) فروتنی اور تواضع سے کنایہ ہے۔

13_ ایمان، انسانوں کی قدر و منزلت کا معیار اور اُن کے سامنے فروتنی و تواضع کا ملاک ہے۔

واخفض جناحك للمؤمنين

مندرجہ بالا مطلب صفت "مؤمنین" کہ جو علیت کی طرف اشارہ ہے، سے استفادہ کیا گیا ہے؛ یعنی چونکہ وہ ایماندار ہیں

تو پس اے رسول (ص) آپ (ص) بھی ان کے بارے میں فروتنی اختیار کریں۔

14_ معاشرے کے رہبر و راہنما، معاشرے کے بے ایمان اور خوشحال لوگوں کی حد سے زیادہ توجہ کے خطرے سے

دوچار ہوتے ہیں۔

لَا تَمْنَنَّ عَيْنِيكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ

اگرچہ یہ ایت پیغمبر اسلام (ص) کے بارے میں ہے لیکن اس سے ہم اخذ کر سکتے ہیں کہ یہ تنبیہ اور ہوشیار

باش، معاشرے کے تمام رہبروں اور ذمہ دار لوگوں کو بھی شامل ہے۔

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) اور کفار کے مادی وسائل 1؛ انحضرت (ص) کا ہدایت کرنا 11؛ انحضرت (ص) کو نصیحت 9؛

انحضرت (ص) کو نہی 1؛ انحضرت (ص) کی تواضع 12؛ انحضرت (ص) کی دلسوزی 11؛ انحضرت (ص) کی ذمہ داری

12؛ انحضرت (ص) کی شرعی ذمہ داری 1، 2؛ انحضرت (ص) کے پسندیدہ کام 11

اقدار :

اقدار کا معیار 13

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی مالکیت 8؛ اللہ تعالیٰ کی نصیحتیں 9؛ اللہ تعالیٰ کے نوابی 1

ایمان :

329

ایمان کا کردار 13

تواضع :

تواضع کا معیار 13

ثروت :

ثروت کا سرچشمہ 8

دنیا پرستی :

دنیا پرستی کی مذمت 6

دینداری :

دینداری کی قدر و قیمت 3

دینی قائدین :

دینی قائدین کا زہد 7؛ دینی قائدین کی ذمہ داری 7

زہد :

زہد کی اہمیت 7

طمع :

طمع کی مذمت 6

عمل :

ناپسندیدہ عمل 6

رَشْك :

ناپسندیدہ رَشْك 6

قائدین :

قائدین اور مرفہ افراد 14; قائدین کی جائے لغزش 14

قرآن کریم :

قرآن کریم کی قدر و قیمت 3

کفار :

صدر اسلام کے کفار کے مادی وسائل 4; صدر اسلام کے کفار کی ثروتمندی 4; کفار پر اندوہ 10; کفار پر ترحم 10; کفار پر

غم و اندوہ سے اجتناب 9; کفار کی مادی وسائل سے بے اعتنائی 2; کفار کی ہدایت کی اہمیت 2

مادی وسائل :

مادی وسائل سے بے اعتنائی 7; مادی وسائل کا سرچشمہ 8; مادی وسائل کا مالک 8; مادی وسائل کا ناچیز ہونا 3; مادی وسائل

کی جذابیت 5

مشرکین :

مشرکین پر غم و اندوہ 10; صدر اسلام کے مشرکین کے مادی وسائل 4; مشرکین پر ترحم 10; مشرکین پر غم و اندوہ سے

اجتناب 9; صدر اسلام کے مشرکین کی ثروتمندی 4; مشرکین کی ہدایت 11

مؤمنین :

مؤمنین کے لئے تواضع 12

330

وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ (٨٩)

اور یہ کہہ دیں کہ میں تو بہت واضح انداز سے ڈرانے والا ہوں۔

1_ پیغمبر اکرم (ص) - لوگوں کے لئے اپنی ذمہ داری (انذار) کی حدود کا اعلان کرنے پر مامور تھے۔

و قل انى انا النذير المبين

2_ پیغمبر اکرم (ص) کی (ڈرانے اور خطرات سے آگاہ کرنے پر مبنی) رسالت سب کے لئے قابل فہم، صریح اور ابہام سے

خالی تھی۔

و قل انى انا النذير المبين

3_ انسان، وحی و دین الہی کی راہنمائی کے بغیر انتہائی اہم خطرات و تہدیدات سے دو چار رہتا ہے۔

و قل انى انا النذير المبين

انبیاء کرام (ع) کا ڈرانا اور خطرات سے آگاہ کرنا، انسان کے لئے انتہائی اہم خطرات اور تہدیدات کے وجود پر دلالت کرتا

ہے۔ بنابرینا اگر انسان انبیائے کرام (ع) کے انذار اور تہدیدات کو قطع نظر کر دے تو وہ بہت سے خطرات سے دو چار ہو

جائے گا۔

4_ انذار (ڈرانا) اور خطرات سے آگاہ کرنا دینی مبلغین اور قائدین کا بنیادی فریضہ ہے۔

و قل انى انا النذير المبين

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کی ذمہ داری کی حدود 1; انحضرت (ص) کی رسالت 2; انحضرت (ص) کی شرعی ذمہ داری 1; انحضرت

(ص) کی صراحت 2; انحضرت (ص) کے انذار 1; انحضرت (ص) کے انذار کا واضح ہونا 2

انسان :

انسان کو تہدید 3; انسانی لغزش کے مقامات 3

تبلیغ :

تبلیغ میں انذار 4

خطرہ :

خطرے کا پیش خیمہ 3

331

دین :

دین کی اہمیت 3

دینی قائدین :

دینی قائدین کی ذمہ داری 4

مبلغین :

مبلغین کی ذمہ داری 4

وحی :

وحی کا کردار 3

كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ (۹۰)

جس طرح کہ ہم نے ان لوگوں پر عذاب نازل کیا جو کتاب خدا کا حصہ بانٹ کرنے والے تھے۔

1_ صدر اسلام میں قرآن کو تجزیہ و تقسیم کرنے والے (التقاطی) لوگ، عذاب الہی سے دوچار ہوئے تھے۔

كما انزلنا على المقتسمين

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے پر مبنی ہے کہ جب گذشتہ آیت کے جملہ " انا النذیر ... " میں لفظ عذاب تقدیر میں ہوا اور فعل " انزلنا " کا مفعول ایک محذوف ضمیر ہو کہ جو عذاب کی طرف لوٹ رہی ہو۔ بنابرین آیت کا معنی یوں ہو جائے گا : " جس طرح ہم نے عذاب "مقتسمین" پر نازل کیا ہے۔ یاد رہے کہ "المقتسم" کا معنی وہ شخص ہے کہ جو کسی چیز کو چند جزء میں تقسیم کرے اور بعد والی آیت (الذین جعلوا القرآن عضین) کے قرینے سے اس سے مراد قرآن کو جز جز کرنے والے لوگ ہیں کہ جو قرآن کے بعض معارف کو تو قبول کر لیتے ہیں اور بعض کا انکار کر دیتے ہیں۔

2_ ظہور اسلام اور قرآن کے نزول کے بعد قرآن کو تجزیہ کرنے والے التقاطی گروہ کا پیدا ہو جانا۔

كما انزلنا على المقتسمين

3_ مسلمانوں کی طرح اہل کتاب بھی قرآن کے مخاطبین میں سے ہیں۔

ولقد آتيناك... والقرآن العظيم... كما انزلنا على المقتسمين

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ جب " انزلنا " کا مفعول ایک ایسی ضمیر ہو کہ جو قرآن کی جانب لوٹ رہی ہو اور "المقتسمین" سے مراد بعض شان نزول کے مطابق یہود و نصاری ہوں (روح المعانی)

4_ دین میں التقاط (دین کے کچھ حصے کو قبول کرنا اور کچھ کا انکار کرنا) ایک ایسا بڑا گناہ ہے جو عذاب

332

الہی کا پیش خیمہ بنتا ہے۔

كما انزلنا على المقتسمين

5_ "عن ابن عباس سال رجل رسول الله (ص) قال: ارايت قول الله: "كما انزلنا على المقتسمين" قال: اليهود والنصارى...؛

(1) حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا (ص) سے سوال کیا اور کہا: آپ (ص) کی خدا کے قول "كما انزلنا على المقتسمين" کے بارے میں کیا رائے ہے۔؟ انحضرت (ص) نے فرمایا: (مقتسمین سے مراد) یہود و نصاری

ہیں۔

اسلام :

تاریخ صدر اسلام 2،1

دین :

دین کے بعض حصے کو جھٹلانے کے اثرات 4؛ دین کے بعض حصے کو قبول کرنے کے اثرات 4؛ دینی افات کی شناخت 4

روایت: 5

عذاب :

اہل عذاب 1؛ عذاب کا پیش خیمہ 4

عیسائی: 5

قرآن :

صدر اسلام میں قرآن کو تجزیہ کرنے والے 2 ؛ قرآن کو تجزیہ کرنے والوں کا عذاب 1 ؛ قرآن اور اہل کتاب 3؛ قرآن کو

تجزیہ کرنے والے 5؛ قرآن کے مخاطبین 3

گناہان کبیرہ: 4

مقتسمین :

مقتسمین سے مراد 5

یہود: 5

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ (۹۱)

جن لوگوں نے قرآن کو ٹکڑے کر دیا ہے _

1_ یہود اور نصاریٰ کا نزول قرآن اور ظہور اسلام کے بعد ،التقاط (دین کے کچھ حصے کو قبول کرنے اور کچھ کا انکار کرنے) کی طرف رجحان ہو گیا تھا اور وہ قرآن کی بعض آیات پر ایمان لاتے تھے اور بعض کا انکار کرتے تھے۔

.....

1(الدر المنثور، ج5، ص98_

333

الذين جعلوا القرآن عضين

"عضین"، "عضۃ" کی جمع ہے جس کا معنی جز ہے _ اور معارف دین کو قبول کرنے میں تجزیہ (جز جز کرنا) اہل کتاب کی عادت ہے چونکہ کفار اور مشرکین اصل دیانت کو ہی قبول نہیں کرتے تھے ؛جیسا کہ خداوند متعال نے اہل کتاب کو اسی صفت کے ساتھ یاد کیا ہے : "...وَيَقُولُونَ نَحْنُ مُبِيعُونَ وَنَكْفُرُ بِبَعْضِ ..."(سورہ نساء ،آیت 150)

2_ کفار قریش ، قرآن کے نزول اور ظہور اسلام کے بعد قرآن کی آیات کو چند قسموں میں تقسیم کر کے ہر قسم کا تہمت و افتراء اور دوسرے مختلف حیلوں و بہانوں کے ساتھ مذاق اڑایا کرتے اور اُس کا انکار کرتے تھے۔

المقتسمین _ الذين جعلوا القرآن عضين

یہ مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب اس آیت اور اس سے پہلے والی آیت سے کفار قریش مراد ہوں جیسا کہ ان کے شان نزول میں آیا ہے _ اور وہ سب کے سب (تقریباً 16 افراد)مختلف طریقوں سے ہلاک ہوئے ہیں _

3_ اسلام اور قرآنی معارف و تعلیمات، باہم مربوط ومرتبط اور ایک دوسرے سے جدا نہ ہونے والا ناقابل تقسیم مجموعہ ہے _

المقتسمین _ الذين جعلوا القرآن عضين

4_ اسلام وقرآن کے پورے مجموعے پر ایمان لانا ضروری اور ہر قسم کے تجزیہ و التقاط سے پرہیز لازمی ہے۔

المقتسمین _ الذين جعلوا القرآن عضين

5_ "عن ابن عباس قال: سال رجل رسول الله (ص) "...الذين جعلوا القرآن عضين" قال: امنوا ببعض وكفروا

ببعض؛(1)حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول خدا (ص) سے خداوند متعال کے فرمان :-

الذين جعلوا القرآن عضين " کے بارے میں سوال کیا تو انحضرت (ص) نے فرمایا :قرآن کے بعض حصوں پر ایمان لے

اتے ہیں اور بعض کے منکر ہو جاتے ہیں _

6_ "عن أبي جعفر (ع) و أبي عبد الله (ع) عن قوله: "الذين جعلوا القرآن عضين" قال: هم قریش؛ (2)حضرت امام باقر اور امام

صادق علیہما السلام سے خداوند متعال کے کلام: "الذین جعلوا القرآن عضین" کے بارے میں منقول ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: "وہ قریش تھے۔"

اسلام :

(1) الدر المنثور، ج 5، ص 98
(2) تفسیر عیاشی، ج 2، ص 252، ج 4، ص 251، ج 43؛ نور الثقلین، ج 3، ص 31، ج 119۔

334

تعلیمات اسلام کا باہم مرتبط ہونا 3؛ اسلام کا ناقابل تجزیہ ہونا 3؛ اسلام کو جز جز کرنے سے اجتناب 4
ایمان :

قرآن کے بعض حصوں پر ایمان 5، 1

روایت: 5، 6

عیسائی :

عیسائی اور قرآن 1

قرآن کریم :

قرآن کریم سے استہزاء کرنے والے 2، 5؛ قرآن کریم پر افتراء باندھنے والے 2؛ قرآن کریم کا باہم مرتبط ہونا 3؛ قرآن کریم کا ناقابل تفکیک ہونا 3؛ قرآن کریم کو تجزیہ کرنے والے 1، 6؛ قرآن کریم کی تکذیب کرنے والے 2؛ قرآن کریم کے تجزیہ سے اجتناب 4

قریش

کفار قریش کا استہزاء 2؛ کفار قریش کا افتراء 2؛ کفار قریش کی تہمتیں 2؛ قریش اور قرآن کریم 6
کفر :

قرآن کے بعض حصے سے کفر 1، 5

یہود :

یہود اور قرآن 1

تفسیر راہنما جلد 9

فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ (۹۲)

لہذا آپ کے پروردگار کی قسم کہ ہم ان سے اس بارے میں ضرور سوال کریں گے۔

1۔ تمام کفار اور دین کو تقسیم کرنے والوں سے پوچھ گچھ کے بارے میں خداوند متعال کا تاکید کے ساتھ اپنی ربوبیت کی قسم کھانا۔

فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ

"لَنَسْأَلَنَّهُمْ" کی جمع غائب کی ضمیر ہو سکتا ہے اُن کفار کی طرف لوٹ رہی ہو کہ جن کا تذکرہ گذشتہ چند آیات میں گذر چکا ہے (... ازوجاً منہم) اور ہو سکتا ہے یہ "المقتسمین" کی طرف اشارہ ہو۔ مذکورہ بالا مطلب بردو احتمال کی بناء پر ہے۔

2_ اثبات اور حقائق کے لئے قسم کھانا ایک جائز اور مشروع امر ہے۔

335

فو ربك لنسنلنهم

خداوند متعال کے اثبات قیامت کے لئے قسم کھانے سے خود قسم کھانے کی مشروعیت اور جواز کا استفادہ ہو سکتا ہے۔
3_ پیغمبر اکرم (ص)، پروردگار کے نزدیک بلند مرتبہ شخصیت رکھنے کے ساتھ ساتھ اُس کے خاص لطف و عنایت سے بھی بہرہ مند ہیں۔

فو ربك

یہ کہ خداوند متعال نے اپنی قسم میں رسول اکرم (ص) کو مخاطب کیا ہے اور فرمایا ہے: "تیرے پروردگار کی قسم... اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

4_ صفت "رب" خداوند متعال کی اہم ترین صفات میں سے ہے۔

فو ربك

چونکہ صفت "رب" کی قسم کھائی گئی ہے لہذا اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہو سکتا ہے۔

5_ قیامت، مجرمین اور ایات قرآن کا تجزیہ کرنے والوں سے پوچھ گچھ کا دن ہے۔

لنسنلنهم اجمعین

پوچھ گچھ کے لئے فعل مضارع "نسنل" کا لایا جانا ہو سکتا ہے ائندہ اور روز قیامت کی طرف اشارہ ہو۔

6_ قیامت کے دن تمام انسانوں کی بغیر کسی استثناء کے خداوند متعال کی طرف سے پوچھ گچھ ہو گی۔

فو ربك لنسنلنهم اجمعین

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب ضمیر "ہم" کا مرجع "انی انا نذیر مبین" کے قرینے سے تمام انسان ہوں۔ چونکہ رسول اکرم (ص) کا "نذیر" ہونا سب انسانوں کے لئے ہے۔

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کے فضائل 3

اسما و صفات :

رب 4

حقائق :

اثبات حقائق کے لئے قسم کھانا 2

دین :

دین میں تجزیہ کرنے والوں کا مواخذہ 1

قسم کھانا :

جائز قسم کھانا 2; قسم کھانے کے احکام 2; ربوبیت خدا کی قسم کھانا 1

قرآن کریم :

قرآن کریم کو تجزیہ کرنے والوں کا آخری مواخذہ 5; قرآن کریم کی قسمیں 1

قیامت :

336

قیامت کی خصوصیات 5; قیامت میں عام مواخذہ ہونا 6

کفار :

کفار سے مواخذہ 1

گناہگار لوگ :

ان سے آخری مواخذہ 5

لطف خدا :

لطف خدا جن کے شامل حال ہے 3

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۹۳)

جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

1_ قیامت کے دن خداوند متعال کی طرف سے انسانوں کے تمام اعمال و کردار کے بارے میں پوچھا جائے گا۔
لنسنلنہم... عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

2_ قیامت کے دن خداوند متعال کی جانب سے کفار اور قرآن کا تجزیہ کرنے والوں کے تمام اعمال و کردار کی پوچھ گچھ ہو گی۔

المقتسمین_ الذین جعلوا القرآن عضین_ فوربک لنسنلنہم اجمعین_ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

3_ تمام انسان اپنے اعمال اور کردار کے سلسلے میں جوابدہ ہیں۔
لنسنلنہم... عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

4_ ربوبیت الہی، انسان کے اعمال و کردار کے مقابلے میں پوچھ گچھ اور سزا و جزا دینے کی مقتضی ہے۔

فو ربک لنسنلنہم اجمعین_ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

5_ انسان کے اعمال اور کردار قیامت کے دن پوچھ گچھ اور محاسبے کا معیار ہیں اور انہی کے ذریعے اس کی عاقبت معین ہوتی ہے۔

لنسنلنہم... عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اجر :

اجر کا پیش خیمہ 4

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اثرات 4

انسان :

انسان کی ذمہ داری 3

سزا :

337

سزا کا پیش خیمہ 4

عاقبت :

آخری عاقبت میں موثر عوامل 5

عمل :

عمل کا آخری مواخذہ 1; عمل کا جوابدہ 3; عمل کے اثرات 5; عمل کے مواخذہ کا پیش خیمہ 4

قرآن کریم :

قرآن کریم کا تجزیہ کرنے والوں کا آخری مواخذہ 2

قیامت :

قیامت میں مواخذہ 1، 2; قیامت میں مواخذہ کا معیار 5

کفار :

کفار کا آخری مواخذہ 2

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ (۹۴)

پس آپ اس بات کا واضح اعلان کر دیں جس کا حکم دیا گیا ہے اور مشرکین سے کنارہ کش ہو جائیں۔

1_ پیغمبر اکرم (ص) واضح ، اشکار اور بغیر کسی ابہام کے اپنے الہی منصبی فرائض اور رسالت کے ابلاغ پر مامور

تھے۔

فاصدع بما تو مر

لغت میں "صدع" واضح و اشکار بات کرنے کو کہتے ہیں۔

2_ بعثت کے آغاز (مکی دور) میں پیغمبر اکرم (ص) کی دعوت بعض مخفی کاموں، رازداری اور تقیہ کے ہمراہ تھی۔

فاصدع بما تو مر

دعوت کو اشکار کرنے کا لازمہ اُس کا مخفی رکھنا ہے خواہ وہ کچھ وقت کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔

3_ پیغمبر اکرم (ص) کے منصبی فرائض، فرامین خدا کے دائرے میں تھے۔

فاصدع بما تو مر

4_ پیغمبر اکرم (ص)، کفار و مشرکین کی عہد شکنی، اذیت و ازار سے بے اعتنائی اور اُن سے منہ موڑنے اور اپنی دعوت

میں ثابت قدم رہنے پر مامور تھے۔

فاصدع بما تو مروا عرض عن المشرکین

"مشرکین سے منہ موڑنے" سے مراد یہ نہیں کہ اُن سے کنارہ گیری کی جائے۔ چونکہ یہ ایت کے پہلے حصے (فاصدع

بما تو مر) کہ جس میں اشکارا دعوت کا اظہار ہے، کے ساتھ سازگار نہیں

338

بلکہ پیغمبر اکرم (ص) مکہ میں مشرکین و کفار کی جانب سے بہت زیادہ ستائے گئے تھے لہذا مراد وہی ہے جو مذکورہ بالا

مطلب میں آیا ہے۔ یاد رہے کہ بعد والی ایت (انا کفینک المستہزءین) بھی اسی حقیقت کی تاکید کر رہی ہے۔

5_ دینی نظریات اور اصول کو بیان کرنے میں صراحت و قاطعیت، دینی راہنمائوں پر ایک واجب اور ضروری فریضہ ہے۔

فاصدع بما تو مروا عرض عن المشرکین

6_ "عن عبيد الله بن علي الحلبي قال: سمعت ابا عبد الله (ع) يقول: مكث رسول الله (ص) بمكة بعد مجاءه الوحي عن الله تبارك

وتعالى ثلاث عشرة سنة منها ثلاث سنين مختفياً خائفاً لا يظهر، حتى امره الله عز وجل ان يصدع بما امره به، فظهر حينئذ

الدعوة؛ (1) عبيد الله بن علي الحلبي کا کہنا ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ (ع) نے فرمایا: جب خداوند

متعال کی جانب سے رسول خدا (ص) پر وحی نازل ہوئی اس کے بعد آپ (ص) تیرہ سال تک مکہ میں رہے۔ کہ جن میں سے

تین سال مخفی اور پنہاں تھے اور آپ (ص) (اجتماعات میں) ظاہر نہیں ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ خدا نے آنحضرت (ص) کو

فرمان دیا کہ جو کچھ آپ (ص) کو امر کیا گیا ہے اُسے اشکارا بیان کرو۔ اس کے بعد آپ (ص) نے اپنی دعوت کو علنی کر

دیا۔

7_ "عن محمد بن علي الحلبي عن ابي عبد الله (ع) قال: اكنتم رسول الله (ص) بمكة مختفياً خائفاً خمس سنين ليس يظهر امره ...

ثم امره الله عز وجل ان يصدع بما امر به فظهر رسول الله (ص) و اظهر امره؛ (2) محمد بن علي الحلبي نے امام صادق (ع)

سے روایت کی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: رسول خدا (ص) نے پانچ سال تک مکہ میں اپنی رسالت کو پنہاں رکھا۔ آپ (ص)

مخفی اور خوفزدہ تھے اور اپنی رسالت کو اشکار نہیں کرتے تھے ... پھر خداوند عزوجل نے آپ (ص) کو فرمان دیا کہ اپنی

رسالت کو اشکار کرو۔ پس آنحضرت (ص) اشکار ہو گئے اور آپ (ص) نے علنی دعوت شروع کر دی۔

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کی اشکار دعوت 6، 7؛ انحضرت (ص) کی استقامت 4؛ انحضرت (ص) کی تبلیغ 1؛ آنحضرت (ص) کی

رسالت 7؛ آنحضرت کی رسالت 3؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری 4؛ آنحضرت (ص) کی شرعی ذمہ داری 1؛ آنحضرت (ص)

کی صراحت 1؛ آنحضرت (ص) کی مخفی دعوت 2، 6، 7؛ آنحضرت (ص) کو اذیت 4

احکام: 5

.....

(1) کمال الدین، ص 344، ح 29، ب 33؛ نور الثقلین، ج 3، ص 32، ح 123۔

(2) کمال الدین، ص 344، ح 28، ب 33؛ نور الثقلین، ج 3، ص 32، ح 121۔

339

اسلام :

تاریخ صدر اسلام 7،6،2

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے اوامر 3

تبلیغ :

تبلیغ میں صراحت 5،1؛ تبلیغ میں قاطعیت 5

دین :

دین کی تبلیغ 5

دینی قائدین :

دینی قائدین کی شرعی ذمہ داری 5

روایت: 7،6

مشرکین :

مشرکین کی اذیتیں اور انحضرت (ص) 4؛ مشرکین سے منہ موڑنا 4

واجبات: 5

إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ (۹۵)

ہم ان استہزاء کرنے والوں کے لئے کافی ہیں۔

1_ پیغمبر اکرم (ص) کو مشرکین اور دشمنوں کی اذیت و آزار اور استہزاء کے مقابلے میں خداوند متعال کی حمایت حاصل تھی۔

انا کفینک المستهزء بن

2_ خداوند متعال کا پیغمبر اکرم (ص) کو اپ (ص) سے استہزاء کرنے والوں کے شر کو دفع کرنے کی خوشخبری دینا۔

انا کفینک المستهزء بن

3_ دشمنوں اور مشرکین سے بے اعتنائی کرنے اور اپنی دعوت کو علنی و آشکارا کرنے میں انحضرت (ص) کا سب سے بڑا پشت پناہ، دشمنوں کے مقابلے میں خداوند متعال کا پیغمبر اکرم (ص) کی حمایت کرنا تھا۔

فاصدع بما تو مروا عرض عن المشركين _ انا کفینک المستهزء بن

جملہ " انا کفینک ... " جملہ " فاصدع بما تو مرو ... " کے لئے تعلیل کی حیثیت رکھتا ہے: یعنی چونکہ ہم تمہاری حمایت کرتے ہیں پس جس چیز کا تجھے حکم دیا گیا ہے اُس پر عمل کرو اور مشرکین سے منہ موڑ لو۔

4_ پیغمبر اکرم (ص) کو اپنی رسالت کے پہلے دور (دوران

340

مکہ) میں مشرکین کی طرف سے تمسخر، شدید مخالفتوں اور روحانی اذیت و آزار کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

و ا عرض عن المشركين _ انا کفینک المستهزء بن

5_ استہزاء اور تمسخر کرنا، پیغمبر اکرم (ص) کے مخالفین اور دشمنوں کا طریقہ تھا۔

انا کفینک المستهزء بن

پیغمبر اکرم (ص) کے مخالفین اور دشمنوں کو "استہزاء کرنے والوں" کے نام سے یاد کیا جانا اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ وہ انحضرت (ص) کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے ہمیشہ اس طریقے سے استفادہ کرتے تھے۔

6_ پیغمبر اکرم (ص) ، اپنی دعوت کو آشکار اور علنی کرنے کی صورت میں مشرکین و کفار کی طرف سے دشمنی اور

روحانی اذیت و آزار سے پریشان تھے۔

فاصدع بما تو مرو _ انا کفینک المستهزء بن

احتمال ہے کہ جملہ " انا کفینک المستهزئین " پیغمبر اکرم (ص) کی پریشانیوں کا جواب ہو کہ جو اپ (ص) کو خدا کے فرمان: "

فاصدع بما تو مر ... واعرض عن المشركين "کے بعد اپنی دعوت کو علنی کرنے کی وجہ سے لاحق تھیں۔
 7_ "عن ابان بن عثمان الا حمر رفعه قال: المستهزون برسول الله (ص) خمسة، الوليد بن المغيرة المخزومي والعاص بن وائل السهمي والا سود بن عبد يغوث زهري والا سود بن مطلب والحارث بن الطلائع الثقفي; (1) ابان بن عثمان احمد کی ایک مرفوعہ روایت میں آیا ہے کہ (معصوم (ع) نے فرمایا: "پیغمبر اکرم (ص) سے استہزاء کرنے والے پانچ شخص تھے: 1_ ولید بن مغیرہ مخزومی، 2_ عاص بن وائل سہمی، 3_ اسود بن عبد یغوث زہری، 4_ اسود بن مطلب، 5_ حارث بن طلائع الثقفی"

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) سے استہزاء کرنے والوں کے شر کا دور کرنا 2; انحضرت (ص) سے استہزاء کرنے والے 7; انحضرت (ص) کا استہزاء 1، 4، 5; انحضرت (ص) کو اذیت 4، 6; انحضرت (ص) کو بشارت 2; انحضرت (ص) کی اشکارا دعوت 3، 6; انحضرت (ص) کی پریشانی 6; انحضرت (ص) کی دشمنوں سے بے اعتنائی 3; انحضرت (ص) کی مشرکین سے بے اعتنائی 3; انحضرت (ص) کے حامی 1، 3; انحضرت (ص) کے دشمن 6; انحضرت (ص) کے دشمنوں کا استہزاء 1، 5; انحضرت (ص) کے دشمنوں کی اذیتیں 1; انحضرت (ص) کے دشمنوں کے ساتھ مقابلے کا طریقہ 5; انحضرت (ص) کے مخالفین کا استہزاء 5; انحضرت (ص) کے مخالفین کے ساتھ مقابلے کا طریقہ 5; انحضرت (ص) کے مخالفین 4

1(خصال شیخ صدوق، ص279، ج24، نور الثقلین، ج3، ص36، ح127_

341

اسلام :

تاریخ صدر اسلام 4، 7

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی بشارتیں 2

اللہ تعالیٰ کی حمایتیں :

اللہ تعالیٰ کی حمایتیں جن کے شامل حال ہیں 1، 3

روایت: 7

قرآن کریم :

قرآن کا استہزاء کرنے والوں کا شر دور کرنا 2

کفار:

کفار کی دشمنی 6; کفار کے استہزاء 6

مشرکین

مشرکین اور انحضرت (ص) 4; مشرکین کی اذیتیں 1، 4; مشرکین کی دشمنی 6; مشرکین کے استہزاء 1، 4، 6

تفسیر راہنما جلد 9

الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ (٩٦)

جو خدا کے ساتھ دوسرا خدا قرار دیتے ہیں اور عنقریب انہیں ان کا حال معلوم ہو جائے گا۔

- 1_ پیغمبر (ص) کے ساتھ استہزا کرنے والے، مشرک اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور معبود کے معتقد تھے۔
المستہزء بن الذین يجعلون مع الله الهاء اخر
- 2_ اللہ کے سوا کسی اور کی خدائی کا عقیدہ اور شرک، مکہ کے اکثر لوگوں کا مذہب اور دین تھا۔
وا عرض عن المشركين...الذين يجعلون مع الله الهاء اخر
- 3_ پیغمبر اکرم (ص) سے ٹھٹھہ مذاق کرنے والے مشرکین کو شدید عذاب کی دھمکی دی گئی ہے۔
الذين يجعلون مع الله الهاء اخر فسوف يعلمون
- جملہ "فسوف يعلمون" (عنقریب جان لیں گے) تہدید و دھمکی کی حیثیت رکھتا ہے۔
- 4_ قیامت، حقائق کے منکشف ہونے اور حق و باطل کے روشن ہونے کا دن ہے۔
الذين يجعلون مع الله الهاء اخر فسوف يعلمون
- مندرجہ بالا مطلب اس نکتے پر مبنی ہے کہ جب "جاننے" کا وقت، روز قیامت ہو۔

342

- 5_ خداوند متعال کا پیغمبر اکرم (ص) کو اپنی رسالت اور مقاصد میں اس طرح کامیاب و موفق ہونے کی بشارت دینا کہ جس کا مشرکین اور دشمن محسوس کرتے ہوئے نظارہ کریں گے۔
انا كفيناك المستهزاء بن الذین يجعلون مع الله الهاء اخر فسوف يعلمون
- مذکورہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "یعلمون" کامفعول پیغمبر اکرم (ص) کی اپنی رسالت میں کامیابی ہو کہ جو مشرکین اور دشمنوں کی شکست اور ناکامی کے ہمراہ ہے۔

انحضرت (ص) :

- انحضرت (ص) سے استہزا کرنے والوں کا عقیدہ 1; انحضرت (ص) سے استہزا کرنے والوں کا شرک 1; انحضرت (ص) کو بشارت 5; انحضرت (ص) سے استہزا کرنے والوں کو ڈرانا 3; انحضرت (ص) سے

342

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ (۹۷)
اور ہم جانتے ہیں کہ آپ انکی باتوں سے دل تنگ ہو رہے ہیں۔

- 1_ خداوند متعال، نے مشرکین کی طرف سے غلط پروپیگنڈے اور استہزا کی وجہ سے پیغمبر اکرم (ص) کی دل تنگی اور غم و اندوہ سے اپنی آگاہی کا اظہار کیا۔
انا كفيناك المستهزاء بن...ولقد نعلم انك يضيق صدرك بما يقولون
- 2_ مشرکین کی طرف سے غلط پروپیگنڈے اور اذیت

343

- ناک استہزا کے مقابلے میں خداوند متعال کا پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی و تشفی دینا۔
المستہزء بن... فسوف يعلمون ولقد نعلم انك يضيق صدرك بما يقولون
- 3_ غلط پروپیگنڈا اور اذیت ناک ٹھٹھہ و مذاق، اسلام اور پیغمبر اکرم (ص) کے خلاف کفار و مشرکین کا دائمی حربہ تھا۔
المستہزء بن...ولقد نعلم انك يضيق صدرك بما يقولون
- فعل مضارع "يقولون" مشرکین اور دشمنوں کے پروپیگنڈے اور باتوں کے دائمی اور مستمر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔
- 4_ پیغمبر اسلام (ص)، مشرکین اور دشمنان اسلام کی طرف سے غلط پروپیگنڈے اور اذیت ناک استہزا سے غمگین اور اندوہ ناک رہتے تھے۔
المستہزء بن...ولقد نعلم انك يضيق صدرك بما يقولون
- 5_ انبیائے کرام (ع) بھی دوسرے انسانوں کی طرح اذیت و ازار سے متاثر ہوتے تھے۔

ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون

6_ اسلامی معاشرے کے مصلحین اور دینی قائدین ہمیشہ سے دشمنوں کے غلط پروپیگنڈے اور اذیت ناک ٹھٹھہ و مذاق سے دوچار رہے ہیں لہذا انہیں خدا کی حمایت اور لطف الہی سے اُمید وار رہنا چاہیے۔

المستہزء ین... ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون

7_ خداوند متعال انسان کے ضمیر اور روحی و نفسیاتی احساسات اور عواطف سے کاملاً آگاہ ہے۔

ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کو اذیت 4،2؛ انحضرت (ص) سے استہزا 1،2،3،4؛ انحضرت (ص) کا اندوہ و غم 4؛ انحضرت (ص) کے خلاف پروپیگنڈا 1،3،4؛ انحضرت (ص) کے خلاف سازش 3؛ انحضرت (ص) کے دشمن 3؛ انحضرت (ص) کو تسلی 2 اسلام :

دشمنان اسلام کی اذیتیں 4؛ دشمنان اسلام کے استہزا 4،6

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ اور انحضرت (ص) کا غم و اندوہ 1؛ اللہ تعالیٰ اور انسان کا ضمیر 7؛ اللہ تعالیٰ کا علم 1؛ اللہ تعالیٰ کا علم غیب 7 اُمید واری :

اللہ تعالیٰ کی حمایت سے اُمید واری 6؛ اللہ تعالیٰ کے لطف سے اُمید واری 6

انبیاء :

انبیاء کا بشر ہونا 5؛ انبیاء کا متاثر ہونا 5

344

دینی قائدین :

دینی قائدین کی اُمید واری 6؛ دینی قائدین کے خلاف پروپیگنڈا 6

مشرکین :

مشرکین کی اذیتیں 2،4؛ مشرکین کے استہزا 1،2،3،4؛ مشرکین کا مقابلہ کرنے کا طریقہ 3

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ (۹۸)

تو آپ اپنے پروردگار کے حمد کی تسبیح کیجئے اور سجدہ گزاروں میں شامل ہو جائیے

1_ خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم (ص) کو حمد و ستائشے خدا کے ساتھ تسبیح کرنے کا حکم۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ

"بحمد" میں "با" مصاحبت کے لئے ہے؛ یعنی تسبیح کو خداوند متعال کی حمد و ستائشے کے ساتھ ہونا چاہیے۔

2_ خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم (ص) کو اپنی رسالت اور دشمنوں کی مخالفتوں کے سبب پیدا ہونے والے

مصائب اور مشکلات میں نماز، عبادت اور پروردگار کی یاد سے مدد طلب کرنے کا حکم۔

ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون فسبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ

مندرجہ بالا مطلب، "فسبِّح" کی "فا" سے اخذ کیا گیا ہے کہ جو گذشتہ آیت سے اس جملے کی تفریع کے لئے آیا ہے۔ یعنی

خداوند متعال ك

پیغمبر اکرم (ص) کے غم و اندوہ اور دل تنگی سے آگاہ ہونے کے بعد خدا کی جانب سے تسبیح اور حمد کے حکم سے معلوم

ہوتا ہے کہ یہ عبادات، غم و اندوہ اور پریشانی کو ختم کرنے میں موثر ہیں۔

3_ اسلامی معاشرے کے راہنماؤں اور حکمرانوں کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں مشکلات کے مقابلے میں ذکر و عبادت

اور نماز کے ذریعے پروردگار سے مدد طلب کرنے کی ضرورت ہے۔

ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك... فسبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ

4 ذکر و عبادت میں تسبیح پروردگار کے ساتھ خدا کی حمد و ستائشے کا ہونا ایک نیک اور پسندیدہ امر ہے۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

5_ خداوند متعال کی طرف سے اپنے بندوں کی حمایت

345

مقتضیٰ ہے کہ اُس کا شکر اور تسبیح و عبادت کی جائے۔

ولقد نعلم انك بضيق صدرك... فسبح بحمد ربك

"فسبح" میں "فا" گزشتہ ایت پر تفریع ہے (گزشتہ ایت مشرکین کی اذیت ناک باتوں کے مقابلے میں پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی و تشفی پر مشتمل تھی) اُس پر اس ایت کی تفریع ہو سکتا ہے مذکورہ بالا نکتے کی جانب اشارہ ہو۔

6_ خداوند متعال کے بارے میں ہر قسم کے شرک اور ناروا، بات کے مقابلے میں اُس کی تسبیح و عبادت کرنا ضروری ہے۔

ولقد نعلم... بما يقولون فسبح بحمد ربك

"فسبح" میں گزشتہ ایت پر تفریع ہو سکتا ہے اس معنی میں ہو کہ اب جبکہ وہ خدا کے بارے میں ناروا باتیں کہتے ہیں اور پروردگار کی تنقیص کرتے ہیں، پس تو اُس کی حمد و ستائش اور تسبیح کر۔

7_ خداوند متعال کا ذکر اور عبادت مثلاً نماز، پریشانیوں اور غم و اندوہ کو ختم کرنے، ثابت قدمی و حوصلہ بلند کرنے اور اطمینان خاطر کا باعث بنتی ہے۔

ولقد نعلم انك يضيق صدرك... فسبح بحمد ربك وكن من الساجدين

مفسرین کی اکثریت کا کہنا ہے کہ اس ایت میں سجدہ سے نماز مراد ہے۔ اور اس کی تائید ایک روایت سے بھی ہوتی ہے جس کے مطابق پیغمبر اکرم (ص) جب بھی پریشان اور دل تنگ ہوتے تو نماز پڑھتے تھے (مجمع البیان)

8_ سجدہ اور خضوع، نماز کی روح اور اصلی رکن ہے جس کو تمام عبادات میں خصوصی مقام حاصل ہے۔

فسبح بحمد ربك وكن من الساجدين

ہو سکتا ہے "سجدہ" سے نماز مراد ہو چونکہ نماز کے بجائے سجدے کا حکم دیا گیا ہے۔ شاید یہ اس حقیقت کو بیان کر رہا ہو کہ سجدہ نماز کا اہم رکن اور اُس کی روح ہے یاد رہے کہ تسبیح و حمد کی نصیحت کے بعد خدا کی طرف سے سجدہ کا حکم کہ ہر دو ایک طرح کی عبادت شمار ہوتی ہیں، اس کے خاص مقام و منزلت کو ظاہر کرتا ہے۔

9_ خداوند متعال کی ربوبیت، اس بات کے لائق ہے کہ اُس کی تسبیح و حمد کی جائے اور انسان اُس کی بارگاہ مینفروتنی اور سجدہ بجا لائے۔

فسبح بحمد ربك وكن من الساجدين

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کو وصیت 2،1

استقامت :

استقامت کے عوامل 7

استمداد :

اللہ تعالیٰ سے استمداد 2،3؛ عبادت سے استمداد

346

2؛ نماز سے استمداد 2

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی اہمیت 1،6؛ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کے عوامل 5،9؛ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت 9؛ اللہ تعالیٰ کی حمایتیں 5؛ اللہ

تعالیٰ کے سامنے سجدہ کے عوامل 9؛ اللہ تعالیٰ کے وصایا 1،2

حمد :

حمد خدا کی اہمیت 1؛ حمد خدا کے عوامل 5،9

حوصلہ بلند ہونا :

اس کے عوامل 7

دینی قائدین :

دینی قائدین کی ضروریات 3

ذکر :

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی اہمیت 2،3؛ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ادب 4؛ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اثرات 7؛ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں تحمید

4؛ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں تسبیح 4

سختی :

سختی میں تسہیل کی روش 2،3

عبادت:

اللہ کی عبادت کی اہمیت 2،3،6؛ اللہ کی عبادت کے عوامل 5؛ اللہ کی عبادت میں تحمید 4؛ اللہ کی عبادت میں تسبیح 4؛ عبادت

کے ادب 4؛ عبادت کے اثرات 7

عمل :

پسندیدہ عمل 4

غم واندوہ:

غم واندوہ ختم ہونے کے عوامل 7

قلبی اطمینان:

قلبی اطمینان کے عوامل 7

نفسیات :

تربیتی نفسیات 7

نماز :

نماز کی اہمیت 2،3؛ نماز کے اثرات 7؛ نماز کے ارکان 8؛ نماز میں خضوع کی اہمیت 8؛ نماز میں سجدے کی اہمیت 8

347

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ (۹۹)

اور اس وقت تک اپنے رب کی عبادت کرتے رہیے جب تک کہ موت نہ آجائے۔

1_ خداوند متعال کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کو عمر کے آخر تک عبادت کرنے کا حکم۔

واعبد ربك حتى ياتيك اليقين

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "یقین" سے موت مراد ہو۔ جیسا کہ سورہ "مدثر" کی آیت 47 میں بھی موت

کو "یقین" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ "تحصیل یقین" کے بجائے "انے" (پا تی) کی تعبیر سے بھی اس مطلب

کی تائید ہو سکتی ہے۔

2_ پوری عمر پروردگار کی عبادت کرنا، بندوں کا فریضہ ہے۔

واعبد ربك حتى ياتيك اليقين

3_ انسان موت کے بعد ہی حقائق سے آگاہ ہوتا ہے اور اُسے اُن کا یقین آتا ہے۔

واعبد ربك حتى ياتيك اليقين

مندرجہ بالا مطلب کو موت کی وجہ تسمیہ "یقین"

سے اخذ کیا گیا ہے۔ یعنی موت کو اس لئے "یقین" کہا جاتا ہے چونکہ انسان پر حقائق آشکار ہو جاتے ہیں اور اُسے اُنکا یقین

آجاتا ہے۔

4_ خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم (ص) کو یقین کے مرتبے پر فائز ہونے تک پروردگار کی عبادت کرنے کی

نصیحت۔

واعبد ربك حتى ياتيك اليقين

مندرجہ بالا مطلب اس بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب کلمہ "یقین" اپنے لغوی و اصطلاحی معنی میں استعمال ہوا ہو۔

5_ پیغمبر اکرم (ص) خداوند متعال کی خصوصی تربیت اور خاص توجہ کے تحت تھے۔
واعبد ربك حتى ياتيك اليقين
ہو سکتا ہے مذکورہ مطلب اس لئے اخذ کیا گیا ہو کہ صفت "رب" ، کاف خطاب کی طرف مضاف ہے کہ جس کا مرجع پیغمبر (ص) ہیں۔ لہذا اس نکتہ کی بناء

348

پر خداوند سب بندوں کا "رب" ہے۔
6_ یقین، ایمان و معرفت کے بلند ترین مراتب کی علامت ہے۔
واعبد ربك حتى ياتيك اليقين
چونکہ پیغمبر اکرم (ص) کہ جو ایمان کا مظہر ہیں کو نصیحت کی جاتی ہے کہ آپ (ص) یقین پر فائز ہونے کے لئے عبادت کریں۔ اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔
7_ یقین کے بلند ترین مرتبے پر فائز ہونا ہی عبادت کا فلسفہ اور مقصد ہے۔
واعبد ربك حتى ياتيك اليقين
"حتی" غایت کی انتہا کے لئے ہے جو "الی" کے معنی میں ہے اور اس آیت میں "یقین" کو "عبادت" کے لئے غایت و مقصد کے طور پر لیا گیا ہے (واعبد...)۔
8_ خداوند متعال کی ربوبیت، اُس کی بارگاہ میں عبادت کی مقتضی ہے۔
واعبد ربك حتى ياتيك اليقين

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کامری 5; انحضرت (ص) کو نصیحت 4; انحضرت (ص) کی شرعی ذمہ داری 1; انحضرت (ص) کی عبادات 1; انحضرت (ص) کی عبودیت 1; انحضرت (ص) کے فضائل 5

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت 8; اللہ تعالیٰ کی نصیحتیں 4; اللہ تعالیٰ کے اوامر 1
انسان:

انسانوں کی شرعی ذمہ داریاں 2

ایمان :

ایمان کے مراتب 6

شرعی ذمہ داری:

شرعی ذمہ داری کا سب کے لئے ہونا 2

شناخت :

شناخت کے مراتب 6

عبادت:

خدا کی عبادت 2، 4; خدا کی عبادت کے عوامل 8; عبادت کا فلسفہ 7

لطف خدا :

لطف خدا جن کے شامل حال ہے 5

یقین :

موت کے بعد کے حقائق کا یقین 3; یقین کی اہمیت 6، 7

تفسیر راہنما جلد 9

سورہ نحل

349

بسم الله الرحمن الرحيم
 أَتَى أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (۱)
 بنام خدائے رحمان و رحیم
 امر الہی آگیا ہے لہذا اب بلاوجہ جلدی نہ مچاؤ کہ خدا ان کے شرک سے پاک و پاکیزہ اور بلند و بالا ہے۔

- 1_ خداوند عالم کی طرف سے اسلام و توحید کی فتح اور شرک و مشرکین کی رسوائی کا فرمان جاری ہونا۔
 آتی امراللہ فلا تستعجلوہ سبحانہ و تعالیٰ عَمَّا یُشْرکُونَ
 مذکورہ بالا تفسیر اس بناء پر ہے کہ جب "امر" کا معنی فرمان ہو لیکن فرمان کس چیز کے بارے میں ہے آیت کا ذیل (سبحانہ و تعالیٰ عَمَّا یُشْرکُونَ) ممکن ہے اس بات پر قرینہ ہو کہ امر سے یہاں مراد شرک کی شکست و رسوائی اور توحید کی فتح ہے۔
- 2_ صدر اسلام کے مسلمان توحید اور اسلام کی حاکمیت اور خدائی و عدے کے جلد متحقق ہونے کے خواہاں تھے۔
 آتی امراللہ فلا تستعجلوہ سبحانہ و تعالیٰ عَمَّا یُشْرکُونَ
 "لا تستعجلوہ" کے مخاطب کے بارے میں دو احتمال ہے ایک یہ کہ اس سلسلے میں عجلت مسلمانوں کی طرف سے پائی۔
 دو سرا یہ کہ مشرکین یہ چاہتے تھے کہ وعدہ الہی (عذاب یا توحید کی حاکمیت یا قیامت) جلد از جلد وقوع پذیر ہو۔ مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بناء پر ہے۔
- 3_ مؤمنین کا وظیفہ ہے کہ وہ صبر و شکیبائی سے کام لیتے ہوئے خدائی وعدوں کے جلد تحقق کی خواہش سے پرہیز کریں۔
 آتی امراللہ فلا تستعجلوہ سبحانہ و تعالیٰ عَمَّا یُشْرکُونَ
 اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ "لا تستعجلوہ" مخاطب اور "یُشْرکُونَ" غائب کا صیغہ ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے فعل کے مخاطب، مؤمنین ہوں۔

350

- 4_ صدر اسلام کے مشرکین، دشمنی اور مذاق اڑانے کی خاطر الہی و عدوں (عذاب، اسلام کی حاکمیت اور قیامت) کے جلد وقوع پذیر ہونے کے خواہاں تھے۔
 آتی امراللہ فلا تستعجلوہ
 یہ احتمال ہے کہ "لا تستعجلوہ" کا مخاطب مشرکین ہوں جو الہی وعدوں کے تحقق کے خواہش مند تھے کیونکہ عام طور پر کوئی بھی اپنے دشمن کی فتح اور اپنی شکست و رسوائی کا خواہشمند نہیں ہوتا اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ نزول عذاب کے سلسلے میں مشرکین کی جلد بازی، دشمنی اور تمسخر کی خاطر تھی۔
- 5_ خدائی وعدوں کے جلد وقوع پذیر ہونے کے سلسلے میں عجلت اور بے صبری کا مظاہرہ کرنا جائز نہیں ہے۔
 آتی امراللہ فلا تستعجلوہ
- 6_ خدائی وعدے حتمی اور اپنے مقررہ وقت پر انجام پذیر ہوتے ہیں۔
 آتی امراللہ فلا تستعجلوہ
- 7_ خداوند عالم ہر قسم کے شریک سے منزہ و میرہ ہے۔

سبحنہ ... عَمَّا يَشْرِكُونَ

8_ خداوند عالم کی ذات اقدس اس چیز سے بالاتر ہے کہ اس کے لیے کسی طرح کے شریک کا تصور کیا جائے۔

سبحنہ و تعالیٰ عَمَّا يَشْرِكُونَ

9_ شرک کی ناپائیداری کا سرچشمہ اس کا حقیقت سے عاری اور بے بنیاد ہونا ہے۔

10_ "عن بعض اصحابنا عن ابی عبد اللہ (ع) قال: مسئلة عن قول الله: "اتى امر الله فلا تستعجلوه قال: ... ان الله اذا اجز أن شيئا كائن فانه قد كان" (1)

ایک صحابی کا بیان ہے : کہ میں نے امام صادق (ع) سے خداوند عالم کے اس کلام "اتى امر الله فلا تستعجلوه" کے بارے میں سوال کیا تو آپ (ع) نے فرمایا: ... جب بھی خداوند عالم کسی چیز کے تحقق کے بارے میں خبر دیتا ہے تو اسے متحقق ہی سمجھا جاتا ہے۔

11_ قال رسول الله (ص) ... قبل الساعة ... سحابة سوداء ... ثم ينادى منادى: ايها الناس "اتى امر الله فلا تستعجلوه" (2)
رسول خدا (ص) نے فرمایا: ... کہ روز قیامت سے پہلے بادل ظاہر ہوگا ... پھر منادی ندا دے گا اے لوگوں اتی امری الله فلا تستعجلوه

.....

(1) تفسیر عیاشی ج 2 ص 254 ح 2 ، نور الثقلین ص 38 ح 5 _

(2) الدر المنثور ج 5 ص 108 _

351

اسلام:

اسلام کی فتح 2، 1

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ اور اس کا شریک 7، 8؛ اللہ تعالیٰ کا علو 8؛ اللہ تعالیٰ کا منزہ ہونا 7، 8؛ اللہ تعالیٰ کی خبروں کا حتمی ہونا 10؛ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا حتمی ہونا 6؛ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے تحقق پر صبر 3؛ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے تحقق میں جلد بازی کی درخواست 2 ، 4؛ اوامر الہی 10، 1؛ الہی وعدوں میں تعجیل سے اجتناب 3

روایت 10، 11

شرک:

شرک کی شکست 1؛ شرک کی ناپائیداری 9؛ شرک کے بطلان کے آثار 9

عجلت:

عجلت کی سرزنش 5

قیامت :

قیامت کی نشانیاں 11

مسلمین:

صدر اسلام کے مسلمانوں کے تقاضے 2

مؤمنین:

مؤمنین کی ذمہ داری 3

مشرکین:

صدر اسلام کے مشرکین کا استہزاء 4؛ صدر اسلام کے مشرکین کی دشمنی 4؛ صدر اسلام کے مشرکین کے تقاضے 4؛ مشرکین کی ذلت 1

يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ (٢)

وہ جس بندے پر چاہتا ہے اپنے حکم سے ملائکہ کو روح کے ساتھ نازل کر دیتا ہے کہ ان بندوں کو ڈراؤ اور سمجھاؤ کہ میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے لہذا مجھی سے ڈریں۔

1_ خداوند عالم، اپنے برگزیدہ بندوں پر ملائکہ کو روح (وحی الہی) ساتھ نازل کرتا ہے۔
 یَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

352

آیت میں روح سے کیا مراد ہے اس بارے میں مفسرین نے مختلف احتمالات ذکر کئے ہیں۔
 جیسے حضرت جبرائیل ، وحی اور وہ چیز کہ جس کے ذریعہ زندگی متحقق ہوتی ہو۔ مذکور بالا مطلب میں "روح" وحی سے کنایہ ہے۔

2_ "روح" خداوند عالم کے مختص امور اور شان میں سے اور اسی کے ساتھ مربوط ہے۔
 یَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

"امر" کا ایک معنی شان بھی ہے مذکورہ بالا تفسیر اسی معنی کی بناء پر ہے۔
 3_ خدا کے برگزیدہ بندوں پر ملائکہ کا نزول حکم خداوندی کے تحت ہے۔

یَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ

"امر" کا ایک معنی فرمان اور حکم ہے اور "من" یہاں "با" کے معنی میں ہوسکتی ہے لہذا اس صورت میں "من امرہ" کا معنی یعنی حکم و فرمان خدا ہے۔

4_ "وحی" انسان اور معاشرہ کے لیے سرمایہ حیات ہے۔

یَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ

جیسا کہ مفسرین نے کہا ہے کہ "الروح" سے مراد وحی ہوسکتی ہے۔ وحی کی جگہ پر کلمہ "الروح" کا استعمال، استعارہ ہے۔ اس استعارہ کی وجہ شبہ وحی کا سرمایہ حیات ہونا ہے۔ جیسا کہ روح موجودات کے لیے سرمایہ حیات ہوتی ہے۔

5_ ملائکہ، خداوند عالم کے برگزیدہ بندوں پر ابلاغ وحی کا ایک واسطہ ہیں۔
 یَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

بعد والے جملات (ان اندروا...) کہ جو وحی اور رسالت کے ابلاغ کے بارے میں ہے کے قرینے کی بناء پر آیت میں "روح" سے مراد وحی ہوسکتی ہے۔

6_ انسان کے لیے وحی کو دریافت کرنے کے لیے خداوند کی عبودیت، ایک شائستہ پیش خیمہ ہے۔

یَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

"من یشاء" کی "من عبادہ" کے ذریعہ وضاحت کرنا اور "ناس" اور خلق وغیرہ جیسے کلمات کی جگہ پر لفظ "عباد" کا استعمال ممکن ہے مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو۔

7_ وحی کے دریافت کے لیے انبیاء کا انتخاب، مشیت الہی کے تابع ہے۔

یَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

8_ انبیاء، خداوند عالم کے منتخب بندے ہیں۔

من یشاء ...

9_ برگزیدہ افراد پر وحی کے ابلاغ کے لیے ملائکہ کا نزول ، حکم الہی کے یقینی اور حتمی ہونے کا ایک پر تو

353

ہے۔

آتی امر اللہ ... یَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ

10_ لوگوں کو انذار اور خبردار کرنا، انبیاء کا بنیادی وظیفہ ہے۔

یَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ بِالرُّوحِ ... مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذَرُوا

11_ منتخب بندوں پر فرشتوں کے نزول کا مقصد، ان تک الہی پیغام پہنچانا ہے۔

یَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ ... أَنْ أَنْذَرُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ

12_ ملائکہ کے ذریعہ، الہی فرامین کا اجراء ہوتا ہے۔

یَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ ... أَنْ أَنْذَرُوا

- 13_ تقویٰ اور حقوق اللہ کی رعایت، غیر معمولی قدر و قیمت کی مالک ہے۔
 اِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاتَّقُوْنَ
 کیوں کہ روح اور ملائکہ کو توحید کے ابلاغ کے لیے بھیجا جاتا ہے اور توحید کو تقویٰ تک پہنچنے کا ایک مقدمہ قرار دیا گیا ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔
 14_ انبیاء کی دعوت کا خلاصہ، توحید کی طرف دعوت اور خوف الہی ہے۔
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاتَّقُوْنَ
 15_ خدائے یکتا پر اعتقاد، تقویٰ اور خوف الہی کا پیش خیمہ ہے۔
 اِنْ اَنْذَرُوْا اِنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاتَّقُوْنَ
 "فاتقون" میں "فا" تفریع کے لیے ہے اس بناء پر یہ مطلب اخذ ہوتا ہے کہ : اگر کوئی توحید اور خدائی یگانگت پر ایمان لے آئے تو اس کے لیے تقویٰ الہی کا زمینہ بھی فراہم ہو جاتا ہے۔
 16_ توحیدی فکر، انسان کو اس کے مناسب عمل کرنے کی دعوت دیتی ہے۔
 لَا اِلٰهَ ...
 17_ آتی رجل امیر المؤمنین (ع) یسألہ عن الروح ألیس ہو جبرئیل (ع) : فقال له امیر المؤمنین (ع) جبرئیل من الملائکة و الروح غیر جبرئیل ... یقول اللہ تعالیٰ لنبیہ (ص) " ... یَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ بِالرُّوحِ " و الروح غیر الملائکة ... (1)
 ایک شخص امیر المؤمنین (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ کیا روح سے مراد وہی جبرائیل ہیں؟ تو آپ (ع) نے فرمایا : جبرئیل تو ملائکہ میں سے ہے اور روح، جبرئیل سے ہٹ کر ہیں خداوند عالم اپنے پیغمبر کو ارشاد فرما رہا ہے۔
 "یَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ بِالرُّوحِ" (اس آیت کی بناء پر) وہ ملائکہ سے علیحدہ چیز کرے (1)
 18_ عن ابی جعفر (ع) فی قوله "علی من

(1) کافی، ج 1 ص 274 ح 6، نور الثقلین، ج 3، ص 39 ح 7۔

354

یشاء من عباده ان اندروا اِنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاتَّقُوْنَ؟ یقول: بالکتاب و النبوة" (1)
 امام محمد باقر (ع) سے خداوند عالم کے اس قول "علی من یشاء من عباده ان اندروا اِنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاتَّقُوْنَ" کے بارے میں روایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: کہ کتاب و نبوت کے ذریعے (لوگوں کو ڈرائیے) (2)

اقدار: 14

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی خصوصیات 3; اللہ تعالیٰ کی مشیت 7; اللہ تعالیٰ کے احکام کو اجراء کرنے والے 12; اللہ تعالیٰ کے افعال 1; اللہ تعالیٰ کے اوامر 3; اللہ تعالیٰ کے اوامر کا حتمی ہوتا 9; اللہ تعالیٰ کے عمال 12; اللہ تعالیٰ کے مختصات 2
 انبیاء:

انبیاء کا انتخاب 7، 8; انبیاء کی دعوتیں 14; انبیاء کی ذمہ داری 10; انبیاء کے انذار 10، 18; انبیاء کے فضائل 9

انسان:

انسان کا مایہ حیات 4

توحید:

توحید کی اہمیت 13; توحید کی طرف دعوت 14

تقویٰ:

تقویٰ کا پیش خیمہ 15; تقویٰ کی اہمیت 13، 14; تقویٰ کی طرف دعوت 13; تقویٰ کی قدر و قیمت 13

خدا کے برگزیدہ افراد 8

برگزیدہ افراد پر ملائکہ کا نزول 1، 3، 10، 12; برگزیدہ افراد پر وحی 1، 5

خوف:

خوف الہی کا پیش خیمہ 15

روایت: 17، 18

روح:

روح سے مراد 17؛ روح کی حقیقت 2

عبودیت:

عبودیت کے آثار 6

عقیدہ:

توحید پر عقیدہ کے آثار 15، 16؛ پسندیدہ عمل کی دعوت 16

کتاب آسمانی:

کتاب آسمانی کے انذار 18

لوگ:

لوگوں کو ڈرانا 10

.....

(1) تفسیر قمی، ج 1 ص 382؛ نور الثقلین، ج 3 ص 39 ح 8۔

355

معاشرہ:

معاشرہ کا مایہ حیات 4

ملانکہ:

ملانکہ کا کردار 5، 12؛ ملانکہ کو وحی 5؛ ملانکہ کے

نزول کا فلسفہ 11

وحی:

وحی کا کردار 4؛ وحی کو دریافت کرنے کا پیش خیمہ 6

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (۳)

اسی خدا نے زمین و آسمان کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور وہ ان کے شریکوں سے بہت بلند و بالاتر ہے۔

1_ زمین و آسمان (کائنات) کا خالق خداوند عالم ہے۔

خلق السموات والأرض

2_ کائنات (زمین و آسمانوں) کی خلقت منظم، با مقصد، متنقن اور محکم ہونے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی بے نظمی اور

بطلان سے دور ہے۔

خلق السموات والأرض بالحق

حق کا ایک معنی، باحکمت مقصد اور متنقن ہونا ہے لہذا، خلق السموات والأرض بالحق، کا معنی یوں ہوگا کہ خداوند عالم

نے کائنات کو مقصد کے تحت اور نہایت ہی متنقن اور محکم خلق کیا ہے۔

3_ کائنات میں متعدد آسمان ہیں۔

خلق السموات

4_ زمین و آسمانوں کے ہر حق مدار کی خلقت، خداوند عالم کی وحدانیت اور اس کے لا شریک ہونے پر دلیل ہے۔

ان أنذروا أنه لا إله إلا أنا فاتقون، خلق السموات والأرض بالحق تعالیٰ عما يشركون

جملہ "خلق السموات والأرض" گذشتہ آیت میں "لا إله إلا أنا" کے مطلب کے لینے بہ منزلہ علت ہے۔

5_ خداوند عالم کی ذات اس سے بلند و برتر ہے کہ خلقت میں اسکے لیے کسی شریک کا تصور کیا جائے۔

خلق السموات والأرض بالحق تعالیٰ عما يشركون

356

- 6_ خداوند عالم کے لیے کسی قسم کا شریک قرار دینا، اس کے غلط اور غیر واقعی تصور کی علامت ہے۔
تعلیٰ عَمَّا یُشْرَکُونَ
- 7_ آسمانوں اور زمین (کائنات) کی خلقت، اس بات پر دلیل ہے کہ خداوند عالم اپنے وعدوں کو پورا کرنے پر قادر ہے۔
اتی امر اللہ خلق السموات و الارض بالحق تعلیٰ عَمَّا یُشْرَکُونَ
"خلق السموات..." کا جملہ اس بات کی وضاحت کے لیے تعلیل کی حیثیت رکھتا ہے کہ خداوند عالم اپنے وعدوں کو پورا کرنے پر قادر ہے۔
- 8_ صدر اسلام کے مشرکین، خداوند عالم کو آسمانوں اور زمین کا خالق سمجھتے تھے۔
آتی امر اللہ... سبحنہ و تعلیٰ عَمَّا یُشْرَکُونَ خلق السموات و الارض بالحق تعلیٰ عَمَّا یُشْرَکُونَ
"تعلیٰ عَمَّا یُشْرَکُونَ" کا تعلق "بالحق" کے ساتھ ہے نہ کہ "خلق السموات" کے ساتھ اس بناء پر آیت سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ مشرکین کو کائنات کی اصل خلقت کے بارے میں اعتراض نہیں تھا بلکہ اس کی حقانیت اور بطلان پر توہم کا شکار تھے۔

آسمان:

آسمانوں کا خالق، 8، 1؛ آسمانوں کا متعدد ہونا، 3؛ آسمانوں کی خلقت، 4، 7

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کا علو، 5؛ اللہ تعالیٰ کی خالقیت، 1؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل، 7؛ اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط فکر، 6؛ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا حتمی ہونا، 7

اللہ تعالیٰ کی نشانیاں:

اللہ تعالیٰ کی آفاقی نشانیاں، 4

توحید:

توحید افعالی، 5؛ توحید کے دلائل، 4؛ خالقیت میں توحید، 5

زمین:

زمین کا خالق، 8، 1؛ زمین کی خلقت، 3، 7

عقیدہ :

خدا کی خالقیت پر عقیدہ، 8؛ شرک پر عقیدہ، 6

کائنات:

کائنات کا بمقصد ہونا، 2؛ کائنات کا خالق، 1؛ کائنات کا متقن ہونا، 2؛ کائنات کا نظم، 2؛ کائنات کی حقانیت، 3؛ کائنات کی خلقت، 7

مشرکین:

صدر اسلام کے مشرکین کا عقیدہ، 8

357

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ (٤)
اس نے انسان کو ایک قطرہ نجس سے پیدا کیا ہے مگر پھر بھی وہ کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا ہو گیا ہے۔

1_ خداوند عالم، انسان کو پیدا کرنے والا اور اس کا خالق ہے۔

خلق الانسان

2_ انسان کی پیدائش کے سرچشمہ نطفہ ہے۔

خلق الانسان من نطفة

3_ طبعی اسباب، خداوند عالم کے ارادے کے ظہور پذیر ہونے کے مقامات ہیں۔

خلق الانسان من نطفة

با وجود اس کے کہ خداوند عالم نے نطفے کو انسان کی پیدائش کے بنیادی مادہ قرار دیا ہے لیکن اس کے ساتھ اس کی خلقت کو اپنی طرف نسبت دی ہے یہ ہو سکتا ہے اس حقیقت کا بیان ہو کہ طبعی اسباب خداوند عالم کے ارادے کے تحقق کا مقام ہیں۔

4_ انسان، اپنے خالق کے بارے میں جنگ و جدال کرنے والی مخلوق ہے۔

فاذا ہو خصیم

"خصیم" کا مصدر "خصم" کا معنی، نزاع و جدل ہے (لسان العرب) "خصیم" کے متعلق کے بارے میں دو احتمال ہیں 1_ اس کا متعلق خداوند عالم ہے 2_ اس کا متعلق محذوف ہے جو عمومیت اور اطلاق پر قرینہ ہے یعنی خصیم ہونا انسان کی خصوصیت ہے گذشتہ آیت کی ابتداء کہ جو خداوند عالم کے بارے میں گفتگو کر رہی ہے کے قرینہ کی بناء پر مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔

5_ جنگ و جدال ، انسان کی خصوصیات میں سے ہے۔

فاذا ہو خصیم مبین

مذکورہ بالا مطلب خصیم کے متعلق کے بارے میں بیان کئے گئے دوسرے احتمال کی بناء پر ہے یعنی خصیم کے متعلق کو حذف کیا گیا ہے۔ تا کہ وہ یہ دلالت کرے کہ انسان کی مسلسل کوشش جنگ و جدال ہے۔

6_ نطفہ سے خلق شدہ انسان کا جنگجو اور جھگڑا لو ہونا،

358

تعجب انگیز اور غیر متوقع ہے۔

خلق الانسان من نطفة فاذا ہو خصیم مبین

"فاذا ہو ... میں" اذا فجائیہ" ہے جو وہاں استعمال کیا جا تا ہے جہاں کام خلاف توقع انجام پائے۔

7_ جنگ و جدال اور دشمنی ، انسان کی ایک ناپسندیدہ اور مذموم صفت ہے۔

فاذا ہو خصیم مبین

"اذا" فجائیہ کو ذکر کرنا ممکن ہے جنگ و جدال اور دشمنی کی ناپسندیدگی کو بیان کرنے کے لیے ہو خصوصاً اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ مخلوق سے اس چیز کی توقع ہے کہ وہ اپنے خالق کے سامنے سر تسلیم خم ہو جبکہ جدال و مخاصمت خلاف توقع ہے۔

8_ انسان ، اپنے نظریات و مقاصد کو بیان کرنے پر قادر مخلوق ہے۔

فاذا ہو خصیم مبین

9_ نطفہ سے خلق شدہ انسان کا زبانی مجادلہ کرنے والا ہونا، خدا کی وحدانیت پر شہاد و دلیل ہے۔

تعلی عما یشرکون خلق الانسان من نطفة فاذا ہو خصیم مبین

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی خالقیت 1; اللہ تعالیٰ کے ارادے کے جاری ہونے کا مقام 3; اللہ تعالیٰ کے بارے میں مجادلہ

امور :

تعجب انگیز امور 6

انسان:

انسان کا تکلم کرنا 8، 9; انسان کا خالق 1; انسان کا مجادلہ کرنے والا ہونا 4، 5، 9; انسان کا نطفہ سے ہونا 2، 6، 9; انسان کی استعداد 8; انسان کی جنگ و جدال کا تعجب خیز ہونا 6; انسان کی خلقت 9; انسان کا سرچشمہ 2; انسان کی دشمنی 4، 5; انسان کی دشمنی کا تعجب خیز ہونا 6; انسان کے صفات 4، 5

توحید:

توحید کے دلائل 9

دشمنی:

دشمنی کی سرزنش 7

صفات:

ناپسندیدہ صفات 7

طبیعی اسباب:

طبیعی اسباب کا کردار 3

مجادلہ:

مجادلہ کی مذمت 7

359

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنْفَعٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ (۵)

اور اسی نے چوپایوں کو بھی پیدا کیا ہے جن میں تمہارے لئے گرم لباس اور دیگر منافع کا سامان ہے اور بعض کو تو تم کھاتے بھی ہو۔

1_ خداوند عالم ، چوپایوں (گائے ، اونٹ اور گوسفند) کو پیدا کرنے والا اور ان کا خالق ہے۔

و الانعام خلقها لكم

لغت میں "نعم" صرف اونٹ کو کہا جاتا ہے کیونکہ عربوں کے نزدیک یہ سب سے بڑی نعمت ہے لیکن اس کی جمع "انعام" اونٹ ، گائے اور گوسفند کو کہا جاتا ہے۔

2_ چوپایوں (اونٹ ، گائے اور گوسفند) کو اس لیے خلق کیا گیا ہے تاکہ انسان اس سے بہرہ مند ہوں۔

و الانعام خلقها لكم

3_ چوپایوں کی پشم ، کھال اور بالوں کے ذریعے انسان کا گرم ہونا ان کے فوائد میں سے ایک فائدہ ہے۔

و الانعام خلقها لكم فيها دِفْءٌ:

"دف" اس وسیلے کا نام ہے جس کے ذریعے انسان گرم ہوتا ہے اور اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے۔

4_ چوپایوں (اونٹ ، گائے اور گوسفند) انسان کے لیے مختلف فوائد اور منافع کے حامل ہیں۔

و الانعام خلقها لكم فيها دِفْءٌ: و منافع

5_ انسان کی غذا کے لیے چوپایوں کے مہملات (گوشت ، دودھ و غیرہ) کا بہرہ مندی کے قابل ہونا، خدائی نعمتوں اور

عنايات میں سے ہے۔

و الانعام خلقها لكم ... و منها تأكلون

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی خالقیت 1; اللہ تعالیٰ کی نعمات 5

انسان:

انسان کے فضائل 2

اونٹ:

360

اونٹ کا خالق 1; اونٹ کی خلقت کا فلسفہ 2; اونٹ کے فوائد

چوپائے:

چوپایوں سے استفادہ 2، 5; چوپایوں کا خالق 1; چوپایوں کا دودھ 5; چوپایوں کا گوشت 5; چوپایوں کی پشم 3; چوپایوں کی

خلقت کا فلسفہ 2; چوپایوں کی کھال 3; چوپایوں کے بال 3; چوپایوں کے فوائد 3، 4، 5

غذا:

غذا کے وسائل 5

گائے :

گائے کا خالق 1; گائے کی خلقت کا فلسفہ 2; گائے کے فوائد 4
 گرم ہونا:
 گرم ہونے کے وسائل 3
 گوسفند:
 گوسفند کا خالق 1; گوسفند کی خلقت کا فلسفہ 2; گوسفند کے فوائد 4
 نعمت:
 چوپایوں کی نعمت 5

تفسیر راہنما جلد 9

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ (٦)
 اور تمہارے لئے انہیں جانوروں میں سے زینت کا سامان ہے جب تم شام کو انہیں واپس لاتے ہو اور صبح کو چراگاہ کی طرف لے جاتے ہو۔

1_ صبح کے وقت چوپایوں کو چراہ گاہ لے جانا اور شام کے وقت انہیں واپس لوٹانا ، ایک دلکش اور مسرت انگیز منظر کا حامل ہے۔
 ولکم فیہا جمال حین تریحون و حین تسرحون
 2_ انسان خوبصورتی کی دلدادہ مخلوق ہے۔
 ولکم فیہا جمال
 3_ صبح کے وقت چوپایوں (اونٹ، گائے اور گوسفند کے چراگاہ جانے کی نسبت شام کو ان کو وہاں سے لوٹنا زیادہ دلکش اور حسین ہے)۔
 واضح ہے کہ جانور صبح کے وقت نکلتے ہیں اور شام کو واپس آتے ہیں ترتیب ذکرى معمولاً ترتیب

361

خارجی کے مطابق ہوتی ہے لیکن یہاں ترتیب ذکرى ترتیب خارجی کے برعکس ہے شاید اس کی وجہ یہی مذکورہ بالا مطلب ہو اور بالخصوص کلمہ "حسین" کا تکرار ہوا ہے اور لفظ "تریحون" اور "تسرحون" کا انداز ما قبل اور ما بعد آیات کے ساتھ مکمل طور پر سازگار ہے۔

4_ غذا اور لباس ایسی ضرورت ہے جو جمال و زیبائی کی طلب پر مقدم ہے۔
 لکم فیہا دفی: و منافع و منہا تاكلون و لکم فیہا جمال حین تریحون و حین تسرحون
 اس کے باوجود کہ حیوانات جہان جمال اور خوبصورتی کا باعث ہیں وہاں لباس و غذا کو بھی فراہم کرتے ہیں لیکن مقام احسان پر لباس اور غذا کو مقدم کرنا ممکن ہے مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو۔

5_ انسان کا فطرتی زیبائی سے بہرہ مند ہونا اور خوبصورتی کی خواہش کے غریزہ کی تسکین، جائز ہے۔
 ولکم فیہا جمال حین تریحون و حین تسرحون

احکام: 5

انسان:

انسان کے میلانات 2

چوپائے:

چراگاہ جاتے وقت چوپایوں کی خوبصورتی 1،3؛ رات کے وقت چوپایوں کا چراگاہ میں ہونا 1،3؛ چراگاہ سے لوٹتے وقت چوپایوں کی خوبصورتی 1،3؛ صبح کے وقت چوپایوں کا چراگاہ میں ہونا 1،3

زیبائی کی چاہت:

زیبائی کی چاہت کی اہمیت 4

سرور:

سرور کا پیش خیمہ 1

ضرورتیں:

اہم ترین ضرورتیں 4؛ غذا کی ضرورت 4؛ لباس کی ضرورت 4

غذا:

غذا کی اہمیت 4

کائنات:

کائنات کے حسن سے استفاہ 5

لباس:

لباس کی اہمیت 4

میلانات:

خوبصورتی کی طرف میلان 2

362

وَتَحْمِلْ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَوُوفٌ رَّحِيمٌ (٧)

اور یہ حیوانات تمہارے بوجھ کو اٹھا کر ان شہروں تک لے جاتے ہیں جہانتک تم جان چونکھوں میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے بیشک تمہارا پروردگار بڑا شفیق اور مہربان ہے۔

- 1_ اونٹ کی تخلیق کا ایک فائدہ یہ ہے کہ وہ سنگین اور وزنی ساز و سامان جو انسانی طاقت سے باہر ہے کو دور دراز شہروں اور علاقوں میں منتقل کرتا ہے۔
- و الانعام خلقها لكم ... و تحمل اثقالكم الى بلد لم تكونوا بالغيه الا بشق الانفس
- "بلد لم تكونوا بالغيه" سے مراد، وہ دور دراز اور کھٹن مقامات ہیں جہاں انسان بغیر سختی اور مشقت کے نہیں پہنچ سکتا اور "انعام" کا معنی اگرچہ "گائے اونٹ اور گوسفند" ہے لیکن چونکہ چوپایوں میں فقط اونٹ ہی وہ جانور ہے جو آیت میں مذکورہ اوصاف (دور داز علاقوں میں ساز و سامان لادکر لے جانا) کا مالک ہے۔
- "تحمل" کی ضمیر "استخدام" (اونٹ سے کام لینا) کی صورت میں لفظ "شتر" کہ جو پہلی دو آیات میں ذکر چوپایوں میں سے ہے کی طرف لوٹ رہی ہے۔
- 2_ زمانہ بعثت میں اونٹ، سواری اور تجارتی ساز و سامان کے حمل و نقل کا وسیلہ تھا۔
- و تحمل اثقالكم الى بلد لم تكونوا بالغيه الا بشق الانفس
- 3_ اونٹ دور داز اور کٹھن راستوں کو طے کرنے اور بھاری بھر کم بوجھ کو اٹھانے کی غیر معمولی طاقت کا حامل ہے۔
- و تحمل اثقالكم الى بلد لم تكونوا بالغيه الا بشق الانفس
- 4_ حیوانات اور چوپایوں سے تجارتی ساز و سامان اور

363

- بوجھ اٹھانے کے لیے استفادہ کرنا جائز ہے۔
- و تحمل ...
- 5_ خداوند عالم رؤف اور رحیم (مہربان) ہے۔

- 6_ خداوند عالم کی رحمت اور مہربانی اس کے مقام ربوبیت کا ایک جلوہ ہے۔
ان ربکم لرووف رحیم
- 7_ انسان کی بہرہ مند ی اور منفعت کی خاطر چوپایوں کی خلقت ، خداوند عالم کی رحمت اور مہربانی کی علامت ہے ۔
و الانعام خلقها لكم ... و لكم فيها جمال ... و تحمل اثقالکم ... ان ربکم لرووف رحیم
- 8_ خداوند عالم نے چوپایوں کی خلقت کے ذریعے انسانوں کی مشکلات کو دور کرنے اور ان کی آسائش کے زمینہ فراہم کیا ہے ۔
و الانعام خلقها لكم ... و لكم فيها جمال ... و تحمل اثقالکم ... ان ربکم لرووف رحیم
- 9_ الہی عطایا سے انسان کی بہرہ مند ی اور اس کی مشکلات کو دور کرنا ، مطلوب خداوند عالم ہے۔
و الانعام خلقها لكم ... و لكم فيها جمال ... و تحمل اثقالکم ... ان ربکم لرووف رحیم
- 10_ کائنات اور انسان کی خلقت اور اس کی ضروریات کو پورا کرنا، پروردگار عالم کی رحمت اور مہربانی کا تقاضا ہے۔
خلق السموات تعالیٰ عمّا یشرکون ... خلق الانسان ... ان ربکم لرووف رحیم
- 11_ موجودات کی خلقت اور ان کی جسمانی اور روحانی ضروریات کو پورا کرنا ، توحید ربوبیت اور خداوند عالم کی خالقیت پر دلیل ہے۔
خلق السموات ... تعالیٰ عمّا یشرکون ... خلق الانسان ... و الانعام خلقها لكم ... ان ربکم لرووف رحیم
- خداوند عالم کی طرف سے آسمانوں وزمین اور انسان و حیوان کی خلقت کے بیان کے بعد کلمہ "ربّ" کو لا نا توحید ربوبیت کو بیان کر رہا ہے جیسا کہ تمام موجودات کی خلقت کو اپنی طرف نسبت دینا، توحید خالقیت کو بیان کر رہا ہے۔

احکام:4

اسماء وصفات:

رحیم;5 رؤف

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی علامات 6; اللہ تعالیٰ کی رحمت 6; اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نشانیاں 7; اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار 10; اللہ تعالیٰ کی مشیت 9; اللہ تعالیٰ کی مہربانی 6; اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی

364

نشانیاں 7; اللہ تعالیٰ کی مہربانی کے آثار 10; اللہ تعالیٰ کے افعال 8

اونٹ:

اونٹ کی طاقت 3; اونٹ کے خصوصیات 3; اونٹ کے ذریعے سامان کی حمل و نقل 1،3; اونٹ کے فوائد 1،2; صدرا سلام میں اونٹ 3

توحید:

توحید خالقیت 11; توحید ربوبیت کے دلائل 11

چوپائے:

چوپایوں سے استفادہ 4; چوپایوں کی خلقت کا فلسفہ 7،8; چوپایوں کے ذریعے سامان کی حمل و نقل 4

حمل و نقل:

حمل و نقل کے وسائل 1،2،3،4

حیوانات:

حیوانات کے احکام 4

سختی:

سختی کو دور کرنے کا پیش خیمہ 8; سختی کی دوری 9

ضرورتیں:

ضرورتوں کو پورا کرنے کا سبب 10

کائنات:

کائنات کی تخلیق کا سبب 10

موجودات:

موجودات کی خلقت 11؛ موجودات کی مادی ضرورتوں کو پورا کرنا 11؛ موجودات کی معنوی ضروریات کو پورا کرنا 11

نعمت:

نعمت سے استفادہ 9

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (۸)

اور اس نے گھوڑے خچر اور گدھے کو پیدا کیا تا کہ اس پر سواری کرو اور اسے زینت بھی قرار دو اور وہ ایسی چیزوں کو بھی پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں ہے۔

1_ خداوند عالم، گھوڑے خچر اور گدھے کو پیدا کرنے والا اور ان کا خالق ہے۔

365

خَلَقَهَا لَكُمْ ... وَ الْخَيْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِيرَ

2_ گھوڑا خچر اور گدھا سواری اور تجمل و تزئین کی خاطر خلق کئے گئے ہیں۔

و الْبِغَالَ وَ الْحَمِيرَ تَرْكَبُوهَا وَ زِينَةً

3_ گھوڑے، خچر اور گدھے سے سواری و تجملے لات کے لیے استفادہ کرنا جائز ہے۔

و الْخَيْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِيرَ تَرْكَبُوهَا وَ زِينَةً وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

4_ چوپائے، جزیرۃ العرب کے لوگوں کی مادی اور روحانی ضروریات کو پورا کرتے تھے۔

و الْاِنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دَفًى: وَ مَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُونَ ... وَ لَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ ... لِتَرْكَبُوهَا وَ زِينَةً

"دفع" و "منافع" و "منہا تا مکون" و "ترکبوا" مادی ضرورتوں کو جبکہ "جمال" اور "زینتہ" روحانی اور نفسیاتی

ضروریات کو بیان کر رہے ہیں۔

5_ خداوند عالم ہمیشہ ایسے موجودات کو خلق کر رہا ہے کہ جس سے انسان آگاہ نہیں ہیں۔

خلق السموات و الارض ... خلق الانسان ... و الْاِنْعَامَ لَكُمْ ... وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

کیونکہ "گذشتہ آیات میں "خلق" کو ماضی کی صورت میں جبکہ آخری عبارت میں مضارع کی صورت میں استعمال کیا گیا

ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے۔

6_ قرآن نے جدید ترین وسائل کی ایجاد، حمل و نقل کے جدید ذرائع اور انسان کی آسودگی اور سفر کے سہولت و سامان کی

ایجاد کے بارے میں پیشگوئی کی ہے۔

و الْاِنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دَفًى وَ مَنَافِعُ ... وَ لَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ ... لِتَرْكَبُوهَا وَ زِينَةً وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

"یخلق" کا متعلق نا معلوم اور اس کے فوائد محذوف ہیں لیکن خلق شدہ اشیاء کے فوائد کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ حدس لگا

یا جاسکتا ہے کہ جدید مخلوقات کے فوائد بھی انسان کی بہرہ مندی کے زمرہ میں شامل ہیں۔

7_ انسان کا علم و آگاہی محدود ہے۔

وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

8_ ایجاد اور خلقت، دائمی اور مسلسل امر ہے۔

خلق ... خَلَقَهَا ... وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

"یخلق" کو مضارع کی صورت میں لانا، ہو سکتا ہے اس مطلب کو بیان کر رہا ہو کہ خلقت خداوند عالم کا ایک دائمی امر ہے

جو گذشتہ خلقت میں منحصر نہیں ہے۔

9_ چوپایوں (گائے، اونٹ اور گوسفند) کے گوشت کو کھا نا، بعثت کے زمانے کے لوگوں کے مابین ایک رائج اور متداول

امر تھا۔

و الْاِنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ ... وَ فِيهَا تَاْكُلُونَ ... وَ

366

الخيل و البغال و الحمير لتركبوها و زينة

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ چوپایوں (گائے ، اونٹ ، گوسفند) کے منافع کے زمرہ میں ان کے گوشت سے استفادہ کا ذکر ہوا ہے لیکن

گھوڑا خچر اور گدھے سے ایسے استفادہ کو بیان نہیں کیا گیا اور دوسری طرف یہ آیات نعمتوں کو شمار کر رہی ہیں اور جب تک کسی چیز سے استفادہ کرنا رائج نہ ہو اس پر نعمت کا صدق نہیں ہوتا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گائے ، گوسفند اور اونٹ کا گوشت کھانا رائج تھا لیکن گھوڑے ، خچر اور گدھے کا گوشت کھانا رائج نہیں تھا۔

10_ زمانہ بعثت کے لوگوں کے ما بین گھوڑے ، خچر اور گدھے کا گوشت کھانا رائج نہیں تھا۔

الانعام خلقها لكم ... و منها تاكلون ... والخيل و البغال و الحمير لتركبوها و زينة

11_ اونٹ سے باربرداری اور گھوڑے ، خچر اور گدھے سے سواری کا استفادہ کرنا، ان کے ساتھ سازگار ہے۔

والانعام ... و تحمل اثقالكم الى بلد لم تكونوا بلغيه ... و الخيل و البغال و الحمير لتركبوها

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اونٹ کے منافع کے ضمن میں باربرداری کو ذکر کیا گیا ہے اور اس پر سواری کو بیان میں کیا گیا اور گھوڑے ، خچر اور گدھے کے متعلق سواری کو ذکر کیا گیا ہے جبکہ باربرداری کو ذکر نہیں کیا گیا اس سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے۔

احکام:3

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی خالقیت کا دوام:5; اللہ تعالیٰ کی خالقیت:1

انسان :

انسانوں کی جہالت:5; انسانوں کے علم کا محدود ہونا:7

اونٹ:

اونٹ سے استفادہ :11; اونٹ سے باربرداری :11; صدر اسلام میں اونٹ کا گوشت کھا یا جانا:9

جزيرة العرب:

جزيرة العرب کی مادی ضروریات کو پورا کرنا:4; جزيرة العرب کی معنوی ضروریات کو پورا کرنا :4

چوپائے:

چوپایوں کا کردار :4; صدر اسلام میں چوپایوں کے گوشت کا کھایا جانا:9

حمل و نقل:

حمل و نقل کے ذرائع کی پیشگوئی :6

حيوانات:

حيوانات کے احکام:3

خچر:

367

صدر اسلام میں خچر کا گوشت کھایا جانا :10; خچر سے استفادہ :3,11; خچر کا خالق:1; خچر کا زینت بننا:2; خچر کی خلقت

کا فلسفہ :2; خچر کی سواری :2,11

خلقت:

خلقت کا دوام:8

قرآن:

قرآن کی پیشگوئیاں :6

گائے:

صدر اسلام میں گائے کا گوشت کھایا جانا :9

گدھا:

صدر اسلام میں گدھے کا گوشت کھایاجان
10; گدھے سے استفادہ 11،3; گدھے کا خالق 1; گدھے کی زینت بننا 2; گدھے کا فلسفہ 2; گدھے کی سواری 2،11
گوسفند:

صدر اسلام میں گوسفند کا گوشت کھایاجانا 9
گھوڑا:

صدر اسلام میں گھوڑے کا گوشت کھایاجانا 10; گھوڑے سے استفادہ 11،3; گھوڑے کا خالق 1; گھوڑے کا زینت بننا 2;
گھوڑے کی خلقت کا فلسفہ 2; گھوڑے کی سواری 2،11
موجودات:
موجودات کا خالق

وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ لَهْدَاكُمْ أَجْمَعِينَ (۹)
اور درمیانی راستہ کی ہدایت خدا کی اپنی ذمہ داری ہے اور بعض راستے کج بھی ہوتے ہیں اور وہ چاہتا تو تم سب کو
زبردستی راہ راست پر لے آتا۔

1_ خداوند عالم نے لوگوں کی صحیح اور راہ راست کی طرف ہدایت کو اپنے لیے ضروری قرار دیا ہے۔
وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ
"علی اللہ" خبر مقدم اور "قصد السبیل" مبتداء مؤخر ہے جس میں صفت "مقصد" اپنے موصوف "سبیل" کی طرف مضاف
ہے اور

368

"مقصد" کا معنی "سیدھا راستہ" ہے اس بناء پر "قصد السبیل" کا معنی راہ راست اور سیدھا راستہ ہے جو راہی کو مقصد
تک پہنچاتا ہے۔

2_ فقط خداوند عالم ہی حقیقی راہ ہدایت اور صحیح زندگی کے راستہ کی نشاندہی کی قدرت اور لیاقت رکھتا ہے۔
وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ

"علی اللہ" یکنون کا متعلق ہے اور "قصد السبیل" کے لیے خبر ہے اس کو اس کے بعد واقع ہونا چاہیے اور اس کا قصد
"السبیل" پر مقدم ہونا، حصر پر دلالت کر رہا ہے۔ خداوند عالم مینحصر وصفی یا حصر حکمی اس بات کی علامت ہے کہ
غیر خدا اس چیز کے تحقق کی طاقت یا لیاقت نہیں رکھتا ہے۔

3_ انسانوں کے لیے بہت سارے راستے، کجروی اور انحرافات کے حامل ہیں۔
وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ

4_ خداوند عالم کی طرف سے انسانوں کی مادی، جسمانی، معنوی اور فکری ضرورتوں کو پورا کیا گیا ہے۔
والانعام خلقها لكم... وعلی اللہ قصد السبیل

گذشتہ آیات میں ممکن ہے انسان کی جسمانی ضروریات کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اور اس آیت میں بھی "قصد السبیل" سے
مراد انسان کی معنوی ضروریات ہو سکتی ہیں۔

5_ انسان کی مادی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ اس کی معنوی اور روحانی ضرورتوں کو پورا کرنا، خداوند عالم
کی نعمات اور اس کے الطاف مینسے ہے۔

والانعام خلقها لكم... وعلی اللہ قصد السبیل

ان آیات کے سیاق کے درمیان مذکورہ اشیاء کا قرار پانا کہ جو آیات انسان پر خدائی نعمتوں اور احسان کو بیان کر رہی ہیں
سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے۔

6_ ہدایت کا صحیح راستہ فقط خداوند عالم کی طرف سے ایجاد شدہ ہے اور گمراہی کے تمام راستے بے راہ روی کا شکار
ہیں۔

وعلی اللہ قصد السبیل وَمِنْهَا جَائِرٌ

باوجود اس کے کہ خداوند عالم تمام اشیاء کا خالق ہے لیکن یہاں خداوند عالم نے "قصد السبیل" کو اپنی طرف نسبت دی ہے

اور انحرافی راہ کو اپنی طرف نسبت نہیں دی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راہ انحراف سوائے راہ حق کو طے نہ کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

7_ اگر مشیت اور مرضی خدا یہ ہوتی کہ تمام انسان ہدایت پا جائیں تو ہر انسان کا ہدایت یافتہ ہونا حتمی ہوتا۔
و لو شاء لہدکم اجمعین

8_ انسان زندگی کے راستے کو اختیار کرنے میں آزاد ہے اور یہ مشیت الہی نہیں کہ اسے ہدایت پر مجبور کی

369

جائے۔

و لو شاء لہدکم اجمعین

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ اور انسان کی ضرورتیں؛ 4؛ اللہ تعالیٰ کا اپنے لیے ضروری قرار دینا؛ 1؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت؛ 8؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے آثار؛ 7؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں؛ 5؛ اللہ تعالیٰ کی ہدایات؛ 1، 2؛ اللہ تعالیٰ کے مختصات؛ 2 انسان:

انسان کا اختیار؛ 8؛ انسان کی ضرورتوں کو پورا کرنا؛ 5؛ انسان کی مادی ضرورتیں؛ 5؛ انسان کی معنوی ضرورتیں؛ 5

جبر و اختیار؛ 8

ضرورتیں:

ضرورتوں کو پورا کرنے کا سرچشمہ؛ 4

گمراہی:

گمراہ راستوں کا متعدد ہونا؛ 3؛ گمراہی کی حقیقت؛ 6

ہدایت:

ہدایت کا سرچشمہ؛ 2، 6؛ ہدایت کی اہمیت؛ 1؛ ہدایت کی عمومیت؛ 7

تفسیر راہنما جلد 9

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ (۱۰)

وہ وہی خدا ہے جس نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے جس کا ایک حصہ پینے والا ہے اور ایک حصہ سے درخت پیدا ہوتے ہیں جن سے تم جانوروں کو چراتے ہو۔

1_ آسمان سے پانی (بارش) کا نزول، فقط خداوند عالم کے قبضہ قدرت میں ہے۔

ہو الذی انزل من السماء ماء

2_ آسمان (بادل) سے پانی (بارش) برسانا، توحید کی علامت ہے۔

سبحانہ و تعالیٰ عما یشرکون ... ہو الذی انزل من السماء ماء

3_ جڑی بوٹیوں کا اگنا اور بیابان و جنگلات کا وجود، نزول بارش کے زیر اثر ہے۔

انزل ...

370

"شجر" تھے اور بغیر تھے کے نباتات کو کہتے ہیں کہ جسے جنگلات اور بیابان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

4_ چوپایوں کا چرنا، نباتات و سبزہ جات کے فوائد میں سے ہے۔

و منہ شجر فیہ تسیمون

"تسیمون" (اسامہ) سے ہے جس کا معنی گوسفندوں کا چرنا ہے۔

5_ گذشتہ زمانے میں آسمان سے زمین پر پانی برستا تھا۔

ہوالذی ... تسیمون ینبت

باوجود اس کے کہ بارش کا برسنا گذشتہ زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں تھا پھر بھی اس کو فعل "انزل" ماضی کی صورت میں بیان کیا گیا ہے لیکن "تسیمون" اور "ینبت" مضارع کی صورت میں بیان ہوا ہے جبکہ یہ بارش کا نتیجہ شمار ہوتے ہیں لہذا یہ استفادہ کیا جاسکتا ہے کہ یہاں "انزل" سے مراد وہ عام بارشیں نہیں جو بادلوں سے برستی ہیں بلکہ ان بارشوں کی طرف اشارہ ہے جو پہلے زمانے میں زمین پر برسی تھیں تا کہ زمین ٹھنڈی ہو جائے اور کم ارتفاع والے مقامات میں اور زمین کے طبقات میں پانی ذخیرہ ہو جائے۔

6_ پانی اور نباتات سے بہرہ مند ہونا سب کا حق ہے۔

ہو الذی انزل من السماء ماء لکم منہ شراب و منہ شجر فیہ تسیمون ینبت لکم

آسمان:

آسمان کے فوائد 1

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کے مختصات 1

اللہ تعالیٰ کی نشانیاں:

اللہ تعالیٰ کی آفاقی نشانیاں

بارش:

بارش کا برسنا 2; بارش کا سرچشمہ 1، 5; بارش کے فوائد 3

پانی:

پانی سے استفادہ 6; پانی کے منافع 5

توحید:

توحید افعالی 1; توحید کے دلائل 2

جڑی بوٹیاں:

جڑی بوٹیوں سے استفادہ 6; جڑی بوٹیوں کی پیدائش کے اسباب 3; جڑی بوٹیوں کے فوائد 4

جنگلات:

جنگلات کی پیدائش کے اسباب 3; جنگلات کے فوائد 4

چوپائے:

چوپایوں کی چراگاہ 4

حقوق:

371

نفع اٹھانے کا حق

زمین:

زمین کی تاریخ 5

عمومی اموال: 6

يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (۱۱)

وہ تمہارے لئے زراعت، زیتون، خرما، انگور اور تمام پھل اسی پانی سے پیدا کرتا ہے۔ اس امر میں بھی صاحبان فکر کے لئے اس کی قدرت کی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

- 1_ خداوند عالم کھیتی باڑی، زیتون کے درخت، کجھور، انگور اور تمام زرعی اجناس کو پیدا کرنے والا ہے۔
ینبت لکم بہ الزرع و الزیتون و النخیل و الاعناب و من کل الثمرات
- 2_ نباتات اور پھل دار درختوں کی پیداوار انسان کی بہرہ مندی کی خاطر ہے۔
ینبت لکم بہ الزرع و الزیتون و النخیل و الاعناب و من کل الثمرات
- 3_ پانی، نباتات اور پھل دار درختوں کی پیداوار کے لیے مایہ حیات ہے۔
انزل من اسماء ...
- "بہ الزرع" میں حرف جر "با" سبب کے لیے ہے اور اس ضمیر کا مرجع گذشتہ آیت میں "ما" ہے اس لیے جملے کا معنی یہ ہوگا خداوند عالم نے پانی کے ذریعے کھیتی باڑی ... کو تمہارے لیے پیدا کیا ہے۔
- 4_ طبیعی عوامل و اسباب، خداوند عالم کے ارادے کے جاری ہونے کا مقام ہیں۔
الذی انزل من السماء ماء ... ینبت لکم بہ الزرع
- آیت کریمہ و ضاحت کر رہی ہے کہ "ینبت" فعل کا فاعل، خداوند عالم ہے اور پانی کی مانند دوسرے اسباب کو خداوند عالم کے فعل کے جاری ہونے کے لحاظ سے اسباب کے عنوان کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

372

- 5_ زیتون، کجھور اور انگور ایک خاص اہمیت کے حامل ہیں۔
ینبت ... والزیتون و النخیل و الاعناب و من کل الثمرات
- بے شمار میوہ جات میں سے ان تین پھلوں کا ذکر کرنا، ہو سکتا ہے ان پھلوں کی دوسرے پھلوں کی نسبت، خاص اہمیت کی طرف اشارہ ہو۔
- 6_ عالم طبیعت کو اس طرح خلق کیا گیا ہے کہ وہ انسان کی ضروریات کو احسن طریقے سے پورا کرتی ہے۔
ہو الذی انزل من السماء ماء لکم ... ینبت لکم
- دو آیات میں "لکم" کا تکرار اسی طرح فعل "تسمیون" سب اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ ان تمام اشیاء کو انسان کے منافع کے لیے پیدا کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں یہ انسان کی ضروریات کے ساتھ سازگار اور متناسب ہیں۔
- 7_ پانی کے ذریعے نباتات، زیتون کے درختوں، کجھور کی پیداوار، تفکر کا پیش خیمہ اور خدا شناسی کا ذریعہ ہے۔
ینبت لکم بہ ان فی ذلک لآیۃ لقوم یتفکرون
- 8_ نباتات کی حیات کی خاطر آسمان سے بارش کے پانی کا برسنا، خداوند عالم کی نشانیوں میں سے ہے۔
ہو الذی انزل من السماء ماء ... ان فی ذلک لآیۃ لقوم یتفکرون
- ممکن ہے کہ "ذلک" کا مشار الیہ ماقبل آیت میں عبارت "انزل ... ماء" ہو۔
- 9_ عالم طبیعت کے تحولات میں تفکر، خدا شناسی کا ایک ذریعہ ہے۔
ان فی ...
- 10_ صاحبان نظر اور مفکر حضرات کے لیے طبیعت کے مناظر کو (اللہ کی) نشانی کے طور پر درک کرنے کا زمینہ فراہم ہے۔
ان فی ذلک لآیۃ لقوم یتفکرون
- 11_ عالم طبیعت کی شناخت اور خدا شناسی کا راستہ پیدا کرنے کے لیے تدبیر و فکر ضروری ہے۔
ان فی ذلک لآیۃ لقوم یتفکرون
- 12_ تدبیر و فکر، شناخت کا ایک ذریعہ ہیں۔
ان فی ذلک لآیۃ لقوم یتفکرون
- 13_ عالم طبیعت سے انسان کی ضروریات کا پورا ہونا، توحید اور خدا شناسی کی علامت ہے۔
ہو الذی انزل ماء لکم ... ینبت لکم بہ ... ان فی ذلک لآیۃ لقوم یتفکرون

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی شناخت کے دلائل 7،9،11،13؛ اللہ تعالیٰ کے ارادے کا مجری 4؛ اللہ تعالیٰ کے افعال 1
اللہ تعالیٰ کی نشانیاں:

373

اللہ تعالیٰ کی آفاقی نشانیاں 8،10،13؛ اللہ تعالیٰ کی شناخت کا پیش خیمہ 10

انسان :

انسان کی ضرورتوں کا پورا ہونا 13؛ انسان کی ضرورتوں کے پورا ہونے میں مؤثر اسباب 6؛ انسان کے فضائل 2
انگور:

انگور کی اہمیت 5؛ انگور کے درخت کو اگانے والا 1؛ انگور کے درخت کی پیداوار 7

بارش:

بارش کا برسنا، خداوند عالم کی نشانیوں میں سے ہے 8

پانی:

پانی کے فوائد 3،7

تفکر:

تفکر کا پیش خیمہ 7؛ تفکر کا کردار 12؛ عالم طبیعت میں تفکر 9؛ عالم طبیعت میں تفکر کی اہمیت 11

توحید:

توحید کے دلائل 13

درخت:

درختوں سے استفادہ 2؛ درختوں کی پیداوار کے اسباب 3؛ درختوں کی پیداوار کے فلسفہ 2

زرعی اجناس:

زرعی اجناس کو اگانے والا 1

زیتون :

زیتون کی اہمیت 5؛ زیتون کے درخت کو اگانے والا 1؛ زیتون کے درخت کی پیدائش 7

شناخت:

شناخت کا ذریعہ 12

ضرورتیں:

ضرورتوں کے پورا ہونے میں مؤثر عوامل 6

طبیعت :

طبیعت کی خلقت کی خصوصیات 6

طبیعی اسباب:

طبیعی اسباب کا کردار 4

کجھور:

کجھور کو اگانے والا 1؛ کجھور کی پیداوار 7

کھیتی باڑی:

کھیتی باڑی کو پیدا کرنے والا 1

نباتات:

نباتات سے استفادہ 2؛ نباتات کی پیدائش 7؛ نباتات کی پیدائش کا خداوند عالم کی نشانیوں میں سے ہونا 8؛ نباتات کی پیدائش

کا فلسفہ 2؛ نباتات کی پیدائش کے عوامل 3

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (۱۲)

اور اسی نے تمہارے لئے رات دن اور آفتاب و مابتاب سب کو مسخر کر دیا ہے اور ستارے بھی اسی حکم کے تابع ہیں بیشک اس میں بھی صاحبان عقل کے لئے قدرت کی بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

1_ خداوند عالم نے رات، دن سورج اور چاند کو انسانوں کے لیے مسخر و رام کیا ہے۔
ہو الذی... وسخر لكم الليل والنهار والشمس والقمر

2_ سورج، چاند، رات اور دن کا مسخر ہونا، خداوند عالم کی نعمت اور انسان کی بہرہ مند ی کے لیے ہے۔
وسخر لكم والليل والنهار والشمس والقمر

3_ متحرک اور ساکن (سیارے، ستارے) خداوند عالم کے حکم سے رام اور مسخر ہیں۔
والنجوم مسخرات بامرہ

"نجم" کا معنی ستارہ ہے واضح ہے کہ "نجم" آسمان کے تمام روشن موجودات کو کہتے ہیں چاہے وہ ساکن ہوں یا متحرک، چاہے ان کا نور ذاتی ہو یا کسبی ہو۔

4_ ستاروں کے مسخر ہونے کا سبب، خداوند عالم کا حکم ہے۔
والنجوم مسخرات بامرہ

"بامرہ" میں "با" سببیت کے لیے ہے جو اس بات کی نشاندہی کر رہی ہے کہ ستاروں کا مسخر ہونا، حکم الہی کی خاطر ہے۔

5_ خداوند عالم کے فرمان اور تدبیر کے تحت ستاروں کا مسخر ہونا، اس کے اپنے فرامین کو عملی جامہ پہنانے پر اس کی عظیم قدرت کا ایک نمونہ ہے۔
اتی امر الله فلا تستعجلوه... والنجوم مسخرات بامرہ

"اتی امر الله" آیت میں خداوند عالم کے وعدوں کے تحقق اور الہی فرمان کے آنے کی خبر دی گئی ہے اور اس مکان پر ستاروں کا مسخر کرنا، مذکورہ امر کی یاد آوری کا ایک نمونہ ہے تا کہ معلوم

ہو سکے کہ خداوند عالم نے ستاروں کو اپنے لیے مسخر کیا ہے وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے پر قاور ہے۔

6_ رات، دن، چاند اور سورج سے انسان کا بہرہ مند ہونا، اس کے ستاروں سے بہرہ مند ہونے سے مختلف ہے۔
سخر لكم... الشمس... والنجوم مسخرات بامرہ

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ خداوند عالم نے رات، دن، چاند اور سورج کی تسخیر کے سلسلہ میں لفظ "سخر لكم" استعمال کیا ہے لیکن ستاروں کی تسخیر کے لیے لفظ "مسخرات بامرہ" کو بغیر لفظ "لکم" کے بیان کیا ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے۔

7_ رات، دن، چاند اور سورج و ستاروں کا مسخر ہونا، خداوند عالم کی نشانیوں میں سے اور اس کی قدرت کا ایک کرشمہ ہے۔
وسخر لكم الليل والنهار والشمس والقمر... ان في ذلّم آيات لقوم يعقلون

8_ تدبیر اور تفکر شناخت کا ذریعہ اور معرفت کے حصول کا وسیلہ ہیں۔
ان في ذلّم آيات لقوم يعقلون

9_ موجودات کے نظم میں تفکر اور نظام کائنات پر قانون کی حاکمیت، انسان کی ہدایت اور خدا کی شناخت کا سبب ہے۔
وسخر لكم الليل والنهار والشمس والقمر... ان في ذلّم آيات لقوم يعقلون

10_ ما وراء طبیعیات اور خداوند عالم کی شناخت کی خاطر طبیعی مناظرین غور و فکر ضروری ہے۔
وسخر لكم... الشمس... ان في ذلّم آيات لقوم يعقلون

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی قدرت 5،7؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں 2؛ اللہ تعالیٰ کے افعال 1؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر 3؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر کا وقوع

پزیر ہونا 5; امر الہی کے آثار 4; خداشناسی کا پیش خیمہ 9; عالم طبیعت میں خدا شناسی 10
اللہ تعالیٰ کی نشانیاں:

اللہ تعالیٰ کی آفاقی نشانیاں 7

انسان:

انسان کے فضائل 2،1

چاند:

چاند سے استفادہ 6،2; چاند کی تسخیر 7،2،1

سورج:

سورج سے استفادہ 6; سورج کی تسخیر 1، 3، 7

376

دن:

دن سے استفادہ 6،2; دن کی تسخیر 7،2،1;

رات:

رات سے استفادہ 6،2; رات کی تسخیر 7،2،1

ستارے:

ستاروں سے استفادہ 6; ستاروں کو مسخر کرنے کے اسباب 4; ستاروں کی تسخیر 3،5،6،7

شناخت:

شناخت کا ذریعہ 8; شناخت کا طریقہ 8

فکر:

عالم طبیعت میں فکر کی اہمیت 10; فکر کی اہمیت 8; فکر کے آثار 9; کائنات میں فکر 9

ہدایت:

ہدایت کا پیش خیمہ 9

وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ (۱۳)

اور جو کچھ تمہارے لئے اس زمین کے اندر مختلف رنگوں میں پیدا کیا ہے اس میں بھی عبرت حاصل کرنے والی قوم کے لئے اس کی نشانیاں پائی جاتی ہیں (12)

1_ خداوند عالم نے زمین کی تمام مخلوقات کو انسان کے لیے مسخر و رام کیا ہے۔

و سَخَّرَ لَكُمْ الَّيْلَ ... و ما ذرا لكم في الارض مختلفاً الوانہ

لغت میں "الذری" کا معنی پیدا کرنا اور منظر عام پر لانا ہے (لسان العرب) لازم الذکر ہے کہ مذکورہ مطلب کا "ما" کے منصوب ہونے اور "اللیل" پر اس کا عطف ہونے کی بناء پر استفادہ کیا گیا ہے۔

2_ زمین کی مخلوقات، انواع و اقسام کے رنگوں کی حامل ہیں۔

و ما ذرا لكم في الارض مختلفاً الوانہ

3_ مخلوقات کے انواع و اقسام کے رنگ انسانی زندگی میں فائدہ مند اثرات کے حامل ہیں۔

و ما ذرا لكم في الارض مختلفاً الوانہ

"مختلفاً" الوانہ "ما ذرا" سے حال ہے اس کا معنی اس طرح ہوگا درحالانکہ مخلوقات انواع و اقسام رنگوں کی حامل ہیں ان کو تمہارے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

4_ زمین میں موجودات کی مختلف رنگوں میں خلقت،

377

خداوند عالم کی نشانی اور اس کی قدرت کا کرشمہ ہے۔

وماذرا لكم في الارض مختلفاً لوانه ان في ذلك لآية

5_ بیدار اور متوجہ انسان ، زمینی موجودات کی خلقت اور ان کے انواع و اقسام کے رنگوں سے خدا کی وحدانیت کا درس لیتا ہے۔

وما ذرا لكم ... لآية لقوم يذكرون

چونکہ "آیہ" کا متعلق محذوف ہے لہذا ہوسکتا ہے کہ "التوحید" ہ "مقدر ہے یعنی خدا وند عالم کی وحدانیت کی نشانی ہے۔

6_ خداوند عالم کی شناخت کے لیے عالم طبیعت کی طرف توجہ اور اس کی انواع و اقسام کی رنگینیوں میں دقت ضروری ہے۔

ان في ذلك لآية لقوم يذكرون

7_ توجہ اور یاد آوری، معرفت کا پیش خیمہ اور شناخت کا ذریعہ ہیں۔

وماذرا لكم في الارض ... ان في ذلك لآية لقوم يذكرون

8_ عالم طبیعت میں خدا شناسی کے لیے ہر بار فکر و تدبیر ایک مناسب ذریعہ ہے۔

ينبت لكم به الزرع ... لقوم يتفكرون و سخر لكم الليل ... لقوم يعقلون و ما ذرا لكم ... لقوم يذكرون

"الزرع والزيتون ..." جو کہ مادی اور معمولی امور ہیں جن کے نتیجے کے لیے فقط فکر کافی ہے جملات کے بعد "لقوم يتفكرون" کالا نا اور رات و دن کی تسخیر و غیرہ کہ جن کے لیے دقت ضروری ہے کہ بعد "لقوم يعقلون" اور اسی طرح

انواع و اقسام کے رنگ کہ جن کے لیے کلی مقدمات ہوتے ہیں اور تھوڑی سی توجہ سے مطلب حاصل ہوجا تاہے کے بعد "لقوم يتذكر حق" کے استعمال کی طرف توجہ کرنے سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے۔

9_ شناخت کے انواع و اقسام کے مراتب اپنے لیے مناسب ذریعے کا تقاضا کرتے ہیں۔

الزرع والزيتون ... لقوم يتفكرون ... الليل و النهار ... لقوم يعقلون و ما ذرا لكم في الارض ... لقوم يذكرون

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے افعال 1; خدا شناسی کے دلائل 6; خدا کی قدرت کی نشانیاں 4; عالم طبیعت میں خدا شناسی 6،8; شناخت کا پیش

خیمہ 7; شناخت کا ذریعہ 7،8،9; شناخت کے مراتب 9

اللہ تعالیٰ کی نشانیاں:

اللہ تعالیٰ کی آفاقی نشانیاں 4، 6

انسان:

378

انسان کے فضائل 1

بصیرت:

اہل بصیرت اور موجودات کے لئے انواع اقسام کے رنگوں کا ہونا 5

تفکر:

تفکر کے مراتب 8

توحید:

توحید کے دلائل 5

ذکر :

ذکر کے آثار 7

تفسیر راہنما جلد 9

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاجِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (۱۴)

اور وہی وہ ہے جس نے سمندروں کو مسخر کر دیا ہے تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھا سکو اور پہننے کے لئے زینت کا سامان نکال سکو اور تم تو دیکھ رہے ہو کہ کشتیاں کس طرح اس کے سینے کو چیرتی ہوئی چلی جا رہی ہیں اور یہ سب اس لئے بھی ہے کہ تم اس کے فضل و کرم کو تلاش کر سکو اور شاید اسی طرح اس کے شکرگذار بندے بھی بن جاؤ۔

- 1_ خداوند عالم نے سمندر وں کو انسان کے لیے مسخر کیا ہے۔
وہو الذی سخر البحر لتاكلوا منه
- 2_ انسانوں کی بہرہ مندی کے لیے سمندروں کو مسخر کرنے والا فقط خداوند عالم ہے۔
وہو الذی سخر البحر لتاكلوا منه
- مبتدا "ہو" کا حصر نہ ہونا اور خبر "الذی ... حصر" پر دلالت کر رہے ہیں۔
- 3_ تازہ گوشت سے غذائی ضرورت پوری کرنا، سمندری جواہرات اور کشتی سے استفادہ، سمندری فوائد میں سے ہے۔
سخر البحر لتاكلوا منه كما طرياً و

379

- تستخرجوا منه حلية تلبسونها و ترى الفلك
"طري" کا معنی جدید اور تازہ اور "حلیۃ" زیور کے معنی میں ہے۔
- 4_ خوراک، لباس اور آلات زیور کے لیے عالم طبیعت کے مظاہر سے استفادہ کرنا جائز ہے۔
لتاكلوا منه كما طرياً و تستخرجوا منه حلية تلبسونه
 - 5_ قیمتی اور آرائشی اشیاء کے استخراج کے لیے سمندر میں غوطہ زن ہونا جائز ہے۔
و تستخرجوا منه حلية تلبسونه
 - 6_ خوبصورتی اور آلات زیور سے مزین ہونے کی طرف انسانوں کا میلان۔
تستخرجوا ...
 - فعل مضارع "تلبسونها" خارجی حقیقت سے حکایت کر رہا ہے جو کہ آلات زیور سے استفادہ کرنا ہے اور دوسری طرف تزئین انسان کی ضروریات کی خبر نہیں جبکہ ضروریات کے ساتھ اس کا بھی ذکر ہوا ہے اور یہ مذکورہ حقیقت سے حکایت ہے۔
 - 7_ سمندروں میں پانی کی حرکت کشتیوں کی روانی ایک دلکش اور حیرت انگیز منظر ہے۔
وترى الفلك مواخر فيه
 - "ترى الفلك مواخر فيه" کی عبارت جملہ معترضہ ہے اور ایسے چند جملوں کے درمیان واقع ہوئی ہے کہ جن کا ایک دوسرے پر عطف ہوا ہے۔ عطف کے ممکن ہونے کے باوجود جملہ معترضہ کا لا یا جانا اسلوب جملے کے خلاف اور اس کے تعجب کو بیان کرنے کے لیے ہے۔ لازم الذکر ہے کہ "مواخر" "ماخرہ" "مادہ" "منحر" کی جمع ہے جس کا معنی چیرنا ہے۔
 - 8_ سمندر کا تازہ گوشت اور تزئین و آرائشی و الی اشیاء اور کشتی رانی کی سہولت، خداوند عالم کی نعمت ہے۔
وہو الذی سخر البحر لتاكلوا منه لحماً طرياً و تستخرجوا منه حلية تلبسونها و ترى الفلك مواخر فيه
 - 9_ سمندر کے فوائد، تازہ گوشت، زینت و آرائشی کی اشیاء اور کشتی رانی میں منحصر ہیں۔
سخر البحر لتاكلوا منه لحماً و طرياً و تستخرجوا منه حلية ... لتبتغوا منه حفظه
 - 10_ خداوند عالم کی طرف سے سمندروں کی تسخیر اور اس کے لیے بے شمار نعمتوں کا بیان، انسان کو شکر گزاری کی تشویق دلانے کے لیے ہے۔
وسخر البحر لتاكلوا منه ... و لتبتغوا من فضله و لعلمكم تشكرون
 - 11_ خداوند عالم نے سمندر مینہٹ سے فوائد و عطا یا قرار دیے ہیں کہ جن سے کوشش اور جدوجہد کے ذریعے استفادہ

کیا جا سکتا ہے۔

380

سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ ... وَ لَتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ

"تبتغوا" (ابتغائ) سے مطلوبہ چیز کے حصول کے لیے کوشش اور جدوجہد کرنے کے معنی میں ہے۔
12_ سمندر اس کی نعمتوں کی طرف توجہ خدا کی شناخت اور اس کی نعمتوں کا شکر یہ ادا کرنے کا زمینہ فراہم کرتی ہے۔

سَخَّرَ الْبَحْرَ ... لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

جملہ "وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" کا عطف "وَلَعَلَّكُمْ تَعْرِفُونَ" جیسے محذوف جملے پر ہے۔

13_ خدا کی نعمتوں کے مقابلے میں شکر ادا کرنا ضروری ہے۔

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

کیونکہ خداوند عالم نے اپنی بہت سی نعمتوں کے ذکر کا فلسفہ یہ بیان کیا ہے کہ انسان کے اندر شکر گزاری کا انگیزہ پیدا ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شکر گزاری ایک ضروری اور لازمی چیز ہے۔

14_ انسان کی ضروریات کو پورا کرنے کے سلسلہ میں طبیعی اسباب، ارادہ خداوند کے جاری ہونے کا مقام ہیں۔
ہو الذی سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا فِيهِ لَحْمًا طَرِيًّا وَ تَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَ تَرَى الْفَلَكَ مَوَاطِرَ فِيهِ وَ لَتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ

احکام: 4، 5

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی شناخت کا پیش خیمہ 12; اللہ تعالیٰ کی نعمتیں 11، 8; اللہ تعالیٰ کے ارادے کا مقام 14; اللہ تعالیٰ کے افعال 1; اللہ تعالیٰ کے مختصات 2

انسان:

انسان میں خوبصورتی کی چابٹ 6; انسان کی ضروریات 4; انسان کے فضائل 1; انسان کے میلانات 6

توحید:

توحید افعال 2

حیوانات:

سمندری جانوروں کا گوشت 3، 8

ذکر:

ذکر نعمت کے آثار 12; سمندری نعمتوں کا ذکر 12

زینت:

سمندری زینتونکا حصول 5; زینت سے استفادہ 4; سمندری زینتوں سے استفادہ 3; سمندری زینتیں

سمندر:

سمندر سے استفادہ 1، 2; سمندر کی تسخیر 1، 10;

381

سمندری مناظر 7; سمندر کے فوائد 3، 9

شکر:

شکر نعمت کی اہمیت 13; شکر نعمت کی ترغیب 10; شکر کا پیش خیمہ 12

ضرورتیں:

ضرورتوں کو پورا کرنے میں مؤثر اسباب 14

طبیعت:

طبیعت سے استفادہ 4

طبیعی عوامل:

طبیعی عوامل کا کردار 14

غوطہ زنی:

غوطہ زنی کے احکام 5

کشتیاں:

کشتیوں کی حیرت انگیز روانی 7

کشتی رانی:

سمندر میں کشتی رانی 3

کھانے والی اشیاء:

کھانے والی اشیاء کا مباح ہونا 4

لباس:

لباس کا مباح ہونا 14

مباحات: 4

میلانات:

خوبصورتی کا میلان 6; آلات زیور کی طرف میلان 6

نعمت:

سمندری نعمتوں سے استفادہ 11; کشتی رانی کی نعمت 8

وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَاراً وَسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (۱۵)

اور اس نے زمین میں پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے تاکہ تمہیں لے کر اپنی جگہ بے ہٹ نہ جائے اور نہریں اور راستے بنائے تاکہ منزل سفر میں ہدایت پاسکو۔

1_ خداوند عالم نے پہاڑوں کو زمین میں محکم اور استوار

رکھا ہے تاکہ ان کو انسان کے لیے آرام دہ بستر کی

382

مانند قرار دے۔

والقی فی الارض رواسی ان تمیدبکم

"رواسی" مادہ "رسو" سے "راسیہ" کی جمع ہے جس کا معنی محکم اور استوار ہونا ہے اس سے مراد پہاڑ ہیں جن کا غالبی وصف کی بناء پر یہ نام رکھا گیا ہے اور "القائ" جب "فی" کے ساتھ ہو تو اس کا معنی قرار دینا ہے۔

2_ پہاڑ ، زمین کو جنبش اور حرکت سے محفوظ رکھتے ہیں۔

لغت میں "مید" بڑی چیزوں کی لغزش اور اضطراب کو کہتے ہیں چونکہ یہ آیت، الہی نعمتوں کے مقام بیان میں ہے اور زمین کی لغزش اور اضطراب نعمت ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان "تمید بکم" اصل میں "لا ن لا تمید بکم" یا "کرا بیتہ ان تمید بکم" ہے یعنی پہاڑوں کو زمین میں اس لیے قرار دیا گیا ہے تاکہ تمہاری زمین میں لرزہ پیدا نہ ہوسکے۔

3_ پہاڑوں کے بغیر ، زمین متحرك اور لرز نے والی اور انسانی زندگی کے لیے مناسب زمین ہے۔

والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم

4_ پانی کی نہریں اور زمینی راستے ، انسانوں کے استفادہ کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔

والقی فی الارض ...وانہراً و سبلاً لعلکم تہتدون

5_ نہروں کی خلقت اور طبیعی راستے ، انسانوں کے لیے راستہ دریافت کرنے کی علامات ہیں۔

انہراً و سبلاً لعلکم تہتدون ...وعلمت

"پہاڑوں کے منافع" اور بعدو الی آیت میں "علامات" کے بیان کے قریبے کی بناء پر یہ احتمال ہے کہ "العلکم تہتدون" سے مراد ، راستہ دریافت کرنا ہے۔

- 6_ زمین کی پستی اور بلندیاں ، زندگی کے فوائد اور انسانی سہولیات کی حامل ہیں۔
والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم و انہراً و سبلاً لعلکم تہتدون
7_ پہاڑوں ، نہروں اور راستوں کی خلقت کا مقصد ، انسانوں کی ہدایت ہے۔
والقی فی الارض رواسی ... وانہراً و سبلاً لعلکم تہتدون
مذکورہ استفادہ اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ جب "تہتدون" سے معنوی ہدایت مراد ہو۔
8_ پہاڑ ، نہریں اور راستے ، الہی نعمتیں ہیں۔
والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم و انہراً و سبلاً لعلکم تہتدون

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں 8; اللہ تعالیٰ کے افعال 1

انسان:

383

انسان کے فضائل 1; انسانوں کی ہدایت کی اہمیت 7

پہاڑ:

پہاڑوں کی اہمیت 3; پہاڑوں کی خلقت کا فلسفہ 7; پہاڑوں کے فوائد 1، 2، 3

راستہ پانا:

راستہ پانے کے وسائل 5

راستے :

راستوں سے استفادہ 4; راستوں کی خلقت کا فلسفہ 4، 5، 7

زمین:

زمین کی لرزش کے مواقع 2، 3; زمین کی ناہمورائی کے فوائد 6; زمین کے سکون کے اسباب 1

نعمت:

پہاڑوں کی نعمت 8; نعمتوں کے راستے 8; نہروں کی نعمت 8

وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ (۱۶)

اور علامات معین کردیں اور لوگ ستاروں سے بھی راستے دریافت کر لیتے ہیں۔

1_ خداوند عالم نے انسانوں کے راستہ دریافت کرنے کے لیے زمین میں علامات اور نشانیاں قرار دی ہیں۔

والقی فی الارض رواسی ... لعلکم تہتدون و علامات

"علامات" کا "رواسی اور انہار" پر عطف ہے اور اس سے مراد ایسی طبیعی علامات اور نشانیاں ہیں جو زمین میں موجود

ہیں۔

2_ مسافروں کے لیے راستہ دریافت کرنے کے لیے ستاروں کا نہایت اہم کردار ہے۔

و علامات و بالنجم ہم یہتدون

عام "علامات" کے بعد خاص "نجم" جبکہ یقینی طور پر نجم خود علامات میں سے ہے کا ذکر کرنا ممکن ہے مذکورہ نکتے

کو بیان کر رہا ہو۔

3_ "قال رسول اللہ (ص) ""وبالنجم ہم یہتدون" قال ہو الجدی لائہ، نجم' لا تزول و علیہ بقاء القبلہ و بہ یہتدی اہل البرّ و

384

البحر(1)

رسول اکرم(ص) نے خداوند عالم کے اس کلام "وبالنجم ہم یہتدون" کے بارے میں فرمایا: وہ ستارہ جدی ہے کیونکہ یہ وہ ستارہ ہے جو کبھی محو نہیں ہوتا اور قبلہ کی تشخیص کی اساس یہی ستارہ ہے اور اس کے ذریعہ سمندر اور خشکی والے

راہنمائی لیتے ہیں ..."

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کے افعال 1

راستہ پانا:

راستہ پانے کی علامات 1; راستہ پانے کے وسائل 2

روایت: 3

ستارے:

ستاروں کے ذریعہ راستہ پانا 2، 3; ستاروں کے فوائد 2، 3; ستاروں کے جدی 3

قبلہ:

قبلہ کو معین کرنے کے وسائل 3

أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (۱۷)

کیا ایسا پیدا کرنے والا ان کے جیسا ہوسکتا ہے جو کچھ نہیں پیدا کرسکتے آخر تمہیں ہوش کیوں نہیں آ رہا ہے۔

1_ خداوند عالم ، تمام موجودات کا خالق اور انہیں پیدا کرنے والا ہے۔

خلق السموات والارض... خلق الانسان... والا نعام خلقها لكم... وخلق ما لا تعلمون... وماذرا لكم في الارض... افمن يخلق كمن لا يخلق

چونکہ مختلف مخلوقات کے بیان کے بعد خداوند عالم نے یہ فرمایا ہے: کیا خلق کرنے والا اس جیسا ہے جو خلق نہیں کرتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام اشیاء کا خالق ہے۔

2_ تمام موجودات کے خالق کی اس کے ساتھ کسی قسم کی شبابت نہیں جو کسی چیز کا خالق نہیں ہے۔

افمن يخلق كمن لا يخلق

.....

(1) تفسیر عیاشی، ج 2 ص 256 ، نور الثقلین، ج 3، ص 46 ، ح 51۔

385

3_ خالق کبھی بھی غیر خالق سے قابل مقائسہ نہیں ہے۔

افمن يخلق كمن لا يخلق

4_ خالق ہستی کا خلق کی قدرت سے مفقود موجود سے قابل مقائسہ نہ ہونا ، عقلی واضحات میں ہے۔

افمن يخلق كما لا يخلق

آیت میں جواب دیئے بغیر مذکورہ سوال کا پیش آنا عقلی قسم کی طرف ارشاد و راہنمائی ہے۔

5_ یاد آوری اور ہوشیاری ، توحید کی طرف میلان کا سبب اور شرک ناسازگار ہے۔

افمن يخلق كمن لا يخلق... فلا تذكرون

6_ موجودات اور مخلوقات کی یاد دہانی اس لئے ہے تاکہ یہ چیز خلقت کے جھوٹے دعوے داروں کے لیے ، تنبیہ ،

نصیحت اور خداوند عالم کی خالقیت کی تجدید معرفت کا سبب ہے۔

افمن يخلق كمن لا يخلق... فلا تذكرون

کیونکہ خداوند عالم نے استفہام تو بیخی کے قالب میں یاد آوری اور تذکر کا حکم دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوقات کی طرف توجہ ، تذکر کا سبب ہے۔

7_ وجدان سے سوال اور تلاش حق کی حس کا برانگیختہ ہونا ، ہوشیاری کا ذریعہ اور حقائق کے اثبات کا طریقہ ہے۔

افمن يخلق كمن لا يخلق... فلا تذكرون

8_ خالق کا غیر خالق سے قابل مقائسہ نہ ہونے کی طرف عدم توجہ، مذموم اور ناپسندیدہ ہے۔

ا فمّن یخلق کمّن لا یخلق ا فلا تذکّرون

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی خالقیت 1; خداشناسی کی روش 6

ایمان:

توحید پر ایمان کے اسباب 6

باطل قیاس 3، 4، 8

تذکر:

تذکر کے آثار 5; حقائق کے اثبات کی روش 7

خالق:

خالق کا بے نظیر ہونا 3; خالق کے بے نظیر ہونے کا بد یہات میں سے ہونا 4

ذکر:

موجودات کی خلقت کے ذکر کے آثار 6

سوال:

سوال کے فوائد 7

عبرت:

عبرت کے اسباب 6

386

عمل:

ناپسندیدہ عمل 8

غفلت:

خالف کی بے نظیر سے غفلت 8

موجودات :

موجودات سے عبرت 6; موجودات کا خالق

1; خالق کے بے نظیر ہونا 2

وجدان:

وجدان کا کردار 7

ہوشیاری:

شرک سے ہوشیاری کا ہم آہنگ نہ ہونا 5; ہوشیاری کا زمینہ 7; ہوشیاری کے آثار 5

تفسیر راہنما جلد 9

وَإِنْ تَعْدُوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللَّهَ لَعَفُورٌ رَّحِيمٌ (۱۸)

اور تم اللہ کی نعمتوں کو شمار بھی کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے ہو بیشک اللہ بڑا مہربان اور بخشنے والا ہے (18)

1_ خداوند عالم کی نعمتیں فراوان اور بے شمار ہیں۔

- ان تعدّوا انعمۃ اللہ لا تحصوبہا انّ اللہ لغفورٌ رحیم
- 2_ خداوند عالم کی بے شمار نعمتوں کے حق کی ادائیگی اور مطلوبہ شکر گزاری ، انسان کے بس کا روگ نہیں ہے۔
- ان تعدّوا انعمۃ اللہ لا تحصوبہا انّ اللہ لغفورٌ رحیم
- خداوند عالم نے بندوں پر بے شمار نعمتوں کے بیان کے بعد اپنے آپ کو "غفور" (بہت بخشنے والا) سے متصف کیا ہے۔ لہذا اس سے یہ استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ انسان خدا کی بے شمار نعمتوں کی شکر گزاری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا ہے۔
- 3_ خدا کی نعمتوں کے حق کی ادائیگی ، ایک شائستہ اور پسندیدہ عمل ہے۔
- ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوبہا انّ اللہ لغفورٌ
- 4_ خداوند عالم ، غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے۔

387

- ان اللہ لغفور رحیم
- 5_ بندوں کو لا تعداد نعمتوں کا عطا کرنا، رحمت خداوندی کا تقاضا ہے۔
- وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوبہا انّ اللہ لغفور رحیم
- 6_ خداوند عالم کی فراوان نعمتوں کا حق ادا نہ کرنا ، ایک قسم کا نقصان ، نقص اور قابل مذمت و سرزنش ہے۔
- وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوبہا انّ اللہ لغفورٌ رحیم
- خداوند عالم کی فراوان نعمات کے بعد "انّ اللہ لغفور" کے ذکر سے یہ احتمال ہے کہ خداوند عالم کی نعمتوں کے حق کو کما حقہ ادا نہ کرنا ایک قسم کا نقصان شمار ہوتا ہے اور اسی وجہ سے یہ قابل سرزنش ہے۔ عبارت "انّ اللہ لغفور" اس نقصان اور نقص کر بیان کو رہی ہے کہ جسے خداوند تعالیٰ اپنی بخشش کے زیر سایہ قرار دیتا ہے۔
- 7_ کائنات میں انسان ایک خاص مقام کا حامل اور تمام طبیعی اسباب اس کی خدمت کے لیے ہیں۔
- والا نعام خلقہا لکم... ماذرا لکم... سخر لکم... وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوہ
- اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آیت نمبر 5 سے لیکر 16 تک انسان کو عطا شدہ نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور آخر میں خداوند عالم کی نعمتوں کے ناقابل شمار ہونے کو بیان کیا گیا ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے۔

اسماء صفات:

رحیم; 4 غفور

اقدار:

اقدار کی ضد 6

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار 5; اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا سرچشمہ 5; اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی فراوانی 1، 2، 5

انسان:

انسان کا عاجز ہونا 2; انسان کے فضائل 7

شکر:

نعمت کے شکر سے عاجزی 2; نعمت کے شکر کی اہمیت 3

طبیعی عوامل:

طبیعی عوامل کا کردار 7

عمل:

پسندیدہ عمل 3

کفران:

کفران نعمت پر سرزنش 6

388

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ (۱۹)

اور اللہ ہی تمہارے باطن و ظاہر دونوں سے باخبر ہے۔

1_ خداوند عالم ، انسانوں کے تمام پوشیدہ اور آشکار امور سے آگاہ ہے۔

واللہ یعلم ما یسرّون و ما تعلنون

2_ خداوند عالم کا انسانوں کو اپنی فراوان نعمتوں کے مقابلے میں ان کی رفتار پر خبردار کرنا۔

وان تعدوا انعمة اللہ لا تحصوها ... واللہ یعلم ما تسرّون و ما تعلنون

احتمال ہے کہ آیت میں انسانوں کے آشکار و پوشیدہ امور پر خداوند عالم کی آگاہی کو بیان کرنے سے مراد، مذکورہ نکتہ ہو کیونکہ خداوند عالم کی ناقابل شمار نعمتوں کے بیان کرنے کے بعد ، انسانوں کو خطاب کر کے کہا گیا ہے کہ : خداوند عالم تمہارے پوشیدہ اور آشکار امور سے آگاہ ہے یعنی تم نعمات الہی کے بارے میں جو کچھ ظاہر و مخفی رکھتے ہو وہ خدا سے پوشیدہ نہیں ہے۔

3_ خداوند عالم کا علم، مطلق اور تمام چیزوں پر حاوی ہے۔

واللہ یعلم ما تسرّون و ما تعلنون

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا علم غیب 1; اللہ تعالیٰ کی فراوان نعمات 2; اللہ تعالیٰ کے انذار 2; اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت 3

389

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئاً وَهُمْ يُخْلَقُونَ (۲۰)

اور اس کے علاوہ جنہیں یہ مشرکین پکارتے ہیں وہ خود ہی مخلوق ہیں اور وہ کسی چیز کو خلق نہیں کرسکتے ہیں۔

1_ مشرکین کے دعویٰ دار خدا ، کسی چیز کی خلقت پر قدرت نہیں رکھتے ہیں۔

والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً

"الذین" کا صلہ "یدعون" ہے اور صلہ کی ضمیر مفعول کی ضمیر ہے جو کہ محذوف ہے اور اس کا مرجع "الذین" ہے ماقبل آیات (جو ناتوان خدائی دعویٰ کرنے والوں کے بارے میں ہیں) کے قرینہ کی بناء پر "الذین" سے مراد ، مشرکین کے خدا ہیں۔

2_ مشرکین کے خدائی دعویٰ دار، نہ فقط خالق نہیں بلکہ وہ خود بھی مخلوق اور پیدا کے گئے ہیں۔

والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وہم یخلقون

3_ خلق کرنے پر قدرت اور مخلوق نہ ہونا ، خدا اور معبود حقیقی کی علامت ہے۔

والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وہم یخلقون

چونکہ مشرکین کے معبودوں کی الوہیت کی نفی کے مقام پر خدا نے دو اہم صفات کو شمار کیا ہے۔ اس سے استفادہ ہوتا ہے کہ ضروری ہے "اللہ" خالق ہواور مخلوق نہ ہو۔

4_ الوہیت کے لیے خالق ہونا اور مخلوق نہ ہونا ، عقلی واضحات میں سے ہے۔

والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وہم یخلقون

مشرکین کے معبودوں کی الوہیت کی نفی کرنے کے سلسلہ میں استدلال کے ... بغیر تنقید اس نکتے کی یاد آوری ہے کہ وہ خلقت پر قدرت نہیں رکھتے اور وہ خود مخلوق ہیں، اس سے مذکورہ نکتہ کی حکایت ہوتی ہے۔

390

5_ مشرکین، قدرت سے مفقود اور اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے موجودات کو اپنا خدا قرار دیتے تھے۔

والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وہم یخلقون

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب "یدعون" سے مراد، ان موجودات کو خدا کے عنوان سے پکارنا ہو۔

- 6_ باتھوں سے تراشے ہوئے اور ہر قسم کی خلق کی قدرت سے عاری موجودات ، الوہیت کی اہلیت نہیں رکھتے اور ان کے بارے میں ہر قسم کا خدائی عقیدہ رکھنا باطل ہے۔
والذین يدعون من دون الله لا يخلقون شيئا وهم يخلقون
- 7_ دوسروں کے عقائد اور مقدس نظریات (اگرچہ باطل ہی کیوں نہ ہوں) کے مقابلے میں ادب کی رعایت ایک شائستہ عمل ہے۔
والذین يدعون من دون الله لا يخلقون شيئا وهم يخلقون
مشرکین کے معبود جو عام طور پر پتھر ، لکڑی وغیرہ سے بنے تھے کے لیے "الذین" اور "ہم" جیسے کلمات کا استعمال جو کہ ذوالعقول کے لیے استعمال ہوتے ہیں ممکن ہے کہ مذکورہ بالا نکتے کی طرف اشارہ ہو۔
والذین يدعون من دون الله لا يخلقون شيئا وهم يخلقون
- 8_ مشرکین کے متعدد معبود و خدا تھے۔
والذین يدعون من دون الله لا يخلقون شيئا وهم يخلقون
- 9_ مشرکین، ایسے معبودوں کی پرستش کرتے تھے جو ہر قسم کی قدرت سے عاری تھے۔
والذین يدعون من دون الله لا يخلقون شيئا وهم يخلقون
- 10_ فقط خداوند عالم کی ذات اس کی سزاوار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور مدد کے لیے پکارا جائے۔
والذین يدعون من دون الله لا يخلقون شيئا
- آیت ، مشرکین کے اس عمل کی سرزنش کر رہی ہے جو انہوں نے متعدد معبود بنا لیے تھے اور یہ استفادہ ہوتا ہے کہ ایسا کام قبیح اور قابل مذمت ہے۔

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے شایان شان 10; اللہ تعالیٰ کے مختصات 10

الوہیت:

الوہیت کا معیار 3،4،6،10

باطل معبود

باطل معبود اور خالقیت 1; باطل معبود وں کا عجز 1، 5، 6، 9; باطل معبودوں کا مخلوق ہونا 2; باطل

391

معبودوں کا متعدد ہونا 8

خالقیت:

خالقیت و الوہیت 6

عقیدہ :

باطل خداؤں کے عقیدہ کا باطل ہونا 6; باطل عقیدہ 6

سچا معبود:

سچے معبود کی خالقیت 3; سچے معبود کی خالقیت کا واضح ہونا 4; سچے معبود کی قدرت 3

عمل:

پسندیدہ عمل 7

مدد طلب کرنا :

خالق سے مدد طلب کرنا 10

مشرکین:

مشرکین کے معبود 2، 5

معاشرت :

آداب معاشرت 7

مقدسات:

دوسروں کے مقدسات کا احترام 7

أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (۲۱)

وہ تو مردہ ہیں ان میں زندگی بھی نہیں ہے اور نہ انہیں یہ خبر ہے کہ مردے کب اٹھائے جائیں گے۔

1_ مشرکین کے خدا، ایسے بے جان موجودات ہیں جن میں شروع ہی سے زندگی کی رمق نہ تھی اور نہ ہی وہ حیات کی لیاقت رکھتے ہیں۔

والذین يدعون من دون الله... اموات غیر ا حیاء

"اموات" کے بعد "غیر ا حیاء" کی عبارت کا ذکر ممکن ہے اس نکتے کی طرف اشارہ ہو کہ یہ موجودات مردہ ہونے کے علاوہ، نہ سابقہ زندگی رکھتے تھے اور نہ انہیں حیات نصیب ہوگی۔

2_ مشرکین کے خدا، زمانہ قیامت کے وقوع اور اپنے حشر کے بارے میں بالکل نا آگاہ تھے۔
وما يشعرون أيان يبعثون

مذکورہ بالا مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے کہ جب "یشعرون" اور "یبعثون" فاعل کی ضمیر ك

392

مرجع وہ باطل معبود ہوں جن کے بارے میں ماقبل آیت میں گفتگو ہوئی ہے۔

3_ مشرکین کے معبودوں کی اپنے پرستش کرنے والوں کے حشر کے وقت سے نا آگاہی۔
وما يشعرون أيان يبعثون

مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے جب "یبعثون" کی ضمیر کا مرجع وہی بتوں کی پرستش کرنے والے ہوں جو "یدعون" کی ضمیر فاعلی ہیں۔

4_ جاندار ہونا اور قیامت کے وقت سے آگاہی، الوہیت کی شرائط میں سے ہے۔
اموات غیر ا حیاء وما يشعرون أيان يبعثون

چونکہ خداوند عالم نے مشرکین کے معبودوں کی الوہیت کی نفی کے مقام پر انہیں ایسے مردوں سے تعبیر کیا ہے جو ہر قسم کی حیات و شعور سے عاری ہیں لہذا اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ خدا کے لیے صاحب حیات و علم ہونا ضروری ہے۔

5_ مشرکین، متعدد خداؤں کے حامل تھے۔
اموات غیر ا حیاء وما يشعرون أيان يبعثون

الوہیت:

الوہیت کی شرائط 4

باطل معبود:

باطل معبودوں کا بے جان ہونا 1; باطل معبودوں کا متعدد ہونا 5; باطل معبودوں کی جہالت 2,3

حیات:

حیات کا کردار

قیامت:

قیامت کے وقت سے آگاہی 4; قیامت کے وقت سے لا علمی 2,3

إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكَرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ (۲۲)

تمہارا خدا صرف ایک ہے اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ان کے دل منکر قسم کے ہیں اور وہ خود مغرور متکبر ہیں۔

1_ انسانوں کا تنہا، حقیقی معبود، خدائے وحدہ لا شریک ہے۔

393

الہکم الہ واحد

گذشتہ آیات جو کہ خداوند عالم کی صفات کے بارے میں اور مشرکین کے معبودوں کی نفی کے بارے میں تھیں انہیں مد نظر رکھتے ہوئے اور اس آیت میں "معبود" اور "الہ" کو ایک ذات میں منحصر کرنے سے واضح ہو جا تا ہے کہ "الہ" یگانہ سے مراد ذات الہی ہے۔

2_ علم ، قدرت ، خالقیت اور حیات حقیقی خدا و معبود کی خصوصیات میں سے ہے۔
ا فمن یخلق کمن لا یخلق ... والله یعلم ... والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیئاً وبم یخلقون اموات غیر احياء ...الہکم الہ واحد

خداوند عالم کی برجستہ صفات کے بیان کے بعد "الہکم الہ واحد" کی عبارت کو لانا اور باطل معبودوں کے ضعف و نقائص کی یاد آوری ان کی گفتگو کے نتیجے کو ذکر کرنے کے قائم مقام اور مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہے۔
3_ وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل حق کو قبول نہ کرنے والے اور استکبارانہ روش کے مالک ہیں۔
فالذین لا یؤمنون بالآخرہ قلوبہم منکرۃ وبم مستکبرون
4_ خدائے وحدہ کو ثابت کرنے والے دلائل ، عالم آخرت پر ایمان کی بھی دلیلینہیں۔

الہکم الہ واحد فالذین لا یؤمنون بالآخرہ قلوبہم منکرۃ
"فالذین" کا "فا" خدائے وحدہ کے اثبات کے لیے ذکر کیے گئے روشن دلائل کے لیے نتیجہ کے مقام پر ہے اس آیت میں "فا" کے آنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ دلائل عالم آخرت کو بھی ثابت کرتے ہیں ان کی طرف توجہ کے ذریعہ عالم آخرت پر بھی ایمان لانا چاہئے وہ لوگ ان دلائل کی طرف متوجہ ہونے کے باوجود ایمان نہیں لائے ، ان کے دل حق کے منکر ہیں۔
5_ حق قبول نہ کرنے والے قلوب ، عالم آخرت پر ایمان لانے کے لیے رکاوٹ ہیں۔

الہکم الہ واحد فالذین لا یؤمنون بالآخرہ قلوبہم منکرۃ
"فالذین" میں "فا" تفریع کے لیے ہے اور یہ دلالت کر رہی ہے کہ ما قبل آیات میں ثابت شدہ توحید ، ایسی کا مل توحید ہے کہ جس کے ساتھ آخرت پر ایمان لانا بھی شامل ہے لہذا جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ حق کو قبول نہ کرنے والے اور استکباری قلوب جیسے موانع کے حامل ہیں۔
6_ تکبر اور احساس برتری ، عالم آخرت پر ایمان لانے سے مانع ہیں۔
فالذین لا یؤمنون بالآخرہ "ہم مستکبرون"

394

7_ حقائق کی قبولیت یا انکار کا مرکز ، دل ہے۔
فالذین لا یؤمنون بالآخرہ قلوبہم منکرۃ
8_ حق قبول نہ کرنا ، مرض قلبی کی نشانی ہے۔
فالذین لا یؤمنون بالآخرہ قلوبہم منکرۃ
"لا یؤمنون" ان کے اعیان نہ لانے کا فعل حق کو قبول نہ کرنے سے حکایت ہے اور "منکرۃ" کا معنی حق کے زیر سایہ نہ جانابے جو کہ ایک قسم کا مرض ہے۔

آخرت:

آخرت کا انکار کرنے والوں کا حق کا قبول نہ کرنا3; آخرت کا انکار کرنے والے مستکبرین3

استکبار :

استکبار کے آثار6

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کے مختصات1

ایمان:

آخرت پر ایمان لانے کے دلائل4; آخرت پر ایمان لانے کے موانع5; ایمان کا مقام7

برحق وسچے معبود:

سچے معبودوں کا علم 2; سچے معبودوں کی حیات 2; سچے معبودوں کی خالقیت 2; سچے معبودوں کی خصوصیات 2;

سچے معبودوں کی قدرت 2

توحید:

توحید عبادی 1; توحید کے دلائل 4

حقائق:

حقائق کو جھٹلانا 7; حقائق کو قبول کرنے

خود پسندی:

خود پسندی کے آثار 6

قلب:

دل کا کردار 7; دل کی بیماریوں کی علامت 8

مستکبرین: 3

تفسیر راہنما جلد 9

395

لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ (۲۳)

یقیناً اللہ ان تمام باتوں کو جانتا ہے جنہیں یہ چھپاتے ہیں یا جن کا اظہار کرتے ہیں وہ مستکبرین کو ہرگز پسند نہیں کرتا ہے

—

1_ خداوند عالم ، یقینی طور پر ان تمام امور سے مکمل طور پر آگاہ ہے جنہیں آخرت کے منکرین ، پنہاں یا ظاہر کرتے ہیں

—

لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ

"ما یسرّون و ما یعلنون" میں فاعل کی ضمیر ماقبل آیت میں "الذین لا یؤمنون بالآخرۃ" کی طرف لوٹ رہی ہے۔

2_ خداوند عالم ، انسانوں کی نیتوں اور باطنی حالات سے آگاہ ہے۔

لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ

3_ خداوند عالم کا عالم آخرت کے منکرین کو خبر دار کرنا۔

فالذین لا یؤمنون بالآخرۃ قلوبہم منکرۃ ... لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ

منکرین آخرت کی تمام نیتوں اور ان کے کردار کے متعلق خداوند عالم کے یقینی علم کا اعلان، انہیں خبر دار اور دھمکی

دینے سے کنایہ ہے۔

4_ منکرین قیامت کی نیتوں اور باطنی کیفیات سے خداوند عالم کی آگاہی کا سرچشمہ، اس کا علم غیب ہے۔

فالذین لا یؤمنون بالآخرۃ قلوبہم منکرۃ ... لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ

5_ مستکبرین ، خداوند عالم کی محبت سے محروم ہیں۔

اِنَّہ لَا یحب المستکبرین

6_ عالم آخرت کے منکرین ، خداوند عالم کی محبت سے محروم ہیں۔

396

فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكَرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ... أَنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ
7_ حق کے منکرین ، اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم ہیں۔
فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكَرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ... أَنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ

آخرت:

آخرت کے جھٹلانے والوں کو انذار 3; آخرت کے منکرین کی محرومیت 6; آخرت کے منکرین کے راز، 1

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ اور آخرت کے جھٹلانے والے 1; اللہ تعالیٰ اور معاد کے جھٹلانے والے 4; اللہ تعالیٰ اور نیات 2; اللہ تعالیٰ کا علم
غیب 1، 2، 4; اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم 5، 6، 7; اللہ تعالیٰ کے انذار 3
اللہ تعالیٰ کے علم کا سرچشمہ: 4

ایمان:

آخرت پر ایمان کی اہمیت 6

حق:

حق کو جھٹلانے والوں کی محرومیت 7

مستکبرین:

مستکبرین کی محرومیت 5

معاد:

معاد کو جھٹلانے والوں کی نینٹیں 4; معاد کو جھٹلانے والوں کے راز 4

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَآذَا أَنْزَلْ رَبُّكُمْ قَالُوا أَصَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (٢٤)

اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ سب پچھلے لوگوں کے افسانے ہیں۔

1_ منکرین آخرت ، قرآنی آیات کو خود ساختہ کلام اور گذشتہ افراد کے تحریف شدہ قصے قرار دیتے تھے۔
فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكَرَةٌ... وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَآذَا أَنْزَلْ رَبُّكُمْ قَالُوا أَصَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
"اسطورة" کی جمع "اساطیر" ہے جس کا معنی

397

تحریر ی شکل میں خود ساختہ داستانیں اور خیالی باتیں ہیں۔

2_ عالم آخرت کے منکرین ، خداوند عالم کی جانب سے نزول قرآن کے منکر تھے۔

فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ... إِذَا قِيلَ لَهُمْ مَآذَا أَنْزَلْ رَبُّكُمْ قَالُوا أَصَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

"اساطیر" کا مرفوع ہونا، مبتداء محذوف "المنزل" یا (الذی یسئل عنہ) کی خبر ہونے کی وجہ سے ہے کہ جس سے مراد ،
قرآن مجید ہے۔

3_ حق قبول نہ کرنا اور استکباری فکر کا مالک ہونا ، خدا کی جانب سے نزول قرآن کے انکار کا سبب ہے۔

فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكَرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ... وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَآذَا أَنْزَلْ رَبُّكُمْ قَالُوا أَصَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

4_ معاد کے منکرین کا اپنی روشن فکری اور سطح فکری کے بلند ہونے کا دعویٰ دار ہونا۔

فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ إِذَا قِيلَ لَهُمْ مَآذَا أَنْزَلْ رَبُّكُمْ قَالُوا أَصَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

آخرت:

آخرت کا انکار کرنے والوں کی تہمتیں 1; آخرت کا انکار کرنے والے 2; آخرت کر جھٹلانے والوں کا دعویٰ 4; آخرت کو

جھٹلانے والوں کی خود پسندی 4

استکبار:

استکبار کے آثار 3

حق:

حق قبول نہ کرنے کے آثار 3

روشن فکری:

روشن فکری کا دعویٰ کرنے والے 4

قرآن:

قرآن پر افسانہ ہونے کی تہمت 1؛ قرآن کا وحی ہونا 2، 3؛ قرآن کو جھٹلانے کے اسباب 3؛ قرآن کو جھٹلانے والے 2

398

لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلَا سَاءَ مَا يَزُرُونَ (٢٥)

تاکہ یہ مکمل طور پر اپنا بھی بوجھ اٹھائیں اور اپنے ان مریدوں کا بھی بوجھ اٹھائیں جنہیں بلا علم و فہم کے گمراہ کرتے رہے ہیں۔ بیشک یہ بڑا بدترین بوجھ اٹھانے والے ہیں۔

1۔ حقانیت قرآن کی تکذیب کرنے والے ، بالآخر قیامت کے دن اپنے آپ کو اپنے عمل کے تمام گناہوں کا ذمہ دار ٹھہرائیں گے۔

واذا قيل لهم ماذا انزل ربكم قالوا اساطير الاولين _ ليحملوا اوزارهم كاملة يوم القيامة

"ليحملوا" میں لام ، عاقبت کا ہے اور "وزر" کی جمع (اوزار) کا معنی ثقیل اور سنگینی ہے اور یہ گناہ سے کنایہ ہے۔

2۔ قرآن کو افسانہ قرار دینے والے ، قیامت کے دن کسی رعایت کے بغیر اپنے کفر و کردار تک پہنچ جائیں گے۔

قالوا اساطير الاولين _ ليحملوا اوزارهم كاملة يوم القيامة

3۔ قرآن کو خود ساختہ خیال کرنا ، بہت سخت اور عظیم گناہ ہے۔

قالوا اساطير الاولين _ ليحملوا اوزارهم كاملة يوم القيامة

4۔ گناہ گار کے کندھے پر گناہ کا ایک بھاری بوجھ ہے۔

ليحملوا اوزارهم كاملة

گناہ کے بے (وزر) کی تعبیر کہ جس کا معنی ثقیل اور سنگینی ہوتا ہے مذکورہ بالا نکتہ پر دلالت کر رہی ہے۔

5۔ قرآن کو خود ساختہ خیال کرنے کے ذریعہ دوسروں کو گمراہ کرنے والے ، ان کے کچھ گناہوں کا ذمہ دار ٹھہرتے ہیں۔

399

واذا قيل لهم ما ذا انزل ربكم قالوا اساطير الاولين _ ليحملوا اوزارهم كاملة يوم القيامة ومن اوزار الذين يضلونهم

مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے جب "من" تبعیض کے لیے ہو۔

6۔ قرآن پر افتراء باندھنے والے ، اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کے گناہوں کے بھی ذمہ دار ہوں گے جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہوگا۔

قالوا اساطير الاولين _ ليحملوا اوزارهم كاملة يوم القيامة ومن اوزار الذين يضلونهم

مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے جب "من" زائدہ یا جنس کے لیے ہو جیسا کہ مفسرین نے بھی یہ احتمال دیا ہے۔

7۔ قرآن کو افسانہ قرار دینے والے ، قرآن پر افتراء باندھنے کے گناہ کے علاوہ (1۔ اپنے گمراہ کردہ) دوسرے افراد کے کچھ گناہوں کے بھی ذمہ داری بنتے ہیں۔

قالوا اساطير الاولين ليحملوا اوزارهم كاملة يوم القيامة ومن اوزار الذين يضلونهم

یہ استفادہ اس بات پر موقوف ہے جب "من اوزار الذين" میں "من" تبعیض کے لیے ہو۔

8۔ قرآن کو افسانہ قرار دینا ، لوگوں کو ایمان سے روکنے کا سبب ہے۔

قالوا اساطير الاولين ليحملوا ... ومن اوزار الذين يضلونهم

- 9_ انسانوں کے اعمال اور ان کا انجام مکمل طور پر تحریر اور محفوظ کیا جاتا ہے۔
 لیحملوا اوزار ہم کا ملة يوم القيامة ومن اوزار الذين يضلونهم
 اگر چہ اس آیت میں گناہ کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے اور یہ کہ گناہ گار افراد اپنے گناہوں کا بوجھ اپنے کندھے پر اٹھاتے ہیں لیکن گناہ خصوصیت کا حامل نہیں اور اس چیز کو ثابت کرنے کے لیے نمونہ ہے کہ تمام اعمال لکھے جاتے ہیں۔
 10_ قرآن کو افسانہ سے تعبیر کرنے والے ، لوگوں کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں قرآن سے بد گمان اور گمراہ کرتے ہیں۔
 قالوا اساطير الاولين ليحملوا... ومن اوزار الذين يضلونهم بغير علم
 یہ مطلب اس بناء پر ہے جب (يضلونهم) کی ضمیر مفعولی کے لیے (بغير علم) حال واقع ہو۔
 11_ دوسروں کے سوء استفادہ کرنے کے لیے جہالت اور نادانی مناسب زمینہ اور موقع ہے۔
 يضلونهم بغير علم
 12_ قرآن کے افسانہ ہونے کا ادعا ، جہالت پر مبنی اور علمی نظریات سے بعید ہے۔
 قالوا اساطير الاولين... يضلونهم بغير علم
 مذکورہ استفادہ اس احتمال پر موقوف ہے کہ جب "يضلونهم" کی ضمیر فاعلی کے لیے "بغير" حال ہو اور چونکہ قرآن کو افسانہ قرار دینا ضلالت ہے

400

- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا دعویٰ ، علم پر مبتنی نہیں ہے۔
 13_ گناہ کبیرہ کا ارتکاب اگر چہ جہالت ، تقلید اور پروپیگنڈہ کے تحت تاثیر ہی کیوں نہ ہو ، سزا کا موجب ہے۔
 لیحملوا اوزار ہم... ومن اوزار الذين يضلونهم بغير علم
 یہ استفادہ اس بناء پر ہے جب "من" تبعیض کے لیے اور "بغير" ضمیر مفعولی کے لیے حال ہو اس بناء پر عبارت کا معنی یہ ہوگا کہ یہ لوگ اپنے گناہوں اور ان کے کچھ گناہوں کہ جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہوگا کا بوجھ اپنے کندھوں پر لاتے ہیں اگرچہ یہ لوگ جاہل ہی کیوں نہ تھے۔
 14_ قرآن کو افسانہ قرار دینے کے گناہ کا بوجھ ، نہایت ناشائستہ اور برا بوجھ ہے۔
 قالوا اساطير الاولين... الا ساء ما يزررون
 15_ قرآن کو افسانہ قرار دینے والے ، اپنے گمراہ کن کلام کے انجام کی طرف متوجہ نہیں ہیں۔
 قالوا اساطير... ومن اوزار الذين يضلونهم بغير علم
 16_ قرآن کو افسانہ خیال کرنے والے اپنی بد عملی کی سزا اور گناہ کی عاقبت سے بے خبری کی وجہ سے الہی تنبیہ کے محتاج ہیں۔
 قالوا اساطير الاولين ليحملوا اوزار ہم... الا ساء ما يزررون
 17_ "عن ابی جعفر (ع) " فی قوله : (لیحملوا اوزار ہم کاملہ يوم القيامة) یعنی لیستكملوا الکفر يوم القيامة "ومن اوزار الذين يضلونهم بغير علم "یعنی کفر الذين يتولونهم" (1)
 حضرت امام باقر (ع) سے خداوند عالم کے اس کلام "لیحملوا اوزار ہم کاملہ يوم القيامة" کے بارے میں روایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن اپنے کفر کو مکمل کریں اور آپ (ع) نے "ومن اوزار الذين يضلونهم بغير علم" کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے پیرو کاروں کے کفر کا ذمہ دار بنتے ہیں۔
 18_ "عن النبي (ص) قال: ایما داع دعی الی ضلالة فاتبع کان علیہ مثل اوزار من اتبعه من غیر ان ینقص من اوزار ہم شیئ" (2)۔
 پیغمبر اکرم (ص) سے روایت ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا: جو شخص بھی لوگوں کو گمراہی کی دعوت دے اور اس کی پیروی کی جائے وہ ایسا ہے جیسے کہ اس نے اپنے

(2) تفسیر طبری ، جز 14 ، ص 96 الدر المنثور ، ج 5 ، ص 126 _

401

پیروکاروں کے گناہوں کے بوجھ کو اپنے کندھے پر لانے کی دعوت دی ہے بغیر اس کے کہ اس کے پیرو کاروں کے گناہوں میں کوئی کمی کی جائے ...

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کے انذار 16

ایمان:

قرآن پر ایمان لانے کے موانع 8

جہل:

جہل کے آثار 10، 11، 12

روایت:

17، 18

سوء استفادہ:

سوء استفادہ کا سرچشمہ 10، 11

عمل :

عمل کا ثبوت ہونا 9; عمل کے آثار 9

قرآن:

قرآن پر افتراء باندھنے کا گناہ 3، 14; قرآن پر افتراء باندھنے کا ناپسندیدہ ہونا 14; قرآن پر افتراء باندھنے کے آثار 8، 15; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کا فضول ہونا 12; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کا گمراہ کرنا 10; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کا گناہ 5، 6، 7; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کا ناپسندیدہ عمل 16; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کو انذار 16; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کی اخروی سزا 2; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کی بے توجہی 15; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کی سزا 6; قرآن پر افسانہ ہونے کی تہمت 2، 3، 5، 7، 8، 12، 14، 15، 16; قرآن کو جھٹلانے والوں کا انجام 1; قرآن کو جھٹلانے والوں کا گناہ 1; قرآن کو جھٹلانے والے قیامت کے دن 1

قیامت:

قیامت کی خصوصیات 17

کفار:

قیامت کے دن کفار 17; کافر پیروکاروں کا گناہ 17

گمراہ:

گمراہ لوگوں کا گناہ 18

گمراہ کرنے والے :

گمراہ کرنے والوں کا گناہ 18

گمراہی:

گمراہی کا سرچشمہ 10

گناہ:

دوسروں کے گناہوں کو اٹھانا 5، 6، 7، 17، 18;

402

گناہ کی سنگینی 4

گناہ کبیرہ:

گناہ کبیرہ کی سزا 13

گناہ کرنے والے:

گناہگاروں کا جاہل ہونا 13؛ گناہگاروں کی تقلید 13

لوگ:

لوگوں کو گمراہ کرنے کا گناہ 5، 6، 7

قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ (۲۶)
یقیناً ان سے پہلے والوں نے بھی مکاریاں کی تھیں تو عذاب الہی ان کی تعمیرات تک آیا اور اسے جڑ سے اکھاڑ پھینک دیا اور ان کے سروں پر چھت گر پڑی اور عذاب ایسے انداز سے آیا کہ انہیں شعور بھی نہ پیدا ہو سکا۔

1_ دین کے خلاف سازش اور دھوکہ بازی کی ایک طولانی تاریخ ہے۔

قد مکر الذین من قبلہم

"قالوا اساطیر الاولین" کے قرینہ کے مطابق آیت میں "مکر" کا متعلق گذشتہ آسمانی کتابیں ہیں جو معارف دین الہی کا نمونہ اور ان پر مشتمل تھیں۔

2_ قرآن کو افسانہ قرار دینا اور اس کو خود ساختہ خیال کرنا اس آسمانی کتاب کے دشمنوں کا دھوکہ اور سازش ہے۔

واذا قيل لهم ماذا انزل ربکم قالوا اساطیر الاولین... قد مکر الذین من قبلہم

3_ دین الہی کے خلاف سازش کرنے والے اپنے گھروں کے اندر ہی اپنے اوپر چھتوں کے گرنے سے ہلاک ہو گئے۔

قد مکر الذین من قبلہم فاتى الله بنيانهم من القواعد فخر عليهم اسقف من فوقهم

"فخر عليهم السقف" ان پر چھت گر گئی کے بیان کے بعد "من فوقهم" کی قید کا ذکر کرن

403

جب کہ چھت ہمیشہ اوپر سے ہی گرتی ہے ممکن ہے اس مقصد کی خاطر ہو کہ وہ اپنے گھروں کے اندر ہی ملے میں دفن ہو گئے۔

4_ خداوند عالم، دین کے خلاف سازش کرنے والوں کی تمام سازشوں اور ان کے مکر کو خود ان کی طرف لوٹا دیتا ہے۔

قد مکر الذین من قبلہم فاتى الله بنيانهم من القواعد فخر عليهم اسقف من فوقهم

احتمال یہ ہے کہ "فاتى الله بنيانهم من القواعد..." کا جملہ حقیقی نہیں بلکہ ایک تمثیل ہے اس بناء پر آیت سے مراد یہ ہوگی کہ انہوں نے دین کے خلاف بہت زیادہ کوشش اور مستحکم فکری بنیادوں کو استوار کیا تھا لیکن خداوند عالم نے ان بنیادوں کو خود انہیں کے خلاف استعمال کر دیا۔

5_ خداوند عالم نے دین کے خلاف سازش کرنے والوں کو عذاب سے دوچار ہونے سے اس طرح غافل کر دیا کہ جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتے تھے۔

قد مکر الذین من قبلہم... واتهم العذاب من حيث لا يشعرون

6_ قرآن کریم پر افتراء باندھنے والوں کو خداوند عالم نے ہلاکت و نابودی کی تنبیہ کی۔

واذا قيل لهم ماذا انزل ربکم قالوا اساطیر الاولین... قد مکر الذین من قبلہم فاتى الله بنيانهم... واتهم العذاب من حيث لا يشعرون

7_ دین کے خلاف دشمنوں کی سازش اور مکر کے وقت، تاریخی تحولات میں خداوند عالم کی مداخلت۔

واذا قيل لهم ماذا انزل ربکم قالوا اساطیر الاولین... قد مکر الذین من قبلہم فاتى الله بنيانهم... واتهم العذاب

8_ دین الہی کے خلاف سازش کرنے والوں کی بدعاقبت سے عبرت لینا ضروری ہے۔

قد مکر الذین من قبلہم فاتى الله بنيانهم... واتهم العذاب

خداوند عالم نے قرآن کے مخالفین کی حرکات کو بیان کرنے کے بعد ان لوگوں کی داستان کو ذکر کیا ہے جنہوں نے انبیاء کرام کی آسمانی تعلیمات کے خلاف سازش اور مکر سے کام لیا اور اس کی وجہ سے وہ عذاب الہی سے دوچار ہوئے لہذا یہ تمام انسانوں کے لیے تنبیہ ہے کہ وہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔

9_ دین کے خلاف سازش کرنے والوں نے کبھی یہ تصور بھی نہیں کیا تھا کہ دین کے خلاف اپنے مکرو فریب کے چنگل

میں وہ خود ہی پھنس جائیں گے۔

قد مکر الذین من قبلہم فاتى الله بنيانهم من القواعد... واتهم العذاب من حيث لا يشعرون

10_ خداوند عالم دین الہی کے خلاف سازش کرنے والوں سے سخت ناراض ہوتا ہے۔
فاتی اللہ ینبہم من القواعد

404

یہ جو خداوند عالم نے دین کے خلاف ، سازش کرنے والوں کے عذاب کی کیفیت کو بیان کرنے کے لیے "آتی امرا اللہ" کے بجائے "آتی اللہ" سے استفادہ کیا ہے اس سے مذکورہ مطلب کا احتمال پیدا ہوتا ہے۔
11_ سازشی ، دین کے خلاف اپنی سازش میں ناکامی اور شکست کے عوامل کو درک کرنے سے عاجز ہیں۔
قد مکر الذین من قبلہم... واتہم العذاب من حیث الا یشعرون
12_ "عن ابی جعفر (ع) فی قول اللہ : (فا تی اللہ بنیانہم من القواعد " قال : کان بیت غدر یجتمعون فیہ، (1)
حضرت امام باقر (ع) سے خداوند عالم کے اس قول "فا تی اللہ بنیانہم من القواعد" کے بارے میں روایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: وہ "بنیاد" خیانت والا گھر تھا جس میں وہ جمع ہوتے تھے۔
13_ "عن ابی جعفر (ع) فی قولہ: (قد مکر الذین من قبلہم فا تی اللہ بنیانہم من القواعد فخر علیہم اسقف من فوقہم و اتاہم العذاب من حیث لا یشعرون) قال : بیت مکر ہم ای ماتوفا لقابم اللہ فی النار ... (2)
حضرت امام باقر (ع) سے خداوند عالم کے اس قول "...فا تی اللہ بنیانہم من القواعد" کے بارے میں روایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ خداوند عالم نے ان کے مکرو فریب کو ویران کر دیا یعنی وہ مر گئے اور خدا نے انہیں جہنم میں ڈال دیا۔

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا کردار: 7; اللہ تعالیٰ کی سزا، 12، 13; اللہ تعالیٰ کے افعال 4; اللہ تعالیٰ کے انذار 6; اللہ تعالیٰ کے عذاب 5

اللہ تعالیٰ کے غضب شدہ 10

تاریخ:

تاریخ کے تحولات کا سرچشمہ 7

خود:

اپنے آپ کو دھوکہ دنیا، 4، 9

دین:

دین کے خلاف سازش کی تاریخ: 1; دین کے دشمن 7; دین کے دشمنوں کا انجام 12، 13; دین کے دشمنوں کا عاجز ہونا 11;
دین کے دشمنوں کا عذاب 3، 5; دین کے دشمنوں کا غضب شدہ ہونا 10; دین کے دشمنوں کا مکر و فریب 7; دین کے دشمنوں کی سازشوں کے آثار 4; دین کے دشمنوں کی شکست کے اسباب 11; دین کے دشمنوں کی غفلت 5، 9; دین کے دشمنوں کی ہلاکت کی

.....

(1) تفسیر عیاشی، ج 2، ص 258، ح 19، بحار الانوار، ج 14، ص 458، ح 11_

(2) تفسیر قمی، ج 1، ص 384، نور الثقلین، ج 3، ص 50، ح 68_

405

کیفیت 3; دین کے دشمنوں کے انجام سے عبرت 8; دین کے دشمنوں کے ساتھ فریب 4، 9; دین کے دشمنوں کے گھروں کی ویرانی 3، 12، 13; دین کے دشمنوں کے مکرو فریب کے آثار 4، 9
روایت: 12، 13
شکست:
شکست کے اسباب جاننے سے عاجزی 11
عبرت:
عبرت کی اہمیت 8; عبرت کے اسباب 8

قرآن:

قرآن پر افتراء باندھنا 2; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کو انذار 6; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کی ہلاکت 6; قرآن پر افسانہ ہونے کی تہمت 2; قرآن کی اہمیت 6; قرآن کے دشمنوں کا مکر 2; قرآن کے دشمنوں کی سازش 2

تفسیر راہنما جلد 9

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ (۲۷)
اس کے بعد وہ روز قیامت انہیں رسوا کرے گا اور پوچھے گا کہاں ہیں وہ میرے شریک جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ اس وقت صاحبان علم کہیں گے کہ آج رسوائی اور برائی کافروں کے لئے ثابت ہوگئی ہے۔

1_ خداوند عالم ، دین کے خلاف سازش کرنے والوں کو دنیاوی عذاب سے دوچار کرنے کے علاوہ ، قیامت میں حقیرانہ انداز میں ذلیل و خوار کرے گا۔
قد مكر الذين من قبلهم... واتهم العذاب... ثم يوم القيامة يخزيهم ويقول ا اين شركائ لغت میں "خزي" کا معنی شکست اور ذلت ہے یہ کیفیت کبھی خود شخصی کی طرف سے عارض ہوتی ہے اور کبھی کسی دوسرے کی طرف سے ، اگر کسی

406

دوسرے کی طرف سے ہو تو اس کے ساتھ پستی اور حقارت ہوتی ہے۔
2_ قیامت میں مشرکین کو اپنے شرك آلودہ عقیدہ کی وجہ سے دوبارہ طلب کیا جائے گا۔
ثم يوم القيامة... ويقول ا اين شركاء ي
3_ خداوند عالم قیامت میں بہ ذات خود ، مشرکین کو طلب کرے گا۔
ويقول اين شركاء ي
4_ مشرکین ، خدائے وحدہ کے ساتھ ساتھ، متعدد خداؤں کے معتقد ہیں۔
ويقول اين شركاء ي
"شركاء" کو جمع لانا ان کے کے متعدد ہونے سے حکایت ہے اور رضمیر متکلم کی طرف اس کا مضاف ہونا اس چیز سے حاکی ہے کہ وہ خدا کے ساتھ دوسرے خداؤں کا بھی اعتقاد رکھتے تھے۔
5_ مشرکین، اپنے دعویٰ کردہ معبودوں کا سختی سے دفاع کرتے اور ان کے بارے میں توحید پرستوں سے تنازع کرتے تھے۔
اين شركاء ي الذين كنتم تشاقون فيهم
"مصدر شقاق" سے "تشاقون" کا معنی اس طرح مخالفت ہے کہ ایک شخص ایک فریق اور دوسرا شخص دوسرا فریق ہو فعل "تشاقون" باب مفاعله جو دو طرفہ افعال کے استفادہ کے لیے ہوتا ہے۔ قرینہ مقامیہ کی بناء پر مشرکین سے تنازع کرنے والے دوسرے فریق وہ لوگ تھے جو خدائے وحدہ کے معتقد تھے اور انہیں موحدین سے تعبیر کیا جاتا ہے۔
6_ اپنے شرك آلودہ عقیدے کی وجہ سے مشرکین کی توحید پرستوں سے دشمنی ہمیشہ جاری رہی ہے۔
اين شركاء ي الذين كنتم تشاقون فيهم
فعل "كنتم" اور "تشاقون" کی ترکیب ماضی استمراری کا فائدہ دے رہی ہے اور مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہے۔
7_ قیامت کے دن ، خداوندعالم کی پیشی کے مقابلے میں مشرکین جواب نہیں دے سکیں گے۔
اين شركاء ي الذين كنتم تشاقون فيهم قال الذين او توا العلم
چونکہ آیت میں مشرکین کے جواب کو بیان کرنے کے بجائے ، دوسرے افراد کو مو رد گفتگو قرار دے دیا گیا ہے۔ اس

سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم کے مواخذہ کے مقابلے میں مشرکین کے پاس پیش کرنے کے لیے کوئی جواب نہیں ہوگا۔

8_ قیامت میں ، مشرکین کے خداؤں کا بطلان و فضول پن ظاہر ہو جائے گا۔

یقول این شرکاء ی الذین کنتم تشاقون فیہم

چونکہ خداوند عالم قیامت میں مشرکین سے مواخذہ کرتے وقت ان سے پوچھے گا: تمہارے وہ خدا کہاں ہیں جن کا تم دعویٰ کرتے تھے اور وہ جواب نہیں دے سکیں گے لہذا یہ مشرکین کے معبودوں کے بطلان کے آشکار ہونے سے حکایت ہے۔

407

9_ قیامت کے دن مشرکین کے دعویٰ کردہ معبودوں کے بارے میں ان کی دوبارہ پیشی ، ان کی اخروی ذلت و خواری کا ایک نمونہ ہے۔

ثم یوم القيامة یخزيہم ویقول این شرکاء ی الذین کنتم تشاقون فیہم

"ویقول" میں "واو" عاطفہ ہے اور ممکن ہے عطف تفسیری ہو اس بناء پر "مشرکین کا مورد مواخذہ قرار پانا" ان کا ذلت و خواری کا نمونہ ہے۔

10_ روز قیامت اہل علم ، کفار کو ان کو اس دن کی ذلت سے آگاہ کر دیں گے۔

قال الذین اوتوا العلم ان الخزی الیوم والسوء علی الکافرین

11_ قیامت میں مشرکین کا مواخذہ ، اہل علم کے حضور انجام پائے گا۔

ویقول این شرکاء ی... قال الذین اوتوا العلم

12_ خداوند عالم کے عطا کردہ علوم کے مالک افراد ، شائستہ اور بلند مقام کے حامل ہیں۔

قال الذین اوتوا العلم ان الخزی الیوم والسوء علی الکافرین

13_ قیامت کے دن کچھ افراد ، بات کرنے میں آزاد اور ان کے لیے کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہوگی۔

ثم یوم القيامة... قال الذین اوتوا العلم

14_ قیامت بڑا سخت اور رسوا کرنے والا دن ہے۔

ان الخزی الیوم والسوء علی الکافرین

15_ مشرکین جو کہ قرآن کو افسانہ کہتے ہیں اور وہ لوگ جو دین الہی کے خلاف سازش کرتے ہیں ، وہ علماء دین کے

ساتھ حقیرانہ اور رسوا ئی والا سلوک کرتے ہیں۔

واذا قيل لهم ماذا انزل ربکم قالوا اساطیر الاولین... قد مکر الذین من قبلہم... ثم یوم القيامة یخزيہم... قال الذین اوتوا العلم ان

الخزی الیوم والسوء علی الکافرین

قیامت کے دن مشرکین کے مواخذہ کے وقت علماء کا حاضر ہونا اور ان کی طرف سے یہ کہنا کہ کافروں کے لیے روز

قیامت خواری اور رسوائی ہے اس نکتہ سے حکایت کر رہا ہے کہ یہ علماء دنیا میں مشرکین کے ہاتھ ذلیل و خوار ہوئے ہیں

_ واضح رہے کہ موضوع (قرآن و تعالیم ادیان آسمانی) کی مناسبت سے "اوتوا العلم" سے مراد ، علماء دین ہیں۔

16_ مشرکین جو کہ قرآن کو افسانہ کہتے ہیں نیز وہ افراد جو کہ دین الہی کے خلاف سازش کرتے ہیں۔ وہ کافروں کے

زمرے میں ہیں۔

واذا قيل لهم ما ذا نزل ربکم قالوا اساطیر الاولین... قد مکر الذین من قبلہم... ثم یوم القيامة یخزيہم... ان الخزی الیوم و السوء

علی الکافرین

408

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا کردار 3; اللہ تعالیٰ کے عذاب 1

باطل معبود:

باطل معبودوں کا فضول ہونا 8; باطل معبودوں کی حمایت 5

دین:

دین کے دشمنوں کا کفر 16; دین کے دشمنوں کو دنیاوی عذاب 1; دین کے دشمنوں کی اخروی تحقیر 1; دین کے دشمنوں کی اخروی ذلت 1; دین کے دشمنوں کے برتاؤ کی روش 15
 شرک:
 شرک کے آثار 2، 6
 علمائ:
 علماء قیامت میں 10; علماء کا اخروی کردار 11; علماء کی فکر 12; علماء کے مقامات 12; کافر علمائ 10
 علماء دین:
 علماء دین کی تحقیر 15; علماء دین کے دشمن 15
 قرآن:
 قرآن پر افتراء باندھنے والوں کا کفر 16; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کی روش 15
 قیامت:
 قیامت کی خصوصیات 14; قیامت میں آزادی بیان 13; قیامت میں حقائق کا ظہور 8; قیامت میں ذلت 14; قیامت کی سختی 14; قیامت میں مواخذہ 2، 3
 کافر: 16
 کافر قیامت کے دن 10; کافروں کی اخروی ذلت 10
 مشرکین:
 مشرکین اور باطل معبود 5; مشرکین قیامت میں 7; مشرکین کا اخروی مواخذہ 2، 3، 7، 9، 11; مشرکین کا دنیاوی عذاب 1; مشرکین کا عقیدہ 4; مشرکین کا کفر 16; مشرکین کا موحدین کے ساتھ تنازع 5; مشرکین کی اخروی تحقیر 1; مشرکین کی اخروی ذلت 1، 9; مشرکین کی دشمنی 6; مشرکین کے برتاؤ کی روش 15; مشرکین کے مبعودوں کا متعدد ہونا 4
 موحدین:
 موحدین کے دشمن 6

409

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ فَأَلْقَوْا السَّلَامَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ بَلَى إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۲۸)
 جنہیں ملائکہ اس عالم میں اٹھاتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کے ظالم ہوتے ہیں تو اس وقت اطاعت کی پیشکش کرتے ہیں کہ ہم تو کوئی برائی نہیں کرتے تھے۔ بیشک خدا خوب جانتا ہے کہ تم کیا کیا کرتے تھے۔

1_ کفار وہ لوگ ہیں جو اپنے کفر کی وجہ سے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں۔
 الکافرین الذین تتو فہم الملئکة ظالمی انفسہم
 "الکافرین" کے لیے "الذین" صفت ہے اور ظالمین اس کے لیے حال ہے لفظ "الکافرین" کے قرینے کی بناء پر "ظالمی انفسہم" سے مراد کفر اختیار کرنے کے ذریعہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں۔
 2_ جو کفار اپنے نفس پر ظلم (کفر) کی حالت میں اس دنیا سے اٹھیں گے، قیامت میں و ذلت و خواری سے دوچار ہوں گے۔

ان الخزی الیوم والسوء علی الکافرین _ الذین تتو فہم الملئکة ظالمی انفسہم

3_ کفر، نفس پر ظلم کرنا ہے۔

الکافرین _ الذین ... ظالمی انفسہم

4_ شرک، نفس پر ظلم ہے۔

ویقول ابن شرکاء ی... الکافرین _ الذین تتو فہم الملئکة ظالمی انفسہم

5_ انسانوں کی روح، ملائکہ کے ذریعہ قبض کی جاتی ہے۔

تتو فہم الملئکة

6_ انسانوں کی روح کو قبض کرنے والے ، متعدد ملائکہ ہیں۔

410

تتو فہم الملائکہ

7_ انسان موت کے ذریعہ ، نابود و فنا نہیں ہوتا ہے۔

تتو فہم الملئکۃ

"تتوفی" "توفی" مصدر سے ہے جس کا معنی کسی چیز کو کامل طور پر لینا ہے اور یہ اس چیز سے حکایت ہے کہ انسان موت کے ذریعہ نابود نہیں ہوتا بلکہ اس کی حقیقت کو قبض اور منتقل کیا جاتا ہے۔

8_ انسان ، جسم سے بالا تر ایک حقیقت ہے۔

تتو فہم الملائکۃ

واضح سی بات ہے کہ موت کے بعد انسان کا جسم ، زمین میں رہ جاتا ہے اور بوسیدہ اور زائل ہوجاتا ہے اور یہ علامت ہے اس بات پر کہ جو چیز ملائکہ بہ صورت کامل قبض کرتے ہیں ضروری ہے کہ وہ جسم کے علاوہ کوئی چیز ہو۔

9_ موت کے وقت ، کفار مطیع و فرمانبردار ہوجائیں گے۔

الکافرین _ الذین تتو فہم الملئکۃ ... فالقوا السلم

10_ کفار ، موت کے وقت وحشت اور خوف سے دوچار ہوں گے۔

الکافرین _ الذین تتو فہم الملئکۃ ... فالقوا السلم

"ما کنا نعمل من سوئ": "کے قرینہ کی بناء پر موت کے وقت کفار کا مطیع و فرمانبردار ہونا، ممکن ہے مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو۔

11_ کفار ، موت کے بعد اپنے تمام قبیح اعمال کا انکار کرینگے۔

الکافرین ... الذین تتو فہم الملئکۃ ... ما کنا نعمل من سوئ

12_ دنیا میں قبیح اعمال کے ارتکاب کے ذریعہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے قیامت میں ان اعمال کے منکر ہوں گے۔

الذین تتو فہم الملئکۃ ظالمی انفسہم ... ما کنا نعمل من سوئ

مذکورہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے جب "ما کنا نعمل من سوئ": "(ہم نے قبیح اعمال انجام نہیں دیے تھے) کے قرینے کی بناء پر "ظالمی انفسہم" سے مراد وہ برے و قبیح اعمال ہوں جن کا ارتکاب کرنے والے ان کی اپنے آپ سے نفی کرینگے۔

13_ کفار ، موت کے بعد ، حقائق کو پالیں گے اور اپنے گزشتہ کر تو توں سے پریشان ہوں گے۔

الکافرین _ الذین تتو فہم الملئکۃ ظالمی انفسہم ... ما کنا نعمل عن سوئ

موت کے بعد کفار بغیر اس کے کہ کوئی بات کی جائے اپنا دفاع شروع کردیں گے اور اپنے قبیح اعمال کا انکار کریں گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی حالت بد اور اس کردار کے بارے میں

411

جو ان کے عذاب سے دوچار ہونے کا باعث ہوگا جیسی چیزوں کے بارے میں مطلع ہوجائیں گے۔

14_ موت، انسان کے لیے حقائق کو کشف کرنے کا سبب ہے۔

الذین تتو فہم الملائکہ ... فالقوا السلم ما کنا نعمل من سوئ

15_ قرآن کو افسانہ قرار دینا، دین الہی کے خلاف سازش اور کفر کا انتخاب ، ناشائستہ اور ناپسندیدہ اعمال ہیں۔

واذا قيل لهم ماذا انزل ربکم قالوا اساطیر الاولین ... قد مکر الذین من قبلہم ... الکفرین ... الذین تتو فہم الملئکۃ ظالمی انفسہم ...

ما کنا نعمل من سوئ

16_ خداوند عالم یقیناً کفار کے کرتوتوں سے آگاہ ہے۔

انّ اللہ علیم بما کنتم تعملون

17_ خداوند عالم ، جاننے والا (صاحب علم) ہے۔

انّ اللہ علیم

18_ ملائکہ کا اس چیز پر اعتقاد اور علم ہے کہ خداوند عالم ، انسان کے کردار سے آگاہ ہے۔

بلی انّ اللہ علیم بما کنتم تعملون
 مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب "بلی انّ اللہ ... کفار کے مقابلے میں ملائکہ کا کلام ہو۔
 19_ روز قیامت ، کفار اپنے دفاع کے لیے جھوٹ سے کام لیں گے۔
 ما کنا نعمل من سوء بلی ان اللہ علیم بما کنتم تعملون
 20_ قیامت میں جھوٹ بولنے کا امکان۔
 ما کنا نعمل من سوء بلی ان اللہ علیم بما کنتم تعملون
 21_ وہ کفار ، جو کفر کی حالت میں دنیا سے اٹھتے ہیں وہ ہمیشہ دنیا میں غلط راستے پر چلتے اور قبیح اعمال کے مرتکب ہوتے ہیں۔
 ما کنا نعمل من سوء ان اللہ علیم بما کنتم تعملون
 عبارات "ما کنا نعمل" اور "ما کنتم تعملون" ماضی استمراری پر دلالت کر رہی ہیں پہلی عبارت کفار کا کلام ہے کہ جس کے ذریعہ وہ اپنے تمام قبیح اعمال کے منکر ہیں اور دوسری عبارت ان کفار کا جواب ہے جو ان کے مسلسل سیاہ کرتوتوں کے ارتکاب پر دلالت کر رہی ہے۔
 22_ "عن امیر المؤمنین (ع) ... انّہ لیس احد من الناس تفارق روحہ جسده حتی یعلم الی ای المنزلین یعیر الی الجنة ام النار ... ان کان عدو اللہ فتحت له ابواب النار ... ونظر الی ما اعد اللہ له فیہا ... کل ہذا یکون عند الموت ... قال اللہ تعالیٰ ... "الذین تتو قاہم الملائکة ظالمی

412

انفسہم ... فادخلوا ابواب جہنم" (1)
 حضرت امیر المؤمنین (ع) سے روایت نقل ہوئی ہے کہ ... ہر انسان کے بدن سے روح جدا ہوتے وقت اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس مقام کی طرف جا رہا ہے جنت : یا جہنم؟ اگر وہ دشمن خدا ہو تو جہنم کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں ... اور وہاں جو کچھ خدا نے اس کے لیے آمادہ کیا ہوتا ہے وہ اس کا مشاہدہ کرتا ہے ... یہ سب کچھ موت کے وقت ہوگا ... خداوند عالم نے فرمایا۔
 الذین تتو قاہم الملائکة ظالمی انفسہم ... فادخلوا ابواب جہنم ...

اسماء وصفات :

علیم 17

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ اور انسانوں کے عمل 18; اللہ تعالیٰ اور کفار کا عمل 16; اللہ تعالیٰ کا علم

انسان:

انسان کی خصوصیات 8; انسان کے ابعاد 8; انسانوں کا انجام 7

جہنمی:

جہنمیوں کی قبض روح 22

حقائق:

حقائق کے ظہور کے اسباب 14

خود:

اپنے اور پر ظلم 1، 2، 3، 4، 12

دین:

دین کے خلاف سازش 15

ذلت:

اخروی ذلت کے اسباب 2

روایت: 22

روح :

قباض روح 6،5

شرك:

شرك کی حقیقت 4

ظالمین:

ظالمونکا ناپسندیدہ عمل 12؛ ظالمین قیامت میں 12

عقیدہ:

علم خدا پر عقیدہ 18

عمل:

ناپسندیدہ عمل 15

.....

(1) امالی شیخ طوسی ج 1، ص 26، نور الثقلین، ج 3، ص 52، ح 75۔

413

قرآن:

قرآن پر افتراء باندھنے کا ناپسندیدہ ہونا 15؛ قرآن پر افسانہ ہونے کی تہمت 15

قیامت:

قیامت میں جھوٹ بولنا 19، 20؛ قیامت میں حقائق کا ظہور 13؛ قیامت میں عمل کو جھٹلانا 12

کافرین:

کافروں کا اخروی کیفر کردار 2؛ کافروں کا تسلیم ہونا 9؛ کافروں کا خوف 10؛ کافروں کا ظلم 1؛ کافروں کا ناپسندیدہ عمل

21، 11؛ کافروں کی اخروی پریشانی 13؛ کافروں کی حالت احتضار 10، 9؛ کافروں کی خصوصیات 1؛ کافروں کی

دروغگوئی 19؛ کافروں کی ذلت اخروی 2؛ کافروں کی موت 10، 9؛ کفار اور عمل کا جھٹلانا 11؛ کفار قیامت کے روز 19؛

کفار مرنے کے بعد 11

کفر:

کفر کاناپسندیدہ ہونا 15؛ کفر کی حقیقت 1، 3؛ کفر کی موت 2، 21؛ کفر کے آثار 2

موت:

حقیقت موت 7؛ موت کا کردار 14

ملائکہ:

ملائکہ پر عقیدہ 18؛ ملائکہ کا علم 18؛ ملائکہ کا کردار 5؛ موت کے ملائکہ 5؛ موت کے ملائکہ کا متعدد ہونا 6

فَادْخُلُواْ اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَلَيْسَ مَثْوًى الْمُتَكَبِّرِينَ (۲۹)

جاؤ اب جہنم کے دروازوں سے داخل ہوجاؤ اور ہمیشہ وہیں رہو کہ متکبرین کا ٹھکانا بہت برا ہوتا ہے۔

1_ خداوند عالم کا کفار کو ان کی موت کے بعد جہنم میں داخل ہونے کا حکم دینا۔

الکافرین الذین تتوفهم الملائكة ... فادخلوا ابواب جہنم

"فادخلوا" میں "فا" عاطفہ ہے اور اس کے ذریعہ مسبب کا سبب پر عطف کیا گیا ہے۔

2_ کفار کے قبیح اعمال سے خداوند عالم کی آگاہی اس چیز کا سبب ہے کہ وہ انہیں جہنم میں داخل ہونے کا حکم دیتا ہے۔

الکافرین ... ان الله عليهم بما كنتم تعملون ... فادخلوا ابواب جہنم

"فادخلوا" میں "فا" عاطفہ ہے اور یہ مسبب ك

414

سبب (علم) پر عطف کر رہی ہے اس بناء پر آیت کا مطلب یہ ہوگا ؛ اب جبکہ خداوند عالم اس طرح تمہارے کردار سے

- آگاہ ہے پس جہنم میں داخل ہوجاؤ۔
- 3_ کفار ، مختلف دروازوں سے جہنم میں داخل ہوں گے۔
الکافرین ... فادخلوا ابواب جہنم
- 4_ جہنم کے متعدد اور مختلف دروازے ہیں۔
ابواب جہنم
- 5_ جہنم ، مختلف قسم کے عذابوں کا حامل ہے۔
فادخلوا ابواب جہنم
- مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب "ابواب" سے مراد عذاب کے طبقات مراد ہوں "خالدین فیہا" ممکن ہے اس احتمال پر قرینہ ہو۔ "وخالدین فیہا" کی ضمیر کا مرجع "ابواب" ہے کیوں کہ ابواب میں جاودانیت معنی نہیں رکھتی اس لیے ہو سکتا ہے "ابواب" طبقات کے معنی میں ہو، اس صورت میں طبقات ، مختلف قسم کے عذابوں کی موجودگی سے حکایت کر رہا ہے۔
- 6_ کفار ، ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔
فادخلوا ابواب جہنم خالدین فیہ
- 7_ جہنم ، ابدی اور جاودانی مقام ہے۔
جہنم خالدین فیہ
- جب جہنمی لوگ، جہنم میں ہمیشہ مظلوم کے عنوان سے رہیں گے تو یہ اس بات کی مستلزم ہے کہ خود جہنم ظرف ابدی کے عنوان سے ہو۔
- 8_ کفر ، جہنم میں ہمیشہ کے لیے گرفتار ہونے کا سبب ہے۔
الکافرین ... فادخلوا ابواب جہنم خالدین فیہ
- 9_ تکبر کرنے والوں کا مقام ، جہنم ہے۔
فادخلوا ... جہنم ... فلبئس مثنوی المتکبرین
- "بئس" فعل مذمت ہے اور مخصوص بالذم ، کلمہ جہنم ہے جو کہ محذوف ہے۔
- 10_ تکبر کرنے والوں کا مقام ، برا مقام ہے۔
فلبئس مثنوی المتکبرین
- "مثنوی" "ثوی" سے اسم مکان ہے جس کا معنی قیام کی جگہ ہے۔
- 11_ گناہوں کے مختلف مراتب ہیں اور یہ اپنے سے متناسب عذابوں کے حامل ہیں۔
فادخلوا ابواب جہنم خالدین فیہا فلبئس مثنوی المتکبرین
- مذکورہ بالا مطلب اس نکتہ کی بناء پر ہے جب ابواب سے مراد اصناف و اقسام ہوں اور یہ معنی ، گناہ سے متناسب عذاب کو ظاہر کر رہا ہے۔ مذکورہ مطلب پر مؤید یہ ہے کہ جہنمیوں میں سے تکبر کرنے والوں کو مخصوص قرار دیا گیا ہے۔

415

- 12_ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے کفار ، متکبر ہیں۔
الکافرین _ الذين تتو فہم الملئكة ظالمی انفسہم ... فلبئس مثنوی المتکبرین

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ اور کفار کا عمل 2; اللہ تعالیٰ کے علم کے آثار 2; اوامر الہی 1; اوامر الہی کے اسباب 2

جہنم:

جہنم کا دائمی ہونا 7; جہنم کے اسباب 8; جہنم کے دروازوں کا متعدد ہونا 3,4; جہنم کے عذاب 8; جہنم کے عذابوں کا مختلف ہونا 5; جہنم میں ہمیشہ رہنے والے 6; جہنم میں ہمیشہ کا رہنا 8

جہنمی: 9

خود :

اپنے اوپر ظلم 12

کفار:

جہنم میں کفار 6; ظالم کفار کا تکبر 12; کفار کا جہنم میں داخل ہونا 1، 2، 3

کفر:

کفر کے آثار 8

کیفر:

سزا کا نظام 11; گناہ کے مطابق سزا کا ہونا 11

گناہ:

گناہ کے مراتب 11

متکبرین:

متکبرین جہنم میں 9; متکبروں کا برا انجام 10; متکبرین کی بری جگہ 10

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلْ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا الَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ (۳۰)
اور جب صاحبان تقویٰ سے کہا گیا کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ سب خیر ہے۔ بیشک جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک اعمال کئے ہیں ان کے لئے نیک ہے اور آخرت کا گھر تو بہر حال بہتر ہے اور وہ متقین کا بہترین مکان ہے۔

1_ متقی لوگوں کا وحی الہی (قرآن) کے خیر مطلق ہونے پر عقیدہ رکھنا۔

416

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلْ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا وحی الہی (قرآن)

2_ تقویٰ، وحی الہی کی اہمیت کو پہچاننے کا ذریعہ فراہم کرتا ہے۔

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلْ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا

3_ تقویٰ، حقائق کا اعتراف اور ان کے سامنے سر تسلیم خم ہونے کا زمینہ فراہم کرتا ہے۔

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلْ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا

مذکورہ مطلب اس سورہ کی آیت نمبر 23 و 24 کو مدنظر رکھتے ہوئے لیا گیا ہے کہ جن میں وہ تکبر کرنے والوں کے سامنے اس سوال کو پیش کرتے تھے اور وہ استکباری فکر رکھنے کی وجہ سے قرآن کو انسانوں کا خود ساختہ قرار دیے تھے لیکن یہاں متقین کو بیان کیا گیا ہے جو تقویٰ کی وجہ سے حقیقت وحی کے سامنے سر تسلیم خم ہوئے اور اس کو مطلق خیر قرار دیا۔

4_ دین، انسان کے لیے مطلق خیر ہے۔

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلْ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا

چونکہ وحی اور قرآن کے مضامین، دین کے لیے خیر محض ہیں اس سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ دین بھی خیر ہے۔

5_ اپنے بندوں پر قرآن (تعلیمات دین) کا نزول، ربوبیت الہی کا تقاضا ہے۔

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلْ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا

دنیا، آخرت کے لیے عمل کا مقام ہے۔ اگر "فی ہذہ الدنیا" "احسنوا" کے متعلق ہو تو یہ مذکورہ مطلب کا معنی دیتا ہے۔

7_ دین میں لوگوں کی دنیاوی سعادت مضمربے۔

لِلَّذِينَ احْسَنُوا فِي هَذَا الدنیا

8_ احسان کرنے والے، اس دنیا میں اچھی طرح بہرہ مند ہوں گے۔

لِلَّذِينَ احْسَنُوا فِي هَذَا الدنیا حسنة

مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے جب "ہی ہذہ" "حسنہ" کے متعلق ہو۔

9_ دین اور وحی کے بارے میں صحیح اظہار نظر، احسان کا مصداق ہے۔

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلْ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا لِلَّذِينَ احْسَنُوا فِي الدنیا حسنة

مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے جب "لِلَّذِينَ احْسَنُوا ... " خداوند عالم کا کلام ہونہ کہ متقین کے کلام کا تسلسل، اس بناء پر

خداوند عالم اس بیان کے ذریعہ اہل تقویٰ کی یہ توصیف کر رہا ہے کہ انہوں نے قرآن اور دین کو وحی سمجھا ہے۔

10_ آخرت کا مقام ، دنیاوی مقام سے بہت اچھا ہے۔

ولدار الآخرة خیر

11_ احسان کرنے والوں کی اخروی جزا، ان کی دنیاوی پاداش سے بہت بہتر ہے۔

417

لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلِلَّذِينَ أَحْسَنُوا لِدَارِ الْآخِرَةِ خَيْرٌ

اگر چہ آیت میں اخروی پاداش کا ذکر نہیں آیا لیکن "فی ہذہ الدنیا حسنہ" (دنیا میں احسان کرنے والوں کے لیے نیکی ہے) کے قرینہ کی بناء پر جملہ "ولدار الآخرة خیر" جو کہ اخروی گھر کی برتری کو بیان رہا ہے اور اس نکتے کی طرف متوجہ کر رہا ہے کہ اخروی زندگی کی پاداش اعلیٰ و برتر ہے۔

12_ اخروی جزائیں ، دنیاوی جزاؤں سے بہتر ہیں۔

لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلِلَّذِينَ أَحْسَنُوا لِدَارِ الْآخِرَةِ خَيْرٌ

13_ انسان کا عقیدہ و عمل ، اس کی دنیاوی و اخروی سعادت کی تعیین میں موثر ہے۔

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرٌ الَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلِلَّذِينَ أَحْسَنُوا لِدَارِ الْآخِرَةِ خَيْرٌ

"اتقوا" اچھے اور پسندیدہ عمل پر دلالت کر رہا ہے اور "قرآن کے مطلق خیر ہونے پر یقین" اچھے عقیدہ کی طرف اشارہ ہے کہ مجموعی طور پر دنیاوی اور اخروی نیکی کو دریافت کرنے کا موجب بنیں گے۔

14_ انسانوں کی زندگی ، موت کے ذریعہ ختم نہیں ہوگی۔

لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا ... وَلِلَّذِينَ أَحْسَنُوا لِدَارِ الْآخِرَةِ خَيْرٌ

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آیت دوسرے جہان میں نیک افراد کی پاداش کو بیان کر رہی ہے۔ لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موت ان کی زندگی کا خاتمہ نہیں ہے۔

15_ آخرت میں متقین کا بہت ہی اچھا مقام ہے۔

وَلَنَعْمَ الدَّارُ الْمُتَّقِينَ

16_ تقویٰ اور احسان کی عاقبت ، دنیاوی اور اخروی سعادت ہے۔

لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا ... وَلَنَعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ

17_ احسان ، متقین کی نشانی ہے۔

لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا ... وَلَنَعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ

18_ قرآن کا خداوند عالم کی طرف سے نزول اور اس کے خیر مطلق ہونے کا عقیدہ رکھنے والوں کے لیے آخرت میں نہایت ہی اچھا مقام ہے۔

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرٌ وَلَنَعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ

19_ تقویٰ اور احسان دو اہم امور اور پاداش کے حامل ہیں۔

لِّلَّذِينَ ... أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ... وَلَنَعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ

20_ متقین ، تکبر کی فکر سے منزہ ہیں۔

418

فَلْيَبْشِرُوا الْكَافِرِينَ ... وَلَنَعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ

متکبر گروہ کہ جن کے لیے برا مقام شمار کیا گیا ہے مقابلے میں متقین کو پیش کرنا اور ان کے لیے اچھے مقام کا تعارف کروانے سے معلوم ہوتا ہے کہ متقین تکبر جیسی صفت سے منزہ ہیں۔

21_ متقین ، صحیح عقیدہ اور اچھے عمل کے حامل ہیں۔

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرٌ وَلِلَّذِينَ أَحْسَنُوا ... الْمُتَّقِينَ

آخرت:

آخرت کی ارزش 10; آخرت کی دنیا پر برتری 10

احسان :

احسان کی ارزش 19; احسان کی پاداش 19; احسان کے آثار 16; احسان کے موارد 9
اقدار: 19

اقرار:

حق کے اقرار کا زمینہ 3

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے آثار 5

انسان :

انسانوں کا انجام 14

پاداش:

اخروی پاداش کی ارزش 12; دنیوی پاداش کی ارزش 12

تقویٰ:

تقویٰ کی ارزش 19; تقویٰ کی پاداش 19; تقویٰ کے آثار 2، 3، 16

حق:

حق کو قبول کرنے کا زمینہ 3

حیات:

موت کے بعد زندگی 14

دنیا:

دنیا کا کردار 6; دنیا کی ارزش 10

دین:

دین کا خیر والا ہونا 4; دین کو بیان کرنے کا زمینہ 5; دین کے بارے میں اظہار نظر کرنا 9; دین کے مقاصد 7

سعادت:

اخروی سعادت کے اسباب 13، 16; دنیوی سعادت کے اسباب 7، 13، 16

عقیدہ :

عقیدہ کے آثار 13; قرآن کے خیر ہونے کا عقیدہ 18; قرآن کے وحی ہونے کا عقیدہ 18

419

عمل :

عمل کے آثار 13; عمل کی فرصت 6

قرآن:

قرآن پر ایمان لانے والوں کے اخروی مقامات 18; قرآن کا خیر ہونا 1; قرآن کے نازل ہونے کا زمینہ 5

متقین:

متقین اور تکبر 10; متقین کا احسان 17; متقین کا پسندیدہ عقیدہ 21; متقین کا پسندیدہ عمل 21; متقین کا عقیدہ 1; متقین کا منزہ

ہونا 20; متقین کی خصوصیات 20; متقین کی علامات 17; متقین کے اخروی مقامات 15

محسنین:

محسنین کی اخروی پاداش 11; محسنین کی دنیوی پاداش 8; محسنین کی دنیوی پاداش کی ارزش 11

موت:

موت کا کردار 14

وحی:

وحی کا خیر ہونا 1; وحی کی ارزش کو پہچاننے کا زمینہ 2; وحی کے بارے میں اظہار نظر کرنا 9

تفسیر راہنما جلد 9

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ كَذَلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ (۳۱)
وہاں ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ جو کچھ چاہیں گے سب ان کے لئے حاضر ہوگا کہ اللہ اسی طرح ان صاحبان تقویٰ کو جزا دیتا ہے۔

1_ آخرت میں اہل تقویٰ کا مقام ، ہمیشہ رہنے والی جنت ہے۔

ولنعلم الدار المتقين _ جنت عدن

2_ اہل تقویٰ کی بہشت میں بہت سی جاری نہریں ہیں۔

جنت عدن يدخلونها تجري من تحتها الانهار

3_ جنت کے متعدد باغ اور باغیچے ہیں۔

جنت عدن

420

"جنت" کا معنی ایسا باغ ہے جس میں ایسے درخت ہوں جن کے جھنڈے زمین کو چھپا کر رکھیں۔ اس کو جمع لانا مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

4_ جنت میں متقین کی تمام خواہشات کو پورا کیا جائے گا۔

دار المتقين جنت عدن يدخلونها ... لهم فيها ما يشاءون

5_ جنت میں انسان کی تمام قابل تصور نعمات اور اچھائیاں پائی جائیں گی۔

جنت عدن ... لهم فيها ما يشاءون

6_ اچھا مقام ، وہ مقام ہے جس میں انسان کی تمام خواہشات کو پورا کیا جائے۔

ولنعلم الدار المتقين جنت عدن ... لهم فيها ما يشاءون

7_ جاودانی جنت میں داخل ہونا اور اس میں تمام خواہشات کی تکمیل ، خدواند عالم کی اہل تقویٰ کو جزا دینا ہے۔

دار المتقين جنت عدن ... لهم فيها ما يشاءون

8_ تقویٰ ، جنت میں داخل ہونے اور نعمات الہی کے بحر بیکراں تک پہنچنے کا زمینہ فراہم کرتا ہے۔

دار المتقين جنت عدن ... لهم فيها ما يشاءون

9_ اخروی سعادت تک رسائی ، جنت میں مقام پانا اور اس میں تمام خواہشات کا پورا کیا جانا یہ اہل تقویٰ کے لیے خدواند

عالم کی پاداش ہے۔

ولنعلم الدار المتقين _ جنت عدن ... لهم فيها ما يشاءون لذلك يجزي الله المتقين

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی جزائیں 7، 9؛ اللہ تعالیٰ کی نعمات 8

انسان:

انسان کی خواہشات کا پورا ہونا 6

بہشت:

بہشت کی نعمات 5؛ بہشت کی نہریں 2؛ بہشت کے اسباب 8؛ بہشت کے باغوں کا متعدد ہونا 3؛ بہشت کی صفات 5

بہشتی:

بہشتیوں کی خواہشات کی تکمیل 4

تقویٰ:

تقویٰ کے آثار 8; تقویٰ کی اہمیت 9،8

متقین:

متقین بہشت میں 9،7،4،1; متقین کی اخروی

421

پاداش 9،7; متقین کی اخروی سعادت 9: متقین کی خواہشات کا پورا ہونا 9،7،4

مقامات:

اچھے مکان کے شرائط 6

نعمت:

نعمت کا زمینہ 8

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۳۲)
جنہیں ملائکہ اس عالم میں اٹھاتے ہیں کہ وہ پاک و پاکیزہ ہوتے ہیں اور ان سے ملائکہ کہتے ہیں کہ تم پر سلام ہو اب تم اپنے نیک اعمال کی بنا پر جنت میں داخل ہوجاؤ۔

1_ انسانوں کی روح ، ملائکہ کے ذریعے قبض ہوتی ہے۔

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ

2_ انسانوں کی روح کو قبض کرنے والے ، متعدد ملائکہ ہیں۔

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ

3_ اہل تقویٰ ، پاکیزہ انسان اور جہالت و گناہ سے منزہ ہیں۔

کلمہ طیب کی جب انسان کی طرف نسبت دی جاتی ہے تو اس کا معنی آلودگی ، جہالت گناہ اور قبیح اعمال سے دوری ہوتا ہے۔

4_ متقین ، قبض روح کے وقت ، نفس پر ہر قسم کے ظلم سے دور ہیں۔

الْمُتَّقِينَ ... الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ

آیت "الکفارین الذین تتوفّہم الملائکہ ظالمی انفسہم" سے مقابلہ کے قرینہ کی بناء پر یہ احتمال ہے کہ طیب (پاکیزہ) سے مراد نفس پر ظلم سے دوری ہے۔

5_ انسان، موت کے ذریعہ نیست و نابود نہیں ہوتا ہے۔

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ

(توفی مصدر ہے) "تتوفی" کا معنی کسی چیز کو

422

بطور کامل لینا ہے اور یہ مطلب اس چیز سے حکایت ہے کہ انسان کی حقیقت کو اخذ کیا جاتا ہے اور وہ منتقل ہوتی ہے۔ آیت کا بعد والا حصہ (سلام علیکم ادخلوا الجنة) بھی اس مذکورہ مطلب پر موید ہے۔

6_ انسان ، جسم سے بالا تر حقیقت کا مالک ہے۔

تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ

واضح ہے کہ موت کے بعد انسان کا جسم ، زمین میں رہ جائے گا اور بوسیدہ اور زائل ہوگا اور یہ اس بات پر علامت ہے کہ روح کو قبض کرنے والے ملائکہ جو چیز قبض کرتے ہیں۔ ضروری ہے وہ جسم کے علاوہ کوئی چیز ہو اور جو

"سلام" اور "ادخلوا" کے خطاب کی قابلیت رکھتی ہو۔

7_ جن لوگوں کی روح پاکیزہ حالت میں قبض ہوگی ملائکہ ان کا استقبال کریں گے۔

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

8_ متقین کی روح قبض کرتے وقت، ملائکہ ان پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

الْمُتَّقِينَ الذِّينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

- 9_ ملائکہ ، متقین کا احترام و تکریم بجالاتے ہیں۔
 المتقین الذين تتوفهم الملائكة طيبين يقولون سلم عليكم ادخلوا الجنة
 10_ اهل تقوى کی روح قبض ہونے کے وقت ، ملائکہ کے پاس ان کی سلامتی اور خوشحالی کا پیغام ہوگا۔
 المتقین الذين تتوفهم الملائكة طيبين يقولون سلم عليكم ادخلوا الجنة
 11_ متقین، موت کے بعد مسلسل آسائشے اور سلامتی میزبوں گے۔
 المتقین الذين تتوفهم الملائكة طيبين يقولون سلم عليكم
 12_ سلام، بہترین درود و تحفہ ہے۔
 يقولون سلم عليكم
 اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ملائکہ ، متقین کی روح کو قبض کرتے وقت انہیں خوش آمدید کے لیے کلمہ " سلام " سے استفادہ کریں گے اس سے واضح ہوتا ہے کہ بہترین تحفہ ، سلام کہنا ہے۔
 13_ ملائکہ ، متقین کی روح قبض کرتے وقت ، انہیں جنت میں داخل ہونے کی دعوت دیں گے۔
 المتقین الذين تتوفهم الملائكة طيبين يقولون ادخلوا الجنة
 14_ اهل تقوى ، رغبت و میلان سے جنت میں داخل ہوں گے۔
 المتقین جنت عدن یدخلونہا... یقولون سلم عليكم ادخلوا الجنة
 متقین کے جنت میں داخل ہونے کے لیے "ادخلوا جہنم" جو کہ اس کی بدی کو بیان

423

- کرنے کے ساتھ کفار کو جہنم میں داخل ہونے کا حکم ہے کے مقابلے میں فعل و "یدخلون" اور فعل امر "ادخلوا" کا "سلام عليكم" کے ساتھ استعمال ، مذکورہ نکتے کا فائدہ دے رہا ہے۔
 15_ متقین کے اعمال ، انہیں جنت میں داخل کرنے کا سبب ہیں۔
 المتقین ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون
 16_ بہشت ، متقین کے اعمال و کردار کی جزا ہے۔
 ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون
 17_ انسانوں کا صحیح عقیدہ اور عمل صالح ، ان کی سعادت کے یقین میں موثر ہے ۔
 وقيل للذين اتقوا ما انزل ربكم قالوا خير
 18_ خداوند عالم کی جانب سے قرآن کے نزول اور اس کے خیر مطلق ہونے کا عقیدہ ، انسان کو بلند مقام عطا کرنے کا سبب ہے۔
 وقيل للذين اتقوا ما انزل ربكم قالوا خيراً... ولنعم دار لمتقين... الذين تتوفهم الملائكة يقولون سلم عليكم ادخلوا الجنة
 19_ نیک و بدکار افراد کی مثال اور نمونہ پیش کرنا ، قرآن کریم کا تربیتی طریقہ ہے۔
 الكافرين الذين تتوفهم الملائكة ظالمی انفسهم... ادخلوا ابواب جہنم... فلبئس مثوى المتكبرين... المتقین... الذين تتوفهم الملائكة طيبين يقولون سلم عليكم ادخلوا الجنة
 20_ بدبخت کفار کے انجام اور متقی افراد کی سعادت مند عاقبت کا ایک دوسرے کے ساتھ ذکر ، قرآن کا تبلیغی طریقہ ہے۔
 الكافرين
 21_ "عن امير المؤمنين(ع)... انه ليس احد من الناس تفارق روضه جسده حتى يعلم الى اي المنزلين يعير الى الجنة ام النار... فان كان ولياً لله فتحت له ابواب الجنة و شرع له طرفها ونظر الى ما اعد الله له فيها... قال الله تعالى ، الذين تتوفاهم الملائكة طيبين سلام عليكم ادخلوا الجنة..."(1)
 امير المؤمنين(ع) سے روایت نقل ہوئی ہے کہ کسی بھی انسان کے بدن سے اس وقت تئک روح نہیں نکلتی مگر یہ کہ وہ جان لیتا ہے کہ وہ دو مقام بہشت یا جہنم میں سے کس کی طرف جارہا ہے اگر یہ شخص اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا ہے تو بہشت کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں اور ان کے راستے اس پر واضح ہوجاتے ہیں اور جو کچھ خدا نے اس کے لیے وہاں آمادہ کر رکھا ہے

.....

(1) امالی شیخ طوسی ، ج 1، ص 26 ، نور الثقلین ، ج 3 ، ص 52 ، ح 75۔

424

اس کو دیکھتا ہے اس لیے کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہے "الذین تتوفاهم الملائكة طيبين ..."

انسان:

انسان کی ابعاد 6; انسانوں کا انجام 5

اولیاء اللہ :

اولیاء اللہ کی قبض روح 21

بشارت:

سرور کی بشارت 10; سلامتی کی بشارت 10;

بہشت:

بہشت کی دعوت 13; بہشت کے اسباب 15، 16

بہشتی: 14

پاک لوگ:

پاک لوگوں کا استقبال 7; پاک لوگوں کی موت 7

تبلیغ :

تبلیغ کی روش 20

تحیت و سلام :

بہترین تحیت و سلام 12

تذکر:

مستحقین کی سعادت کا تذکر 20; کافروں کی شقاوت کا تذکر 20

تربیت:

تربیت میں نمونہ عمل 19; تربیت کی روش 19

تکامل:

تکامل کے اسباب 18

حیات:

مرنے کے بعد کی حیات 5

خود:

اپنے اور پر ظلم 4

روان شناسی :

تربیتی روان شناسی 19

روایت: 21

روح:

روح کو قبض کرنے والا 1، 2

سعادت:

سعادت کے اسباب 17

سلام:

سلام کی خصوصیات 12

425

عقیدہ:

عقیدہ کے آثار 17; قرآن کے خیر ہونے کے عقیدہ کے آثار 18; قرآن کے وحی ہونے پر عقیدہ کے آثار 18

عمل:

عمل کے آثار 15، 16

عمل صالح:

عمل صالح کے آثار 17

متقین:

بہشت میں متقین کا ورود 14; متقین اور جہل 3; متقین اور فسق 3; متقین بہشت میں 15; متقین کا احترام 9; متقین کامنزہ ہونا

4، 3; متقین کو

بشارت 10; متقین کو دعوت 13; متقین کو سلام 8، 10; متقین کی اخروی آسائش 11; متقین کی اخروی سلامتی 11; متقین

کی پاداش 16; متقین کی حالت احتضار 4، 13; متقین کی قبض روح 8; متقین کے فضائل 3; متقین مرنے کے بعد 11

موت:

موت کی حقیقت 5

ملائکہ :

ملائکہ اور متقین 9; ملائکہ کا استقبال کرنا 7; ملائکہ کا سلام 8; ملائکہ کا کردار 1; ملائکہ کی بشارتیں 10; ملائکہ کی

دعوتیں 13; موت کے ملائکہ 1; موت کے ملائکہ کا متعدد ہونا 2

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۳۳)
کہ یہ لوگ صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس ملائکہ آجائیں یا حکم پروردگار آجائے تو یہی ان کے پہلے والوں نے بھی کیا تھا اور اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا ہے بلکہ یہ خود ہی اپنے نفس پر ظلم کرتے رہے ہیں۔

1_ حق قبول نہ کرنے والے کفار نے خداوند عالم کی دھمکیوں پر کان نہیں دھرا۔

426

الکافرين... ظالمی انفسہم... ہل ينظرون إلا ان تاتيهم الملائكة اوياتي امر ربك

مذکورہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے جب "تاتیبہ الملائکہ" میں ملائکہ سے مراد، روح قبض کرنے والے فرشتے ہوں اور "یا تی امر ربک" سے مراد، عذاب ہو۔ اس احتمال کے مطابق، کفار فقط موت کے آنے یا اپنے عذاب کے منتظر ہیں، کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے خداوند عالم کی دھمکیوں کو کچھ اہمیت نہیں دی اور مسلسل منحرف راستے پر گامزن رہے۔
2_ حق کے منکر کفار مگہ، قرآن کی حقانیت کی تائید کے لیے نزول ملائکہ کے معجزہ یا خداوند عالم کی طرف سے کسی خصوصی امر کے انتظار میں تھے۔

واذا قيل لهم ما ذا انزل ربكم قالوا اساطير الاولين... ہل ينظرون إلا ان تاتيهم الملائكة اوياتي امر ربك
مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے جب گذشتہ آیات جو کہ قرآن مجید کے بارے میں تھیں کے قرینہ کی بناء پر "تاتیبہ الملائکہ" اور "یا تی امر ربک" (ملائکہ ان کے لیے آئیں یا امر پروردگار) قرآن کی تائید کے لیے ملائکہ یا امر خدا کے آنے پر دلالت کر رہی ہو۔

3_ نزول عذاب، خداوند عالم کے حکم سے ہے۔

اوياتي امر ربك

ممکن ہے "امر" کا متعلق عذاب ہو جیسا کہ مفسرین نے اس کی وضاحت کی ہے۔

4_ زمانہ اسلام سے پہلے کے کفار، اپنی آسمانی کتاب ساتھ صدر اسلام کے کفار جیسا سلوک کرتے تھے۔

ہل ينظرون الا ان تاتيهم الملائكة اوياتي امر ربك كذلك فعل الذين من قبلهم

5_ ادیان کے دشمنوں کا ادیان کے ساتھ سلوک کے سلسلہ میں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔

كذلك فعل الذين من قبلهم

6_ زمانہ اسلام سے پہلے کے کفار، اپنی آسمانی کتاب کی حقانیت کی تائید کے لیے فرشتوں کے آنے یا خدا جانب سے

خصوصی امر کے نزول کے انتظار میں تھے۔
 واذا قيل لهم ما ذا انزل قالو اساطير الاولين ... قد مكر الذين من قبلهم ... بل ينظرون الا ان تاتيهم الملكة او يا تي امر ربك كذلك
 فعل الذين من قبلهم
 7_ آسمانی کتابوں کے دشمنوں کا ، ان کتابوں سے برتاؤ کا سلیقہ ایک جیسا تھا۔
 واذا قيل لهم ما ذا انزل ربكم قالو اساطير الاولين ... قد مكر الذين من قبلهم ... بل ينظرون الا ان تاتيهم الملكة او يا تي امر ربك
 كذلك فعل الذين من قبلهم
 8_ کفار نے آسمانی کتابوں کی حقانیت کا انکار کر کے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے۔

427

وما ظلمهم ولكن ...
 9_ وحی اور آسمانی کتابوں کا انکار ، اپنے نفس پر ظلم ہے۔
 بل ينظرون الا ان تاتيهم الملكة او يا تي امر ربك كذلك فعل الذين من قبلهم و ما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون
 10_ آسمانی کتابوں کے مقابلے میں قیام کے نتیجہ میں کفار پر ہونے والا ظلم ، خدا کی طرف سے نہیں بلکہ خود ان ہی کی طرف سے ہے۔
 وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون
 11_ عذاب کا حکم ، اگرچہ خداوند عالم کی طرف سے ہے لیکن اس کا زمینہ خود اہل عذاب نے فراہم کیا ہے۔
 او يا تي امر ربك ... وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون
 12_ انسان کے انجام کی تعیین میں عقیدہ و عمل، موثر ہیں۔
 بل ينظرون الا ان تاتيهم الملكة او يا تي امر ربك كذلك فعل الذين من قبلهم و ما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون
 13_ آسمانی کتابوں کی حقانیت کا انکار ، ایسی چیز تھی جسے خود ان کے منکرین نے اختیار کیا اور خداوند عالم نے انہیں اس کی ترغیب نہیں دلائی ہے۔
 كذلك فعل الذين من قبلهم و ما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون
 یہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے جب نفس پر ظلم سے مراد، حق کے راستے سے انحراف ہو کہ جسے خداوند عالم نے منحرفین کی طرف نسبت دی ہے اور اس سلسلہ میں اپنے عمل و دخل کی نفی کی ہے۔

آسمانی کتب:

آسمانی کتب کی تکذیب: 9; آسمانی کتب کی تکذیب کے آثار: 8; آسمانی کتب کی حقانیت کے دلائل: 6; آسمانی کتب کے جھٹلانے والوں کا کردار: 13; آسمانی کتب کے دشمنوں کا باہمی توافق: 7
 اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا کردار: 11، 13; اللہ تعالیٰ کے انذار سے اعراض: 1; اوامر الہی: 3; اوامر الہی کے نزول کی درخواست: 2، 6
 انسان:

انسان کا اختیار: 13

جبر و اختیار: 13

خود:

اپنے نفس پر ظلم: 8، 9، 10

دین:

تاریخ میں دین کے دشمن: 5; دین کے دشمنوں ک

428

باہمی توافق: 5

سرنوشت:

سرنوشت میں موثر اسباب 12

ظالمین: 8

عذاب:

اہل عذاب کا کردار: 11; عذاب کا سرچشمہ: 11، 3; عذاب کا زمینہ: 11

عقیدہ:

عقیدہ کے آثار: 12; عقیدہ میں آزادی: 13

عمل:

عمل کے آثار: 12

قرآن:

قرآن کی حقانیت کے دلائل کی درخواست: 2

کفار:

اسلام سے قبل کفار کی چابٹ: 6; کفار اور کتب آسمانی: 4; کفار پر ظلم کا سرچشمہ: 10; کفار کا اعراض: 1; کفار کا ظلم: 8;

کفار کی ہم آہنگی: 4

کفار مکہ:

کفار مکہ کی چابٹ: 2

کفر:

کفر کی حقیقت: 9

معجزہ:

معجزہ اقتراح: 2، 6

ملائکہ:

ملائکہ کے نزول کی درخواست: 2، 6

وحی:

وحی کی تکذیب

تفسیر راہنما جلد 9

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (۳۴)

نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے اعمال کے برے اثرات ان تک پہنچ گئے اور جن باتیں کا یہ مذاق اڑایا کرتے تھے انہیں باتوں نے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا اور پھر تباہ و برباد کر دیا۔

1_ گذشتہ اقوام کے قبیح اعمال ان کے گریبان گیر ہو گئے اور انہیں عذاب سے دوچار کر دیا۔

429

فأصابهم سيئات ما عملوا

"سیئۃ" کی جمع "سیئات" کا معنی، برے اعمال ہیں اور "سیئۃ" کا پہنچنا مجاز عقلی ہے اور تقدیراً مضاف ہے اس بناء پر ان تک برائی کے پہنچنے سے مراد، ان کے اعمال کے گناہ کے نتیجہ میں ان کا سزا سے دوچار ہونا ہے۔

2_ انسانوں کے اعمال پر نتیجہ، مرتب ہوتا ہے۔

فأصابهم سيئات ما عملوا

- 3_ آسمانی کتابوں کی حقانیت کے منکرین، عذاب سے دوچار ہوئے ہیں۔
كذلك فعل الذين من قبلهم وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون فاصابهم سيئات ما عملوا
- 4_ آسمانی کتابوں کی حقانیت کے انکار کے نتیجے میں عذاب سے دوچار ہونے کے ذمہ دار، خود منکرین ہیں۔
كذلك فعل الذين من قبلهم و ما ظلمهم الله و لكن ...
- 5_ اپنے عمل کی سزا سے دوچار ہونا، نفس پر ظلم کرنے کا مظہر اور نمونہ ہے۔
ولكن كانوا انفسهم يظلمون فاصابهم سيئات ما عملوا
- 6_ آسمانی کتابوں کی حقانیت کا انکار کرنے والے کفار اور انبیاء کا استہزاء کرنے والے متعدد قبیح اعمال کے مالک تھے۔
فاصابهم سيئات ما عملوا وحقا بهم ماكانوا به يستهزون
- 7_ مورد استہزاء قرار پانے والے، عذاب موعود نے استہزاء کرنے والے کفار کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔
كذلك فعل الذين من قبلهم وحقا بهم ماكانوا به يستهزون
- لغت میں "حق" کا معنی "احاطہ" ہے اور "ماكانوا به" میں "ما" سے مراد، عذاب ہے۔
- 8_ کفار، عذاب کے وعدہ کا مذاق اڑاتے تھے۔
وحقا بهم ماكانوا به يستهزون
- "بہ" کی ضمیر کا مرجع "ما" ہے اور اس سے مراد، عذاب ہے۔
- 9_ کفار کی جانب سے عذاب کا وعدہ، ہمیشہ مورد استہزاء قرار پایا ہے۔
وحقا بهم ماكانوا به يستهزون
- 10_ حقانیت قرآن اور قرآن کے منکر کفار کو نزول عذاب کی دھمکی دی گئی۔
بل ينظرون الا ان تاتيهم الملكة اوياتي امر ربك كذلك فعل الذين من قبلهم ... فاصابهم سيئات ما عملوا وحقا بهم ماكانوا به يستهزون

430

- 11_ انسان کا عمل ان کی سرنوشت کی تعیین میں موثر ہے
فاصابهم سيئات ما عملوا وحقا بهم ماكانوا به يستهزون
- کیونکہ آیت میں عذاب سے دوچار ہونے کو برے عمل اور انبیاء (ع) کے استہزاء کا معلول قرار دیا ہے لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خودانسانوں کا عمل ان کی سرنوشت میں موثر ہوتا ہے۔
- 12_ قبیح اعمال کا انکار اور الہی وعدہ کا استہزاء، اپنے نفس پر ظلم ہے۔
وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون
- 13_ خداوند عالم کا استہزاء کرنے والے کفار مکہ کو خبر دار کرنا۔
بل ينظرون الا ان تاتيهم الملكة ... كذلك فعل الذين من قبلهم فاصابهم سيئات ما عملوا وحقا بهم ماكانوا به يستهزون
- 14_ کچھ گناہ، وسیع عذاب کے موجب اور دوسرے گناہوں کی نسبت زیادہ سخت ہیں۔
فاصابهم سيئات ما عملوا وحقا بهم ماكانوا به يستهزون
- "سینۃ" کے لیے کلمہ "اصابہ" اور استہزاء کے لیے "حق" کا استعمال ہوا ہے اس سے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتا ہے۔
- 15_ خداوند عالم کے وعدہ عذاب کا مورد استہزاء قرار پانا، کفار کے قبیح ترین اعمال میں سے ہے۔
فاصابهم
- اس میں شک زمین کہ خداوند عالم کے وعدہ عذاب کا استہزاء کفار کا برا عمل تھا لیکن عام "سیئات" کے بعد خاص کا ذکر، اس کی خاص اہمیت کو بیان کر رہا ہے۔

آسمانی کتب:

آسمانی کتب کو جھٹلانے والوں کا سرچشمہ 4: آسمانی کتب کو جھٹلانے والوں کا کردار 4: آسمانی کتب کو جھٹلانے والوں کی سزا 3: آسمانی کتب کو جھٹلانے والوں کے عمل کا ناپسندیدہ ہونا 6 استہزاء کرنے والے:

استہزاء کرنے والوں کو انذار 13

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کے انذار 13; اللہ تعالیٰ کے عذاب کا استہزاء کرنے والوں کے عذاب کا آثار 12; اللہ تعالیٰ کے عذابوں کا استہزاء کرنا 15; اللہ تعالیٰ کے وعید کا استہزاء کرنا 7، 8، 9، 15

انبیاء:

انبیاء کا استہزاء کرنے والوں کے عمل کا ناپسندیدہ ہونا 6

انذار:

عذاب استیصال سے انذار

431

خود:

خود پر ظلم 12; خود پر ظلم کی علامات 5

سرنوشت:

سرنوشت کے موثر عوامل 11

سزا:

گناہ کے مطابق سزا کا ہونا 14

عذاب:

اہل عذاب 3; عذاب کے مراتب 14

عمل:

عمل کے آثار 2، 11 عمل کی سزا 5; ناپسندیدہ عمل کے آثار 12

قرآن :

قرآن کو جھٹلانے والوں کو انذار 10

کفار :

کفار پر عذاب کا احاطہ ہونا 7; کفار کا استہزاء 7، 8، 15; کفار کا انذار 10; کفار کا ناپسندیدہ عمل 15; کفار کے استہزاء کا

دائمی ہونا 9

کفار مکہ :

کفار مکہ کو انذار

گذشتہ اقوام:

گذشتہ اقوام کے عذاب کے اسباب 2; گذشتہ اقوام کے ناپسندیدہ عمل کے آثار 1

گناہ:

گناہ کے مراتب 14

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَمْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (۳۵)

اور مشرکین کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم یا ہمارے بزرگ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرتے اور نہ اس کے حکم کے بغیر کسی شے کو حرام قرار دیتے۔ اسی طرح ان کے پہلے والوں نے بھی کیا تھا تو کیا رسولوں کی ذمہ داری واضح اعلان کے علاوہ کچھ اور بھی ہے۔

1_ مشرکین مکہ ، اپنی اور اپنے ابا و اجداد کی بت پرستی کو خدائد عالم کی مشیت کا تقاضا سمجھتے تھے۔

432

وقال الذين أشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء نحن ولا آباؤنا

سورہ نحل کے مکی ہونے کو مد نظر رکھتے ہوئے اور "كذلك فعل الذين من قبلهم" کے قرینے کی بناء پر "الذين اشركوا" سے مراد مکہ کے مشرکین ہیں۔

2_ مشرکین مکہ کا مسلک، جبر تھا اور وہ مشیت خداوندی کو اپنے عمل کا اساس قرار دیتے تھے۔
وقال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء

3_ مشرکین مکہ، اپنے عقیدتی مرکز کو استحکام بخشنے کے لیے اس بات کو دلیل بناتے تھے کہ اس کا سرچشمہ تاریخی ہے۔

وقال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء نحن ولاء ابائنا
مشرکین کے کلام میں "ولابائنا" کا ذکر کرنا درحالات ان کے بارے میں بحث نہیں تھی ممکن ہے مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو۔

4_ مشرکین مکہ، خداوند عالم کی مشیت پر یقین رکھتے اور اس غلط کی تفسیر کرتے تھے۔
وقال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء:

5_ مشرکین، انبیاء کرام کا استہزاء اور ان کا مذاق اڑاتے تھے۔
وقال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء

مذکورہ بالا استفادہ اس احتمال پر موقوف ہے کہ جب مشرکین کا کلام (لو شاء الله ما عبدنا من دونه) ایمان اور اعتقاد کی بناء پر نہ ہو چاہے وہ خدا پر عقیدہ اور اس کی ربوبیت کی صورت میں مشرک نہ تھے بلکہ تمسخر اور استہزاء کی بنیاد پر انہوں نے ایسا کیا ہو۔

6_ مشرکین مغالطہ آمیز استدلال کے ذریعہ، اس کوشش میں تھے کہ وہ اپنے اعمال اور شرك آلود عقائد کی توجیہ کریں۔
وقال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء

در حالات انکے خداوند عالم نے تشریعی لحاظ سے مشرکین سے تقاضا کیا ہے کہ وہ اپنے عقیدہ کی اصلاح اور توحید کا انتخاب کریں یہی مشرکین اس تقاضا کی نفی کرنے کے لیے اسے ارادہ تکوینی سے مخلوط کرتے تھے تا کہ اپنے سے وظیفہ کو رفع کرسکیں۔

7_ مشرکین مکہ نے متعدد خداؤں پر اعتقاد کے باوجود خداوند عالم پر عقیدے کا اظہار کیا اور کائنات میں اس کے فیصلہ کو نافذ سمجھتے تھے۔

وقال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء

8_ مشرکین، کچھ مباح چیزوں کو بغیر کسی دلیل کے حرام قرار دیتے تھے۔

433

ولا حرّما من دونه من شيء

9_ مشرکین، بغیر کسی دلیل کے مباحات کو حرام قرار دینے میں اپنی مداخلت کا سرچشمہ، مشیت الہی بیان کرتے تھے۔
لو شاء الله... ولا حرّما من دونه من شيء

10_ اسلام سے پہلے کے مشرکین، صدر اسلام کے مشرکین کی طرح مباحات کو بغیر کسی وجہ کے حرام قرار دیتے تھے۔

وقال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء نحن ولاء ابائنا ولا حرّما من دونه من شيء كذا فعل الذين من قبلهم

11_ عبادت میں شرك، مباحات کو حرام قرار دینا اور اسے مشیت الہی کی طرف نسبت دینا، طول تاریخ میں مشرکین کا متداول طریقہ تھا۔

وقال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء نحن ولاء ابائنا ولا حرّما من دونه من شيء كذا فعل الذين من قبلهم
12_ طول تاریخ میں جبر پر اعتقاد، مشرکین کا مسلک رہا ہے۔

وقال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء نحن ولاء ابائنا ولا حرّما من دونه من شيء

13_ انسان، دین کو قبول یا اسے رد کرنے کے سلسلے میں صاحب اختیار ہیں۔

وقال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء... فهل على الرسل الا البلاغ المبين

آیت کے آخر میں "فهل على الرسل الا البلاغ..." کی عبارت کو لانا، ممکن ہے عقیدہ جبر کے بارے میں مشرکین کے عقیدے

- کا جواب ہو وہ اس طرح کہ خداوند عالم ان کے جواب میں فرما رہا ہے کہ انبیاء فقط خداوند عالم کے پیغام کو پہنچانے کے لیے بھیجے گئے ہیں اور جبر سے اصلاً ان کا کوئی سر و کار نہیں ہے۔
- 14_ طول تاریخ میں انبیاء اور آسمانی تعلیمات کے ساتھ مشرکین کا برتاؤ برابر اور ایک جیسا رہا ہے۔
كذلك فعل الذين من قبلهم... وقال الذين اشرکوا لو شاء الله _ كذلك فعل الذين من قبلهم
- 15_ تمام انبیاء الہی کا وظیفہ فقط واضح اور روشن صورت میں خداوند عالم کے پیغام کا ابلاغ رہا ہے نہ کہ لوگوں کو اس پر مجبور کرنا۔
فهل على الرسل الا البلق المبين
- 16_ تمام انبیاء باہمی توافق اور ایک جیسے وظیفہ کے مالک تھے۔
فهل على الرسل الا البلق المبين
- 17_ مشرکین، جبری اعتقاد کی فکر کو عام کرنے کے ذریعہ، انبیاء کی بعثت کو عبث، ثابت کرنا چاہتے

434

تھے۔
وقال الذين اشرکوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء _ فهل على الرسل الا البلق المبين
مشرکین کے عقائد کو بیان کرنے کے بعد "فهل على الرسل الا البلق المبين" کی عبارت ممکن ہے ان کا جواب ہو اس توضیح کے ساتھ کہ مشرکین چاہتے تھے کہ ایمان اور کفر کو خداوند عالم کی طرف نسبت دے کر یہ بیان کریں کہ اس چیز کے لیے انبیاء کے آنے کی ضرورت نہیں اور خداوند عالم نے "فهل على الرسل..." کے ذریعے ان کو یہ جواب دیا ہے کہ انبیاء کی بعثت، عبث نہیں بلکہ الہی پیغام کے ابلاغ کے لیے ہے۔

الله تعالى:

الله تعالى کی مشیت کے آثار 1،2،9،11

انبیاء:

انبیاء کا استہزاء کرنے والے 5؛ انبیاء کی تبلیغ کی روش 15؛ انبیاء کی ذمہ داری 16؛ انبیاء کی ذمہ داری کی حدود 15،16؛
انبیاء کی ہم آہنگی 16؛ انبیاء کے ساتھ برتاؤ کی روش 14

انسان:

انسان کا اختیار 13

بدعت گزار: 8

تبلیغ:

تبلیغ میں صراحت 15

جبر و اختیار 13،15

دین:

دین کی تبلیغ 15؛ دین کے ساتھ برتاؤ کی روش 14؛ دین میں اختیار 13

عقیدہ:

جبر کے عقیدہ کے آثار 17؛ عقیدہ کی تاریخ 12؛ مشیت خدا کا عقیدہ 4

مباحات:

مباحات کا حرام کرنا 8،9،10،11

مشرکین:

صدر اسلام کے مشرکین کی بدعت گزار 10؛ مشرکین اور انبیاء 14؛ مشرکین اور دین 14؛ مشرکین کا استہزاء 5؛ مشرکین کا شرک عبادی 11؛ مشرکین کا عقیدہ 12؛ مشرکین کی بدعت گزار 8،9،10،11؛ مشرکین کی توجیہ 6؛ مشرکین کی جبر گرائی 9،10،11؛ مشرکین کی ہم آہنگی 10،14؛ مشرکین کے ساتھ برتاؤ کی روش 11؛ مشرکین کے ناپسندیدہ عمل کی توجیہ

6

مشرکین مکہ:

مشرکین مکہ اور مشیت خدا 7،4: مشرکین مکہ کا عقیدہ 7،4: مشرکین مکہ کی بت پرستی کا سرچشمہ 1: مشرکین مکہ کی جبر گرانی 17،2: مشرکین مکہ کی خداشناسی 7: مشرکین مکہ کی دشمنی 17: مشرکین مکہ کی فکر 2،1: مشرکین مکہ کی کوشش 3: مشرکین مکہ کے عقیدتی نظریات 3

435

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (٣٦)

اور یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا ہے کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو پھر ان میں بعض کو خدا نے ہدایت دیدی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی تو اب تم لوگ روئے زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔

1_ تمام امتیں اور معاشرے ، خداوند عالم کی طرف سے مبعوث کیے گئے انبیاء کی رسالت کے زیر سایہ ہیں۔
ولقد بعثنا فی کلّ امة رسول

2_ خدا کی عبادت اور طاغوت سے اجتناب ، تعلیمات انبیاء کے دو بنیادی رکن ہیں۔
ولقد بعثنا فی کلّ امة رسولاً ان اعبدوا الله و اجتنبوا الطغوت

3_ ہر قسم کے باطل معبود سے اجتناب، تمام انبیاء الہی کی واضح دعوت ہے۔
فہل علی الرسل الا البلیغ المبین _ ولقد بعثنا فی کلّ امة رسولاً ان اعبدوا الله و اجتنبوا الطغوت
لغت میں "طاغوت" کامعنی خدا کے علاوہ ہر معبود اور پرستش قرار پانے والا ہے۔

4_ بعثت انبیاء کے سلسلہ میں خداوند عالم کی سنت یہ ہے کہ ان میں معاشروں اور امتوں کی طرف جانے کے لیے انگیزہ پیدا کرتا ہے۔

436

ولقد بعثنا فی کلّ امة رسول

چونکہ خداوند عالم نے انبیاء کی بعثت اور تکذیب کرنے والوں کی طرف سے ان کی تکذیب کے مقام بیان میں "ناس" کی جگہ "امت" سے استفادہ کیا گیا ہے اور امت کا اطلاق ایسے گروہ پر ہوتا ہے جو کسی سبب کے تحت ہوئی ہے اس سے مذکورہ نکتے کا استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

5_ تمام امتوں میں توحید عبادی کی دعوت کے لیے انبیاء کو بھیجا ، مشرکین کے اس عقیدہ کے باطل ہونے پر دلیل ہے کہ ان کا شرک جبری ہے۔

وقال الذین اشرکوا لولاء الله ما عیدنا من دونه من شيء... ولقد بعثنا فی کلّ امة رسولاً ان اعبدوا الله
مشرکین کی اپنے شرک کے جبری ہونے کے بارے میں گفتگو کے بعد عبارت "قد بعثنا..." کا لانا ان کے جواب کی حیثیت رکھتا ہے وہ اس طرح کہ اگر شرک، خداوند عالم کی مشیت سے ہوتا تو خداوند عالم کو انبیاء مبعوث نہیں کرنے چاہیئے در حالانکہ اس نے انہیں ہدایت کے لیے بھیجا ہے اور یہ چیز ان کے اس عقیدہ کے باطل ہونے سے حکایت کر رہی ہے۔

6_ کچھ امتیں اپنی طرف انبیاء کے آنے کی وجہ سے ہدایت پاگئیں اور کچھ اپنی گمراہی پر باقی رہیں۔
فمنہم من ہدی الله ومنہم من حقّت علیہ الضلالة

7_ انسانوں کی ہدایت کا سرچشمہ ،خداوند عالم کی توفیق ہے۔
فمنہم من ہدی الله

8_ گمراہ ہونے والوں کی گمراہی کا سبب وہ خود ہیں۔
ومنہم من حقّت علیہ الضلالة

چونکہ خداوند عالم نے ہدایت اور گمراہی کے سرچشمہ کو بیان کرنے کے مقام پر فقط ہدایت کو اپنی طرف نسبت دی ہے لہذا اس سے مذکورہ بالا نکتے کا استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

9_ انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کے برے انجام کا مطالعہ کرنے کے لیے کائنات میں گردش اور سیرو سیاحت ضروری ہے۔

فسیر وافی الارض فانظر و ا کیف کان عقبۃ المکذبین

"نظر" مصدر سے ""انظروا" کا معنی کسی چیز کو دیکھنے اور اس کو درک و دریافت کرنے کے لیے آنکھ کا گھمانا ہے۔
10_ طول تاریخ میں انبیاء کی تکذیب کرنے والے گروہ و اقوام، عذاب سے دوچار ہوئے ہیں۔

فسیر وافی الارض فانظر و ا کیف کان عقبۃ المکذبین

انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کی عاقبت کا مطالعہ کرنے کے لیے جہان میں سیر و سیاحت کی دعوت اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ وہ عذاب سے دوچار ہوئے ہیں اور اس کا مطالعہ سبق آموز ہے اور اگر وہ اپنی طبیعت سے مرے تو

437

دوسرے لوگوں اور ان کے درمیان کوئی فرق نہ ہوتا جس کے نتیجے میں مطالعہ کے لیے کوئی خصوصیت درکار نہ ہوتی۔

11_ امتوں میں ایسے انسان موجود رہے ہیں جن پر گمراہی کی مہر لگی ہوئی ہے اور وہ کبھی بھی ہدایت نہیں پائیں گے۔
و منهم من حقت علیہ الضلالة

حق کے چند معنی اور استعمال ہیں جن میں سے ایک ایسا عمل اور گفتار ہے جو اس وجہ سے ظاہر ہو چونکہ اس کا وقوع لازم اور ضروری تھا اس بناء پر عبارت، "حق علیہ الضلالة" کا مطلب یہ ہے کہ اس کے لیے یہ گمراہی ضروری اور یقینی ہوتی ہے۔

12_ زمین کے تمام وسیع علاقے کہ جہاں انسانی معاشرے موجود رہے ہیں اس بات پر شاہد ہیں کہ خداوند عالم کی طرف سے ان کی طرف انبیاء بھیجے گئے ہیں۔

ولقد بعثنا فی کل امة رسولا...فسیر وافی الارض فانظرو

"فسیر وافی الارض" میں "فا" تفریع کے لیے ہے۔ ہر امت میں انبیاء کو مبعوث کرنے کے بیان کے بعد لوگوں کو کائنات میں گردش کرنے کی دعوت کا مطلب یہ ہے کہ زمین کی وسعت، انبیاء الہی کی تکذیب کرنے والوں کی عاقبت اور حالت پر گواہ ہے اس کے نتیجے کے طور پر ان کے آثار کو پیدا اور انہیں مورد مطالعہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

13_ تاریخ کا مطالعہ، عبرت اور درس لینے کا وسیلہ ہے۔

فسیر وافی الارض فانظرو ا کیف کان عقبۃ المکذبین

14_ زمین اپنے سینے میں گزشتہ امتوں کے عبرت انگیز آثار کو لیے ہوئے ہے۔

فسیر وافی الارض فانظر و ا کیف کان عقبۃ المکذبین

15_ انسان کا عمل، اس کی سرنوشت کی تعیین میں موثر ہے۔

فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین

16_ طول تاریخ میں انسانوں کی سعادت و کمال اور ان کی پستی کے راستے یکساں اور ایک قانون کے حامل ہیں۔

فسیر وافی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین

لوگوں کو سیر و سیاحت اور مطالعہ کی دعوت دینا تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اس کے لیے فعل امر "سیروا" اور "انظروا" کا استعمال اس چیز سے حکایت ہے کہ تمام جاری امور میں یکساں قوانین نافذ ہیں۔

17_ مشرکین مکہ کو خداوند عالم کی طرف سے برے انجام سے خبر دار کیا گیا ہے۔

وقال الذین اشرکوا...فسیر وافی الارض

438

فانظروا ا کیف کان عقبۃ المکذبین

اس احتمال کی بناء پر فعل امر "سیروا" کے مخاطب، مشرکین مکہ ہیں اس چیز کا استفادہ ہوتا ہے کہ مشرکین کا خدا کے بارے میں اپنے نظریات کو بیان کرنے کے بعد انہیں زمین میں انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کے انجام کا مطالعہ کرنے کے لیے زمین میں سیرو سفر کی دعوت دینا گویا انہیں خبردار کرنا ہے۔

18_ کچھ گناہ، دنیاوی عذاب کے نزول کا سبب ہیں۔

فانظروا كيف كان عقبة المكذبين

انبیاء کرام کی تکذیب کرنے والوں کے انجام میں انتہائی دقت اور عمیق نگاہ کی دعوت اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ تکذیب کرنے والے عذاب سے دوچار ہوئے ہیں۔ اس بناء پر اس چیز کا استفادہ ہوتا ہے کہ کچھ گناہ (انبیاء کی تکذیب) دنیاوی عذاب کا سبب ہیں۔

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی توفیقات 7; اللہ تعالیٰ کی سنتیں 4; اللہ تعالیٰ کے انذار 17

امتیں:

امتوں کی گمراہی 6; امتوں کی ہدایت 6; ہدایت قبول نہ کرنے والی امتیں 11

انبیاء :

انبیاء کو جھٹلانے والوں کی سزا 10; انبیاء کو جھٹلانے والوں کے انجام کا مطالعہ 9; انبیاء کی بعثت کی اہمیت 12; انبیاء کی بعثت کا فلسفہ 4، 5; انبیاء کی تعلیمات کے ارکان 2; انبیاء کی دعوتوں کا ہم آہنگ ہونا; انبیاء کی عالمگیر رسالت 12; انبیاء کی ہدایت کرنا 6

انسان:

انسانوں کی سعادت کے قوانین 16; انسانوں کے قوانین کا انحطاط 16

باطل معبود:

باطل معبودوں سے اعراض 3

تاریخ:

تاریخ سے عبرت 13، 14; تاریخ کے مطالعہ کے آثار 13

توحید :

توحید عبادی کی دعوت 5

جبر و اختیار :

جبر و اختیار کے بطلان کے دلائل 5

جہان گردی:

جہان گردی کی اہمیت 9

سرنوشت:

سرنوشت کے موثر عوامل 15

439

طاغوت:

طاغوت سے اجتناب کی اہمیت 2

عبادت:

عبادت خدا کی اہمیت 2

عبرت:

عبرت کے اسباب 13، 14

عذاب:

اہل عذاب 10; دنیاوی عذاب کے اسباب 18

عمل :

عمل کے آثار 15

گذشتہ اقوام:

گذشتہ اقوام کی تاریخ 10، 14; گذشتہ اقوام کی سزا 10

گمراہی:

گمراہی کا سرچشمہ 8

گناہ:

گناہ کے آثار 18

مسافرت:

مسافرت کی اہمیت 9

مشرکین:

مشرکین کا باطل عقیدہ 5

مشرکین مکہ:

مشرکین مکہ کا برا انجام 17; مشرکین مکہ کو تہدید 17

ہدایت:

ہدایت کا سرچشمہ 7

إِنْ تَحَرَّصَ عَلَى هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ (۳۷)
اگر آپ کو خواہش ہے کہ یہ ہدایت پا جائیں تو اللہ جس کو گمراہی میں چھوڑ چکا ہے اب اسے ہدایت نہیں دے سکتا اور نہ ان کا کوئی مدد کرنے والا ہوگا۔

1_ مشرکین کی ہدایت کرنا، پیغمبر اکرم (ص) کی شدید خواہش اور آرزو تھی۔

440

وقال الذين اشرکوا... حققت عليه الضلالة... إن تحرص على هدايتهم

2_ خداوند عالم جنہیں گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے وہ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔

فإن الله لا يهدي من يضل

3_ پیغمبر اکرم (ص) مشیت خداوندی کے بغیر، گمراہ افراد کو ہدایت کرنے پر قادر نہیں ہیں۔

إن تحرص على هدايتهم فإن الله لا يهدي من يضل

ان شرطیہ کا جواب "لا تقدر" محذوف ہے چونکہ عبارت "فإن" اللہ لا یہدی من یضل" میں "فا" کا تعلیلہ ہونا اس پر قرینہ ہے یعنی اگر تم انہیں ہدایت کرنے پر حریص ہو تو بھی ہدایت نہیں کر سکتے چونکہ خداوند عالم کے ہاتھوں گمراہ ہونے والوں کو خداوند عالم ہدایت نہیں دے گا۔

4_ گمراہ شدہ افراد کی ہدایت کے لیے فقط انبیاء اور ہدایت دینے والوں کی کوشش کافی نہیں ہے۔

ان تحرص على هدايتهم فإن الله لا يهدي من يضل

5_ ہدایت اور گمراہی کی زمام، خداوند عالم کے ہاتھ میں ہے۔

ان تحرص على هدايتهم فإن الله لا يهدي من يضل

6_ جن لوگوں کے لیے گمراہی مقدر ہو چکی ہے وہ کبھی بھی ہدایت نہیں پائیں گے۔

و منهم من حققت عليه الضلالة... فإن الله لا يهدي من يضل

7_ فقط مناسب ہدایت کرنے والے کی موجودگی، ہدایت پانے کے لیے کافی نہیں ہے۔

ان تحرص على هدايتهم فإن الله لا يهدي من يضل

8_ گمراہ افراد ہر قسم کے بارو مددگار سے محروم ہیں۔

فإن الله لا يهدي من يضل وما لهم من نصيرين

9_ خداوند عالم کی ہدایت سے محروم، بے بارو مددگار لوگ ہیں۔

فإن الله لا يهدي من يضل وما لهم من نصيرين

10_ ہدایت پانے والے، خداوند عالم کی عنایت اور معاون و مددگار کے حامل ہوں گے۔

فمنهم من يهدي الله و منهم من حققت عليه الضلالة... فإن الله يهدي من يضل وما لهم من نصيرين

چونکہ خداوند عالم نے لوگوں کے دو گروہ ، ہدایت قبول کرنے والے اور گمراہ افراد کو بیان کیا ہے اور گمراہ افراد کو خدائی ہدایت سے محروم اور بے یارو مددگار قرار دیا ہے لہذا قرینہ مقابلہ کی بناء پر مذکورہ نکتہ کا استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

441

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا کردار 5; اللہ تعالیٰ کی مشیت کے آثار 3; اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے محروم 9; اللہ تعالیٰ کے گمراہ کرنے کی خصوصیات 2

انبیاء:

انبیاء کی ہدایت کے تاثیر کی شرائط 4

گمراہ:

گمراہوں کا بے یارو مددگار ہونا 8،9; گمراہوں کا ہدایت نہ پانا 2،6; گمراہوں کی محرومیت 8; گمراہوں کی ہدایت کے شرائط 3،4

گمراہی:

گمراہی کا سرچشمہ 5

لطف خدا:

لطف خدا کے شامل حال افراد 10

محمد:

حضرت محمد(ص) کی ہدایت 1; حضرت محمد(ص) کی ہدایت کے اثر کے شرائط 3; حضرت محمد(ص) کے پسندیدہ 1 مشرکین:

مشرکین کی ہدایت 1

ہدایت:

ہدایت کا سرچشمہ 5; ہدایت کے شرائط 7

ہدایت پانے والے:

ہدایت پانے والوں کا مددگار 10; ہدایت پانے والوں کے فضائل 10

ہدایت قبول نہ کرنے والے: 2

تفسیر راہنما جلد 9

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (۳۸)
ان لوگوں نے واقعی اللہ کی قسم کھائی تھی کہ اللہ مرنے والوں کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا ہے حالانکہ یہ اس کا برحق وعدہ ہے یہ اور بات ہے کہ اکثر لوگ اس حقیقت سے باخبر نہیں ہیں۔

1_ انسانوں کی اخروی حیات کے انکار کے لیے ، مشرکین کا اللہ کی قسم کھانا۔

442

- واقسموا باللہ جہد ا یمنہم
- 2_ مشرکین مکہ، خداوند عالم کے وجود کا اعتقاد رکھتے تھے۔
- واقسموا باللہ جہد ا یمنہم
- 3_ صدر اسلام میں اللہ کی قسم کھانا ، لوگوں میں رائج تھا۔
- واقسموا باللہ جہد ا یمنہم لا یبعث اللہ من یموت
- 4_ موت کے بعد انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کا انکار کرنے کے لیے مشرکین کی جد وجہد۔
- واقسموا باللہ ... لا یبعث اللہ من یموت
- "جہد" فعل محذوف کے لیے مفعول مطلق نوعی ہے جو فعل کے انجام کی تاکید کے لیے ہوتا ہے اور "ایمان" (قسمیں) کو جمع لانا ممکن ہے مذکورہ مطلب کے لیے موید ہو۔
- 5_ مشرکین مکہ، زندگی کو دائرہ اختیار میں سمجھتے تھے۔
- واقسموا باللہ ... لا یبعث اللہ من یموت
- 6_ منکرین معاد، یہ خیال کرتے تھے کہ خود خداوند عالم ، مردہ انسانوں کو زندہ نہیں کرے گا۔
- واقسموا باللہ ... لا یبعث اللہ من یموت
- 7_ مشرکین مکہ ، زوال پذیر انسان کو مبعوث رسالت کے قابل نہیں سمجھتے تھے۔
- ما قبل آیات جو کہ انبیاء کی بعثت اور مشرکین کی طرف سے اس کا انکار کئے جانے کے بارے میں ہیں کے قرینہ کی بناء پر یہ احتمال ہے کہ آیت سے مراد ، مذکورہ نکتہ ہو یعنی "یبعث" سے مراد نبوت کے لیے مبعوث کرنا ہے نہ کہ اخروی حشر مراد ہے۔
- 8_ موت کے بعد انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کے بارے میں خداوند عالم کا وعدہ قطعی اور ناقابل تحلف ہے۔
- ... لا یبعث اللہ ... بلی وعداً علیہ حق
- "وعداً وحقاً" افعال محذوف کے لیے مفعول مطلق اور تاکید پر دلالت کر رہے ہیں اس بناء پر "بلی وعداً علیہ حقاً" کا معنی یہ ہوگا، ہاں انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی خبر، حق کا وعدہ ہے اور اس میں باطل کے لیے کوئی راہ نہیں ہے۔
- 9_ انسانوں کی اکثریت ، انسانوں کو دوبارہ حیات عطا کرنے پر خداوند عالم کی قدرت سے نا آگاہ ہے۔
- بلی وعداً علیہ حقاً ولكن اکثر الناس لا یعلمون
- ممکن ہے کہ موضوع کی مناسبت _ جو کہ معاد کا انکار اور اثبات ہے _ کے قرینے کی بناء پر "لا یعلمون" کا متعلق انسانوں کو دوبارہ حیات عطا کرنے پر خداوند عالم کی قدرت ہو۔
- 10_ مشرکین مکہ کی اکثریت ، انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر خداوند عالم کی قدرت سے بے خبر تھی۔

443

- بلی وعداً علیہ حقاً ولكن اکثر الناس لا یعلمون
- مذکورہ بالا مطلب اس نکتہ کی بناء پر ہے جب "الناس" پر الف و لام عہد ذکر ی کاہو اور اس سے مراد ، وہ مشرک ہوں جن کے بارے میں ماقبل آیات میں گفتگو ہوئی ہے۔
- 11_ حشر اور قیامت کے انکار کا سرچشمہ جہالت اور ناآگاہی ہے۔
- بلی وعداً علیہ حقاً ولكن اکثر الناس لا یعلمون
- 12_ جہالت اور نادانی ، حقائق کے انکار کا سبب ہے۔
- واقسموا باللہ ... لا یبعث اللہ من یموت بلی وعداً علیہ حقاً ولكن اکثر الناس لا یعلمون
- 13_ انسانوں کی اکثریت ، معاد کی حقیقت کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہے۔
- ولكن اکثر الناس لا یعلمون
- احتمال ہے کہ "لا یعلمون" کا مفعول بہ "شیئاً" محذوف ہو اور اس بناء پر مذکور بالا نکتے کا استفادہ ہوتا ہے۔

اکثریت:

اکثریت کی جہالت 13،9

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا کردار 6; اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جہالت 10،9; اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا حتمی ہونا 8
انسان:

انسانوں کی جہالت 13،9

جہالت:

جہالت کے آثار 12،11

حقائق:

حقائق کی تکذیب کرنے کے اسباب 12

حیات:

اخروی حیات کو جھٹلانے والے 1; حیات کا سرچشمہ 5

قسم:

خدا کی قسم 1; صدر اسلام میں خدا کی قسم 3

مردے:

مردوں کی اخروی حیات سے جہالت 9، 10; مردوں کی اخروی حیات کا حتمی ہونا 8; مردوں کی اخروی حیات کی

تکذیب 6،4

مشرکین:

مشرکین کا عقیدہ 5; مشرکین کی سازش 4; مشرکین کی قسم 1; مشرکین کی کوشش 4

مشرکین مکہ:

مشرکین مکہ اور نبوت 7; مشرکین مکہ کا عقیدہ 2;

444

مشرکین مکہ کی اکثریت کا جاہل ہونا 10; مشرکین مکہ کی خدا شناسی 2; مشرکین مکہ کی فکر 7

معاد:

معاد سے جاہل 9، 10، 13; معاد کا حتمی ہونا 8; معاد کو جھٹلانے والے 4; معاد کی تکذیب کا سرچشمہ 11; معاد کے

جھٹلانے والوں کی فکر 6

نبوت:

بشر کی نبوت کا انکار کرنے والے 7; نبوت کے شرائط 7

لِّبَيِّنٍ لَهُمُ الَّذِي يُخْتَلَفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ (۳۹)

وہ چاہتا ہے کہ لوگوں کے لئے اس امر کو واضح کر دے جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور کفار کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ واقعی جھوٹ بولا کرتے تھے۔

1_ خداوند عالم ، موت کے بعد انسانوں کو زندہ کرے گا تا کہ حقائق کو ان کے لیے آشکار کر دے۔

بلی وعداً علیہ حقاً... لیبین لهم الذی یختلفون فیہ

2_ اختلافی مسائل کی حقیقت کا ظاہر ہونا ، قیامت میں انسانوں کے زندہ ہونے کی ایک دلیل ہے۔

بلی وعداً علیہ حقاً... لیبین لهم الذی یختلفون فیہ

3_ قیامت ، حقائق کے آشکار ہونے کا دن ہے۔

بلی وعداً علیہ حقاً... لیبین لهم الذی یختلفون فیہ

4_ اختلافی امور کی مکمل حقیقت ظاہر ہونا ، اس دنیا میں ممکن نہیں ہے۔

بلی وعداً علیہ حقاً... لیبین لهم الذی یختلفون فیہ

باوجود اس کے کہ دنیا میں حقائق کو آشکار کرنا، خداوند عالم کے لیے ممکن ہے لیکن قیامت کے حتمی وقوع کی دلیل کو

اس دن حقائق کے آشکار ہونے کو بیان کیا ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ حقائق کو آشکار کرنے کی علت فاعلی کی

طرف سے کوئی مشکل نہیں ہے بلکہ "ظرف" اس چیز کی

445

- قابلیت نہیں رکھتا ہے۔
- 5_ حقائق کو آشکار کرنا ، نہایت اہم اور شائستہ اقدام ہے۔
- ...لیبن لہم الذی یختلفون فیہ
- چونکہ خداوند عالم نے قیامت کے وقوع کی ایک دلیل ، حقائق کو آشکار کرنا قرار دی ہے لہذا اس سے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتا ہے۔
- 6_ موحدین کے ساتھ مشرکین کے اختلافات کی ہمیشگی۔
- لیبن لہم الذی یختلفون فیہ
- مذکورہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ جب اختلاف کا متعلق وہ تعلیمات ہوں جن کو انبیاء لانے اور مشرکین نے ان کا انکار کیا _ لازم الذکر ہے کہ فعل "یختلفون" کا مضارع انا اختلاف کے دائمی ہونے کو بتا رہا ہے۔
- 7_ اختلافی مسائل میں حق کا واضح اور اختلاف کا برطرف ہونا ، بعثت انبیاء کی حکمتوں میں سے ہے۔
- ...ولقد بعثنا فی کل امة رسولاً لیبن لہم الذی یختلفون فیہ
- مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب "لیبن" میں لام تعلیل ، آیت "ولقد بعثنا فی کل امة رسولاً" کے لیے علت ہو _ فعل مضارع "یختلفون" جو زمانہ حال پر دلالت کرتا ہے ممکن ہے اس دنیا میں آشکار اور واضح ہونے پر قرینہ ہو۔
- 8_ کفار کا اپنی کذب بیانی سے مطلع ہونا، قیامت میں انسانوں کے دوبارہ زندہ ہونے پر ایک دلیل ہے۔
- بلی وعداً علیہ حقاً... ولیعلم الذین کفروا انہم کانوا کذبین
- 9_ کفار ، معاد کے بارے میں ہمیشہ کذب بیانی سے کام لیتے ہیں۔
- واقسموا باللہ... لا یبعث اللہ من یموت بلی وعداً علیہ... ولیعلم الذین کفروا انہم کانوا کذبین
- 10_ دنیا میں کفار کا معاد کے بارے میں اپنی کذب بیانی سے نا آگاہ ہونا۔
- واقسموا باللہ... لا یبعث اللہ من یموت بلی وعداً علیہ... ولیعلم الذین کفروا انہم کانوا کذبین
- 11_ بعثت انبیاء ، مشرکین کے اس دعویٰ کہ ہدایت اور گمراہی جبری ہے کے جھوٹ ہونے پر واضح دلیل ہے۔
- شیء... ولقد بعثنا فی کل امة رسولاً... ولیعلم الذین کفروا انہم کانوا کذبین
- 12_ معاد کا انکار ، کفر ہے۔
- ولیعلم الذین کفروا انہم کانوا کذبین
- "الذین کفروا" سے مراد، وہ لوگ ہیں جو روز قیامت کو جھٹلانت تھے۔

446

اختلاف:

اختلاف کو حل کرنے کی اہمیت 7

انبیاء:

انبیاء کی بعثت کا فلسفہ 7: انبیاء کی بعثت کے آثار 11

جبر و اختیار:

جبر کے بطلان کے دلائل 11

حقائق:

حقائق کو بیان کرنے کی اہمیت 5; حقائق کے ظہور کی اہمیت 7

دنیا:

دنیا میں حقائق کا ظہور پذیر ہونا 4

قیامت:

قیامت کی خصوصیات 3; قیامت میں حقائق کا ظہور 1، 2، 3، 8

کفار:

کفار اور معاد 10،9؛ کفار کی اخروی آگاہی 8؛ کفار کی جہالت 10؛ کفار کی کذب بیانی 10،9،8؛ کفار کی کذب بیانی کے دلائل 11؛ کفار کے دعویٰ کے بطلان کے دلائل 11

کفر:

کفر کے اسباب 12

مردے:

مردوں کو آخرت میں زندہ کرنے کا فلسفہ 8،2،1

مشرکین:

مشرکین کا جبر 11؛ مشرکین کا موحدین کے ساتھ اختلاف 6

معاد:

معاد کا فلسفہ 8،2،1؛ معاد کی تکذیب کے آثار 12

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (٤٠)

ہم جس چیز کا ارادہ کر لیتے ہیں اس سے فقط اتنا کہتے ہیں کہ ہوجا اور پھر وہ ہوجاتی ہے۔

1_ خداوند عالم جس وقت کسی چیز کے تحقق کا ارادہ کرتا ہے تو "تو ہوجا" کے فرمان کے ذریعے سے وجود میں لے آتا ہے۔

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ

447

فیکون

2_ خداوند عالم کے ارادہ اور اشیاء کے پیدا کرنے کے لیے اس کے حکم کے درمیان فاصلہ نہیں ہوتا ہے۔

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

3_ خداوند عالم، مطلق قدرت کا مالک ہے۔

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

4_ موجودات کی پیدائش و ایجاد، ارادہ (قضا) اور فرمان خداوندی کے دو مرحلوں کی بعد ہے۔

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

5_ خداوند عالم کے تکوینی فرامین، ناقابلِ تخلف ہیں۔

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

6_ خداوند عالم کا یہ فرمان "کن" (ہوجا) اس کے ارادہ کے تحقق کے لیے کافی ہے۔

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

7_ خداوند عالم کا ارادہ، اس کے حکم پر مقدم ہے۔

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

8_ خداوند عالم کی خلقت و پیدائش میں استمرار ہے اور تمام موجودات کو اس نے ایک ہی دفعہ خلق نہیں کیا ہے۔

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

"اذا" زمانہ مستقبل کے لیے ظرف ہے اور صیغہ امر "کن" (ہوجا) کے متعلق کا آئندہ زمانے میں وقوع پر دلالت کرتا ہے۔

9_ خداوند عالم کی قدرت مطلقہ، انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے اور قیامت کے برپا کرنے کے وعدہ کے تحقق کی ضامن ہے۔

وَاقْسُمُوا بِاللَّهِ... لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مِنْ يَمُوتُ بَلَى وَعْدًا عَلَيْهِ... إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

10_ مشرکین، موت کے بعد انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر خداوند عالم کو قادر نہیں سمجھتے تھے۔

وَاقْسُمُوا بِاللَّهِ... لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مِنْ يَمُوتُ بَلَى وَعْدًا عَلَيْهِ... إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

انسانوں کو دوبارہ زندہ نہ کرنے کے بارے میں مشرکین کے نظریہ کو بیان کرنے کے بعد "إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ"

لہ کن فیکون" کہ جو خداوند عالم کی قدرت مطلقہ کے اثبات کے لیے ہے کا ذکر ممکن ہے مشرکین پر اعتراض ہو چونکہ وہ

اس نظریہ کے قائل تھے۔
11_ "عن صفوان بن یحیی قال : قلت لا بی

448

الحسن(ع) اخبرنی عن الارادة من الله ... فقال ... الا رادة ... من الله تعالى احراثة ... فارادة الله الفعل لا غير ذلك يقول له "كن فيكون" بلا لفظ ولا نطق ...
صفوان بن یحیی کہتے ہیں: میں نے امام ابولحسن(ع) کی خدمت میں عرض کی مجھے بتائیے خداوند عالم کا ارادہ کیسا ہے؟ حضرت نے فرمایا... ارادہ خداوند اس کی ایجاد ہے... پس ارادہ خدا فعل ہے نہ کہ اس کے علاوہ کوئی چیز (وہ جب ، چیز کا ارادہ کرتا ہے) تو کہتا ہے "کن فیکون" اور یہ زبان پر جاری کیئے بغیر ہی کہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا ارادہ تکوینی2; اللہ کی خالقیت کی دائمی ہونا8; اللہ تعالیٰ کی قدرت 10،3; اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار 9; اللہ تعالیٰ کے ارادے سے مراد 11; اللہ تعالیٰ کے ارادے کا متحقق ہونا 6; اللہ تعالیٰ کے ارادہ کا مقدم ہونا 7; اللہ تعالیٰ کے ارادے کی حتمیت1; اللہ تعالیٰ کے اوامر 7،4; اللہ تعالیٰ کے اوامر کی حتمیت5; اللہ تعالیٰ کے تکوینی ارادے کے کردار 6; اللہ تعالیٰ کے تکوینی اوامر 5،2; اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا حتمی ہونا 9

روایت:11

قضاو قدر:4

قیامت:

قیامت کا حتمی ہونا 9

مردے:

آخرت میں مردوں کا حتمی طور پر زندہ ہونا 9; مردوں کی اخروی حیات 10

مشرکین:

مشرکین اور معاد10; مشرکین کا عقیدہ 10

449

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَآ أَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (٤١)
اور جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد راہ خدا میں ہجرت اختیار کی ہے ہم عنقریب دنیا میں بھی ان کو بہترین مقام عطا کریں گے اور آخرت کا اجر تو یقیناً بہت بڑا ہے۔ اگر یہ لوگ اس حقیقت سے باخبر ہوں۔

1_ وہ مسلمان جو مظلوم واقع ہوئے اور انہوں نے خدا کے لئے ہجرت کی خداوند عالم دنیا میں انہیں بہت اچھا مقام اور آخرت میں عظیم اجر عطا کرتے گا۔

والذین ہاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لبوننہم فی الدنیا حسنة والا جر الاخرة اکبر
"فی" اللہ "میں" "فی" "لام" کے معنی اور علت کے لیے ہے اس بناء پر عبارت کا معنی یہ ہوگا ہجرت خداوند عالم کی رضا کے حصول کے لیے ہے۔

2_ صدر اسلام کے کچھ مسلمان ، مشرکین مکہ کے ظلم و ستم سے نجات کی خاطر اس شر سے ہجرت کر گئے۔
والذین ہاجروا فی اللہ من بعد ما ظلمو

سورة نحل چونکہ مکہ میں نازل ہوتی ہے لہذا اس دلیل کی بناء پر احتمال ہے کہ "الذین ہاجروا" سے مراد ایسے مسلمان ہوں جو مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ یا مدینہ چلے گئے تھے۔

3_ مکہ میں مسلمان، مشرکین کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔

والذین ہاجروا فی اللہ من بعد ما ظلمو

4_ مسلمان مہاجرین کی مکہ سے (مدینہ یا حبشہ) کی طرف ہجرت ، ان کے لیے شائستہ اور مناسب مقام تھا۔

- والذین ہاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا نبوتہم فی الدنیا حسنة
 5_ ہجرت سے پہلے شہر مکہ، مسلمانوں کے لیے ناشائستہ اور ان کی زندگی کے لیے نامناسب مقام تھا _
 والذین ہاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبتونہم فی الدنیا حسنة
 6_ زندگی کے لیے مناسب اور شائستہ ما حول کا حصول ،

450

- ایک پسندیدہ اور مطلوب چیز ہے _
 لنبتونہم فی الدنیا حسنة
 7_ ظالمین کے ظلم و ستم سے بچنا، ایک شائستہ عمل اور قابل تشویق ہے۔
 والذین ہاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبتونہم فی الدنیا حسنة
 8_ ہجرت کی اہمیت کی شرط یہ ہے کہ وہ راہ خدا میں ہو۔
 ہاجروا فی اللہ
 احتمال یہ ہے کہ "فی" اپنے معنی میں ہو اور اس بناء پر اس سے مراد ، ممکن ہے "فی سبیل اللہ" ہو۔
 9_ ستم گر معاشروں سے ہجرت ، ظلم سے بچنے کا راستہ اور کامیابی کا پیش خیمہ ہے۔
 والذین ہاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا
 10_ خدا کی راہ میں ہجرت کا اخروی اجر، اس کے دنیاوی اجر سے بہت زیادہ ہے۔
 والذین ہاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبتونہم فی الدنیا حسنة لأجر الآخرة اکبر
 11_ خدا کی راہ میں ہجرت کا اخروی اجر، قابل تو صیف نہیں ہے۔
 والذین ہاجروا فی اللہ... لنبتونہم فی الدنیا حسنة لأجر الآخرة اکبر
 "اکبر" افعّل تفضیل کا "مفضل علیہ" محذوف ہے اور اس کو عمومیت دینے کے لیے حذف کیا گیا ہے اس بناء پر عبارت کا
 معنی یوں ہو گا ہجرت کا اخروی اجر اس سے بلند و بالا ہے کہ کوئی شخص اس کو درک کر سکے _
 12_ مہاجرین ، خدا کی راہ میں ہجرت کے دنیاوی فوائد اور اخروی اجر سے بے خبر ہیں _
 والذین ہاجروا... الاجر الآخرة اکبر لو کانوا یعلمون
 13_ ظالمین، خدا کی راہ میں ہجرت کی قدر و قیمت اور اس کے اجر سے نا آگاہ ہیں۔
 من بعد ما ظلموا... لو کانوا یعلمون
 مذکورہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ جب "یعلمون" کی ضمیر کا مرجع فعل "ظلموا" کا فاعل محذوف ہو۔
 14_ خدا کی راہ میں ہجرت کے دنیاوی فوائد اور اس کے اخروی اجر سے آگاہ ہونا، مطلوب خداوندی ہے۔
 والذین ہاجروا... لو کانوا یعلمون
 "لو" کا ایک استعمال اور معنی "تمنا" ہے مذکورہ بالا مطلب اسی بناء پر ہے۔
 15_ خدا کی راہ میں ہجرت کے تمام دنیاوی فوائد اور اس کے اخروی اجر سے آگاہی ، ناممکن چیز ہے _
 والذین ہاجروا فی اللہ... ولأجر الآخرة اکبر لو کانوا یعلمون
 مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب "لو" "تمنی"

451

- کے لیے ہو اور "لو" تمنی وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں کوئی امر محال یا محال کے حکم میں ہو۔
 16_ علم و آگاہی، بیش بہا اقدار کی تشخیص کا وسیلہ ہے۔
 والا جر الآخرة اکبر لو کانوا یعلمون

اجتماعی ماحول کی اہمیت6

اسلام :

صدر اسلام کی تاریخ 5،4،3،2

اقدار :

اقدار کا ملاك8; اقدار کی تشخیص کا ملاك16

پاداش:

آخری پاداش1; پاداش کے اسباب1; پاداش کے مراتب1،10

حبشہ:

حبشہ کی طرف ہجرت4; صدر اسلام میں حبشہ کی معاشرتی حیثیت4

خدا:

خدا کے اجر،1; خدا کے تقاضے14

شناخت:

شناخت کے وسائل16

ظالمین:

ظالمین اور ہجرت کی اہمیت13; ظالمین کی جہالت13

ظلم:

ظلم سے فرار7; ظلم سے فرار کی روش9

علم:

علم کے آثار16

عمل:

پسندیدہ عمل7

کا میابی:

کا میابی کا پیش خیمہ9

مدینہ:

صدر اسلام میں مدینہ کی معاشرتی حیثیت4; مدینہ کی طرف ہجرت4

مسلمان:

صدر اسلام کے مسلمانوں پر ظلم3; صدر اسلام کے مسلمانوں کی ہجرت4; صدر اسلام کے مسلمانوں کی ہجرت کا فلسفہ

2; مظلوم مسلمانوں کا اجر،1

مشرکین مکہ:

مشرکین مکہ کا ظلم2،3

مکہ:

صدر اسلام میں مکہ کی معاشرتی حیثیت5; مکہ کی

452

تاریخ5

مہاجرین:

مہاجرین کی آخری پاداش1،12; مہاجرین کی جہالت12; مہاجرین کی دنیاوی پاداش1،12; مہاجرین کے آخری مقامات

1; مہاجرین کے اخلاص کے آثار1

نیت:

نیت کے آثار8

ہجرت:

راہ خدا میں ہجرت1،8،10،11،14; ظالم معاشرے سے ہجرت9; مکہ سے ہجرت2،4; ہجرت کی آخری پاداش سے

آگاہی14،15; ہجرت کی ارزش کے شرائط8; ہجرت کی آخری پاداش کی اہمیت; ہجرت کی دنیاوی پاداش10; ہجرت کے

آثار9; ہجرت کے دنیاوی فوائد سے آگاہی14،15; ہجرت کے فوائد12

تفسیر راہنما جلد 9

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (۴۲)

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا ہے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے رہے ہیں۔

1_ مسلمان مہاجرین ، مشرکین مکہ کے ظلم کے مقابلہ میں ایسے صابر افراد تھے کہ جنہوں نے ظالموں کے ظلم کے سامنے صبر و شکیبا ئی کامظاہرہ کیا۔

والذین ہاجروا فی اللہ... الذین صبرو

"الذین" گذشتہ آیت میں "الذین" کے لیے عطف بیان ہے۔

2_ دشواریوں کے مقابلہ میں صبر کرنا ، دنیاوی و اخروی فوائد کا حامل ہے۔

لنبؤنہم فی الدنیا... ولأجر الآخرة اکبر... الذین صبرو

3_ خداوند عالم کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی دنیاوی و اخروی سعادت کے عوامل و شرائط میں صبر و شکیبائی اور خداوند عالم پر توکل کرنا ہے۔

والذین ہاجروا فی اللہ... لنبؤنہم فی الدنیا... ولأجر الآخرة اکبر... الذین صبرو اعلیٰ ربہم یتوکلون

4_ خدا کی راہ میں ہجرت اور وطن ترک کرنا ، مشکلات اور دشواریوں کا حامل ہے۔

والذین ہاجروا... الذین صبرو

راہ خدا میں مہاجرین کے لیے "صبروا" کی

453

صفت اور ان کے لیے مقرر شدہ پاداش کا ذکر ممکن ہے اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ ہجرت ، بہت سی مشکلات کی حامل ہے اور مہاجرین نے اپنے آپ کو اس کے لیے آمادہ کیا ہے۔

5_ خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والے ہمیشہ اور تمام امور میں فقط اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔

والذین ہاجروا فی اللہ... و علی ربہم یتوکلون

"علی ربہم" کو مقدم کرنا ممکن ہے حصر کے لیے ہے ہواور "یتوکلون" کے فعل کو مضارع لانا اور اس کے متعلق کا حذف، ممکن ہے استمرار اور اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ مہاجرین تمام امور میں خدا پر توکل کرتے ہیں۔

6_ تمام امور میں خداوند عالم پر توکل کرنا، نہایت شائستہ و پسندیدہ اور دنیاوی و اخروی فوائد کا حامل ہے۔

الذین ہاجروا... و علی ربہم یتوکلون

7_ خداوند عالم کی ربوبیت پر لحاظ سے اس پر توکل کرنے کے سزوار ہے۔

و علی ربہم یتوکلون

8_ مسلمانوں کا صبر ، وقتی ضرورت اور جب کہ توکل کرنا دائمی ضرورت ہے۔

الذین ہاجروا... الذین صبروا و علی ربہم یتوکلون

چونکہ مہاجرین کی صبر سے توصیف کرنے کے لیے فعل ماضی سے استفادہ کیا گیا ہے جبکہ ان کے توکل کی تعریف کے لیے فعل مضارع کا استفادہ ہوا ہے لہذا ممکن ہے اس سے مذکورہ نکتہ کا استفادہ ہو۔

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی بوبیت کے آثار 7

توکل:

اللہ تعالیٰ پر توکل 3،5،6،7،8؛ توکل کا ملاک 7؛ توکل کے آثار 3؛ توکل کے اخروی فوائد 6؛ توکل کے دنیاوی فوائد 6

سختی :

سختی میں صبر 2

صابرین: 1

صبر:

صبر کے آثار 3; صبر کے اخروی فوائد 2; صبر کے دنیاوی فوائد 2

عمل:

پسندیدہ عمل 6

مسلمان:

مسلمانوں کی معنوی ضروریات 8

454

مشرکین مکہ:

مشرکین مکہ کے ظلم پر صبر 1

مہاجرین:

مہاجرین کا توکل 5; مہاجرین کا صبر 1; مہاجرین کی اخروی سعادت کے اسباب 3; مہاجرین کی دنیاوی سعادت کے

اسباب 3;

مہاجرین کے فضائل 5

نیاز مندی:

توکل کی نیاز مندی 8; صبر کی نیاز مندی 8

ہجرت:

راہ خدا میں ہجرت کی سختیاں 4

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجُلًا نُوحِيَ إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (٤٣)
اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور ان کی طرف بھی وحی کرتے رہے ہیں تو ان سے
کہئے کہ اگر تم نہیں جانتے ہو تو جاننے والوں سے دریافت کرو۔

1_ تمام انبیاء اور الہی رسل کا تعلق جنس بشریت سے ہے۔

وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحى اليهم

2_ تمام انبیاء، مرد تھے۔

وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحى اليهم

3_ خداوند عالم، تمام انبیاء کی طرف وحی نازل کرتا رہا ہے۔

وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحى اليهم

5_ پیغمبر اکرم (ص) سے پہلے متعدد انبیاء مبعوث رسالت ہوئے ہیں۔

وما ارسلنا من قبلك الا رجال

آیت، مشرکین پر اعتراض اور ان کے اس نظریے کا جواب ہے جیسا کہ قرائن اور قرآن کی دوسری آیات (سورۃ یونس
آیت 2) کی بناء پر وہ انبیاء کو خداوند عالم کی طرف سے پیغمبر نہیں مانتے تھے آیت میں فعل "نوحی" مذکورہ نکتہ پر قرینہ
و علامت ہے۔

6_ نبوت، خداوند عالم کی عطا ہے جس سے اس نے

455

اپنے پیغمبروں کو نواز رہا ہے۔

مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجُلًا نُوْحِي إِلَيْهِمْ

7_ نبوت وہ الہی ذمہ داری ہے جو فقط مردوں کے سپرد کی گئی ہے۔

وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحى اليهم

8_ خداوند عالم کی طرف انبیاء کا مبعوث ہونا، مشرکین کے اس عقیدہ کے باطل ہونے کی دلیل ہے کہ ان کے اعتقادات جبری ہیں۔

وقال الذين أشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء... وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحى اليهم
احتمال ہے کہ آیت مشرکین کے اس خیال کے جواب کے بارے میں ہے جس کی بناء پر وہ یہ کہتے تھے کہ خداوند عالم کی مشیت نے انہیں شرک عبادی پر آمادہ کیا ہے (لو شاء الله ما عبدنا من دونه)

خداوند عالم ان کو یہ جواب دے رہا ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے سلسلہ میں خداوند عالم کی سنت و طریقہ انسانوں کو ہدایت کے لیے آمادہ کرنا ہے اور اس سلسلہ میں کسی قسم کا جبر در کار نہیں ہے۔

9_ لوگوں کی ہدایت کے سلسلہ میں خداوند مالک کا یہ اصول نہیں کہ وہ اپنی قہرانہ قدرت سے استفادہ کرتے ہوئے انہیں مجبور کرے۔

لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء... وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحى اليهم

10_ خداوند عالم کا مشرکین مکہ کو علماء سے تحقیق و جستجو کرنے کی دعوت دینے کا مقصد یہ ہے کہ وہ انسانوں پر وحی کے نزول کی حقیقت کو درک کرسکیں۔

وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً... فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

ما قبل آیات جو کہ مشرکین کے بارے میں تھیں کے قرینہ کی بناء پر "فاسئلوا" کا مخاطب ممکن ہے مشرکین ہوں۔

11_ انسان پر وحی کے امکان سے نا آگاہ افراد کے لیے اس کی حقیقت کو درک کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ علماء کی طرف رجوع کریں۔

وما ارسلنا من قبلك... فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

12_ نا آگاہ افراد کو مختلف امور میں اپنی جہالت دور کرنے کے لیے علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

13_ علم، انسان کی ہوشیاری اور اس کی حقائق سے آگاہی کا سبب ہے۔

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

لغت میں "ذکر" (علمی صورت میں) کسی چیز کادل میں ہونا ہے اس معنی کے مطابق ذکر، غفلت اور نسیان کی ضد ہوگا اور "لا تعلمون" کے قرینہ کی بناء پر اہل ذکر سے مراد صاحبان علم

456

ہیں۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ علم کے لیے ذکر کی تعبیر استعمال ہوتی ہے ممکن ہے مذکورہ نکتے کا فائدہ دے

14_ سوال، شناخت کا ذریعہ ہے۔

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

15_ علماء کی اپنے علم کے دائرہ کار میں رائے، معتبر اور قابل احترام ہے۔

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

نا آگاہ افراد کا انبیاء کے بارے میں اطلاعات اور حقیقت نبوت کو درک کرنے کے لیے علماء کی طرف رجوع، اس چیز سے حکایت ہے کہ ان کی بات معتبر ہے۔

16_ صدر اسلام میں مکہ میں آگاہ، عالم اور انبیاء الہی کے حالات سے مطلع افراد کا موجود ہونا۔

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

17_ لوگوں کے سوالات کے مرجع، وہ علماء ہو سکتے ہیں جو مجسمہ علم ہوں۔

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

"اہل ذکر" ان افراد کو کہا جاتا ہے جن کے دلوں میں غفلت اور نسیان نہ پائی جائے اس نکتہ کو مد نظر رکھتے ہوئے "اہل علم" کی جگہ "اہل ذکر" کا لانا ممکن ہے مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہو۔

18_ انبیاء کی خصوصیات اور دین کے حقائق کے حصول کے لیے مشورت کرنا ضروری ہے۔

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

"لا تعلمون" کا متعلق محذوف ہے اور ابتداء آیت کے قرینہ کی بناء پر ممکن ہے اس کا متعلق انبیاء اور ان کی خصوصیات ہوں اور چونکہ انبیاء اور ان کے عقیدہ کے بارے میں بحث دینی معارف میں سے ہے لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ باقی دینی مسائل بھی اس میں شامل ہیں۔

19_ "عن رسول اللہ (ص) قال: لا ینبغی للعالم ان یسلط علی علمہ وہ ینبغی للجاہل ان یسلط علی جہلہ وقد قال اللہ: (فاسئلوا اہل الذکر ...)" (1)

رسول خدا (ص) سے روایت ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا کہ عالم کے لیے یہ سزاوار نہیں کہ وہ اپنے علم پر سکوت اختیار کرے اور جاہل کے لیے یہ شائستہ نہینکہ وہ اپنی جہالت پر خاموش رہے جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے: فاسئلوا اہل الذکر ... (1)

اسلام:

صدر اسلام کی تاریخ 16

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی دعوتیں 10; اللہ تعالیٰ کی سنتیں 9; اللہ تعالیٰ کی نعمات 6

.....

(1) الدر المنثور ج 5، ص 133_

457

انبیاء:

انبیاء کا بشر ہونا 1_ انبیاء کا مرد ہونا 2، 7; انبیاء کو وحی 3; انبیاء کی بعثت کے آثار 8; انبیاء کی تاریخ 4; انبیاء کی جنس 2; انبیاء کی خصوصیات کی تحقیق 18; انبیاء کی نعمات 6; حضرت محمد (ص) سے پہلے انبیاء 4 انسان:

انسان کا اختیار 9; انسانوں کی ہدایت 9

تقلید:

علماء کی تقلید 12; تقلید کے وجوب کے دلائل 12

جبر و اختیار:

جبر و اختیار کے باطل ہونے کے دلائل 8

جہلائی:

جہلا اور علمائ 12

حقائق:

حقائق بیان کرنے کے اسباب 13

دین:

دین کے حقائق کی تحقیق 18

روایت: 19

سوال:

سوال کرنے کے فوائد 14

شناخت:

شناخت کے وسائل 14

علم:

علم کو چھپانے کی مذمت 19; علم کے آثار 13

علمائ:

صدر اسلام کے علماء 16; علماء اور انبیاء 16; علماء کا کردار 11، 12; علماء سے سوال 10، 17، 19; علماء کی طرف

رجوع 12، 17؛ علماء کی طرف رجوع کی اہمیت 11؛ علماء کے قول کی حجیت کی حدود 15
علماء مکہ: 16

مشرکین:

مشرکین کا باطل عقیدہ 8؛ مشرکین کی جبر گرائی 8

مشرکین مکہ:

مشرکین اور بشر کا نبی ہونا 5؛ مشرکین مکہ کو دعوت 10؛ مشرکین مکہ کی فکر 5

نبوت:

نبوت کے شرائط 7

نبوت کی نعمت 6

وحی:

بشر پر وحی کا نازل ہونا 5؛ بشر پر وحی نازل ہونے کے بارے میں سوال 10

ہوشیاری :

ہوشیاری کے اسباب 13

458

بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (٤٤)

اور ہم نے ان رسولوں کو معجزات اور کتابوں کے ساتھ بھیجا ہے اور آپ کی طرف بھی ذکر کو (قرآن) نازل کیا ہے تاکہ ان کے لئے ان احکام کو واضح کر دیں جو انکی طرف نازل کئے گئے ہیں اور شاید یہ اس بارے میں کچھ غور و فکر کریں

—

1_ خداوند عالم نے اپنے تمام انبیاء اور رسولوں کو روشن دلائل (معجزات) اور کتاب کے ساتھ لوگوں کیطرف بھیجا ہے۔
وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً بالبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ

"زبر" "زبور" کی جمع ہے جس کا معنی کتابیں ہیں۔

2_ انبیاء اور دیگر انسانوں میں فرق یہ ہے کہ انبیاء ،خدا سے وحی دریافت کرتے اور مقام نبوت و آسمانی کتاب کے حامل ہوتے ہیں۔

وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحى اليهم...بالبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ

مذکورہ مطلب اس نکتہ کی بناء پر ہے جب آیت میں انبیاء کے بارے میں گفتگو جاری ہو وہ اس طرح کہ ان کا تعلق جنس بشریت سے ہے۔ (وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحى اليهم...) اور ان کیطرف وحی نازل ہوتی ہے وغیرہ

3_ خداوند عالم نے انبیاء کو دلائل و کتاب دینے کے سلسلہ میں پیغمبر اکرم(ص) کو قرآن مجید عطا کیا ہے۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ

5_ قرآن کریم کے ناموں میں سے ایک نام "ذکر" ہے۔

459

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ

6_ پیغمبر اکرم(ص) کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کے لیے قرآن مجید کی وضاحت کریں۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لَتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ

7_ قرآن کے مخاطب، تمام افراد ہیں اور اس کا پیغام عالمیگر ہے۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لَتُبَيِّنَ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ

8_ پیغمبر اکرم(ص) کا فہم و درک ، تمام انسانوں کے فہم سے زیادہ ہے۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لَتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ

9_ پیغمبر اکرم(ص) کا علم ، فراموشی اور نسیان سے منزاً او مبرا ہے۔

وَأَنْزَلْنَا الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ

مذکورہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے جب "ما نزل الیہم" کے قرینہ کی بناء پر "الذکر" سے مراد "علم" ہو اور لغت میں "ذکر" سے مراد کسی چیز کا (علمی صورت) میں ہونا ہے چونکہ پیغمبر اکرم کو عطا شدہ علم کو ذکر سے تعبیر کیا گیا ہے لہذا احتمال ہے کہ یہ اس وجہ سے ہے چونکہ اس میں غفلت و فراموشی در کار نہیں ہے۔

10_ قرآن ایسی تعلیمات و حقائق پر مشتمل ہے کہ جن کے فہم کی کنجی پیغمبر اکرم (ص) کے ہاتھ میں ہے۔
وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ

11_ فقط قرآن وہ کتاب ہے جو گذشتہ انبیاء کے دلائل اور معجزات کے کردار کو ادا کرنے والی ہے۔
وَمَا أَرْسَلْنَا... بِالْبَيِّنَاتِ وَالزَّبْرِ وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ يُبَيِّنُ مَا نَزَلَ إِلَيْهِمْ

چونکہ خداوند عالم نے گذشتہ انبیاء کو روشن دلائل اور کتاب عطا کرنے کے ذکر کے ساتھ پیغمبر اکرم (ص) کے لئے مخصوص کتاب کا ذکر کیا ہے لہذا ممکن ہے یہ مذکورہ نکتہ کی بناء پر ہو۔

12_ خداوند عالم نے گذشتہ انبیاء کو حسی معجزات عطا فرمائے اور ان کے مقابلہ میں پیغمبر اکرم (ص) کو ایک عالمیگر آسمانی کتاب عنایت فرمائی ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا... بِالْبَيِّنَاتِ وَالزَّبْرِ وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ

"بیّنۃ" کا معنی واضح اور روشن دلیل ہے چاہے وہ دلیل عقلی ہو یا حسی تاریخی شواہد کے مطابق آیت میں "بیّنات" سے مراد ممکن ہے حسی معجزات ہوں، قرآن عطا کرنے کے سلسلہ میں پیغمبر اکرم (ص) کو جدا ذکر کرنا، مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہے۔

13_ لوگوں کو چاہیے کہ وہ درک و فہم اور حقائق کو کشف کرنے کے لیے پیغمبر اکرم (ص) کی طرف رجوع کریں۔
فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ... أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ

460

14_ قرآن کے نزول اور اس کی وضاحت اور تفسیر کا مقصد، لوگوں کی فکر کی سطح کو بلند کرنا ہے۔
وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ... لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

15_ تفکر، معرفت اور حقائق کو درک کرنے کا ذریعہ ہے۔
...وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

16_ قرآن، د و قسم کے نزول (دفعی و تدریجی) کا حامل ہے۔
وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ

نزول قرآن کے لیے دو فعل "انزل" اور "نزل" کو لانا شاید اس وجہ سے ہو کہ "نزل" کا معنی پر اگندہ اور تدریجی نزول ہے۔

17_ قرآنی آیات میں تفکر، حقانیت کو کشف کرنے اور بشر پر نزول وحی کے جائز و ممکن ہونے کا سبب ہے۔
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجُلًا نُوحِيَ إِلَيْهِمْ... وَأَنْزَلْنَا الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ... وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

احتمال ہے کہ "یتفکرون" کا متعلق وہ اعتراض ہو جو مشرکین کی طرف سے پیش کیا گیا ہے کہ بشر پر وحی کا نزول، ممکن نہیں ہے۔

18_ تفکر اور غور و فکر، ایک مطلوب اور شائستہ چیز ہے۔
وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

19_ "عن ابی عبد اللہ (ع)... وَ سَمَّى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ الْقُرْآنَ ذِكْرًا فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: "وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ..." (1)

امام صادق (ع) سے روایت نقل ہوئی ہے کہ خداوند عالم نے قرآن کو "ذکر" کا نام دیا ہے۔ اور فرمایا ہے "وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ"

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کے عطایا 12،3

انبیاء:

آنحضرت سے پہلے والے انبیاء کے معجزہ کی خصوصیات 12; انبیاء (ع) کو وحی 2; انبیاء (ع) کی بعثت کے دلائل 1; انبیاء

(ع) کی کتاب 1، 2؛ انبیاء (ع) کی نبوت 2؛ انبیاء (ع) کے بیانات 1، 2، 3؛ انبیاء (ع) کے حسی معجزات 12؛ انبیاء (ع) کے خصوصیات 2؛ انبیاء (ع) کے معجزات 1
تذکر کے اسباب
تفکر:
تفکر کی اہمیت 18؛ تفکر کے آثار 15؛ قرآن میں تفکر کے آثار 17
حقائق:
.....

(1) کافی، ج 1، ص 295، نورالثقلین، ج 3 ص 57، ح 97۔

461

حقائق کو بیان کرنے کی روش 13؛ حقائق کو بیان کرنے کے اسباب 17؛ حقائق درک کو کرنے کے وسائل 15
ذکر: 19، 5
روایت 19
شناخت:
شناخت کے وسائل 15
عمل:
پسندیدہ عمل 18
قرآن:
قرآن فہمی کے اسباب 10؛ قرآن کا اعجاز 11، 12؛ قرآن کا تدریجی نزول 16؛ قرآن کا کردار 4؛ قرآن کا نزول دفعی 16؛ قرآن کو بیان کرنا 6؛ قرآن کو بیان کرنے کا فلسفہ 14؛ قرآن کی فضیلت 11، 12؛ قرآن کے خصوصیات 4؛ قرآن کے مخاطب 7؛ قرآن کے نام 5، 19؛ قرآن کے نزول کا فلسفہ 14؛ قرآن مبین 10
محمد (ص):
محمد (ص) پر نزول قرآن 3؛ محمد (ص) کا کردار 10، 13؛ محمد (ص) کا منزہ ہونا 9؛ محمد (ص) کی ذمہ داری 6؛ محمد (ص) کی طرف رجوع 13؛ محمد (ص) کی فہم و فراست 8؛ محمد (ص) کی کتاب 3؛ محمد (ص) کے فضائل 8، 9، 10، 12؛ محمد (ص) کے علم کی خصوصیات 9؛ محمد (ص) کے معجزہ کی خصوصیات 12؛ محمد (ص) و فراموشی 9؛ محمد (ص) و قرآن 6

أَفَاَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ (٤٥)
کیا یہ برائیوں کی تدبیریں کرنے والے کفار اس بات سے مطمئن ہو گئے ہیں کہ اللہ اچانک انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان تک اس طرح عذاب آجائے کہ انہیں اس کا شعور بھی نہ ہو۔

1_ خداوند عالم نے پیغمبر کے خلاف سازش کرنے والوں کو دھنسا دینے کی دھمکی دی۔

462

أَفَاَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ
ما قبل آیات جو کہ مشرکین اور پیغمبر اکرم (ص) و قرآن کے خلاف ان کی سازشوں کے بارے میں ہیں کے قرینہ کی بناء پر
"الذین کفروا" سے مراد وہ افراد ہیں جو پیغمبر اکرم (ص) کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے۔
2_ قیامت اور پیغمبر اکرم (ص) کے بارے میں شبہ پیدا کرنا، قبیح اور ناپسندیدہ عمل ہے۔
واقسموا باللہ جہد ایمانہم لا یبعث اللہ من یموت... وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحی الیہم... أفا من الذین مکررو السیّات
"سیّۃ" کی جمع "سیّات" ہر قبیح عمل کے معنی میں ہے "فاصابہم السیّات ما عملوا" کے قرینہ کی بناء پر آیات میں "سیّات" سے مراد، ممکن ہے ایسے شبہات ہوں جو ما قبل آیات میں مشرکین کی جانب سے پیش کیے گئے تھے۔
3_ پیغمبر اکرم (ص) کے خلاف سازش کرنے والے مشرکین کے احساس امن کی خداوند عالم نے مذمت کی ہے۔

- أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ
 "ا فأمِن" میں ہمزہ استفہام تو توبیخ کے لیے ہے۔
 4_ بد کردار افراد، کو کبھی بھی الہی عذاب سے امان کا احساس نہیں کرنا چاہیے۔
 ا فأمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ اَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ
 5_ پیغمبر اکرم(ص) کو ان کے مقصد سے روکنے کے لیے ہر قسم کی کوشش قبیح ہے۔
 ا فأمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا لِسَيِّئَاتِ
 لغت میں "مکر" کا معنی کسی شخص کو اس کے مقصد سے روکنا ہے اور "سَيِّئَاتِ" فعل "مکروا" کے لیے مفعول بہ اور اس میں "عملوا" جیسے فعل متعدی کا معنی متضمن ہے۔
 6_ زمین ، الہی عذاب کا ایک ذریعہ ہے۔
 اَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ
 7_ قبیح اعمال کے لیے نقشہ کشی اور پروگرام بنانے والے، انواع و اقسام کے الہی عذاب سے دوچار ہوں گے۔
 ا فأمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ اَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ اَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ
 8_ خداوند عالم کی قدرت ، پیغمبر اکرم(ص) کے خلاف سازش کی نقشہ کشی اور ان کے خلاف سازش کرنے والوں نیز ان کے مکر سے بلند و برتر ہے۔
 ا فأمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ اَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ
 9_ پیغمبر اکرم(ص) کو ان کے مقصد سے روکنے کے لیے لوگوں

463

- کے ذہن میں خدا، معاد اور پیغمبر کے بارے میں شبہ پیدا کرنا، مشرکین کا نہایت ہی گھٹیا فعل تھا۔
 قَالُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبْدْنَا مَنْ دُونَهُ مِنْ شَيْءٍ... وَاقْسَمُوا بِاللَّهِ... لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ... وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجَالًا نُوحِيَ إِلَيْهِمُ
 ... ا فأمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ
 یہ مطلب اس بناء پر ہے جب "سَيِّئَاتِ" اس مصدر محذوف کے لیے صفت ہوجو فعل "مکروا" کے لیے مفعول مطلق ہے اس بناء پر قبیح اور برے مکر سے مراد، وہی نکات ہیں جو مشرکین کی طرف سے خدا ، معاد اور پیغمبر اکرم (ص) کے بارے میں بیان کیے جاتے تھے۔
 10_ بعض گناہوں کا ارتکاب، دنیاوی عذاب کا حامل ہے۔
 ا فأمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ اَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ اَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ
 11_ کچھ گناہ ، زمین میں دھنسے کی سزا کے حامل ہیں۔
 ا فأمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ اَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ
 12_ پیغمبر اکرم(ص) کے خلاف سازش کرنے والے مشرکین کو ناگہانی عذاب کی دھمکی دی جانا۔
 ا فأمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ... اَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ
 13_ الہی عذاب، درک، پیشگوئی اور دفع کے قابل نہیں ہے۔
 ا وَيَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ
 14_ قبیح اعمال کا ارتکاب اور پیغمبر اکرم(ص) و دین کے خلاف سازش کرنے والے ، انواع و اقسام کے عذاب سے دوچار ہیں۔
 ا فأمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا لِسَيِّئَاتِ اَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ اَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ
 15_ جس وقت انبیاء و دین کے خلاف سازش کرنے والوں کی سازشیں سنگین اور حد سے بڑھ جائیں تو ان کا راستہ روکنے کے لیے خداوند عالم مداخلت کرتا ہے۔
 ا فأمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ اَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ اَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ
 سازش کرنے والوں کا سامنا کرنے کے لیے "خسف"(زمین میں دھنسناسا) اور عذاب کو خداوند عالم کی طرف نسبت دنیا، ایک قسم کی پیغمبر(ص) اور ان کے خلاف سازش برداشت نہ کرنے سے حکایت ہے "سَيِّئَاتِ" کو الف لام کے ساتھ جمع لانا جو کہ عمومیت کا فائدہ دے رہا ہے ممکن ہے سازش کی اقسام اور سنگینی اور اس کے مختلف زاویوں سے حکایت ہو۔
 16_ "عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع)" سئل عَنْ قَوْلِ اللَّهِ: "ا فَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا لِسَيِّئَاتِ اَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ" قَالَ: بِهِمُ اَعْدَاءُ اللَّهِ وَبِهِمُ

یَمْسُخُونَ وَ يَقْذِقُونَ وَ یَسِیْخُونَ فِی الْاَرْضِ(1)
 امام صادق (ع) سے خداوند عالم کے اس قول "ا فَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَكُرُوا السَّیِّئَاتِ اِنَّ یَخْشَفُ اللّٰهُ بِهِنَّ الْاَرْضَ" کے بارے میں سوال کیا گیا تو امام نے جواب میں فرمایا کہ وہ دشمنان الہی ہیں اور مسخ شدہ ہیں اور انہیں نشانہ بنایا جائے گا اور وہ زمین میں دھنس جائیں گے۔
 عیاشی کے نسخہ میں "یسسیحون" لکھا ہے لیکن ہم نے نور الثقلین سے نقل کیا ہے جو کہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا کردار 15; اللہ تعالیٰ کی سرزنشیں 3; اللہ تعالیٰ کی قدرت 8; اللہ تعالیٰ کے انذار 1; اللہ تعالیٰ کے بارے میں شبہہ ڈالنا 9; اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو سزا 16; اللہ تعالیٰ کے عذاب کی خصوصیات 13
 انذار:

زمین میں دھنس جانے والے عذاب سے ڈرانا 1; عذاب سے ڈرانا 12
 بدکار:

بدکاروں کا عذاب 14; بدکاروں کے عذاب کا حتمی ہونا 4
 دین:

دین کے خلاف سازش کرنے کی ممانعت 15; دین کے دشمنوں کو عذاب 14
 روایت: 16
 زمین:

زمین دھنس جانا 16; زمین میں دھنس جانے کے اسباب 11
 سازش کرنے والے:

سازش کرنے والوں کو عذاب 7
 عذاب:

دنیاوی عذاب کے اسباب 10; عذاب سے محفوظ ہونے کا احساس 4; عذاب کا ٹل جانا 13; عذاب کی پیشگوئی 13; زمین کے ساتھ عذاب 6; عذاب کے وسائل 6
 عمل:

ناپسندیدہ عمل 2، 5; ناپسندیدہ عمل کی نقشہ کشی کرنے والوں کا عذاب 7
 گناہ:

گناہ کا دنیاوی کیفر و سزا 10; گناہ کی سزا 11; گناہ کے آثار 10
 محمد (ص):

حضرت محمد (ص) کے بارے میں شبہہ پیدا کرنے والوں کی سرزنش 2; حضرت محمد (ص) کے بارے میں

1(تفسیر عیاشی، ج 2، ص 261، ح 35، نور الثقلین، ج 3 ص 59، ح 105۔)

شبہہ ڈالنا 9; حضرت محمد (ص) کے خلاف سازش کرنے پر سرزنش 5; حضرت محمد (ص) کے خلاف سازش کرنے کی ممانعت 15; حضرت محمد (ص) کے دشمنوں کا مکر و فریب; حضرت محمد (ص) کے دشمنوں کو انذار 1، 12; حضرت محمد (ص) کے دشمنوں کو عذاب 14; حضرت محمد (ص) کے دشمنوں کی سازش 8، 9
 مشرکین:

مشرکین کا ناپسندیدہ عمل 9; مشرکین کو انذار 12; مشرکین کے امنیت کے احساس کی سرزنش 3; مشرکین کے شبہہ ڈالنے کا فلسفہ 9

معاد:

معاد کے بارے میں شبہ ڈالنا 9; معاد کے بارے میں شبہ ڈالنے کی سرزنش 2

تفسیر راہنما جلد 9

أَوْ يَأْخُذُهُمْ فِي تَقْلِبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ (٤٦)

یا انہیں چلتے پھرتے گرفتار کر لیا جائے کہ یہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے ہیں۔

1_ پیغمبر اکرم (ص) کے خلاف سازش کرنے والوں کو ان کی روزمرہ کی سرگرمیوں کی بناء پر ہلاکت آمیز عذاب کی دھمکی۔

ا فأمّن الذین مکروا السیّات ... اویأخذہم فی تقلّبہم
"اخذ" (لینا) ہلاکت سے کنایہ ہے اور "تقلّب" (تصرف) ممکن ہے کہ ہر قسم کی تلاش و کوشش اور آنے جانے اور سرگرمیوں سے کنایہ ہو۔

2_ بدکار لوگوں کو خداوند عالم کی طرف سے ہلاکت اور عذاب استیصال کی دھمکی دی گئی ہے۔

ا فأمّن الذین مکروا السیّات ... اویأخذہم فی تقلّبہم
3_ پیغمبر اکرم (ص) کے خلاف سازش کرنے والوں کو خداوند عالم کی طرف سے یہ دھمکی کہ انہیں سازش کے وقت، ہلاکت آمیز عذاب اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

466

ا فأمّن الذین مکروا السیّات ... اویأخذہم فی تقلّبہم
مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ جب "تقلّبہم" سے مراد، مشرکین اور سازش کرنے والوں کی پیغمبر اکرم (ص) کے خلاف اپنے مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش ہو۔
4_ خداوند عالم کے دنیاوی عذابوں میں سے ایک ناگہانی ہلاکت ہے۔
اویأخذہم فی تقلّبہم

5_ بدکار لوگ کبھی بھی خداوند عالم کے عذاب استیصال اور ہلاکت آمیز عذاب سے امان میں نہیں ہیں۔

ا فأمّن الذین مکروا السیّات ... اویأخذہم من تقلّبہم
6_ پیغمبر اکرم (ص) کے خلاف سازش کرنے والے اپنے آپ کو کبھی بھی عذاب استیصال الہی سے محفوظ نہ سمجھیں۔
ا فأمّن الذین مکروا السیّات ... اویأخذہم فی تقلّبہم
7_ پیغمبر اکرم (ص) کے خلاف سازش کرنے والوں کے پاس خداوند عالم کے عذاب استیصال سے فرار کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

ا فأمّن الذین مکروا السیّات ... اویأخذہم فی تقلّبہم فی ہم بمعجزین

8_ خداوند عالم کے عذاب کے مقابلے میں انسانی توانائیاں بے کار ہیں۔

اویأخذہم فی تقلّبہم فما ہم بمعجزین

9_ عذاب الہی کے مقابلے میں ناتوانی سبب بنتی ہے کہ انسان عذاب استیصال کے مقابلے میں سر تسلیم خم کر لے۔

اویأخذہم فی تقلّبہم فما ہم بمعجزین

"فما ہم" میں "فا" علت کے لیے ہے۔

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کے انذار 2، 3

انذار:

عذاب استیصال سے انذار 2; عذاب سے انذار 1، 3

انسان:

انسان کا عجز 8

بدکار:

بدکاروں کو انذار 2; بدکاروں کے عذاب کا حتمی ہونا 5

عجز:

عجز کے آثار 9

467

عذاب:

عذاب استیصال سے عذاب 7; عذاب سے محفوظ ہونے کا احساس 6; عذاب سے نجات 8; عذاب کے مقابلے میں تسلیم ہوجانا 9

محمد(ص) :

حضرت محمد(ص) کے دشمنوں کو انذار 1، 3; حضرت محمد(ص) کے دشمنوں کی ہلاکت 1; حضرت محمد (ص) کے

دشمنوں کے عذاب کا حتمی ہونا 6، 7

ہلاکت:

ناگہانی ہلاکت

أَوْ يَأْخُذْهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرْؤُوفٌ رَحِيمٌ (٤٧)

یا پھر انہیں ڈرا ڈرا کر دھیرے دھیرے گرفت میں لیا جائے کہ تمہارا پروردگار بڑا شفیق اور مہربان ہے۔

1_ پیغمبر اکرم(ص) کے خلاف سازش کرنے والوں کو خوف و ہراس کی حالت میں ہلاکت کی دھمکی دی گئی ہے۔

ا فَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ ... اَوْ يَأْخُذْهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ

"أَخَذَ" (لینا) ہلاکت سے کنایہ ہے اور "عَلَى تَخَوُّفٍ" "یَأْخُذَ" کے مفعول کے لیے حال ہے ممکن ہے "تَخَوُّفٍ" کی اصل خوف

ہو جس کا معنی ڈر ہے۔

2_ بدکردار افراد کو خوف و ہراس کی حالت میں دھمکی دی گئی ہے۔

ا فَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ ... اَوْ يَأْخُذْهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ

3_ پیغمبر اکرم(ص) کے خلاف سازش کرنے والوں کو تدریجی ہلاکت کی دھمکی دی گئی ہے۔

ا فَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ ... اَوْ يَأْخُذْهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ

لغت میں "تَخَوُّفٍ" کا معنی "تنقص" ذکر ہوا ہے جس سے مراد ، موت کی وجہ سے انسانوں کے اموال اور نفوس کی تعداد

میں کمی واقع ہونا ہے اس بناء پر "تَخَوُّفٍ" یہ ہے کہ کچھ تعداد ہلاک ہوگئی ہے اور پھر دوسرے گروہ کی باری آئے گی

اور یہ

468

تدریجی ہلاکت سے حکایت ہے۔

4_ لوگوں کے ایک گروہ کو ہلاک کرنا اور اس کے بعد باقی افراد میں نفسیاتی بحران پیدا کرنا ، خداوند عالم کا ایک دنیاوی

عذاب ہے۔

اَوْ يَأْخُذْهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ

5_ خداوند عالم ، رؤوف (محبت رکھنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے۔

فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرْؤُوفٌ رَحِيمٌ

- 6_ خداوند عالم کی بندوں پر مہربانی و رحمت، اس کی ربوبیت کا تقاضا ہے۔
 فان ربکم لروؤف رحیم
- 7_ پیغمبر اکرم(ص) کے خلاف سازش کرنے والوں کو دھمکی دینا ، خداوند عالم کی مؤمنین پر نرمی اور رحمت کا جلوہ ہے۔
 ا فأمّن الذین مکروا السیّات ان یخسف اللّٰہ بہم...أویأتیہم العذاب...فان ربکم لروؤف رحیم
 مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے جب عبارت "فان ربکم لروؤف رحیم" مؤمنین کو خطاب ہو اور سازشیوں کے خلاف انواع و اقسام کی دھمکیوں کے بعد اس کا ذکر ممکن ہے مذکورہ نکتہ کی طرف اشارہ ہو۔
- 8_ بدکردار اور سازش کرنے والوں کو تدریجی طور پر ہلاک کرنا ، خداوند عالم کی نرمی اور رحمت کا جلوہ ہے۔
 ا فأمّن الذین امنوا مکروا السیّات...أویأخذہم علی تخوّف فان ربکم لروؤف رحیم
 "فان" میں "فا" علت کے لیے ہے اور ممکن ہے بدکردار افراد کی ہلاکت کے تدریجی ہونے کی علت کے سلسلہ میں ہو۔
- 9_ بدکردار اور پیغمبر(ص) کے خلاف سازش کرنے والے، انواع و اقسام کے دنیاوی عذاب سے دوچار ہیں۔
 ا فأمّن الذین مکروا السیّات ان یخسف اللّٰہ بہم الأرض أویأتیہم العذاب...أویأخذہم فی قلوبہم...أویأخذہم علی تخوّف
- 10_ منطقی استدلال کے بعد بدکرداروں کو دھمکی دینا، قرآن کریم کا ایک تبلیغی شیوہ ہے۔
 وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحی الیہم فاسئلوا اہل الذکر...وأنزلنا الیک الذکر لتبین للناس... ا فأمّن الذین مکروا...ان یخسف اللّٰہ بہم...أویأخذہم علی تخوّف
- 11_ انسانوں میں خوف و امید کی حالت پیدا کرنا ، قرآن کریم کا ایک تبلیغی طریقہ ہے۔
 أویأخذہم علی تخوّف فان ربکم لروؤف رحیم
 بدکردار افراد کو دھمکی دینے کے بعد "فان ربکم

469

- لروؤف رحیم" کی عبارت جو کہ خداوند عالم کی محبت و مہربانی پر دلالت کر رہی ہے کا ذکر ممکن ہے مذکورہ نکتہ کی طرف اشارہ ہو۔
- 12_ عملی طور پر اقدام کی جگہ عذاب کی دھمکی دینے کا سرچشمہ ، خداوند عالم کی نرمی اور رحمت ہے۔
 أویأخذہم علی تخوّف فان ربکم لروؤف رحیم

اسماء و صفات:

روؤف:5;رحیم:

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے آثار 6; اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نشانیاں 7،8; اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار 12; اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا سرچشمہ 6; اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی نشانیاں 7،8; اللہ تعالیٰ کی مہربانی کے آثار 12
 انذار:

عذاب سے انذار 1،2،3; عذاب سے انذار کا سرچشمہ 12

بدکار:

بدکاروں پر اتمام حجت 10; بدکاروں کا دنیاوی عذاب 9; بدکاروں کو انذار 2،10; بدکاروں کو ڈر 2; بدکاروں کی تدریجی ہلاکت 8; بدکاروں کی ہلاکت 2;

تبلیغ:

تبلیغ کا طریقہ کار 10،11

خوف:

خوف و امید 11

سازش کرنے والے:

سازش کرنے والوں کی تدریجی ہلاکت 8

عذاب:

دنیاوی عذاب 4; عذاب سے باقی بچ جانے والوں کا خوف 4

مؤمنین:

مؤمنین پر رحمت 7

محمد(ص):

حضرت محمد(ص) کے دشمنوں کا خوف 1; حضرت محمد (ص) کے دشمنوں کو انذار 1، 3، 7; حضرت محمد(ص) کے دشمنوں کی تدریجی ہلاکت 3; حضرت محمد(ص) کے دشمنوں کی ہلاکت 1; حضرت محمد(ص) کے دشمنوں کے لیے دنیاوی عذاب 9

470

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَيَّ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ ذَاخِرُونَ (٤٨)
کیا ان لوگوں نے ان مخلوقات کو نہیں دیکھا ہے جن کا سایہ داہنے بائیں پلٹتا رہتا ہے کہ سب اس کی بارگاہ میں تواضع و انکسار کے ساتھ سجدہ ریز ہیں۔

- 1_ خداوند عالم نے انسانوں کو مادی موجودات اور ان کے سایہ کی گردش میں دقت اور مطالعہ کی دعوت دی ہے۔
أولم يروا إلى ما خلق الله من شيء يتفَيَّ ظلاله عن اليمين والشمائل
مذکورہ مطلب درج ذیل نکات پر موقوف ہے 1_ فعل "راي" جب "الي" کے ساتھ متصل ہو تو اس میں "نظر" کا معنی متضمن ہوتا ہے اور لغت میں "نظر" کا معنی کسی چیز میں نگاہ کے ذریعہ تامل کرنا ہے 2_ آیت میں "يروا" کی ضمیر کے مرجع کے بارے میں احتمال ہے کہ وہ "الناس" ہو 3_ ہمزہ استفہام انکار تو بیخی ہے اور اس کا نتیجہ مطالعہ کی دعوت ہے۔
- 2_ خداوند عالم نے مشرکین کو مادی موجودات اور ان کے سایہ کی گردش میں دقت اور مطالعہ کی دعوت دی ہے۔
أولم يروا إلى ما خلق الله من شيء يتفَيَّ ظلاله
اس مطلب میں "يروا" کی ضمیر کا مرجع مشرکین ہے کہ جن کے بارے میں ما قبل آیات میں گفتگو ہوئی ہے۔
- 3_ خداوند عالم نے نظام شمسی کے حرکات و آثار میں دقت اور مطالعہ کی دعوت دی ہے۔
أولم يروا إلى ما خلق الله من شيء يتفَيَّ ظلاله من اليمين والشمائل
مادی موجودات کے سایوں میں دقیق نگاہ کی دعوت دنیا، ممکن ہے نظام شمسی میں مطالعہ کی طرف اشارہ ہو کیونکہ اجسام کے سایہ کی گردش کی علت خود اجسام نہیں ہیں بلکہ نظام شمسی کے طلوع و غروب اور گردش کا نتیجہ ہے۔
- 4_ انسانوں کو چاہیے کہ وہ مادی موجودات اور ان کے

471

- تحولات کا مشاہدہ کرنے کے ذریعہ ان کے بارے میں دقیق مطالعہ کریں۔
أولم يروا إلى ما خلق الله من شيء يتفَيَّ ظلاله من اليمين والشمائل
"أولم يروا" میں ہمزہ ، تو بیخی ہے اور 'راي' کا معنی دیکھنا ہے چونکہ خداوند عالم نے لوگوں کو مادی اشیاء کو نہ دیکھنے کی وجہ سے مورد سرزنش قرار دیا ہے لہذا یقیناً ان کی طرف نہ دیکھنے سے مراد ، نگاہ نہ کرنا نہیں ہے چونکہ لوگ مادی اشیاء کو دیکھتے ہیں لہذا لوگوں کی سرزنش ، ان مادی موجودات میں عمیق نگاہ نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔
- 5_ مادی موجودات اور ان کے سایہ کی پیدائش نیز دائینا اور بائیں طرف ان کی گردش ، خداوند عالم کی نشانیوں میں سے ہے۔
أولم يروا إلى ما خلق الله من شيء يتفَيَّ ظلاله من اليمين والشمائل
اشیاء اور ان کے سایہ کی گردش میں عمیق نگاہ نہ کرنے والوں کی سرزنش، یقیناً خود ان کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ ان کی طرف نگاہ کے ذریعہ وہ خداوند عالم کو درک کرسکیں۔
 - 6_ مادی موجودات میں عمیق نگاہ نہ کرنے کی وجہ سے مشرکین ، خداوند عالم کی مذمت کے مصداق ٹھہرے ہیں۔
أولم يروا إلى ما خلق الله من شيء يتفَيَّ ظلاله من اليمين والشمائل

- 7_ سایہ دار اجسام اور ان کے سایہ کی تخلیق ، خداوند عالم کے اختیار میں ہے۔
 اُولم یروا الی ما خلق اللہ من شیء یتقیوا ظلالہ من الیمین والשמائل
- 8_ اجسام کے سایہ کی گردش ، خداوند عالم کے سامنے سجدہ ، فرمانبرداری اور ان کے تذلل کی نشانی ہے۔
 اُولم یروا الی ما خلق اللہ من شیء یتقیوا ظلالہ من الیمین والشمائل سجداً للہ وبہم داخرون
- 9_ مادی موجودات میں گہرا مطالعہ کرنے کے ذریعہ ، خداوند کے سامنے ان کی فرمانبرداری اور تذلل کا استفادہ کیا جا سکتا ہے۔
 اُولم یروا الی ما خلق اللہ من شیء یتقیوا ظلالہ عن الیمین و الشمائل سجداً للہ وبہم داخرون
- 10_ خداوند عالم کے سامنے مادی موجودات کی فرمانبرداری اور تذلل ، یہ زمینہ فراہم کرتا ہے کہ انسان خدا کے سامنے تسلیم خم ہو جائے۔
 اُولم یروا الی ما خلق اللہ من شیء یتقیوا ظلالہ عن الیمین و الشمائل سجداً وبہم داخرون
- خداوند عالم کے مقابلہ میں مادی موجودات کے تذلل اور سجدہ کے بارے میں غور فکر کی دعوت حقیقت میں ان سے عبرت لینے کی دعوت ہے۔
- 11_ تمام موجودات مادی، مکمل خضوع کے ساتھ خداوند

472

- عالم کو سجدہ کرتے ہیں۔
 اُولم یروا، من شیء... سجداً للہ وبہم داخرون
- لغت میں "داخر" کا معنی ذلیل ہے اور جملہ "وبہم داخرون" کلمہ "ظلال" کے لیے حال ہے۔
- 12_ خداوند عالم کے سامنے سایوں کا مکمل خضوع و فرمانبرداری نے انہیں ایک خاص اہمیت عطا کی ہے۔
 من شیء یتقیوا ظلالہ... سجداً للہ وبہم داخرون
- "ہم" کی ضمیر ذوالعقول کے لیے استعمال ہوتی ہے "ظلال" کے بارے میں اس کا استعمال ممکن ہے مذکورہ نکتہ کی طرف اشارہ ہو۔

آیات خدا:

خداوند عالم کی آفاقی آیات 5

اقدار:

اقدار کا ملاک 12

پیدائشے کائنات:

پیدائشے کائنات کے مطالعہ کی اہمیت 6،4؛ پیدائشے کائنات کے مطالعہ کی دعوت 3،2،1؛

تسلیم:

خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا سرچشمہ 10،9

خدا:

خداوند عالم کی خالقیت 7؛ خداوند عالم کی دعوتیں 3،2،1؛ خداوند عالم کی سرزنشیں 6

ذکر:

موجودات کے تسلیم ہونے کے ذکر کے آثار 10؛ موجودات کے خضوع کے ذکر کے آثار 10

سایہ:

سایہ کا تسلیم ہونا 8؛ سایہ کا خضوع 8؛ سایہ کا سجدہ کرنا 8؛ سایہ کی قدر و قیمت 12؛ سایہ کی گردش 8،5؛ سایہ کی گردش

کا سرچشمہ 7؛ سایہ کے تسلیم خم ہونے کے آثار 12؛ سایہ کے خضوع کے آثار 12

سجدہ:

خدا کے لیے سجدہ 11،8

مشرکین:

مشرکین کو دعوت 2؛ مشرکین کو سرزنش 6

منظومہ شمسی:

منظومہ شمسی کی حرکت کا مطالعہ 3

موجودات:

سایہ دار موجودات کی خلقت 7؛ مادی موجودات 5؛ مادی موجودات کے مطالعہ کے آثار 9؛ موجودات کا خضوع 11؛
موجودات کا سجدہ 11؛ موجودات کا سر تسلیم کرنا 9، 11

473

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ (٤٩)
اور اللہ ہی کے لئے آسمان کی تمام چیزیں اور زمین کے تمام چلنے والے اور ملائکہ سجدہ ریز ہیں اور کوئی استکبار کرنے والا نہیں ہے۔

- 1_ دنیا کے تمام چلنے والے موجودات ، خداوند عالم کے سامنے ہمیشہ مطیع اور سجدہ ریز ہیں۔
وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ
- 2_ آسمانوں میں چلنے والے جسمانی موجودات کا موجود ہونا۔
وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ... مِنْ دَابَّةٍ
- "من" "ما" موصولہ کے بیان کے لیے ہے لغت میں "دابة" کا معنی ایسا چلنے والا ہے جس کی حرکت محسوس نہ ہو "دابة" محلاً منصوب ہے اور "یسجد" کے فاعل کے لیے حال ہے، اس بناء پر "ما" پر ملائکہ جو کہ مجرد موجودات ہیں کا عطف کے قرینہ کی بناء پر ممکن ہے جسمانی موجودات ہوں۔
- 3_ کائنات کے متعدد آسمان ہیں۔
ما فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
- 4_ تمام چلنے والے موجودات اور ملائکہ ، فقط خداوند عالم کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔
وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ
- 5_ کائنات کے زندہ موجودات کے درمیان، ملائکہ کا ایک بلند و بالا مقام ہے۔
وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ
- تمام موجودات میں ملائکہ کے ذکر کے ساتھ تخصیص ممکن ہے ان کے بلند مقام سے حکایت ہو۔
- 6_ تمام چلنے والے موجودات ، خداوند عالم کے مقابلہ میں مطیع ہیں اور وہ غرور تکبر سے کام نہیں لیتے ہیں۔
وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ... وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

474

- 7_ تمام ملائکہ ، خداوند عالم کے مطیع اور فرمانبردار اور اس کی احکام کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔
وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ... وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ
- 8_ استکباری فکر ، ایک ناپسندیدہ اور قبیح چیز ہے۔
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ
- فرشتوں کی توصیف کے لیے ان سے تکبر کی نفی اس کے مذموم ہونے سے حکایت ہے۔

آسمان:

آسمان کا متعدد ہونا 3

اخلاق:

رزائل اخلاقی 8

استکبار:

استکبار کا ناپسندیدہ ہونا 8

اطاعت:

خداوند عالم کی اطاعت 6،7

چوپائے:

چوپائے آسمانی مادی 2؛ چوپائے اور استکبار 6؛ چوپاؤں کا سجدہ 1،4؛ چوپاؤں کا سر تسلیم خم کرنا 1،6؛ چوپاؤں کی توحید عبادی 4

سجدہ:

خداوند عالم کے لیے سجدہ 1،4

ملائکہ:

ملائکہ اور معصیت 7؛ ملائکہ کا سجدہ 4؛ ملائکہ کا سر تسلیم خم کرنا 7؛ ملائکہ کی توحید عبادی 4؛ ملائکہ کے خصوصیات 7؛ ملائکہ کے فضائل 5

تفسیر راہنما جلد 9

يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (۵۰)

یہ سب اپنے پروردگار کی برتری اور عظمت سے خوفزدہ ہیں اور اسی کے امر کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

1_ ملائکہ، ہمیشہ خداوند عالم کے مقام ربوبیت اور اس کے قہر و غضب سے خوف و ہراس میں ہیں۔

والملائكة... يخافون ربهم من فوقهم

"من فوقهم" "رب" کے لیے حال ہے اور خداوند عالم کے اس علم و برتری پر دلالت کر رہا ہے جو اس کے قہر و غضب سے حاکی ہے اور فعل مضارع "يخافون" ہمیشگی پر دلالت کر رہا ہے۔

475

2_ ملائکہ ، نفسیاتی تاثیر اور انعطاف کے حامل ہیں۔

والملائكة... يخافون ربهم

3_ ملائکہ ہمیشہ خداوند عالم کے بلند و برتر مقام کی طرف توجہ کئے ہوئے ہیں۔

يخافون ربهم من فوقهم يفعلون

4_ خداوند عالم کی ربوبیت و قہر کا مقام ، خوف و ہراس کے سزا وار ہے۔

يخافون ربهم من فوقهم

5_ ملائکہ ، ہمیشہ خداوند عالم کے احکام اور فرامین کے مطیع ہیں اور اس کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔

(نافرمانی سے معصوم ہیں)

والملائكة... يفعلون ما يؤمرون

6_ ملائکہ ، اوامر الہی کو انجام دینے پر مامور ہیں۔

والملائكة... يفعلون ما يؤمرون

7_ خوف الہی، اس کے احکام کی بجا آوری کا زمینہ فراہم کرتا ہے۔

يخافون ربهم... يفعلون ما يؤمرون

8_ خوف خدا اور اس کے فرامین کو بے چون و چرا انجام دینا ، پسندیدہ اور مطلوب امر ہے۔

يخافون ربهم... يفعلون ما يؤمرون

9_ ملائکہ ، خداوند عالم کی خاص ربوبیت کے تحت ہیں۔

والملائكة... يخافون ربهم

خداوند عالم کا تمام موجودات کے "رب" ہونے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اور لفظ "رب" کا ضمیر "ہم" کہ جس کا مرجع ملائکہ ہے کی طرف اضافہ ممکن ہے مذکورہ نکتہ کی طرف اشارہ ہو۔

10_ مشرکین ، ملائکہ کے بلند مقامات و مرتبہ کے معتقد تھے۔

والملائكة وهم لا يستكبرون يخافون ربهم

احتمال ہے کہ موجودات میں سے ملائکہ کا خاص ذکر ، خداوند عالم کے سامنے ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کی بناء پر ہو چونکہ مشرکین ان کے بارے میں بلند مقامات کے معتقد تھے خداوند عالم نے ان کی اطاعت اور فرمانبرداری پر تاکید کے ذریعہ مشرکین کو اس فکر کے کسب کی دعوت دی ہے۔

اطاعت:

خداوند عالم کی اطاعت 8،5؛ خداوند عالم کی اطاعت کا زمینہ 7

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کا علو 3؛ اللہ تعالیٰ کی خاص ربوبیت 9؛ اوامر الہی 7،8

ذکر:

ذکر الہی 3

خوف:

476

خوف خدا 8؛ خوف خدا کے آثار 7؛ ربوبیت الہی کا خوف 4،1؛ قہاریت الہی کا خوف 4،1

عمل:

پسندیدہ عمل 8

مشرکین:

مشرکین کا عقیدہ 10

ملائکہ:

ملائکہ کا اثر قبول کرنا 2؛ ملائکہ کا خوف 1؛ ملائکہ کا سر تسلیم خم کرنا 5؛ ملائکہ کا مربی 9؛ ملائکہ کی خصوصیات 5؛

ملائکہ کی ذمہ داری 6؛ ملائکہ کی عصمت 5؛ ملائکہ کے مقامات کا عقیدہ رکھنا 10

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ (٥١)

اور اللہ نے کہہ دیا ہے کہ خبردار و خدا نہ بناؤ کہ اللہ صرف خدائے واحد ہے لہذا مجھ ہی سے ڈرو۔

1_ دو معبودوں کے انتخاب اور اس دو گانگی پر عقیدہ رکھنے سے خداوند عالم نے منع کیا ہے۔

قال الله لا تتخذوا الٰہین اثنین

2_ خداوند عالم ، معبود یکتا اور خدائے وحدہ لا شریک ہے۔

انما ہو الہ واحد

3_ خود خداوند عالم کی طرف سے اس کی یکتائی کا اعلان۔

وقال الله... انما ہو الہ واحد

4_ توحید کی دعوت اور شرک کی نفی ، ادیان الہی کی روح ہے۔

وقال الله لا تتخذوا الٰہین اثنین انما ہو الہ واحد

5_ خداوند عالم کی یکتائی اور اس کے علاوہ ہر معبود کا باطل ہونا ، شرک سے اجتناب کے ضروری ہونے پر دلیل ہے۔

وقال الله لا تتخذوا الٰہین اثنین انما ہو الہ واحد

"انما ہو الہ واحد" کا جملہ "لا تتخذوا" نہیں کے لیے علت ہے اور خداوند عالم کی

477

وحدانیت اور اس کے علاوہ ہر غیر خدا اور معبود کے بطلان پر دلالت کر رہا ہے۔

6_ فقط خداوند عالم کی ذات سے ڈرنا چاہیے۔

فایہی فارہبون

لغت میں "رہب" ایسا خوف ہے جس کے ساتھ اضطراب ہو۔

7_ احکام کو مستدل اور منطقی قرار دینا ، ایک مطلوب اور پسندیدہ طریقہ اور اس کی پابندی کے لیے رغبت پیدا کرنے کی

روش ہے۔

لا تتخذوا الہین انما ہو الہ واحد

"انما ہو الہ واحد" کی علت لانا ممکن ہے مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو۔

8_ خداوند عالم کی یکتا ئی کا لازمہ یہ ہے کہ خوف کو صرف اس کی ذات سے ڈرنا قرار دیا جائے۔

انما ہو الہ واحد فایہی فارہبون

9_ متعدد خداؤں کا اعتقاد رکھنے والے مشرکین اپنے معبودوں سے ہر اسات تھے۔

لا تتخذوا الہین انثین... فایہی فارہبون

"فایہی" میں "فا" جو شرط مقدر کا جواب ہے اور اس کو مفعول مقدم کی ابتدا ء میں لانا جو کہ حصر کا فائدہ دے رہا ہے

ممکن ہے مذکورہ نکتہ کی طرف اشارہ ہو۔

ادیان:

ادیان کی تعلیمات: 4; ادیان کی ہم آہنگی: 4

استدلال:

استدلال کی اہمیت: 7; اوامر میں استدلال: 7

اطاعت:

اطاعت پر تشویق کرنے کی روش: 7

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ اور توحید: 3; اللہ تعالیٰ کی نوابی: 1; اللہ تعالیٰ کے مختصات: 6، 8

الوہیت:

غیر خدا کی الوہیت کا بطلان: 5

توحید:

توحید ذاتی: 2، 5; توحید کی طرف دعوت: 4; توحید عبادی: 2; توحید کا اعلان: 3; توحید کی اہمیت: 4; توحید کے آثار: 8

ثنویت:

ثنویت کی نفی: 1

خوف:

باطل معبودوں سے خوف: 9; خوف الہی: 6، 8

شرك:

شرك سے اجتناب کی دعوت: 4; شرك سے اجتناب کے دلائل: 5; شرك سے نہی: 1

مدیریت:

مدیریت کی روش: 7

مشرکین:

مشرکین کا خوف: 9

478

وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِباً أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ (۵۲)
اور اسی کے لئے زمین و آسمان کی ہر شے ہے اور اسی کے لئے دائمی اطاعت بھی ہے تو کیا تم غیر خدا سے بھی ڈرتے ہو۔

- 1_ تمام آسمان اور زمین کے موجودات کی مالکیت اور ان پر حاکمیت ، خداوند عالم کی ذات میں منحصر ہے ۔
ولہ ما فی السموات والارض
مالکیت کا لازمہ ، حاکمیت ہے ممکن ہے عبارت "افغیر اللہ تتقون" (کیا تم غیر خدا سے ڈرتے ہو) اس بات پر قرینہ ہو کہ "لہ ما فی السموات و ... " سے مراد حاکمیت بھی ہے۔
- 2_ کائنات میں متعدد آسمان ہیں۔
ولہ ما فی السموات والارض
3_ تمام موجودات پر خداوند عالم کی مالکیت ، اس کی وحدانیت کی دلیل ہے۔
انما ہو الہ واحد ... ولہ ما فی السموات والارض
4_ دین کی تشریع اور قانون سازی کا حق ، خداوند عالم کے ساتھ مخصوص ہے۔
ولہ الدین واصل
5_ فقط خداوند عالم دائمی اطاعت کے سزاوار ہے۔
ولہ الدین واصل
لغت میں "دین" کے بیان کے گئے معانی میں سے ایک معنی اطاعت ہے یہ تفسیر اس مذکورہ معنی کی بناء پر ہے۔
- 6_ خداوند عالم کی بکتا ئی کا لازمہ یہ ہے کہ دین کی تشریع کا حق اس کے ساتھ خاص ہے ۔
انما ہو الہ واحد ... ولہ الدین واصل
یہ جو خداوند عالم نے دو خداؤں پر عقیدہ سے اجتناب کے حکم کے سلسلہ میں اپنی کچھ خصوصیات کہ جن میں دین کا اس کے ساتھ خاص ہونا بھی ہے کا ذکر کیا ہے لہذا احتمال یہ ہے کہ ایسا مذکورہ نکتہ کے بیان کے لیے ہو۔
- 7_ بندوں کو جزا (سزا و ثواب) دینا، خداوند عالم کا دائمی

479

- اور مخصوص حق ہے۔
ولہ الدین واصل
"دین" کے چند معانی میں سے ایک معنی جزا ہے مذکورہ تفسیر اس معنی کی بناء پر ہے۔
- 8_ غیر خدا سے ڈرنا ، ایک نا پسندیدہ اور مذموم امر ہے۔
افغیر اللہ تتقون
تقویٰ کا اصل میں معنی یہ ہے کہ اپنے آپ کو ایسی چیز سے محفوظ رکھنا جو پریشانی اور خوف کا سبب ہو اور یہ خود خوف کے معنی میں بھی آیا ہے مذکورہ تفسیر دوسرے معنی کی بناء پر ہے۔
- 9_ خداوند عالم کی وحدانیت اور کائنات پر اس کی تنہا مالکیت پر توجہ کرتے ہوئے ، غیر خدا کا توہم کرنا تعجب خیز او ر غیر منطقی چیز ہے۔
انما ہو الہ واحد ... ولہ ما فی السموات والارض ... افغیر اللہ تتقون
"افغیر اللہ" میں ہمزہ استفہام انکار ہے اور تعجب کے معنی کو متضمن ہے ۔ تعجب و ہاں ہوتا ہے جہاں کام غیر طبیعی اور معمول سے ہٹ کر ہو یہ جو "انما ہو الہ واحد" اور "لہ ما فی السموات والارض" کی یاد دہانی کے بعد تعجب خیز انداز میں "افغیر اللہ تتقون" کا اظہار کیا گیا ہے اس سے مذکورہ تفسیر کا استفادہ ہوتا ہے۔
- 10_ جزا (ثواب و عقاب) کا خداوند عالم کی ذات میں منحصر ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ خوف کو اسی کے خوف کے ساتھ خاص قرار دیا جائے۔
ولہ الدین واصل افغیر اللہ تتقون
موضوع (غیر خدا سے ڈرنے کی مذمت) کی مناسبت سے احتمال ہے کہ "الدین" سے مراد ، جزا ہو یہ جو غیر خدا سے ڈرنے کی مذمت کی گئی ہے ممکن ہے اس وجہ سے ہو کہ جزا خداوند عالم کے اختیار میں منحصر ہے اور اس صورت

میں غیر خدا سے ڈرنے کا کوئی معنی نہیں بنتا۔
 11۔ "سماعة عن أبي عبد الله (ع) قال: سألته عن قول الله: "وله الدين واصباً" قال واجباً (1)
 سماعة کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق (ع) سے خداوند عالم کے اس قول "وله الدين واصباً" کے بارے میں
 سوال کیا تو حضرت نے فرمایا "واصب" کا معنی واجب ہے۔

آسمان:

آسمان کا متعدد ہونا 2

اطاعت:

اللہ تعالیٰ کی اطاعت 5

امور:

حیرت انگیز امور 9

.....

(1 تفسیر عیاشی، ج2 ص262، ح37، تفسیر برہان، ج2، ص373، ح1۔

480

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت 1؛ اللہ تعالیٰ کی مالکیت 1؛ اللہ تعالیٰ کی مالکیت کے آثار 3؛ اللہ تعالیٰ کے مختصات 1، 3، 4، 5، 7، 10؛

حقوق اللہ 4، 6، 7

پاداش:

پاداش کا سرچشمہ 7، 10

توحید:

توحید کے آثار 6؛ توحید کے دلائل 3

حقوق:

قانون سازی کا حق 4

خوف:

غیر خدا سے خوف پر حیرت زدگی 9؛ غیر خدا سے خوف پر سرزنش 8؛ غیر خدا سے خوف کے اسباب 10

دین:

دین کی پیروی کا واجب ہونا 11؛ دین کی تشریع کا سرچشمہ 4، 6

ذکر:

توحید کا ذکر 9؛ خدا کی مالکیت کا ذکر 9

روایت: 11

سزا:

سزا کا سرچشمہ 7، 10

صفات:

ناپسندیدہ صفات 8

موجودات:

موجودات کا حاکم، 1؛ موجودات کا مالک، 1

نظریہ کائنات:

توحیدی نظریہ کائنات 1

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نَّعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجَاوُونَ (۵۳)

تا کہ ان نعمتوں کا انکار کر دیں جو ہم نے انہیں عطا کی ہیں خیر چند روز اور مزے کر لو اس کے بعد انجام معلوم ہی ہو جائے گا۔

1_ تمام نعمات، خداوند عالم کے اختیار میں ہیں۔
وما بکم من نعمۃ فمن اللہ

481

2_ خداوند عالم کا تمام نعمتوں کے بنیادی سرچشمہ ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ خوف کو اس کی ذات کے خوف سے مخصوص قرار دیا جائے۔
افغیر اللہ تتقون... وما بکم من نعمۃ فمن اللہ
چونکہ آیات کا سیاق ایکہے او ر یہ ایسے نکات کو بیان کہ رہی ہیں جو انسانوں کو خداوند عالم سے خوف کی ترغیب دلاتے ہیں لہذا غیر خدا سے خوف کی توبیخ کے بعد "وما بکم من نعمۃ..." کا بیان ممکن ہے مذکورہ مطلب کی خاطر ہو۔
3_ انسان، فقط ضعف کا احساس اور رنج و تکلیف میں مبتلا ہونے کی صورت میں تضرع اور درخواست کے ساتھ بارگاہ خداوندی کا رخ کرتے ہیں۔
ثم اذا مسکم الضرّ فالیہ تجنّرون
"ضرّ" کا معنی جسمانی اور روحانی بیماری اور اقتصادی کمی ہے اور "جوار مصدر سے" "تجنّرون" کا معنی تضرع میں زیادتی ذکر ہوا ہے۔

4_ تمام انسان فطرتی طور پر فقط خداوند عالم کو اپنا ملجاء و ماویٰ سمجھتے ہیں۔
ثم اذا مسکم الضرّ فالیہ تجنّرون
5_ خداوند عالم کا تمام نعمتوں کے لیے سرچشمہ اور اس کا مصیبت اور رنج میں گرفتار افراد کی تنہا پناہ گاہ ہونا، اس کی وحدانیت اور (عقیدہ) دوگانگی کے بطلان پر دلیل ہے۔
وقال اللہ لا تتخذوا الہین اثنین ہو الہ واحد... وما بکم من نعمۃ فمن اللہ ثم اذا مسکم الضرّ فالیہ تجنّرون
6_ انسانوں کی دنیاوی زندگی، نعمت و محرومیت پر مشتمل ہے۔
وما بکم من نعمۃ من اللہ ثم اذا مسکم الضرّ
7_ مشکلات و تکالیف میں گرفتار ہونا، انسانوں کی توحیدی فطرت کو بیدار کرنے کا سبب ہے۔
ثم اذا مسکم الضرّ فالیہ تجنّرون
8_ مشکلات سے دوچار ہونے کے وقت، انسانوں کا خداوند عالم کی طرف متوجہ ہونا، وجود خداوندی پر دلیل ہے۔
ثم اذا مسکم الضرّ فالیہ تجنّرون
اگرچہ ما قبل آیات میں خداوند عالم کا شریک قرار دینے سے منع کیا گیا ہے اور بعد والی آیت میں بھی انسانوں کے شرک سے ان کے مشکلات کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے اور ان آیات کا سیاق توحید کے بارے میں ہے لیکن ان تمام اوصاف کے ذریعہ دلالت اقتضائی کی بناء پر یہ استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ اس طریقہ سے بھی وجود خداوند عالم قابل اثبات ہے۔

ابتلائی:

482

سختی میں ابتلاء کے آثار 7

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی پناہ 4، 5؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں 1؛ اللہ تعالیٰ کے مختصات 4؛ خدا شناسی کے دلائل 8

انسان:

انسان کی پناہ گاہ 3، 4، 5؛ انسان کی خصوصیات 3؛ انسانوں کی زندگی کے تحولات 6؛ انسان کی فطریات 4؛ انسان کے عجز

کے آثار 3؛ سختی میں انسان 3

توحید:

توحید کے دلائل 5

ثبوت:

ثبوت کے بطلان کے دلائل 5

خوف:

خوف خدا کے دلائل 2

ذکر:

سختی کے وقت ذکر خدا 8

زندگی:

دنیاوی زندگی میں محرومیت 6; دنیاوی زندگی میں نعمت 6

سختی:

سختی میں تضرع 3

فطرت:

فطرت توحیدی 7; فطرت کو متنبہ کرنے کے اسباب 7

نعمت:

نعمت کا سرچشمہ 1، 2، 5

تفسیر راہنما جلد 9

ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضَّرَّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ (٥٤)

اور جب وہ تکلیف کو دور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ اپنے پروردگار کا شریک بنانے لگتا ہے۔

1_ مصائب سے دوچار ہونے کے وقت ، انسانوں کا تضرع کی حالت میں خداوند عالم کی طرف رخ کرنے کے باوجود

مشکلات کے دور ہوجانے کے بعد ان میں ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے اور شرک اختیار کر لیتا ہے۔

ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضَّرُّ فَالْيَهِ تَجْنَرُونَ _ ثم اذا كشف

483

الضَّرَّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ

2_ انسانوں کی مشکلات اور مصائب کو دور کرنا ، خداوند عالم کے اختیار میں ہے۔

ثم اذل كشف الضَّرَّ عَنْكُمْ

3_ ناگوار حالات سے دوچار ، انسانوں کی دعا اور تضرع خداوند عالم کی بارگاہ میں مستجاب ہوتی ہے۔

اذا مَسَّكُمُ الضَّرُّ فَالْيَهِ تَجْنَرُونَ _ ثم اذا كشف الضَّرَّ عَنْكُمْ

خداوند عالم کی بارگاہ میں ملتسمانہ دعا کرنے والے مصائب مینگرفتار افراد سے ناگورای کو برطرف کرنا ، ممکن ہے ان

کی دعاؤں کے سبب ہو۔

4_ مشکلات سے نجات یافتہ انسانوں کا خداوند عالم کی ربوبیت میں شرک کرنا در حالانکہ انہی مصائب نے خداوند عالم کی

طرف متوجہ کیا تھا ، ایک خلاف توقع اور تعجب خیز امر ہے۔

ثم اذا كشف الضَّرَّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ

اس مقام پر "اذا" فجائیہ کا استعمال جو کہ خلاف توقع اور ناگہانی امور میں استعمال ہوتا ہے ممکن ہے مذکورہ مطلب پر

- دلیل ہو ضمیر "ہم" کی طرف کلمہ "رب" کا مضاف ہونا بھی ممکن ہے مذکورہ مطلب پر مزید ہو۔
- 5_ انسان، آسانشے اور مصائب سے چھٹکارے کے وقت یکساں نہیں ہیں۔
ثم اذا كشف الضر عنكم اذا فريق منكم برّہم یشرکون
- 6_ ایسے انسان موجود ہیںجو ہر حالت میں اپنے توحیدی عقیدہ کی حفاظت کرتے ہیں۔
ثم اذا كشف الضر عنكم اذا فريق منكم برّہم یشرکون
- 7_ مصائب سے چھٹکارا پانے والے کہ جنہوں نے شرک اختیار کیا باوجود اس کے کہ انہوں نے مصائب میں دوچار ہوتے وقت خداوند عالم کی بارگاہ میں التماس کی تھی انہوں نے توحید ربوبی کو قبول نہیں کیا اور اپنی نجات کے سلسلہ میں دوسرے اسباب کو دخیل سمجھتے ہیں۔
ثم اذا كشف الضر عنكم اذا فريق منكم برّہم یشرکون
- "برّہم" فعل "یشرکون" کے متعلق ہے مطلق کلام لانے یا توحید کے باقی موارد کے ذکر کے بجائے کلمہ "رب" کا ذکر ان کی ربوبیت میں شرک سے حکایت ہے اور خود یہی ممکن ہے اس بات پر قرینہ ہو کہ ان کا شرک ربوبیت کو اختیار کرنے کا شاید سبب ان کے عقیدہ میں دوسرے اسباب کا موثر ہونا بھی ہو۔
- 8_ خداوند عالم کے ذریعہ، انسانوں سے مصائب و مشکلات کو دور کرنا ظاہری اسباب و عوامل کی بناء پر ہے۔

484

ثم اذا كشف الضر عنكم اذا فريق منكم برّہم یشرکون

ایمان:

سختی میں ایمان 1

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی افعال 2; اللہ تعالیٰ کے افعال کے مجاری 8

امور:

تعجب انگیز امور 4

انسان:

آسانشے کے وقت انسان 5; انسانوں کا تفاوت 5; سختی کے خاتمے پر انسان 5

توحید:

توحید ربوبی کو جھٹلانے والے 7

دعا:

دعا کا مستجاب ہونا 3

سختی:

سختی کے ختم ہونے کا سرچشمہ 2، 8; سختی میں تضرع 3، 7; سختی میں دعا 3

شرک:

سختی کے ختم ہونے کے وقت شرک 1، 4

طبیعی اسباب:

طبیعی عوامل و اسباب کا کردار 8

مشرکین:

مشرکین کا عقیدہ 7; سختی کے ختم ہونے کے وقت مشرکین 7; سختی میں مشرکین 7

موحدین:

موحدین کی استقامت 6

نظام علیت 8

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَيَنَّمَتُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ (۵۵)

تا کہ ان نعمتوں کا انکار کر دیں جو ہم نے انہیں عطا کی ہیں خیر چند روز اور مزے کر لو اس کے بعد انجام معلوم ہی ہو جائے گا۔

1_ مصائب سے نجات یافتہ افراد کا شرک ربوبیت ، خداوند عالم کی نعمتوں کی ناشکری ہے۔

485

برہم یشرکون لیکفروا بما آتیناہم

احتمال ہے کہ "لیکفروا" میں لام عاقبت کے لیے ہو اس بناء پر معنی یوں ہوگا :ان کے شرک کی عاقبت نعمتوں کا کفران ٹھہری لازم الذکر ہے کہ "ما آتینا ہم" کی مناسبت سے "لیکفروا" سے مراد ، ناشکری ہے۔

2_ مصائب سے چھٹکارا پانے والوں کا شرک کی طرف میلان رکھنے کا مقصد ، اپنی نجات کے خدائی ہونے سے انکار کرنا ہے۔

ثم اذا مسکم الضرّ... لیکفروا بما آتینا ہم

احتمال یہ کہ "لیکفروا" میں لام "کی" کے معنی میں ہو اس بناء پر آیت کا معنی یوں ہوگا انہوں نے شرک اختیار کیا تا کہ یہ ثابت کریں کہ ان کی نجات خداوند عالم کی طرف سے نہیں ہے اس تفسیر میں "ما آتینا ہم" سے مراد ، مصائب کو دور کرنا اور "لیکفروا" کا معنی چھپانا اور انکار کرنا ہے۔

3_ مصائب اور مشکلات کو دور کرنا ، خداوند عالم کی نعمت اور عطیہ ہے۔

ثم اذا کشف الضرّ عنکم... بما آتینا ہم

4_ قدر شناساں مشرکین ، خداوند عالم کی شدید مذمت کے مصداق ٹھہرے ہیں۔

برہم یشرکون... لیکفروا... فتمتعوا فسوف تعلمون

5_ نعمتوں کی ناشکری کرنے والے مشرکین ، الہی نعمتوں کے کفران کے باوجود ان سے بہرہ مند ہوئے اور انہیں زندگی کی مہلت مل گئی ہے۔

برہم یشرکون... لیکفروا بما آتینا ہم فتمتعوا فسوف تعلمون

6_ ناسپاس مشرکین ، اپنی ناشکری کی سزا سے مطلع ہو جائیں گے۔

برہم یشرکون... فتمتعوا فسوف تعلمون

7_ مشکلات و مصائب سے نجات پانے والے ناسپاس مشرکین ، خداوند عالم کے شدید قہر و غضب کا نشانہ ہیں۔

ثم اذا کشف الضرّ عنکم اذا... برہم یشرکون... فتمتعوا فسوف تعلمون

احتمال ہے کہ غیب کے صیغہ سے مخاطب کی طرف عدول کرنا ، خداوند عالم کے قہر و غضب کی شدت کو بیان کرنے کے لیے ہو۔

8_ دنیاوی لذتوں اور نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کے بعد مشرکین کا عذاب الہی میں گرفتار ہونا۔

فتمتعوا فسوف تعلمون

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نجات دینے کو جھٹلانے والے 2; اللہ تعالیٰ کی نعمتیں 3; اللہ تعالیٰ کے انذار 4
شرک:

486

سختی کے ختم ہونے کے بعد شرک 1

کفران:

کفران نعمت 1، 5; کفران نعمت کی سزا 6

مشرکین:

سختی کے ختم ہوتے وقت 2; مشرکین کا کفر 1، 4، 5; مشرکین کو عذاب 8; مشرکین کو مہلت 5;

ناسپاس مشرکین پر غضب 7; مشرکین کی آگاہی 6; مشرکین کے انذار 7; مشرکین کے مقاصد 2; مشرکین کی دنیاوی نعمت

مغضوبان خدا: 7

نعمت:

سختی کے ختم ہونے کے نعمت 3

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ تَاللَّهِ لَشَأَلْنَ عَمَّا كُنْتُمْ تُفْتَرُونَ (۵۶)

اور یہ ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے ان کا بھی حصہ قرار دیتے ہیں جنہیں جانتے بھی نہیں ہیں تو عنقریب تم سے تمہارے افتراء کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔

- 1_ مشرکین ، عطا شدہ رزق میں اپنے معبودوں کے لیے حصہ کے قائل تھے۔
یشرکون ... و يجعلون لما لا يعلمون نصيباً مما رزقناهم
آیت مشرکین کی خلاف کاریوں کے بیان کا تسلسل ہے مذکورہ بالا مطلب اس پر موقوف ہے کہ "ما" موصول سے مراد معبود ہیں اور فعل "یعلمون" کا مفعول بہ محذوف ہے۔
- 2_ مشرکین ، امور کی انجام دہی میں اسباب اور ظاہری علل کی مستقل تاثیر کے قائل تھے۔
برہم یشرکون _ لیکفروا بما اتیناہم ... و يجعلون لما لا يعلمون نصيباً مما رزقناهم
مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہے جب "ما" موصول سے مراد ، وہ اسباب اور عوامل ہوں جنہیں مشرکین مشکلات سے اپنی نجات کے سلسلہ میں دخیل سمجھتے تھے در حالانکہ ان کی کیفیت سے آگاہ نہیں تھے اور یہ جو خداوند عالم نے مشرکین کو اس فکر کی وجہ سے مورد سرزنش قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسے اسباب کی

487

- مستقل تاثیر کے قائل تھے ورنہ سرزنش اور مذمت کا کوئی مقام نہیں تھا۔
- 3_ مشرکین اپنی آمدنی کا کچھ حصہ اپنے معبودوں کے لیے مخصوص کرتے تھے۔
و يجعلون لما لا يعلمون نصيباً مما رزقناهم
مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب "لا يعلمون" کا فاعل "ما" ہو کہ جس سے مراد، بُت ہوں اور اس کا مفعول حذف ہوا ہو اس بناء پر عبارت کا معنی یوں ہوگا مشرکین ایسے موجودات کے لیے حصہ قرار دیتے ہیں جنہیں کچھ معلوم نہیں ہے۔
- 4_ مشرکین کے معبود، بے خبر اور نا آگاہ موجودات ہیں۔
و يجعلون لما لا يعلمون نصيب
احتمال ہے کہ "یعلمون" کی ضمیر کا مرجع وہ "الہ" ہو جس کا "ما" سے استفادہ ہوتا ہے لہذا جملہ "لا يعلمون" "ما" کی توصیف کے بیان کے لیے ہے۔
- 5_ تمام انسانوں کی مانند مشرکین کا رزق ، خداوند عالم کے اختیار میں ہے۔
مما رزقناہم
- 6_ اپنے اموال کا، کچھ حصہ باطل معبودوں کے لیے مخصوص قرار دینا ، مشرکین کی بدعت ہے۔
و يجعلون لما يعلمون نصيباً مما رزقناہم تالله تسئلن
- 7_ عطا شدہ رزق میں باطل مبعودوں کا حصہ خیال کرنے کی خداوند عالم نے سرزنش کی ہے۔
و يجعلون لما يعلمون نصيباً مما رزقناہم تالله تسئلن
- 8_ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق میں باطل مبعودوں کا کچھ حصہ مخصوص کرنے پر خداوند عالم نے مذمت کی ہے۔
يجعلون لما لا يعلمون نصيباً مما رزقناہم تالله لتسئلن
- 9_ مشرکین کو خبردار اور مورد مواخذہ قرار دینے کے لیے خداوند عالم نے اپنی ذات کی قسم اٹھائی ہے۔
تالله تسئلن عما كنتم تفترون
- 10_ خداوند عالم پر افتراء باندھنے کی وجہ سے مشرکین کا مورد مواخذہ قرار پانا ، یقینی امر ہے۔
تالله لتسئلن عما كنتم تفترون
- 11_ مشکلات سے نجات دینے (جو کہ خداوند عالم کا کام ہے) کی نسبت غیر خدا کی طرف دینے پر شدید مواخذہ کیا جائے گا۔

ثم اذا كشف الضر عنكم اذا فريق منكم يشركون... ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً... تالله لتسئلن عما كنتم تفترون

488

- 12_ بندوں کو رزق پہنچانے میں باطل معبودوں کو دخیل سمجھنا، افتراء ہے۔
 ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً مما رزقنا ہم تالله لتسئلن عما كنتم تفترون
 ممکن ہے "تفترون" کا متعلق مشرکین کی جانب سے باطل معبودوں کے لیے "جعل نصیب" (حصہ قرار دینا ہو) اور معبودوں کے سہم قرار دینے سے مراد، انہیں رزق پہنچانے کے سلسلہ میں دخیل سمجھنا ہے۔
 13_ خداوند عالم پر افتراء باندھنا (جو امر رزق میں خداوند عالم کے شریک قرار دینے پر مشتمل ہو) شرک ربوبیت پر اعتماد رکھنے والوں کا دائمی فعل ہے۔
 برہم یشرکون... ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً مما رزقنا ہم... كنتم تفترون
 14_ خداوند عالم پر افتراء باندھنا، خداوند عالم کے شدید غضب و ناراضگی کا سبب ہے۔
 ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً مما رزقنا ہم تالله لتسئلن عما كنتم تفترون
 مخاطب سے غائب کے صیغہ کی طرف عدول، ممکن ہے مذکورہ نکتہ سے حکایت ہو۔ لفظ جلالہ کے ذریعہ قسم اٹھانا اور فعل مجہول "تسئلن" پر نون تاکید کا آنا، نیز ممکن ہے مذکورہ تفسیر پر مؤید ہو۔
 15_ شرک ربوبیت (رزق پہنچانے میں خدا کا شریک قرار دینا) کے معتقد افراد نے اپنے اعتقاد کی بنیاد، خود ساختہ جھوٹ پر رکھی ہے۔
 برہم یشرکون... ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً... عما كنتم تفترون
 (مصدر ثلاثی مزید) سے "یفترون" کا معنی جھوٹ ہے اس کے اور کذب (خبر کا واقع کے مطابق نہ ہونا) کے درمیان فرق یہ ہے کہ "افتراء" خود ساختہ اور جعلی ہے۔
 عوامل اور اسباب کے کردار کو مستقل قرار دینا، ایسا افتراء ہے جس پر مواخذہ کیا جائیگا۔
 ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً... تالله لتسئلن عما كنتم تفترون

افتراء:

خدا پر افتراء باندھنے کے آثار 14؛ افتراء کی مغضوبیت 14؛ افتراء کے موارد 12، 16

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کے انذار 9؛ اللہ تعالیٰ کی رازقیت 5؛ اللہ تعالیٰ کی سرزنشیں 7، 8؛ اللہ تعالیٰ کے مواخذے 11، 16؛ اللہ تعالیٰ کے

غضب کے اسباب 14

باطل:

باطل معبودوں کا جہل 4؛ باطل معبودوں کی رازقیت 12، 13؛ باطل معبودوں کے سہم المال کی سرزنش 8؛ باطل معبودوں کا

سہم المال 3، 6؛ باطل معبود اور رازقیت 1

خدا پر افتراء باندھنے والے:

489

خدا پر افتراء باندھنے والوں کے مواخذہ کا حتمی ہونا 10

روزی:

روزی کا سرچشمہ 5

شرک:

رازقیت میں شرک 1، 12، 13؛ رازقیت میں شرک کی سرزنش 7؛ شرک افعالی 2؛ شرک افعالی پر مواخذہ 16؛ شرک ربوبی کا

فضول ہونا 15

طبیعی عوامل:

طبیعی عوامل کا کردار 2، 16

عقیدہ:

باطل معبودوں کی راز قیّت پر سرزنش 7; شرک ربوبی کا عقیدہ 13
قرآن:

قرآن مجید کی قسم 9

قسم:

خدا کی قسم 9

مشرکین:

مشرکین اور باطل معبود 3; مشرکین کا مواخذہ 9; مشرکین کی بدعت گذاری 6; مشرکین کی تہدید 9; مشرکین کی روزی 5;
مشرکین کی فکر 1، 2; مشرکین کی کذب بیانی 15; مشرکین کے افتراء 13; مشرکین کے عقیدتی مبانی 5; مشرکین کے مواخذ
کا حتمی ہونا 10

نجات:

غیر خدا کی طرف نجات دینے کی نسبت کی سزا 1

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ (۵۷)

اور یہ اللہ کے لئے لڑکیاں قرار دیتے ہیں جب کہ وہ پاك اور بے نیاز ہے اور یہ جو کچھ چاہتے ہیں وہ سب انہیں کے لئے
ہے۔

1_ زمانہ جاہلیت کے مشرکین ، خداوند عالم کی بیٹیوں کے قائل تھے۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ

2_ مشرکین ، وجود خدا کے معتقد تھے۔

يَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ

3_ خداوند عالم، بیٹیوں جیسی اولاد سے منزہ ہے۔

490

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ

4_ خداوند علم کے لیے اولاد (بیٹی کا ہونا) نقص ہے۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ

تتزیہ کے لیے "سبحان" کا ذکر خداوند عالم کو اس نسبت سے منزہ و مبرہ قرار دینا ہے جو مشرکین اس کی طرف دیتے
تھے اور یہ تتزیہ اس نقص و عیب سے حکایت ہے جو خداوند عالم کی طرف اولاد کی نسبت دینے سے پیدا ہوتا ہے۔

5_ خداوند عالم، اولاد و نسل سے منزہ ہے۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ

6_ مشرکین کا خدا کی طرف بیٹیوں کی نسبت دینا ، افتراء اور خود ساختہ جھوٹ ہے۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ

7_ مشرکین کے تمایلات کی بنیاد ، خواہشات نفسانی تھی۔

وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ

8_ مشرکین کے نزدیک ، بیٹا رکھنا پسندیدہ اور بیٹی کا ہونا نا پسندیدہ تھا۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ... وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ

قرینہ مقابلہ کی بناء پر احتمال ہے کہ "ما" سے مراد بیٹے کی صورت میں اولاد ہے۔ مشرکین کا خداوند عالم کی طرف
بیٹی کی نسبت دینے کا مقصد اس کی تنقیص تھا اور یہ اس چیز سے حکایت ہے کہ وہ لڑکی کے وجود سے نفرت کرتے
تھے۔

9_ مشرکین کا خداوند عالم کے لیے بیٹی رکھنے اور اپنے لیے دلخواہ اولاد (بیٹا) رکھنے کے بارے میں اظہار نظر کی
بنیاد، خواہش نفسانی تھی۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ... وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ

10_ مشرکین ، خداوند عالم کی طرف بیٹی کی نسبت دینے کے مقابلے میں اپنی طرف دلخواہ اولاد (بیٹے) کی نسبت دیتے تھے۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ... وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ
 "ولہم" میں ممکن ہے "واو" حالیہ ہو او ریہ بھی ممکن ہے کہ عاطفہ ہو۔ عاطفہ ہونے کی صورت میں جملہ "ما..." "البنات" پر عطف کی وجہ سے محلاً منصوب ہوگا بہر حال ہر صورت میں مذکورہ تفسیر قابل استفادہ ہے اور خداوند عالم کی طرف بیٹی کی نسبت دینا اس بات پر قرینہ ہے کہ "ما یشتہون" میں "ما" سے مراد، بیٹے کی صورت میں اولاد ہے۔

اسماء و صفات:

صفات جلال 3،4،5

افتراء:

اللہ تعالیٰ پر افتراء 6

اللہ تعالیٰ:

491

اللہ تعالیٰ اور بیٹی 3،4؛ اللہ تعالیٰ اور تولید مثل 5؛ اللہ تعالیٰ کا منزہ ہونا 3،4،5؛ اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹی کی نسبت

1،6،9،10

جاہلیت:

جاہلیت کے مشرکین 6،9؛ جاہلیت کے مشرکین کا عقیدہ 1

عقیدہ:

اللہ تعالیٰ کے فرزند رکھنے کا عقیدہ 1

علائق و محبت:

بیٹے کے ساتھ محبت 8

مشرکین:

مشرکین اور بیٹی 8؛ مشرکین کا بیٹے کو پسند کرنا 8،9،10؛ مشرکین کا عقیدہ 2؛ مشرکین کی خواہشات نفسانی کی پرستش 7؛ مشرکین کی خدا شناسی 2؛ مشرکین کی فکر 10؛ مشرکین کے افتراء 6؛ مشرکین کے خواہشات کی پیروی کے آثار 9؛ مشرکین کے علائق و بحث 8،10؛ مشرکین کے میلانات کا سرچشمہ 7

تفسیر راہنما جلد 9

وَإِذَا بَشَّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ (۵۸)

اور جب خود ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ خون کے گھونٹ پینے لگتا ہے۔

1_ لڑکی کی ولادت کی خبر سن کر زمانہ جاہلیت کے مشرکین کا چہرہ، غصہ اور ناراضگی کی شدت سے متغیر ہو جاتا تھا۔

وَإِذَا بَشَّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا

2_ انسان کے نفسیاتی حالات کا اثر، اس کے جسم اور چہرہ پر ظاہر ہوتا ہے۔

- واذا بشر أحدكم بالانثى ظل وجهه
اگر چہ آیات میں فقط ایک مقام پر ذکر ہوا ہے کہ خبر چہرے کے تغیر و تبدل کا باعث ہوتی ہے لیکن یہی ایک مورد مذکورہ
دعویٰ کے لیے کافی اور اس قضیہ کو ثابت کر رہا ہے۔
3_ ناگوار خبریں، انسان پر اپنا اثر چھوڑتی ہیں۔
واذا بشر أحدكم بالانثى ظل وجهه مسود
4_ بیٹی کی ولادت کی خبر سن کر مشرکین کا دل غم و غصہ

492

- سے بھر جاتا تھا اور وہ انتہائی شرمندگی کی وجہ سے اپنا چہرہ نہیں دکھا تے تھے۔
واذا بشر أحدكم بالانثى
لغت میں "کظم" کا معنی نفس کے خروج کا راستہ ہے اور نفس کے حبس اور سکوت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے
اور آیت میں "کظیم" سے مراد، وہ شخص ہے جو غم و اندہ سے پر ہو۔
6_ مشرکین، بیٹیاں رکھنے سے نفرت کرنے کے باوجود انہیں خداوند عالم کی طرف نسبت دیتے تھے۔
ويجعلون لله البنات... واذا بشر أحدكم بالانثى ظل وجهه مسوداً كظيم
7_ انسان اپنے غصہ اور جذبات کو کنٹرول کرنے پر قادر ہے۔
واذا بشر أحدكم بالانثى ظل وجهه مسوداً وهو كظيم

احساسات :

احساسات کا معتدل کرنا 7

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹی کی نسبت 6

انسان:

انسان کا غضب 7; انسان کی انعطاف پذیری 3; انسان کی صفات 3, 7

بدن:

بدن میں موثر اسباب 2

بشارت:

فرزند کی ولادت کی بشارت 4

جاہلیت:

جاہلیت کی رسوم; جاہلیت کے مشرکین 1, 5, 6; جاہلیت میں بیٹی 1; جاہلیت میں فرزند کی ولایت

حالات روانی:

حالات روانی کے آثار 2

مشرکین:

مشرکین اور بیٹی 1, 5, 6; مشرکین کا غم 5; مشرکین کی صورت 1;; مشرکین کی فکر 6

مشرکین کے غضب کے اسباب 1

493

- يَتَوَارَى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (٥٩)
قوم بے منہ چہپا تا ہے کہ بہت بری خبر سنائی گئی ہے اب اس کو ذلت سمیت زندہ رکھے یا خاک میں ملا دے یقیناً یہ لوگ
بہت برا فیصلہ کر رہے ہیں۔

1_ زمانہ جاہلیت میں بیٹیاں رکھنے والے مشرکین کا مخفی اور چھپنے کا سبب وہ ناراضگی تھی جو بیٹی کی ولادت کی خبر

سے پیدا ہوتی تھی۔

واذا بشر احدہم بالانثی...یتوری من القوم من سو ما بشر بہ

2_ لڑکی کی ولادت کی خبر، مشرکین کے لیے ناگور اور بری خبر تھی۔

یتوری من القوم من سو ما بشر بہ

3_ زمانہ جاہلیت میں خاندانوں پر مرد کی حاکمیت۔

واذا بشر احدہم بالانثی ظلّ وجہہ...یتوری من القوم من سو ما بشر بہ ایمسک علی ہون ام یدسہ فی التراب

4_ مشرکین اس بات میں متحیر اور متردد تھے کہ نوزاد بیٹی کی کفالت ذلت کے ساتھ کریں یا اسے زندہ در گور کر دیں۔

ایمسک علی ہون ام یدسہ فی التراب

"ایمسک" میں ضمیر کامرجع "مبشر بہ" ہے اور اس سے مراد، نوزاد بیٹی ہے اور "علی ہون" "ایمسک" کی ضمیر مفعول

کے لیے حال ہے "ہون" کا معنی ذلت اور خواری ہے (دس) مصدر سے "یدس" کا معنی مخفی کرنا ذکر ہوا ہے۔

5_ زمانہ جاہلیت میں خواتین اور لڑکیوں کی کوئی قدر و قیمت نہیں تھی اور وہ مایہ ننگ و عار شمار ہوتی تھیں۔

ایمسک علی ہون ام یدسہ فی التراب

6_ زمانہ جاہلیت میں بیٹی رکھنے والے مشرکین، بیٹیوں

494

کی کفالت کو اپنے لیے ننگ و عار سمجھتے تھے۔

ایمسک علی ہون

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ "علی ہون" "ایمسک" کی ضمیر فاعل کے لیے حال ہو۔

7_ زمانہ جاہلیت میں مرد حضرات کو اپنی اولاد پر مکمل ولایت و اختیار حاصل تھا۔

ایمسک علی ہون ام یدسہ فی التراب

یہ جو خداوند عالم نے نوزاد بیٹیوں کے بارے میں مشرکین کے اس ارادے کا ذکر کیا ہے کہ وہ انہیں زندہ رکھیں یا زندہ در

گور کر دیں اور کسی دوسرے شخص کو دخیل اور اعتراض کرنے والا قرار نہیں دیا لہذا ممکن ہے یہ مذکورہ نکتہ سے

حکایت ہو۔

8_ بیٹی رکھنے والے مشرکین، بیٹی رکھنے کی وجہ سے اپنی اجتماعی شخصیت کو خطرے میں دیکھتے تھے۔

یتوری من القوم من سوء ما بشر بہ ام یمسک علی ہون ام یدسہ فی التراب

9_ مشرکین کی طرف سے خداوند عالم کے لیے بیٹی اور اپنے لیے بیٹا قرار دینا، نہایت قبیح اور نامناسب فیصلہ تھا۔

ویجعلون للہ البنات سبحانہ ولہم ما یشئہون... الا ساء ما یحکمون

10_ زمانہ جاہلیت کے مشرکین کی طرف سے لڑکیوں اور لڑکوں کے ما بین تفاوت کا قائل ہونا، نا مناسب اور قبیح فیصلہ

تھا۔

ویجعلون للہ البنات سبحانہ ولہم ما یشئہون... الا ساء ما یحکمون

11_ نوزاد بیٹیوں کی ذلت کے ساتھ کفالت یا انہیں در گور کرنے کے بارے میں مشرکین کا ارادہ نہایت قبیح اور نامناسب

ارادہ تھا۔

ایمسک علی ہون ام یدسہ فی التراب الا ساء ما یحکمون

12_ خداوند عالم نے مشرکین کو نوزاد بیٹیوں کے بارے میں تصمیم لینے پر خبردار کیا ہے۔

ایمسک علی ہون ام یدسہ فی التراب الا ساء ما یحکمون

13_ اسلام نے عورتوں اور لڑکیوں کی شخصیت اور حقوق کا دفاع کیا ہے۔

الا ساء ما یحکمون

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹی کی نسبت دینا 9; اللہ تعالیٰ کے انذار 12

باپ:

باپ کی ولایت 7

بیٹی:

بیٹی کا زندہ در گور کرنا 4; بیٹی کے زندہ در گور کرنے

495

کا ناپسندیدہ ہونا 11

جاہلیت:

جاہلیت کی رسوم 11، 3، 1; جاہلیت کے مشرکین 1، 2، 12; جاہلیت کے مشرکین کا بیٹے سے محبت کرنا 9; جاہلیت کے مشرکین کا متحیر ہونا 4; جاہلیت کے مشرکین کی فکر 6، 8; جاہلیت کے مشرکین کی ناپسندیدہ قضاوت 9، 10; جاہلیت میں امتیازی سلوک 10; جاہلیت مینبیٹی 2، 4، 8، 11، 12; جاہلیت میں بیٹی کا بے وقعت ہونا 5; جاہلیت میں بیٹی کی ذلت 6; جاہلیت میں خاندان کا نظام 3; جاہلیت میں عورت کا بے وقعت ہونا 5; جاہلیت میں مرد کی حاکمیت 3، 7

ذلت:

ذلت کے اسباب

عورت:

عورت کی شخصیت 13; عورت کے حقوق 13

فرزند:

فرزند پر ولایت 7

مشرکین:

مشرکین اور بیٹی 1، 2; مشرکین کا فرار 1; مشرکین کے انذار 12

لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوِّىِّ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (٦٠)

جن لوگوں کا آخرت پر ایمان نہیں ہے ان کی مثال بدترین مثال ہے اور اللہ کے لئے بہترین مثال ہے کہ وہی صاحب عزت اور صاحب حکمت ہے۔

1_ زمانہ جاہلیت کے مشرکین کا بیٹی کو قتل کرنے کا سبب، عالم آخرت پر ایمان نہ رکھنا ہے۔

وَاِذَا بَشَرٌ اٰتٰهُم بِالْاٰنْثٰى يَتَوَرَّىٰ مِنَ الْقَوْمِ... اَمْ يَدُسُّ فِي التُّرَابِ... لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

2_ عالم آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے، قبیح صفت اور بدسیرت کے مالک ہیں۔

لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوِّىِّ

"مثل السوئی" سے مراد جیسا کہ مفسرین کی جماعت نے کہا ہے۔ بری اور قبیح صفت ہے۔

496

3_ عصر جاہلیت کے مشرکین، عالم آخرت کے منکر تھے۔

لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

یہ آیت ان آیات کے سیاق میں ہے جو مشرکین کی مذمت کے بارے میں تھیں اور یہ خود اس پر قرینہ ہے کہ "الذین" سے مراد، مشرکین ہیں۔

4_ جاہل مشرکین کے نزدیک بیٹی رکھنا، قبیح صفت شمار ہوتا تھا۔

لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوِّىِّ

"مثل السوئی" ایسی مثل ہے جو کہ جاہل مشرکین بیٹی والوں کے لیے استعمال کرتے تھے اور ان کی اس سے مراد بد حالی

اور برائی کے لیے ضرب المثل تھا یہ جو خداوند عالم نے نوزاد بیٹی کے بارے میں ان کے نظریے کو بیان اور ان کی

مذمت کرنے کے بعد، "مثل السوئی" کو خود ان کی طرف نسبت دی ہے ممکن ہے مذکورہ مطلب پر قرینہ ہو۔

5_ عالم آخرت پر ایمان نہ لانا، قبیح ہے نہ کہ بیٹی رکھنا۔

لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوِّىِّ

احتمال ہے کہ آیت ان مشرکین پر انگشت نمائی کر رہی ہے جو بیٹی رکھنے کو "مثل السوئی" سے تعبیر کرتے تھے اور

- خداوند عالم جواب دے رہا ہے کہ عالم آخرت پر ایمان نہ رکھنا "مثل السوء" ہے۔
- 6_ عالم آخرت پر ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے مشرکین، قبیح صفت کے مالک ہیں۔
لذین لا یؤمنون بالآخرۃ مثل السوء
اسم ظاہر کی جگہ "الذین" موصول کو قرار دینا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ ان کا بد صفت سے متصف ہونا ان کے کفر کی وجہ سے ہے۔
- 7_ عقیدہ، انسان کی روحانی صفات اور خصلتوں پر موثر ہوتا ہے۔
لذین لا یؤمنون بالآخرۃ مثل السوء
8_ فقط خداوند عالم، بلند ترین صفات کا مالک ہے۔
وللہ المثل الا علی
- 9_ بلند ترین صفات کا مالک ہونا، اس بات پر دلیل ہے کہ خداوند عالم مشرکین کی ناروا نسبتوں سے منزہ ہے۔
ویجعلون لما لا نصیباً مما رزقناہم...کنتم تفترون...ویجعلون للہ الذی لا یغلبہ...وللہ المثل الا علی
- 10_ خداوند عالم کی طرف بیٹی کی نسبت دینا، اس کی بلند صفات اور اس کے بلند و برتر مقام سے سازگار نہیں ہے۔
وللہ المثل الا علی
- عبارت "وللہ المثل الا علی" اس ناروا نسبت کے جو اب کے مقام پر ہے جو مشرکین خداوند عالم کی طرف دیتے تھے اور وہ نسبت خدا کے لیے بیٹی کا ہونا ہے در حالانکہ خداوند عالم بلند

497

- ترین صفات کا مالک ہے اور یہ نسبت اس دعویٰ کے ساتھ سازگار نہیں ہے۔
- 11_ خداوند عالم عزیر (ناقابل شکست) اور حکیم (صاحب حکمت) ہے۔
وہو العزیز الحکیم
- 12_ عزت اور حکمت، خداوند عالم کی عالی ترین صفات کا مظہر ہیں۔
وللہ المثل الا علی وہو العزیز الحکیم
- 13_ خداوند عالم کی عزت و حکمت اس چیز سے سازگار نہیں کہ اس کی طرف بیٹی کی نسبت دی جائے۔
ویجعلون للہ البنات...وہو العزیز الحکیم
- 14_ عن الصادق (ع) فی معنی قوله تعالیٰ "وللہ المثل الا علی" اَنَّهُ قال: الذی لا یشتبه شی ولا یوصف ولا یتوہم ملاک المثل الا علی" (1)
- امام صادق سے خداوند عالم کے اس قول "وللہ المثل الا علی" کے معنی کے بارے میں روایت نقل ہوئی ہے: آپ (ع) نے فرمایا: خداوند عالم وہ ذات ہے جس کے مشابہ کوئی چیز نہیں اور وہ قابل توصیف نہیں ہے اور نہ ہی وہ وہم و خیال میں سما سکتا ہے اور یہی "وللہ المثل الا علی" کا مطلب ہے۔

آخرت:

آخرت کو جھٹلانے والوں کی پلیدی 2; آخرت کو جھٹلانے والے 3

اسماء وصفات:

حکیم 11; عزیز 11

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا بے نظیر ہونا 14; اللہ تعالیٰ کی توصیف 14; اللہ تعالیٰ کی حکمت 12، 13; اللہ تعالیٰ کی صفات 8، 9، 10، 11; اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹی کی نسبت دینا 10، 13; اللہ تعالیٰ کی عزت 12، 13; اللہ تعالیٰ کے مختصات 8; اللہ تعالیٰ کے منزہ ہونے کے دلائل 9

جاہلیت:

جاہلیت کی رسوم 1; جاہلیت کے مشرکین کا عقیدہ 3; جاہلیت کے مشرکین کی فکر 4; جاہلیت میں بیٹی 4; جاہلیت میں خنجر کشی کا سرچشمہ 1

روایت: 14

صفات:

عالی ترین صفات 8، 9، 10؛ ناپسندیدہ صفات 5

عقیدہ:

عقیدہ کے نفیساتی آثار 7

.....

(1) توحید صدوق ، ص 324، ح 1، 50 تفسیر برہان ، ج 2 ، ص 373، ح 4۔

498

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهِمْ مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَإِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ (٦١)

اگر خدا لوگوں سے ان کے ظلم کا مواخذہ کرنے لگتا تو روئے زمین پر کسی رینگنے والے کو بھی نہ چھوڑتا لیکن وہ سب کو ایک معین مدت تک کے لئے ڈھیل دیتا ہے اس کے بعد جب وقت آ جائے گا تو پھر نہ ایک ساعت کی تاخیر ہوگی اور نہ تقدیم۔

- 1_ خداوند عالم ، ظالم افراد کو مہلت دیتا ہے اور انہیں ان کی خلاف کاریوں کے مقابلہ میں فوراً ہلاک کرتا ہے۔
ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابة ولكن يؤخرهم الى اجل: مسمی
ظلم کے معنی۔ جو کہ اشیاء کو ان کے مناسب مقام پر قرار نہ دینا ہے۔ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سے مراد، ہر غلط اور نامناسب کام ہے۔
- 2_ ظالم انسانوں کا مورد مواخذہ قرار پانا ، خود ان کے عمل کا نتیجہ ہے۔
ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم
- 3_ خداوند عالم کی طرف سے ظالم افراد کے دنیاوی مواخذہ کی صورت میں زمین پر چلنے والی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔
ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابة
- 4_ خدا پر افتراء اور شرک کی سزا، اس قدر شدید اور سخت ہے کہ اس کے تحقق کی صورت میں تمام چلنے والی اشیاء اس سے محفوظ نہیں رہیں گی۔
برہم یشرکون...کنتم تفترون_يجعلون لله البنات ولو اواخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابة

499

- 5_ خداوند عالم کی طرف نامناسب امور کی نسبت دینا اور بیٹیوں کا قتل ، ایک ظالمانہ فعل ہے۔
کنتم تفترون_ ويجعلون لله البنات سبحانه...م بدسہ فی التراب...ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابة
آیات کا سیاق جو کہ مشرکین اور خدا کے بارے میں ان کے باطل عقائد کے سلسلہ میں تھا کے قرینہ کی بناء پر ممکن ہے "الناس" سے مراد ، مشرکین ہوں اور "الناس" پر الف لام عہد ذکری ہو۔
 - 6_ خداوند عالم کی طرف ناروا باتوں کی نسبت دینے کے با وجود مشرکین مکہ دنیاوی عقوبت میں گرفتار نہ ہوئے اور انہیں زندگی کی مہلت مل گئی۔
کنتم تفترون_ ويجعلون لله لبنات... ولو يؤاخذ الله الناس من بظلمهم ما ترك عليها من دابة
 - 7_ ظالموں کے دنیاوی مواخذہ اور عقوبت پر خداوند عالم کی تصمیم کی صورت میں تمام انسان ہلاک ہو جاتے اور ان کی نسل ختم ہو جاتی۔
ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابة
- احتمال ہے کہ "الناس" اور "بظلمهم" کے قرینہ نیز گناہ گار کے گناہ سے متناسب سزا کی بناء پر "دابة" سے مراد ، انسان

ہوں۔

8_ تمام انسانوں کی موت کا وقت، مقرر ہے۔

ولكن يُوخَّرُ بِمِ الْاِجْلِ مَسْمِي

9_ ظالم افراد کو وقتی طور پر معاف کرنا اور ان کی عقوبت اور مؤاخذہ مینتاخیر کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انہیں ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے۔

ولو يُوَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ يُؤَخَّرُ بِمِ الْاِجْلِ مَسْمِي

10_ تمام انسان ایک قسم کے گناہ اور نامناسب فعل کے مرتکب ہوتے ہیں۔

ولو يُوَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ

کلمہ "الناس" پر الف لام استغراق کی وجہ سے عمومیت پر دلالت کر رہا ہے اور نیز یہ کہ عقوبت اور مؤاخذہ کی صورت میں کوئی انسان (اگر دابۃ سے مراد انسان ہوں) باقی نہیں بچے گا ممکن ہے یہ مذکورہ تفسیر کے لیے مؤید ہو۔

11_ ظالم انسانوں کی سزا اور مؤاخذہ، مقررہ وقت پر انجام پائے گا۔

ولو يُوَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ... وَلَكِنْ يُؤَخَّرُ بِمِ الْاِجْلِ مَسْمِي

12_ ظالم انسانوں کی موت کا وقت مقرر ہونا، ان کے مؤاخذہ اور عقوبت کو تاخیر میں ڈالنے پر دلیل ہے۔

ولو يُوَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ... وَلَكِنْ يُؤَخَّرُ بِمِ الْاِجْلِ : مَسْمِي

13_ انسانوں کے لیے موت کا وقت مقرر کرنا اور

500

ظالموں کو سزا اور مؤاخذہ دینے کا ارادہ کرنا یا اسے مؤخر کرنا خداوند عالم کے اختیار میں ہے۔

ولو يُوَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ يُؤَخَّرُ بِمِ الْاِجْلِ : مَسْمِي

14_ زمین پر زندگی کی بقاء کی مصلحت ، ظالموں کو دنیاوی سزا دینے کی مصلحت سے زیادہ اہم ہے۔

ولو يُوَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ يُؤَخَّرُ بِمِ الْاِجْلِ : مَسْمِي

15_ ظالم انسانوں کی موت کا مقرر وقت پہنچتے ہی وہ بغیر کسی فاصلہ کے فوراً مرجائیں گے۔

فاذا جاء اِجْلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ

16_ کوئی سبب بھی انسانوں کی موت کے مقررہ وقت میں کمی و بیشی نہیں کر سکتا۔

فاذا اِجْلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ

17_ "عن ابی عبداللہ" ... وَاَمَّا الْاِجْلُ الْمَسْمِي فَهُوَ الَّذِي يَنْزِلُ مِمَّا يَرِيدُ اَنْ يَكُونَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اِلَى مِثْلِهَا مِنْ قَابِلٍ ... (1)

امام صادق (ع) سے روایت نقل ہوئی ہے ... "اجل مسمی" یہ ہے کہ خداوند عالم ایک شب قدر سے دوسری شب قدر کے ما بین جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اس کا وقت پہنچ جاتا ہے۔

18_ "عن ابی عبداللہ (ع) " ... قَالَ: تَعَدُّ السَّنِينَ ثُمَّ تَعَدُّ الشُّهُورَ ثُمَّ تَعَدُّ الْاَيَّامَ ثُمَّ تَعَدُّ السَّاعَاتِ ثُمَّ تَعَدُّ النَّفْسَ "فاذا جاء اِجْلُهُمْ لَا

يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ" (2)

امام صادق (ع) سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: عمر کے سال شمار ہوتے ہیں پھر اس کے مہینہ اور پھر اس

کے دن اور اس کے بعد اس کی گھڑیاں اور پھر انسان کے سانس: فاذا جاء اِجْلُهُمْ

19_ "عن ابی عبداللہ (ع) فی قوله تعالیٰ "اجل مسمی" قال : ... هو الذي قال الله : (اذا جاء اِجْلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا

يَسْتَقْدِمُونَ" وهو الذي سَمِيَ لِمَلِكِ الْمَوْتِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ... (3)

امام صادق (ع) سے اجل مسمی کے بارے میں روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا کہ وہ اجل یہ ہے کہ جس کے بارے میں خداوند عالم نے یہ فرمایا ہے: "اذا جاء اِجْلُهُمْ دِيسْتَخْرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ" اور وہی ہے کہ جس کا ذکر شب

قدر میں آسمان کے ملائکہ کے لیے کیا گیا ہے اور وہ معین شدہ ہے۔

.....

(1) تفسیر عیاشی ، ج 1 ، ص 354 ، ح 5 ، نور الثقلین ، ج 1 ، ص 703 ، ح 14

(2) کافی ج 3 ، ص 262 ، ح 44 نور الثقلین ، ج 2 ، ص 27 ح 98

(3) تفسیر عیاشی، ج1، ص354، ح6 نور الثقلین، ج2، ص27، ح100۔

501

اجل:

اجل مسمیٰ 8، 15؛ اجل مسمیٰ سے مراد 17؛ اجل مسمیٰ کا حتمی ہونا 16، 18، 19؛ اجل مسمیٰ کو معین کرنے کا سرچشمہ 13
افتراء:

اللہ تعالیٰ پر افتراء 6؛ اللہ تعالیٰ پر افتراء کا ظلم ہونا 5؛ اللہ تعالیٰ پر افتراء کی سزا 4
اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا ارادہ 7؛ اللہ تعالیٰ کی سنتیں 1؛ اللہ تعالیٰ کی مہلتوں کا فلسفہ 3؛ اللہ تعالیٰ کی مہلتیں 1، 6
انسان:

انسانوں کا ختم ہو جانا 7؛ انسان کا معصیت کرنا 10؛ انسانوں کی اجل 8، 13؛ انسانوں کی موت 15
دختر کشی:

دختر کشی کا ظلم ہونا 5

روایت: 17، 18، 19

سنت الہی:

الہی سنت کا مہلت دینا 1

سزا:

سزا کے مراتب

شرك:

شرك کی سزا 4

ظالمین:

ظالموں کو مہلت دینا 1، 9، 14؛ ظالموں کو مہلت دینے کا فلسفہ 3، 12؛ ظالموں کی دنیاوی سزا 14؛ ظالموں کی دنیاوی سزا
کے آثار 7؛ ظالموں کی سزا 2؛ ظالموں کی سزا کا حتمی ہونا 11؛ ظالموں کی سزا کا سرچشمہ 13؛ ظالموں کی سزا کی
تاخیر کا فلسفہ 12؛ ظالموں کی سزا میں تاخیر 9، 13؛ ظالموں کے دنیاوی مواخذہ کے آثار 7
ظلم:

ظلم کے موارد 5

عذاب:

عذاب کے اسباب 2

عمل:

عمل کے آثار 2

گناہ گار: 10

مگہ کے مشرکین:

مگہ کے مشرکین کا افتراء 6؛ مگہ کے مشرکین کو مہلت دینا 6

نسل:

نسل کی بقاء کی اہمیت 14

502

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكُذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَى لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُّفْرَطُونَ (٦٢)

یہ خدا کے لئے وہ قرار دیتے ہیں جو خود اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں یہ غلط بیانی بھی کرتی ہیں کہ
آخرت میں ان کے لئے نیکی ہے حالانکہ یقینی طور پر ان کے لئے جہنم ہے اور یہ سب سے پہلے ہی ڈالے جائیں گے۔

- 1_ زمانہ جاہلیت کے مشرکین ، خداوند عالم کی طرف ایسی چیزوں کی نسبت دیتے تھے _ جنہیں وہ خود اپنے لیے پسند نہیں کرتے تھے۔
ویجعلون للہ ما یکرہون
ما قبل آیات (ویجعلون للہ البنات) کے قرینہ کی بناء پر "یجعلون" (وہ قرار دیتے ہیں) سے مراد، نسبت دینا اور متصف کرنا ہے۔
- 2_ زمانہ جاہلیت کے مشرکین ، اپنے ہاں بیٹی کی ولادت سے نفرت کرتے تھے۔
ویجعلون للہ البنات...واذا بشر احدہم بالانثی ظلّ وجہہ مسوداً و ہو کظیم...ویجعلون للہ ما یکرہون
آیت نمبر (57) "ویجعلون للہ البنات" کے قرینہ کی بناء پر "ما یکرہون" میں "ما" سے مرد ممکن ہے "بنات" ہو۔
- 3_ مشرکین، خداوند عالم کی پاکیزگی کو ختم اور اس کی عظمت کو کم کرنے کے در پے تھے۔
ویجعلون للہ ما یکرہون
احتمال ہے کہ خداوند عالم کی طرف مشرکین کا ایسی مذموم چیز کہ جو خود ان کے لیے ناپسندیدہ تھی کی نسبت دینے کا مقصد، ممکن ہے مذکورہ نکتہ ہو۔
- 4_ زمانہ جاہلیت کے مشرکین ، خداوند عالم کی طرف ناروا چیزوں کی نسبت دینے کے باوجود اس کی

503

- ذات پر یقین رکھتے تھے۔
ویجعلون للہ ما یکرہون
- 5_ زمانہ جاہلیت کے مشرکین ، جھوٹ بولنے والے اور جھوٹے مطالب کو آراستہ و مزین کرنے والے تھے۔
وتصف السنتہم الکذب
"الکذب" "تصف" کا مفعول ہے _ مشرکین کے لیے فعل "یکذب" کی بجائے اس طرح صفت لانا ، اس چیز سے حکایت ہے کہ وہ جھوٹے مطالب کی توصیف کرتے اور ان کو آراستہ و مزین صورت میں پیش کرتے تھے۔
- 6_ خداوند عالم کی طرف ناپسندیدہ امور کی نسبت دینے کے باوجود ، مشرکین اپنے لیے اچھی عاقبت کا دعویٰ کرتے تھے۔
ویجعلون للہ ما یکرہون و تصف السنتہم الکذب ان لہم الحسنی
7_ مشرکین کا اپنے لیے اچھے انجام کا دعویٰ کرنا ، ایک جھوٹا اور حقیقت سے دور دعویٰ تھا _
وتصف السنتہم الکذب ان لہم الحسنی
"ان لہم الحسنی" "الکذب" کے لیے بدل ہے۔
- 8_ مشرکین یہ دعویٰ کرتے تھے کہ جنت ان کے لیے ہے _
وتصف السنتہم الکذب ان لہم الحسنی
احتمال ہے کہ بعد والے جملہ "ان لہم النار" کے قرینہ کی بناء پر "ان لہم الحسنی" سے مراد، بہشت ہو۔
- 9_ مشرکین ، بیٹے کے ذریعہ اپنی نسل کو باقی رکھنا، اپنے لیے نیک انجام خیال کرتے تھے۔
ویجعلون للہ ما یکرہون و تصف السنتہم الکذب ان لہم الحسنی
احتمال ہے کہ "یجعلون للہ البنات" ...و لہم ما یشہون" اور "یجعلون للہ ما یکرہون" کے قرینہ کی بناء پر "الحسنی" سے مراد، مشرکین کا ان بیٹوں کے ذریعہ کہ جن کا وہ اپنے لیے دعویٰ کرتے تھے ، نسل کو جاری رکھنا ہے۔
- 10_ خداوند عالم کی طرف ناروا امور کی نسبت دینے کے مقابلہ میں مشرکین اپنے لیے برتر چیزوں کے قائل تھے۔
ویجعلون للہ ما یکرہون ...ان لہم الحسنی
- 11_ بے شک، خداوند عالم پر افتراء باندھنے والے مشرکین کی سزا ، جہنم کی آگ ہے۔
لا جرم ان لہم النار
- 12_ خداوند عالم پر افتراء باندھنا اور اس کی طرف ناروا نسبت دینا ، جہنم کی آگ کا سبب ہے۔
عما کنتم تقتررون ویجعلون للہ البنات...ویجعلون للہ ما یکرہون...لا جرم ان لہم النار

504

- 13_ مشرکین ، سب سے پہلے جہنم کی آگ میں داخل ہو گئے۔
لا جرم ان لہم النار و انہم مفرطون
(فرط مصدر) سے مفرط کا معنی آگے ہونا ، سبقت اور جلدی کرنا ہے۔
14_ افتراء باندھنے والے مشرکین کو جہنم میں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا اور ان کو فراموش کر دیا جائے گا۔
لا جرم ان لہم النار انہم مفرطون
لغت میں "فرط" کا معنی ترک ذکر ہوا ہے اور مذکورہ تفسیر اسی معنی کی بناء پر ہے۔

افتراء:

اللہ تعالیٰ پر افتراء 10،1؛ اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھنے کی سزا 12

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھنے والوں کا جہنم میں ہونا 14؛ اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھنے والوں کی سزا 11؛ اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھنے والے افراد 4،1؛ اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی کو ختم کرنا 3

بیٹی:

بیٹی سے نفرت

جاہلیت:

زمانہ جاہلیت کی رسومات 2؛ زمانہ جاہلیت کے مشرکین کا افتراء 1؛ زمانہ جاہلیت کے مشرکین کا بیٹے کو پسند کرنا 9؛ زمانہ جاہلیت کے مشرکین کا جھوٹ بولنا 5؛ زمانہ جاہلیت کے مشرکین کا دعویٰ 8؛ زمانہ جاہلیت کے مشرکین کی خدا شناسی 4؛ زمانہ جاہلیت کے مشرکین کا عقیدہ 4؛ زمانہ جاہلیت کے مشرکین کی فکر 9؛ زمانہ جاہلیت کے مشرکین 1،6،7؛ زمانہ جاہلیت کے مشرکین کے سلوک کا طریقہ 5؛ زمانہ جاہلیت میں بیٹی کا وجود 2

جہنم:

جہنم کے اسباب 11،12؛ جہنم میں پہلے داخل ہونے والے 13

جھوٹ:

جھوٹ بولنے والے افراد 5؛ جھوٹ کو مزین و آراستہ کرنا 5

مشرکین:

مشرکین اور جنت 8؛ مشرکین اور نیک انجام 6،7،9؛ مشرکین جہنم میں 13،14؛ مشرکین کا باطل دعویٰ 7،8؛ مشرکین کو فراموش کر دیا جانا 14؛ مشرکین کی دشمنی 3؛ مشرکین کی سزا 11؛ مشرکین کی نسل کی بقا 9؛ مشرکین کے افتراء 10؛ مشرکین کے تسلط کی خواہش 10؛ مشرکین کے دعوے 6

تفسیر راہنما جلد 9

505

ثَاَلٰہٗ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهَوّٰ وَّلِيَّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (٦٣)
اللہ کی اپنی قسم کہ ہم نے تم سے پہلے مختلف قوموں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے ان کا ر و بار کو ان کے لئے آراستہ کر دیا اور وہی آج بھی ان کا سرپرست ہے اور ان کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے۔

- 1_ ظہور اسلام سے قبل ، مختلف امتوں کی طرف انبیاء کو بھیجنے کے سلسلہ میں خداوند عالم کا اپنی ذات کی قسم اٹھانا۔
تَاللّٰہِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اَمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ
- 2_ خداوند عالم نے پیغمبر اکرم (ص) سے پہلے ، امتوں میں انبیاء کو بھیجا ہے۔
تَاللّٰہِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اَمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ
- 3_ شیطان نے گذشتہ امتوں کے قبیح اعمال کو ان کی نگاہوں میں مزین کر کے پیش کیا ہے۔
لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اَمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لِّہِمُ الشَّیْطَانُ اَعْمَالِہِمُ
- عمل و کردار کو مزین کرنا اور آیت کا ذیل "ولہم عذاب الیم" اس بات پر قرینہ ہے کہ اعمال سے مراد، نامناسب اور قبیح کردار ہے۔
- 4_ نامناسب اعمال کو مزین کر کے پیش کرنا، شیطان کے اغوا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔
فَزَيَّنَ لِّہِمُ الشَّیْطَانُ اَعْمَالِہِمُ
- 5_ انسان خوبصورتی کی طرف میلان و جھکاؤ رکھتا ہے جبکہ بد صورتی سے منہ پھیرتا ہے۔
فَزَيَّنَ لِّہِمُ الشَّیْطَانُ اَعْمَالِہِمُ
- چونکہ شیطان ، لوگوں کے قبیح اعمال کو آراستہ کر کے پیش کرتا ہے اور اس طرح وہ ان کو گمراہ

506

- کرتا ہے یہ مذکورہ نکتہ پر علامت ہے۔
- 6_ گذشتہ امتیں شیطان پر فریفتہ ہوئیں اور انہوں نے انبیاء کی اطاعت نہیں کی۔
لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اَمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لِّہِمُ الشَّیْطَانُ اَعْمَالِہِمُ
- اس آیت میں امتوں کو دیئے گئے وعدہ عذاب کے قرینہ کی بناء پر جملہ "زینا لہم الشیطان" اس بات سے کنایہ ہے کہ وہ انبیاء کے سامنے سر تسلیم خم نہیں ہوئیں۔
- 7_ ظاہری نمود و نمائش کے ذریعہ ، دوسروں کو دھوکہ دینا شیطانی اور مذموم کام ہے۔
فَزَيَّنَ لِّہِمُ الشَّیْطَانُ اَعْمَالِہِمُ
- 8_ وہ امتیں جنہوں نے شیطانی کی گمراہی کے تحت تاثیر ، انبیاء کی اطاعت نہیں کی وہ شیاطین کی ولایت کے زیر سایہ ہیں۔
اَمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لِّہِمُ الشَّیْطَانُ اَعْمَالِہِمُ فَہُوَ وَلِیْہِمُ الْیَوْمَ
- 9_ مشرکین کا خداوند عالم پر افتراء اور اس کی طرف ناروا نسبت دینے کا سرچشمہ ، شیطان کی گمراہی ہے۔
وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ الْبَنَاتِ ... وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ مَا یُکْرَہُوْنَ ... لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اَمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لِّہِمُ الشَّیْطَانُ اَعْمَالِہِمُ
- گذشتہ امتوں کے درمیان انبیاء کی بعثت اور ان کا شیاطین کی گمراہی کے تحت تاثیر قرار پانے کا ذکر ، ممکن ہے ان مشرکین مگہ پر انگشت نمائی ہو جو خداوند عالم کی طرف ناروا چیزوں کی نسبت دیتے تھے۔
- 10_ مشرکین کے منفی پر وپیگندہ اور افتراء کے مقابلے میں خداوند عالم نے پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی دی ہے۔
وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ الْبَنَاتِ ... وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ مَا یُکْرَہُوْنَ ... تَاللّٰہِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اَمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لِّہِمُ الشَّیْطَانُ اَعْمَالِہِمُ
- ان آیات کہ جن کا سیاق ایک ہے ان میں غیب کے صیغہ سے مخاطب کی طرف انصراف کرنے سے احتمال یہ ہے کہ یہ مذکورہ مطلب کی خاطر ہو۔
- 11_ شیطان کی ظاہری نمود نمائش ، انبیاء کی تحریک کے لیے مانع ہے۔
تَاللّٰہِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اَمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لِّہِمُ الشَّیْطَانُ اَعْمَالِہِمُ
- 12_ شیطان کی گمراہی اور اس کا ظاہر سازی کو تسلیم کرنا ، اس کی سرپرستی کو قبول کرنے کا سبب ہے۔
فَزَيَّنَ لِّہِمُ الشَّیْطَانُ اَعْمَالِہِمُ فَہُوَ وَلِیْہِمُ الْیَوْمَ
- 13_ طول تاریخ میں انبیاء کی مخالفت کے واقعات ایک جیسے ہیں۔
تَاللّٰہِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اَمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لِّہِمُ الشَّیْطَانُ اَعْمَالِہِمُ فَہُوَ وَلِیْہِمُ الْیَوْمَ
- 14_ انبیاء کی دعوت کا مناسب جو اب نہ دینے والی امتوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

507

ولہم عذاب الیم

15_ خداوند عالم نے مشرکین کو شیطان کے گمراہ کرنے اور اس کی ظاہری سازش سے اجتناب کرنے سے خبر دار کیا ہے۔
تَاللّٰہِ لَقد اَرْسَلْنَا الٰی اِمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَہِمُ الشَّیْطَانُ اَعْمَالِہِمُ ... ولہم عذاب الیم

اغوا کرنا:

اغوا کرنے کی سرزنش 7

افتراء:

خدا کی طرف افتراء باندھنے کا سرچشمہ 9

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی قسم 1; اللہ تعالیٰ کے انذار 15

امتیئ:

امتونکے عمل کو مزین کرنا 3

انبیاء:

انبیاء کی تاریخ 2، 13; انبیاء کی تحریک کے موانع 11; انبیاء کے دشمن 13; بعثت انبیاء 1; حضرت محمد(ص) سے قبل

انبیاء 1، 2

انسان:

انسان کی زیبائی طلبی 5; انسان کے میلانات 5

برائی:

برائی سے نفرت 5

تاریخ:

تاریخ کا تکرار 13

شیطان:

شیطان سے اجتناب 15; شیطان کا ور غلانا 3، 15; شیطان کی سرپرستی کا زمینہ 12; شیطان کی سرپرستی کے شامل
حالاً افراد 8; شیطان کے پیروکار 6; شیطان کے پیروکاروں پر ولایت 8; شیطان کے ور غلانے کی روش 4; شیطان کے ور
غلانے کے آثار 9، 11; شیطان کے بہکاوے میں آنے کے آثار 12

عذاب:

عذاب کے اسباب 14; عذاب کے مراتب 14

عصیان:

انبیاء کی معصیت 6، 14; انبیاء کی معصیت کرنے کے آثار 8; انبیاء کی معصیت کرنے والوں کو سزا 14

عمل:

شیطانی عمل 7; ناپسندیدہ عمل 7; ناپسندیدہ عمل کو مزین کرنا 3، 4

قرآن:

قرآن کی قسمیں 1

508

گذشتہ امتیئ:

گذشتہ امتونکا ور غلانے میں آجانا 6

میلانات :

زیبائی کی طرف میلانات 5

محمد(ص) :

محمد(ص) کی دلداري 10

مشرکین:

مشرکین کا افتراء 10; مشرکین کے افتراء کا سرچشمہ 9

مشرکین مکہ :

مشرکین مکہ کو انذار 15

وَمَا أُنزِلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (٦٤)
اور ہم نے آپ پر کتاب صرف اس لئے نازل کی ہے کہ آپ ان مسائل کی وضاحت کر دیں جن میں یہ اختلاف کئے ہوئے ہیں
اور یہ کتاب صاحبان ایمان کے لئے مجسمہ ہدایت اور رحمت ہے۔

1_ قرآن ، خداوند عالم کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) پر نازل شدہ کتاب ہے۔
وَأُنزِلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ

"الکتاب" میں "الف لام" عہدی ذہنی ہے اور اس سے مراد ، قرآن کریم ہے۔

2_ قرآن، نزول کے ابتدائی زمانہ سے ہی کتاب کے عنوان سے جانا پہچانا جاتا ہے۔
وَمَا أُنزِلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ

3_ قرآن کریم کے نزول کا مقصد ، لوگوں کے عقائدی اختلافات کی وضاحت کرنا ہے۔
وَمَا أُنزِلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ

4_ لوگوں کے عقائدی اختلافات کی وضاحت کرنا ،

509

نہایت اہم اور ضروری امر ہے۔

وَمَا أُنزِلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ

5_ لوگوں کے عقائدی اختلاف کو حل کرنے کے لیے قرآن مجید کی وضاحت کرنا، پیغمبر اکرم کی ایک ذمہ داری ہے۔
وَمَا أُنزِلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ

6_ قرآن، معاشرہ میں عملی طور پر متحقق ہونے کے لیے ایک مفسر قرآن کا محتاج ہے۔
وَمَا أُنزِلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ

7_ انسان، عقائدی اختلافات کو دور کرنے اور صحیح و برتر عقیدہ تک رسائی حاصل کرنے کے لیے وحی اور آسمانی
تعلیمات کا محتاج ہے۔

وَمَا أُنزِلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ

9_ قرآن مجید ، مؤمنین کے لیے ہدایت اور رحمت کی کتاب ہے۔

وَمَا أُنزِلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ ... بِهَدًى وَرَحْمَةٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

انسان :

انسان کی معنوی ضرورتیں 7

ضرورتیں:

دین کی ضرورت 7; وحی کی ضرورت 7

عقیدہ:

عقیدتی اختلاف کو بیان کرنا 3; عقیدتی اختلاف کو حل کرنا 5; 7; عقیدتی اختلاف کو حل کرنے کی اہمیت 4; عقیدہ کی

تصحیح کے عوامل و اسباب 7

علماء:

علماء کی ذمہ داری 6

قرآن:

تاریخ قرآن: 2; قرآن کا کردار: 6; قرآن کا نزول: 1; قرآن کا وحی ہونا: 1; قرآن کا ہدایت کرنا: 3، 9; قرآن کو بیان کرنا: 5; قرآن کو بیان کرنے کی اہمیت: 6; قرآن کی رحمت: 9; قرآن کے اسماء گرامی: 2
کتاب: 2

مؤمنین:

مؤمنین پر رحمت: 9; مؤمنین کی ہدایت: 9

محمد(ص):

محمد(ص) اور قرآن: 8; محمد(ص) کا علم: 8; محمد(ص) کو وحی: 1; محمد(ص) کی ذمہ داری: 5

510

وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (٦٥)
اور اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسایا ہے اور اس کے ذریعہ زمین کو مردہ ہونے کے بعد دوبارہ زندہ کیا ہے اس میں بھی بات سننے والی قوم کے لئے نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

- 1_ خداوند عالم آسمان سے پانی (بارش) کو نازل کرنے والا ہے۔
وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
- 2_ آسمان، پانی کا سرچشمہ ہے۔
وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
- 3_ خداوند عالم، بارش کے پانی کے ذریعہ مردہ زمینوں کو زندہ کرنے والا ہے۔
وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
- 4_ خداوند عالم نے پانی کو زندہ موجودات کے لیے مایہ حیات قرار دیا ہے۔
فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
- مذکورہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے کہ جب "الارض" "اہل زمین" سے مراد، ایسے زندہ موجودات ہونجو زندگی اور موت کی لیاقت رکھتے ہوں۔
- 5_ زمین، پانی سے بہرہ مند ہونے سے پہلے حیات سے محروم تھی۔
فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
- 6_ طبعی اسباب، خداوند عالم کی مشیت و ارادہ کے جاری ہونے کا مقام ہیں۔
وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

511

- یہ جو خداوند عالم نے زمین کو پانی کے ذریعہ، زندہ کیا (فاحیا بہ الارض) ممکن ہے مذکورہ تفسیر کو بیان کر رہا ہو۔
- 7_ آسمان سے، بارش کا نزول اور اس کا ذریعہ، مردہ زمین کا زندہ ہونا، خداوند عالم کی نشانی ہے۔
وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً
 - 8_ بارش کے پانی اور موجودات کی حیات کا خداوند عالم کی نشانی ہونا، اہل حق کے لیے قابل درک ہے۔
وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً... إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ
 - 9_ حق کی سماعت، حقائق کو درک کا پیش خیمہ ہے۔
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ

آسمان:

آسمان کے فوائد: 2

آیات خدا:

اللہ تعالیٰ کی آفاقی آیات: 7; آیات خدا کو درک کرنا: 8

برسنا:

بارش کا برسنا 7; بارش کے فوائد 3; بارش کے برسنے کا سرچشمہ 1

پانی:

پانی کے فوائد 4، 5; پانی کے منابع 2

حقائق:

حقائق کو درك کرنے کا پیش خیمہ 9

حق:

حق کو قبول کرنے کے آثار 6; حق کو قبول کرنے والوں کا ادراک 8

خدا :

خدا کا زندگی عطا کرنا 3; خدا کی مشیت کے مقامات کا اجراء 6; خدا کے افعال 1، 3

زمین:

زمین پر زندگی عطا کرنے کا سرچشمہ 3; زمین پر زندگی کے اسباب 5; زمین کو زندگی عطا کرنا 7; زمین کی تاریخ 5

طبیعی اسباب:

طبیعی اسباب کا کردار 6

موجودات:

موجودات کی زندگی کے اسباب 4

512

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبْنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ (٦٦)

اور تمہارے لئے حیوانات میں بھی عبرت کا سامان ہے کہ ہم ان کے شکم سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ نکالتے ہیں جو پینے والوں کے لئے انتہائی خوشگوار معلوم ہوتا ہے۔

1_ اونٹ ، گائے اور گوسفند میں انسانوں کے لیے درس عبرت ہے۔

وان لكم في الانعام لعبرة نسقيكم

"انعام" اونٹ ، گائے اور گوسفند کو کہا جاتا ہے۔

2_ خداوند عالم ، اونٹ ، گائے اور گوسفند کے داخل معدہ میں فضلات اور خون کے درمیان سے خالص دودھ نکالنے والا ہے۔

وان لكم في الانعام لعبرة نسقيكم مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبْنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ

"فرث" وہ گو بر ہے جو معدے کے اندر ہو اور ابھی باہر نہ نکلا ہو۔

3_ اونٹ گائے اور گوسفند کے داخل معدہ میں فضلات اور خون کے درمیان سے خالص دودھ کو نکالنے اور اس کو پینے کے قابل بنانا ، خداوند عالم کی نشانی ہے۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبْنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ

4_ اونٹ، گائے اور گوسفند کے غذائی فضلہ اور خون کے درمیان سے خالص دودھ کو خارج کرنے میں انسانوں کے لیے عبرت ہے۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبْنًا خَالِصًا سَائِغًا

513

للشاربين

5_ اونٹ ، گائے اور گوسفند کا دودھ پینے کے قابل ، سالم اور تناول میں سہل ہے۔

وان لكم في الانعام لعبرة نسقيكم مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبْنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ

"خالصاً" (ہر چیز کا نچوڑ) اس کی سلامتی سے حکایت اور ، "سائغاً" (آسانی سے جاری ہونے والا) تناول میں سہل ہونے

سے حکایت کر رہا ہے۔
 6_طبیعی اسباب، خداوند عالم کے ارادہ اور مشیت کے تحقق کا مقام ہیں۔
 نسقیکم ممّا فی بطونہ...لبناً خالصاً سائغ
 یہ جو خداوند عالم نے اونٹ گائے اور گوسفند کے خون اور فضلات سے انسان کے لیے خالص دودھ قرار دیا ہے۔ ممکن ہے مذکورہ نکتے کو بیان کر رہا ہو۔
 7_ اونٹ ، گائے اور گوسفند کے دودھ کی پیداوار کا نظام اور اس کے غذائی مواد کی کیفیت ایک دوسرے سے مشابہ ہے۔
 وان لکم فی الا نعم لعبرة نسقیکم ممّا فی بطونہ من بین فرث ودم لبناً خالصاً سائغاً للشاربین
 مذکورہ حیوانات کو مشترک تعبیر "انعام" کے ساتھ ذکر کرنا ممکن ہے مذکورہ مطلب کو بیان کر رہا ہو۔

آیات الہی:
 آیات الہی کے موارد 3
 اللہ تعالیٰ:
 اللہ تعالیٰ کی مشیت کے اجرا کے مقام 6; اللہ تعالیٰ کے افعال 2
 چوپائے:
 چوپاؤں کے دودھ دینے میں مشابہت 7; چوپاؤں کے دودھ میں مشابہت 7
 شتر:
 اونٹ سے عبرت حاصل کرنا 1; اونٹ کے دودھ کا آیات الہی سے ہونا 3; اونٹ کے دودھ کے فوائد 5; اونٹ کے دودھ کے نکلنے سے عبرت حاصل کرنا 4; اونٹ کے دودھ کے نکلنے کی کیفیت 2
 طبیعی عوامل:
 طبیعی عوامل و اسباب کا کردار 6
 عبرت:
 عبرت کے اسباب 1، 4
 غذا:
 غذا کے منابع 5

514
 گائے:
 گائے سے عبرت 1; گائے کے دودھ کا آیات الہی سے ہونا 3; گائے کے دودھ کے فوائد 5; گائے کے دودھ کے نکلنے سے عبرت 4; گائے کے دودھ کے نکلنے کی کیفیت 2
 گوسفند:
 گوسفند سے عبرت 1; گوسفند کے دودھ کا آیات الہی سے ہونا 3; گوسفند کے دودھ کے فوائد 5; گوسفند کے دودھ کے نکلنے سے عبرت 4; گوسفند کے دودھ کے نکلنے کی کیفیت 2

تفسیر راہنما جلد 9

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَراً وَرِزْقاً حَسَنًا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (٦٧)

اور پھر خرما اور انگور کے پھلوں سے وہ شیرہ نکالتے ہیں جس سے تم نشہ اور بہترین رزق سب کچھ تیار کر لیتے ہو اس میں بھی صاحبان عقل کے لئے نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

- 1_ خداوند عالم نے انسانوں کے لیے کجھور اور انگور کے میوہ دار درختوں سے قابل نوش مائعات کا انتظام کیا ہے۔
نسقیکم ممّا ... ومن ثمرات النخيل والا عنب
"من ثمرات" جارو مجرور ما قبل آیت ذکر "نسقیکم" کے قرینہ کی بناء پر کا متعلق "نسقیکم" مقدر ہے اور اسی طرح اس کا جملہ "ان لکم فی الانعام لعبرة" پر عطف ہوا ہے۔
- 2_ کجھور و انگور کے درخت اور ان سے پینے والی چیزوں کا حصول، نصیحت اور عبرت ہے۔
من ثمرات النخيل والا عنب تتخذون منه سکر
جملہ "من ثمرات ..." کا جملہ "وان لکم فی الانعام لعبرة" پر عطف کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مذکورہ تفسیر کا استفادہ کیا گیا ہے۔
- 3_ کجھور اور انگور کے درخت، انواع و اقسام کے

515

- محصولات اور ثمرات کے حامل ہیں۔
ومن ثمرات النخيل والا عنب تتخذون منه سکرأ ورزقاً حسن
- 4_ صدر اسلام میں کجھور اور انگور سے شراب تیار کرنا رائج تھا۔
ومن ثمرات النخيل والا عنب تتخذون منه سکرأ ورزقاً حسن
 - 5_ نشہ آور چیزوں کے علاوہ کجھور اور انگور کے تمام محصولات اچھے اور پسندیدہ ہیں۔
ومن ثمرات النخيل والا عنب تتخذون منه سکرأ ورزقاً حسن
مذکورہ "تفسیر" سکر کے "رزقاً حسناً" کے تقابل سے حاصل ہوئی ہے یعنی سکرات کے علاوہ خرما اور انگور کے تمام محصولات کو اچھا اور پسندیدہ رزق قرار دیا گیا ہے۔
 - 6_ اسلام میں مسکرات کا مقابلہ تدریجی صورت میں اور مرحلہ وار تھا۔
ومن ثمرات النخيل والا عنب تتخذون منه سکرأ ورزقاً حسن
اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ سورۃ مکی ہے اور اس وقت مسکرات، حرام نہیں ہوئے تھے۔ لہذا مسکرات کو پسندیدہ رزق کے مقابلہ میں قرار دینا، مسکرات کے خلاف جہاد کرنے کے سلسلہ میں پہلا قدم شمار کیا گیا ہے۔
 - 7_ خرما اور انگور کے محصولات، انسان کے لیے کھانے پینے کے بہترین اور سالم محصولات ہیں۔
نسقیکم ممّا ... ومن ثمرات النخيل والا عنب تتخذون منه سکرأ ورزقاً حسن
تمام کھانے پینے کی چیزوں میں انگور اور کجھور کے درختوں کے محصولات کا خاص و طور پر ذکر کرنا، ممکن ہے مذکورہ تفسیر کی طرف اشارہ ہو۔
 - 8_ صاحبان عقل کے لیے کجھور اور انگور کے محصولات میں خداوند عالم کی قدرت اور ربوبیت کی آیت اور نشانی ہے۔
ومن ثمرات النخيل والا عنب تتخذون منه سکرأ ورزقاً حسناً ان فی ذلك لا یہ لقوم یعقلون
 - 9_ کائنات کے حقائق کو صحیح درک کرنے اور آیات الہی سے بہرہ مندی کے لیے سمجھ بوجھ اور عقل مندی شرط ہے۔
ان فی ذلك لا یہ لقوم یعقلون
 - 10_ طبیعت اور قدرت الہیہ کے آثار کی شناخت کے لیے تعقل و خردمندی کے ذریعہ انسان کی تشویق کرنا چاہیے۔
ومن ثمرات النخيل ... ان فی ذلك لا یہ لقوم یعقلون
مذکورہ تفسیر اس نکتہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہے کہ آیت شریفہ کا لحن اور انداز تشویق اور ترغیب دلانے کے ساتھ سازگار ہے۔
 - 11_ تعقل اور خردمندی، حقائق کی صحیح شناخت کا ذریعہ

516

ہے۔
 اَنْ فِيْ ذٰلِكَ لَايَةُ لِقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ
 یہ تفسیر اس نکتہ کو مد نظر رکھتے ہوئے ہے کہ خداوند عالم نے طبیعت اور قدرت ربوبیت کے آثار کی شناخت کے سلسلہ میں انسان کو تعقل اور فہم کی دعوت اور تشویق دلانی ہے۔
 12_ "عن ابی عبد اللہ (ع) قال .. قد انزل اللہ ... "ومن ثمرات النخيل و الاعناب تتخذون منه سكرأ ورزقأ حسناً "فكان المسلمون بذلك ثم انزل اللہ آية التحريم بذه الآية: "انما الخمر والميسر والانصاب ... فاجتنبوا ... " فہذه آية التحريم وہی نسخت الآية الاخری" (1)

امام صادق (ع) سے روایات نقل ہوئی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا کہ بے شک خداوند عالم نے (یہ آیت) نازل فرمائی ہے "ومن ثمرات النخيل و الاعناب تتخذون منه سكرأ ورزقأ حسناً" لہذا مسلمان اس طرح (شراب بنانا اور اس کو پینا) عمل کرتے تھے پھر خداوند عالم نے شراب کی تحريم کے سلسلہ میں یہ آیت نازل فرمائی "انما الخمر والميسر والانصاب ... فاجتنبوا ... " پس یہ آیت تحريم اور آیت دوسری آیت کو نسخ کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی نشانیاں 8; اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں 8; اللہ تعالیٰ کے افعال 1

آیات خدا:

آیات آفاقی کو درك کرنے کی تشویق 10; آیات خدا سے استفادہ کرنے کے شرائط 9; آیات خدا کو درك کرنے کے شرائط 9;

اللہ تعالیٰ کی آفاقی آیات 8

احکام:

احکام کا تدریجی ہونا 12

انگور:

آب انگور 1; انگور کا آیات الہی سے ہونا 8; انگور کی محصولات 2، 5، 8; انگور کی محصولات کا متنوع ہونا 3; انگور

کے درخت سے عبرت 2; انگور کے درخت کے فوائد 3; انگور کے فوائد 1، 7

تعقل:

تعقل کے آثار 9، 10، 11

روایت: 12

روزی:

پسندیدہ روزی 5

شناخت:

شناخت کے وسائل 11

.....

(1) تفسیر عیاشی ج 4، ص 263، ح 40 ; نور الثقلین، ج 3، ص 63، ح 12_

517

شراب:

انگور سے شراب کا تیار ہونا 4; شراب کا شرعی طور پر حرام ہونا 12; شراب کو آمادہ کرنے کی تاریخ 4; شراب کے

احکام 12، صدر اسلام میں شراب 4; کھجور سے شراب کا تیار ہونا 4

طبیعت:

طبیعت شناسی کی تشویق 10

عقلمند:

عقلمند اور آیات الہی 8

عبرت:

عبرت کے اسباب 2

قرآن:

قرآن کی منسوخ آیات 12

کھانے کی اشیاء:

کھانے کی بہترین اشیاء 7; کھانے کی صحیح و سالم

اشیاء 7

کھجور:

کھجور کا آیات الہی سے ہونا 8; کھجور کی محصولات 2، 5، 8; کھجور کی محصولات کا متنوع ہونا 3; کھجور کے فوائد 1، 7

کھجور کا درخت:

کھجور کے درخت سے عبرت 2; کھجور کے درخت کے فوائد 3

مانع جات:

بہترین مانع جات 7; سالم مانع جات 7

محرمات: 12

مسکرات:

مسکرات کا ناپسندیدہ ہونا 5; مسکرات کے خلاف جہاد کی روش 6

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنْ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ (٦٨)

اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کو اشارہ دیا کہ پہاڑوں اور درختوں اور گھروں کی بلندیوں میں اپنے گھر بنائے

—

1_ شہد کی مکھیوں کا الہی الہام کے ذریعہ پہاڑوں ، درختوں ، گھروں کی بلندیوں اور سائبانوں میں گھر

518

کا انتخاب کرنا

واوحي رَبِّكَ النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون

2_ شہد کی مکھیوں کو خداوند عالم کا الہام اور انہیں اپنے لیے مناسب گھر بنانے کی ہدایت کرنا ، اس کی ربوبیت کا تقاضا

ہے۔

واوحي رَبِّكَ الی النحل... ومما یعرشون

3_ شہد کی مکھیوں میں ایک قسم کا شعور اور وحی و الہی الہام دریافت کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

واوحي رَبِّكَ الی النحل

4_ شہد کی مکھیوں کی زندگی کے لیے پہاڑوں کے دامن ، درختوں ، گھروں اور سائبانوں کی بلندی طبعی اور مناسب مقام

ہے۔

واوحي رَبِّكَ الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون

5_ رات کے وقت شہد کی مکھیوں ، پہاڑوں کے دامن درختوں ، مکانوں اور سائبانوں کی بلندیوں پر استراحت کرتی اور انہیں

اپنی پناہ گاہ قرار دیتی ہیں۔

واوحي رَبِّكَ الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون

"بیت" کا اصلی معنی رات کے وقت انسان کی پناہ گاہ ہے (مفردات راغب) شہد کی مکھی کے گھر کو "بیت" کا نام دینے

کی وجہ ممکن ہے مذکورہ مطلب ہو۔

6_ محمد بن یوسف عن ابیہ قال : سالت ابا جعفر (ع) عن قول الله : "واوحي رَبِّكَ الی النحل" قال : الہام (1)

محمد بن یوسف نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر (ع) سے خداوند عالم کے اس

قول "واوحي رَبِّكَ الی النحل" کے بارے میں سوال کیا تو حضرت (ع) نے فرمایا : اس آیت میں وحی کا معنی الہام ہے۔

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے آثار 2

چھتا بنانا:

درختوں کے اوپر چھتا بنانا 4; سائبانوں کے اوپر چھتا بنانا 4; گھروں کے اوپر چھتا بنانا 4

روایت: 6

شہد کی مکھی:

شہد کی مکھی رات کو 5; شہد کی مکھی کا چھتا بنانے کا سرچشمہ 1، 2; شہد کی مکھی کاشعور 3; شہد کی مکھی کو الہام 1، 2، 3، 6; شہد کی مکھی کی استعداد 3; شہد کی مکھی کی خصوصیات 3; شہد کی مکھی کی زندگی کرنے کا مکان 4; شہد کی مکھی کے استراحت کا زمانہ 5

519

ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلَالًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (٦٩)

اس کے بعد مختلف پھلوں سے غذا حاصل کرے اور نرمی کے ساتھ خدائی راستہ پر چلے جس کے بعد اس کے شکم سے مختلف قسم کے مشروب برآمد ہوں گے جس میں پورے عالم انسانیت کے لئے شفا کا سامان ہے اور اس میں بھی فکر کرنے والی قوم کے لئے ایک نشانی ہے۔

1_ خداوند عالم نے شہد کی مکھیوں کو گھر بنانے کے لیے الہام کرنے کے بعد انہیں پھلوں، پھلوں کے غنچوں، درختوں اور کوہستانی محصولات سے غذا حاصل کرنے کی رہنمائی کی ہے۔
واوحي رَبِّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنْ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا ... ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ
شہد کی مکھی ایسا موجود ہے جو پھلوں، درختوں اور نباتات کے شگوفوں سے غذا حاصل کرتا ہے۔
ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ
3_ خداوند عالم نے شہد کی مکھیوں کی زندگی گزارنے کے لیے ان کے لیے مناسب راستوں کو ہموار کیا ہے۔
فاسلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلَالًا

مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے جب "ذُلَالًا" "سبل" کے لیے حال ہو۔
4_ خداوند عالم نے شہد کی مکھیوں کو ان کے مقرر کردہ راستوں پر انہیں اطاعت و خضوع کی حالت میں حرکت کرنے کا الہام کیا ہے۔
فاسلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلَالًا
مذکورہ تفسیر اس نظریہ کی بناء پر ہے جب "ذُلَالًا" فعل "فاسلُكِي" سے فاعل جو کہ "انت" کی ضمیر ہے کے لیے حال ہو۔

520

5_ شہد کی مکھیاں، خداوند عالم کے الہام کے مقابلہ میں خاشع اور مطیع ہیں اور عالم طبیعت میں مقرر شدہ راستہ پر گامزن ہوتی ہیں۔

فاسلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلَالًا

6_ عالم طبیعت میں شہد کی مکھیوں کی زندگی کا راستہ متعدد اور مختلف قسم کا ہے۔
فاسلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلَالًا

مذکورہ بالا تفسیر "سبل" کے جمع آنے سے حاصل ہوئی ہے۔

7_ شہد کی مکھیوں کو طبیعی زندگی (گھر بنانے کے انگیزہ کو ابھارنا، نباتات سے غذا حاصل کرنا اور شہد کی پیداوار) کے راستہ کی نشاندہی، وپروردگار کی ربوبیت کا تقاضا ہے۔
فاسلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلَالًا

8_ خداوند عالم کی ربوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ کائنات خضوع و اطاعت کی حالت میں حرکت کرے اور انسان اس کی جانب

سے مقرر شدہ راستہ پر گا مزن ہو۔

فاسلکی سبل ربك ذلل

اگر چہ آیت شریفہ شہد کی مکھی کے بارے میں ہے لیکن انسان کے لیے ان کی زندگی کی یاد ممکن ہے اس پیغام کو لیے ہوئے ہو کہ انسان بھی دوسرے عالم طبیعت کے موجودات کی طرح ہے لہذا اسے اپنے پروردگار کے راستہ پر گامزن ہونا چاہیے۔

9_ وسائل اور خداوند عالم کی نعمت سے اسکی مقررہ کردہ حدود میں رہتے ہوئے بہرہ مند ہونا چاہیے۔

واوحی ربك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتاً ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربك ذلل

10_ شہد کی مکھیوں کا شکم، پھلوں اور پودوں کے اس کو شہد میں تبدیل کرنے کا مقام ہے۔

ثم کلی من کل الثمرات ... یخرج من بطونها شراب

11_ طبیعی اور خالص شہد مختلف قسم کے رنگوں میں دستیاب ہے۔

یخرج من بطونها شراب مختلف الوانہ

12_ شہد کا انواع و اقسام کے رنگوں میں ہونا، شہد کی مکھیوں کا مختلف قسم کے پودوں سے استفادہ کا نتیجہ ہے۔

ثم کلی من کل الثمرات ... یخرج من بطونها شراب

پھلوں اور مختلف نباتات سے شہد کی مکھیوں کی غذا حاصل کرنے کے بیان کے بعد انواع و اقسام کے شہد کا ذکر، ممکن ہے مذکورہ تفسیر کی خاطر ہو۔

13_ شہد، تمام انسانوں کے لیے شفا بخش دوا ہے۔

فیہ شفاء للناس

14_ خالص شہد سے استفادہ کرنے کے لیے خداوند عالم

521

نے تشویق دلائی ہے۔

فیہ شفاء للناس

مذکورہ تشویق آیت کے انداز سے سمجھی جارہی ہے۔

15_ طبیعت (پھاڑ اور صحرا) اور شہد کی مکھی کو انسان کی خدمت کے لیے قرار دیا گیا ہے۔

واوحی ربك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتاً ... ثم کلی من کل الثمرات ... فیہ شفاء للناس

16_ خداوند عالم نے انسان کے امراض کی شفا کو طبیعی علل و اسباب میں قرار دیا ہے۔

شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس

مذکورہ تفسیر اس وجہ سے ہے کہ خداوند عالم نے انسان کی بیماری کی بہبود کو شہد جو کہ طبیعی طریقہ سے حاصل ہوتا ہے اور یہ خود اسباب طبیعت میں سے ہے قرار دیا ہے۔

17_ انسان، عالم طبیعت کے دیگر موجودات کے مقابلہ میں ایک خاص مقام و منزلت کا حامل ہے۔

ان لکم فی الانعام لعلیۃ نسقیکم ... شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس

خداوند عالم نے عالم طبیعت کے بہت سے موجودات جیسے اونٹ، گائے، گوسفند اور شہد کی مکھیوں کو انسان کی بہرہ مند

ی کے لیے خلق کیا ہے یہ موضوع ممکن ہے کائنات میں انسان کی خصوصی شرافت و منزلت سے حکایت کر رہا ہو۔

18_ شہد کی مکھیوں کی زندگی میں صاحبان عقل و فکر کے لیے خدا کی شناخت پر اہم نشانی موجود ہے۔

واوحی ربك الی النحل ... ان فی ذلک لادیۃ لقوم یتفکرون

19_ تفکر اور غور فکر، حقائق کو صحیح درک کرنے اور آیات الہی سے بہرہ مند ی کی شرط ہے۔

ان فی ذلک لادیۃ لقوم یتفکرون

20_ خداوند عالم کا الہی حقائق کی شناخت کے لیے عالم طبیعت میں تفکر اور غور و فکر کی تشویق اور دعوت دینا۔

ان فی ذلک لادیۃ لقوم یتفکرون

21_ عالم طبیعت میں غور و فکر اور تعقل، خداوند عالم کی شناخت اور کائنات کے حقائق کو درک کرنے کا راستہ ہے۔

ان فی ذلک لادیۃ لقوم یتفکرون

22_ "عن امیر المؤمنین (ع) قال ... لعل العسل شفاء من کل داء قال الله تبارک و تعالیٰ: "یخرج من بطونها شراب مختلف الوانہ

فیه شفاء للناس" و بومع قراءة القرآن... (1)
امیر المؤمنین (ع) سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ (ع)

(1) کافی، ج 6، ص 332، ح 2، نور الثقلین، ج 3، ص 66، ح 139۔

522

نے فرمایا: ایک انگشت کی مقدار میں شہد کھانا تمام بیماریوں کے لیے شفاء ہے خداوند عالم نے فرمایا ہے "یخرج من بطونہا شرابٌ مختلف الوانہ فیه شفاء للناس" یہ اس صورت میں ہے جب قرآن کی تلاوت بھی اس کے ساتھ ہو ...

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا شفا دینا 16؛ اللہ تعالیٰ کا کردار 3؛ اللہ تعالیٰ کی تقدیریں 16؛ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں 20؛ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے آثار 7، 8؛ خداشناسی کے دلائل 18، 21

اللہ تعالیٰ کی نشانیاں:

اللہ تعالیٰ کی آفاقی نشانیاں 18؛ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے استفادہ کرنے کے شرائط 19

اطاعت:

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اہمیت 9

انسان:

انسان کے تسلیم ہونے کے اسباب 8؛ انسان کے فضائل 15، 17

بیماری:

بیماری سے شفا حاصل کرنے کے اسباب 16

تفکر:

تفکر کی اہمیت 19؛ تفکر کی ترغیب 20؛ تفکر کی دعوت 20؛ تفکر کے آثار 19؛ طبیعت میں تفکر 20؛ طبیعت میں تفکر کرنے کے آثار 21

حقائق:

حقائق کو درک کرنے کی روش 21؛ حقائق کو درک کرنے کے شرائط 19؛ حقائق کی تشخیص کی اہمیت 20

روایت: 22

شناخت:

شناخت کے وسائل 20

شہد:

شہد بنانے کا سرچشمہ 7؛ شہد سے استفادہ کرنے کی ترغیب 14؛ شہد کا شفا بخش ہونا 13، 22؛ شہد کا مختلف رنگوں

میں ہونا 11؛ شہد کو بنانے کی جگہ 10؛ شہد کے فوائد 13؛ شہد کے مختلف رنگوں میں ہونے کا سرچشمہ 12

شہد کی مکھی:

شہد کی مکھی سے استفادہ کرنا 15؛ شہد کی مکھی کا تسلیم ہونا 4، 5؛ شہد کی مکھی کو الہام 1، 4، 5؛ شہد کی مکھی کی حرکت

کا سرچشمہ 4، 7؛ شہد کی مکھی کی خصوصیات 10؛ شہد کی مکھی کی زندگی کا سرچشمہ 7؛ شہد کی مکھی کی زندگی کا

مطالعہ کرنے کے آثار 18؛ شہد کی مکھی کی زندگی کی روش 3، 6؛ شہد کی مکھی کی غذا 1، 2، 12؛ شہد کی مکھی کی غذا

کا سرچشمہ 7؛ شہد

523

کی مکھی کے چھتا بنانے کا سرچشمہ 7؛ شہد کی مکھی کے فوائد 22

طبیعی اسباب:

طبیعی اسباب کا کردار 16

طبیعت:

طبیعت سے استفادہ کرنا 15

غذا:

پھل سے غذا 1، 2؛ پھول سے غذا 1؛ شگوفہ سے

غذا 1، 2؛ غذا کے منابع 2

کائنات:

کائنات کے تسلیم ہونے کے اسباب 8

گیاه:

گیاه کے متنوع رنگ کے آثار 12

نعمت:

نعمت سے استفادہ کرنے کی کیفیت 9

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْدَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ (۷۰)
اور اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے پھر وہ ہی وفات دیتا ہے اور بعض لوگوں کو اتنی بدترین عمر تک پلٹا دیا جاتا ہے کہ علم کے بعد بھی کچھ جاننے کے قابل نہ رہ جائیں بیشک اللہ ہر شے کا جاننے والا اور ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

1_ انسانوں کی خلقت اور موت خداوند عالم کے اختیار میں ہے۔

واللہ خلقکم ثم یتوفکم

2_ موت، خداوند عالم کی طرف سے انسان کی مکمل طور پر روح کو قبض کرنا ہے نہ کہ اس کی نابودی مراد ہے۔

524

واللہ خلقکم ثم یتوفکم

بات تفاعل سے "توفی" کا معنی کسی چیز کو مکمل اور پورے طور پر لینا ہے واضح سی بات ہے کہ موت کے وقت انسان کا بدن زمین کے اوپر باقی رہ جاتا ہے اور خداوند عالم کی طرف سے قبض کی جانے والی چیز وہ حقیقت ہے جس کا نام روح ہے۔

3_ انسان کی روح اس کی انسانی حقیقت اور ماہیت کو تشکیل دینے والی ہے۔

واللہ خلقکم ثم یتوفکم

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب موت کے وقت انسان کا جسم اس طرح باقی ہے اور وہ چیز خداوند عالم کے توسط سے قبض کی جانے لگی وہ وہی روح ہے جسکو ضمیر "کم" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

4_ انسان کی زندگی کا آغاز، ادارک اور جسم کے پست ترین مراتب سے ہوتا ہے اور بالآخر اس کی بازگشت اس نقطہ کی طرف ہوتی ہے۔

واللہ خلقکم ثم یتوفکم و منکم من یردّالی اردل

مادہ "یردّ" میں بازگشت کا معنی مضمر ہے اس بناء پر یہ آیت اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ ابتدا ء مینانسان نطفہ تھا پھر اس نے کمال کے سفر کو طے کیا اور بالآخر اسی نقطہ آغاز کی طرف لوٹ جانے گا خداوند عالم نے اس ابتدائی نقطہ کو زندگی کے پست ترین نقطہ سے یاد کیا ہے۔

5_ بڑھاپے میں انسان کی جسمانی اور فکری قوتوں کا ضعف، تدبیر الہی کے مقابلہ میں اس کے مغلوب ہونے کا جلوہ ہے۔

و منکم من یردّالی اردل العمر

خداوند عالم کا زمانہ توانائی کے بعد انسان کی ناتوانی کا ذکر کرنا، ممکن ہے تدبیر الہی کے مقابلہ میں انسان کی مغلوبیت کی طرف اشارہ ہو کیوں کہ کلمہ "یردّ" جو مجہول کی صورت میں آیا ہے انسان سے اختیار کی نفی کر رہا ہے اور آیت میں "اللہ خلقکم" کی تعبیر ممکن ہے اس چیز کی طرف اشارہ ہو کہ یہ بازگشت صرف اسی ذات کے اختیار میں ہے جس کے قبضہ قدرت میں زندگی اور موت ہے۔

- 6_ بعض انسان ، زندگی کے تمام مراحل میں اپنے علمی سرمایہ کی حفاظت کرنے سے عاجز ہیں۔
ومنکم من یرد الی ... لکی لا یعلم بعد علم شی
7_ انسان کی زندگی کا پست ترین مرحلہ بڑھاپے کا وہ زمانہ ہے جس میں نادانی اور جہالت ہو۔
ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکی لا یعلم بعد علم شی
8_ کچھ انسانوں پر بڑھا پا اس طرح آتا ہے کہ وہ اپنے تمام علمی سرمایہ سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔
ومنکم ...
9_ علم و آگاہی کے بغیر زندگی پست اور بے قیمت ہے۔
من یرد الی ارذل العمر لکی لا یعلم بعد علم

525

شی

- مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے انسان کی لا علمی اور ہر قسم کی آگاہی سے محرومیت کے مرحلہ کو پست ترین مرحلہ قرار دیا ہے۔
10_ خداوند عالم ، وسیع علم و قدرت کا مالک ہے۔
ان اللہ علیم قدیر
11_ خلقت ، موت اور انسان کو علم عطا کرنا یا اس سے محروم کرنا ، علم و قدرت الہی کا جلوہ ہے۔
واللہ خلقکم ثم یتوفکم ... ان اللہ علیم قدیر
12_ انسان کا علم و قدرت ناپائیدار اور خداوند عالم کی قدرت و علم جاودانی ہے۔
ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکی لا یعلم بعد علم شیاً ان اللہ علیم قدیر
13_ "عن ابی جعفر (ع) اذا بلغ العبد مائة منہ فذلک ارذل العمر" (1)
امام محمد باقر (ع) سے روایت نقل ہوئی ہے کہ جس وقت بندہ سو سال کا ہو جائے تو (اس کی عمر) "ارذل العمر" پست ترین عمر ہے۔
14_ "عن علی فی قولہ "و منکم من یرد الی ارذل العمر" قال خمس و سبعون سنة" (2)
حضرت امام علی (ع) سے روایت ہے کہ آپ (ع) نے خداوند عالم کے اس قول "منکم من یرد الی ارذل العمر" کے بارے میں فرمایا: ارذل العمر "پست ترین عمر" (پچھتر سال کی ہے)۔
15_ روي: ان ارذل العمر ان یکون عقله عقل ابن سبع سنين (3)
روایت نقل ہوئی ہے کہ "ارذل العمر" (پست ترین عمر) وہ ہے کہ (بڑھا پے کی وجہ سے) انسان کی عقل سات سالہ بچے کی مانند ہو۔

اسماء وصفات:

علیم 10، قدیر 10

اقدار:

اقدار کا ملاک 9

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی تدبیر 5؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی جاودانگی 12؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں 11؛ اللہ تعالیٰ کے افعال 1، 12؛
اللہ تعالیٰ کے علم کی جاودانگی 12؛ علم الہی 10؛ علم الہی کی علامت 11؛ قدرت الہی 10

.....

(1) تفسیر قمی، ج 2 ص 79، تفسیر برہان، ج 2، ص 376، ح 1۔

(2) تفسیر طبری، ج 7 ص 615، الدر المنثور، ج 5 ص 146۔

(3) خصال صدوق، ص 546، ح 25، نور الثقلین، ج 3، ص 67، ح 144۔

526

انسان:

انسان کا انجام 4; انسان کی فراموشی 11; انسان کا بڑھاپا 13; انسان کی حقیقت 3; انسان کی خلقت 11; انسان کی خلقت کا سرچشمہ 1; انسان کی عمر 4، 6، 7، 8; انسان کی قدرت کا نا پائیدار ہونا 12; انسان کے ابعاد 3; انسان کے علم کا ناپائیدار ہونا 12; انسانوں کا عجز آنا 6; انسانوں کا علم 6، 11; انسانوں کی موت 11

بڑھاپا:

بڑھاپے کے آثار 15; بڑھاپے میں جہالت 7; بڑھاپے میں ضعف 5; بڑھاپے میں فراموشی 8

روایت: 13، 14، 15

روح:

روح کا کردار; روح کو قبض کرنے والا 2

زندگی:

زندگی کا بے قیمت ہونا 9

علم:

علم کی ارزش 9

عمر:

آغاز عمر 4; عمر کا بدترین دورانیہ 7، 13، 14، 15; عمر کا دورانیہ 4، 6، 8

موت:

موت کا سرچشمہ 1; موت کی حقیقت 2

تفسیر راہنما جلد 9

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِعِزَّةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ (٧١)

اور اللہ ہی نے بعض کو رزق میں بعض پر فضیلت دی ہے تو جن کو بہترین بنایا گیا ہے وہ اپنا بقیہ رزق ان کی طرف نہیں پلٹا دیتے ہیں جو ان کے ہاتھوں کی ملکیت ہیں حالانکہ رزق میں سب برابر کی حیثیت رکھنے والے ہیں تو کیا یہ لوگ اللہ ہی کی نعمت کا انکار کر رہے ہیں۔

1_ دوسرے انسانوں کی نسبت بعض افراد کے رزق کی زیادتی، خداوند عالم کے اختیار اور اس کی تقدیر کے تحت

527

ہے۔

واللہ فضل بعضکم علی بعض فی الرزق

2_ خدائی رزق و روزی سے بہرہ مند ہونے کے لحاظ سے انسان متفاوت ہیں۔

واللہ فضل بعضکم علی بعض فی الرزق

3_ انسانوں کا رزق متفاوت ہونے کے لحاظ سے خداوند عالم کی مشیت کا سرچشمہ ان کی ضروریات اور ان کے حقیقی

مصالح سے متعلق اس کا علم ہے۔

انّ اللہ علیم قذیر۔ واللہ فضل بعضکم علی بعض فی الرزق

خداوند عالم کے عالم و قادر ہونے کی یاد آوری کے بعد اس بات کی وضاحت کرنا کہ دوسروں کی نسبت بعض افراد کے رزق کی زیادتی کا سبب خداوند عالم کی ذات ہے ممکن ہے یہ اس حقیقت کو بیان کر رہا ہو کہ یہ برتری علم پر مشتمل ہے اور اس کا سرچشمہ انسانوں کے مصالح اور ان کی واقعی ضرورتوں سے خداوند عالم کی آگاہی ہے۔

4_ انسانوں کے درمیان، مادی اور اقتصادی وسائل سے بہرہ مندی کے لحاظ سے مکمل مساوات ممکن نہیں ہے۔

واللہ فضل بعضکم علی بعض

مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے انسانوں کے تفاوت کو ایک سنت اور طریقہ کی صورت میں ذکر کیا ہے اور نیز الہی سنتیں قابل تغیر نہیں ہیں۔

5_ مالک کبھی بھی اپنے غلاموں کو اپنے فراوان اقتصادی وسائل اور معیشت میں شریک نہیں کرتے اور اپنے آپ کو ان کے مساوی و برابر نہیں سمجھتے ہیں۔

فما الذین فضلوا برأی رزقہم علی ما ملکت ایمنہم فہم فیہ سوائ

مذکورہ مطلب اس نکتہ کی بناء پر ہے جب آیت غلاموں سے متعلق حکم واقعی کے بیان کے سلسلہ میں نہ ہو بلکہ ایک حقیقت اور مسئلہ شرک سے اس کے ربط کو بیان کر رہی ہو اس بناء پر آیت کا پیغام یہ ہوگا جب تم لوگ خود غلاموں کو اپنے جیسا نہیں سمجھتے ہو تو پھر تم کیسے خدا کے کچھ بندوں کو خدا کے برابر قرار دیتے ہو اور انہیں خدا کا شریک خیال کرتے ہو؟

6_ مالک حضرات اپنے آپ کو غلاموں جیسا نہیں سمجھتے اور کبھی بھی ان کی غلامی سے دستبردار نہیں ہوتے ہیں۔

فما الذین فضلوا برأی رزقہم علی ما ملکت ایمنہم فہم فیہ سوائ

7_ انسانوں کے رزق کے تفاوت میں سنت الہی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کی نسبت مساوات اور اجتماعی عدالت کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے۔

واللہ فضل... فما الذین فضلوا برأی رزقہم علی ما ملکت ایمنہم فہم فیہ سوائ

مذکورہ مطلب اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ جملہ "فما الذین فضلوا..." ان افراد کی توبیخ اور سرزنش

528

کے مقام پر ہو جو اپنے درمیان مساوات کا لحاظ نہیں کرتے ہیں ابتداء آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ استفادہ کیا جاسکتا ہے کہ اگرچہ خداوند عالم نے رزق کے سلسلہ میں انسانوں کو متفاوت قرار دیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لوگ اپنے درمیان مساوات کی رعایت نہ کریں۔

8_ زندگی کے تمام حالات میں آزادی و استقلال اور الہی رزق و روزی کی عطا خداوند عالم کی واضح اور عظیم الشان نعمتوں میں سے ہے۔

فما الذین فضلوا برأی رزقہم علی ما ملکت ایمانہم

9_ وسائل سے بہرہ مند ہونا اور اپنے ماتحت افراد کو ان سے محروم رکھنا، حقیقت میں نعمت خداوندی کا انکار ہے۔

فما الذین فضلوا برأی رزقہم علی ما ملکت ایمنہم فہم فیہ سواء ا فبغمة اللہ یجدون

10_ خداوند عالم کا شریک قرار دینا، اس کی نعمتوں کا انکار ہے۔

ا فبغمة اللہ یجدون

مذکورہ مطلب اس نکتہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہے کہ آیت کے مخاطب، مشرکین مکہ ہوں۔

آزادی:

آزادی کا سرچشمہ 8

اللہ تعالیٰ:

ارادہ الہی 3؛ اللہ تعالیٰ کی روزی 1، 2، 8؛ اللہ تعالیٰ کی سنتیں 7؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تکذیب 9؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں 8؛ اللہ

تعالیٰ کے علم کے آثار 3؛ اللہ تعالیٰ کے مقدرات 1

امور:

ناممکن امور 4

انسان:

انسان کی مادی ضرورتیں 3; انسان کے مصالح 3; انسانوں کا اقتصادی لحاظ سے متفاوت ہونا 4،2; انسانوں کی روزی کا متفاوت ہونا 7،2; انسانوں کی روزی کے متفاوت ہونے کا سرچشمہ 3; انسانوں میں مساوات 7،5
انفاق:

انفاق کو ترك کرنے کی حقیقت 9; ما تحت افرا د پر انفاق کو ترك کرنا 9

روزی:

روزی کے زیادہ کرنے کا سرچشمہ 1

شرك:

حقیقت شرك 10

عدالت:

سماجی عدالت کی اہمیت 7

غلام:

529

غلام کی اقتصادی محرومیت 5

غلام رکھنے والے:

غلام رکھنے والوں کا برتاؤ 5; غلام رکھنے والوں کی فکر 6،5; غلام رکھنے والوں کی لجاجت 6

کفران:

کفران نعمت 10

نعمت:

آزادی کی نعمت 8; استقلال کی اہمیت 8

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ (٧٢)

اور اللہ نے تمہیں میں سے تمہارا جوڑا بنایا ہے پھر اس جوڑے سے اولاد اور اولاد اولاد قرار دی ہے اور سب کو پاکیزہ رزق دیا ہے تو کیا یہ لوگ باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ ہی کی نعمت سے انکار کرتے ہیں۔

1_ انسانوں کے لیے خود ان کی جنس سے شریک حیات قرار دینا، خداوند عالم کی نعمتوں میں سے ہے۔

واللہ جعل لکم من انفسکم ازواج

2_ انسانوں کے نظام زندگی میں ان کے منافع اور مصالح کی خاطر زوجیت ایک نعمت ہے۔

واللہ جعل لکم من انفسکم ازواج

مذکورہ تفسیر، "لکم" میں "لام" سے استفادہ کرتے ہوئے ہے جو کہ انتفاع کے لیے ہے۔

3_ مرد اور عورت ایک انسانی حقیقت و نفس کے مالک اور انسانیت کے لحاظ سے ان میں ذرہ برابر بھی تفاوت نہیں ہے۔

واللہ جعل لکم من انفسکم ازواج

یہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ تمام انسان چاہے وہ مرد ہوں یا عورت "انفسکم" کا مخاطب قرار پائے ہیں اور ان سب کو ایک

روح اور جان شمار کیا گیا ہے۔

4_ شریک حیات کے نظام کے زیر سایہ انسان کا اولاد

530

کی نعمت سے بہرہ مند ہونا، خداوند عالم کی نعمت اور اس کی نشانیوں میں سے ہے۔

واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجاً وجعل لکم من ازواجکم بنین و حفدہ

مذکورہ آیت ان ما قبل چند آیات میں سے ہے جو انسان پر احسان اور توحید اور شرك کے باطل ہونے کے بارے میں ہیں

قابل ذکر ہے کہ اس آیت (ا فباطل یومنون ...) کا ذیل مذکورہ تفسیر پر مؤید ہے۔

- 5_ زوجیت اور ہمسری کے ذریعہ نسل انسانی کے بقاء کی ضمانت دینا، خداوند عالم کی نعمت ہے۔
واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجاً و جعل لکم من ازواجکم بنین وحفدة
- 6_ ازدواج و ہمسری اور اولاد سے بہرہ مند ہونا الہی سنت اور انسانی فطرت میں شامل ہے۔
واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجاً و جعل لکم من ازواجکم بنین وحفدة
- مذکورہ بالا تفسیر اس نکتہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہے کہ مادہ "جعل" سنت الہی کو بیان کر رہا ہے اور وہ چیز جو سنت کے عنوان سے بیان ہوئی ہے وہ طبعی معمول کے مطابق ہوگی۔
- 7_ ازدواجی زندگی میں انسان کا اپنی اولاد اور رشتہ داروں جیسے افراد کی بے دریغ مدد سے بہرہ مند ہونا، خداوند عالم کی نعمت اور اس کی نشانیوں میں سے ہے۔
و جعل لکم من ازواجکم بنین وحفدة
- "حفدة" کا مادہ ان مددگاروں کے لیے استعمال ہوتا ہے جو خدمت گزاری کے سلسلہ میں کسی قسم کا دریغ نہیں کرتے اور مفسرین نے اولاد یا تمام رشتہ داروں کو اس معنی کا مصداق قرار دیا ہے۔
- 8_ انسان کی زندگی میں رشتہ داری کے تعاون کا اہم کردار
و جعل لکم...حفدة
- مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے شریک حیات اور اولاد کے موضوع کے بعد چند اہم نعمتوں کو شمار کرنے کے ضمن میں رشتہ داری کے متعلق مسئلہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس کا "حفدة" کے لغوی معنی سے استفادہ کیا گیا ہے۔
- 9_ انسان کا پاکیزہ اور پسندیدہ غذاؤں سے بہرہ مند ہونا ، خداوند عالم کی نعمت اور اس کی نشانیوں میں سے ہے۔
واللہ جعل لکم...ورزقکم من الطیبت
- 10_ اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں الہی نعمتوں اور آثار کا مشاہدہ کرنے کے باوجود ، کفار بطلان پر یقین رکھنے کی خاطر خداوند عالم کی سرزنش کا مصداق ٹھہرے ہیں۔
واللہ جعل لکم...أفبالباطل یؤمنون و بنعمت اللہ ہم یکفرون

531

- 11_ خاندان کی تشکیل ، صاحب اولاد ہونے ، اجتماعی تعاون اور خدائی حلال روزی سے بہرہ مند ہونے سے اعراض کرنا
ایک باطل اور غلط طریقہ ہے۔
واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجاً... أفبالباطل یؤمنون
- مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "واللہ جعل لکم..." شریک حیات و غیرہ کے موضوع کو اہمیت دینے کے مقام بیان میں ہے۔ اور آخر میں اعتراض آمیز بیان "أفبالباطل یؤمنون" ان لوگوں کے رد کے سلسلہ میں ہے جو ان اقدار سے روگردانی کرتے ہیں۔
- 12_ کائنات کے مناظر میں وجود خداوند کے آثار سے چشم پوشی کرنا ، اس کی نعمتوں کا کفران اور ناشکری ہے۔
واللہ جعل لکم...بنعمت اللہ ہم یکفرون
- 13_ نعمت کی طرف توجہ کا لازمہ، منعم کی شکر گزاری ہے۔
أفبالباطل یؤمنون و بنعمت اللہ ہم یکفرون
- 14_ "عن ابی عبد اللہ (ع) فی قولہ اللہ "و جعل لکم من ازواجکم بنین وحفدة" قال: الحفدة بنو البنات ونحن حفدة رسول اللہ (1)
امام صادق (ع) سے خداوند عالم کے اس قول "و جعل لکم من ازواجکم بنین وحفدة" کے بارے میں روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا "حفدة" سے مراد بیٹی کے بیٹے ہیں اور ہم رسول خدا (ع) کے نواسے ہیں۔
- 15_ "الحفدة" ہم اختان الرجل علی بناتہ وبو المروى عن ابی عبد اللہ (ع) (2)
بیٹیوں کے شوہر (داماد) کو الحفدة کہا جاتا ہے اور یہ مطلب امام صادق (ع) سے نقل ہوا ہے۔

آیات خدا: 7،4

آیات خدا سے منہ موڑنا 12

ائمہ (ع) :

ائمہ (ع) کے فضائل 14

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی سرز نشیں 10; اللہ تعالیٰ کی سنتیں 6; اللہ تعالیٰ کی نعمات 1، 2، 4، 5، 7، 9

اللہ تعالیٰ کی سنتیں:

اللہ تعالیٰ کی بقاء نسل کی سنت 6

انسان:

انسان کی فطرت 6; انسان کے ابعاد 6; انسان کے مصالح 2

.....

- (1) تفسیر عیاشی ج 20، ص 264، ح 46، نور الثقلین ج 3، ح 68، ص 150_
(2) مجمع البیان، ج 6، ص 576، نور الثقلین، ج 3، ص 68، ح 152، فی مجمع البحرین " ختن الرجل زوج البنتہ " _

532

بابی امداد:

بابی امداد کے آثار 8; سماجی امداد کو ترک کرنا 11; گھر یلو امداد 8

داماد:

داماد کی رشتہ داری 15

ذکر:

نعمت کے ذکر کے آثار 13

رشتہ دار:

رشتہ داروں کی امداد 7; رشتہ داروں کی اہمیت 8

رویات: 14، 15

روزی:

حلال روزی سے استفادہ کو ترک کرنا 11

زہد:

ناپسندیدہ زہد

شادی:

شادی کا فطری ہونا 6; شادی کو ترک کرنا 11; شادی کے آثار 5

شکر:

نعمت کے شکر کا زمینہ 13

طیبات:

طیبات سے استفادہ کرنا 9

عمل:

ناپسندیدہ عمل 11

عورت:

عورت کی حقیقت 3; عورت و مرد کا مساوی ہونا 3

کفار:

کفار کا باطل عقیدہ 10; کفار کو سرزنش 10; کفار کی لجاجت 10

کفران:

کفران نعمت 12

محمد (ص):

محمد (ص) کی نسل (نواسے ...)

مرد:

مرد کی حقیقت 3

نسل:

بقاء نسل کی روش 5

نعمت:

انسانوں میں زوجیت کی نعمت 2؛ بقاء نسل کی نعمت 5؛ پاکیزہ طعام کی نعمت 9؛ رشتہ داروں کی نعمت 7؛ طہیات کی نعمت 9؛ فرزند کی نعمت 4؛ میاں بیوی کی نعمت 1؛ نسل (پوتے ونواسے) کی نعمت 7
نسل کی امداد: 7

533

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ (٧٣)
اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ آسمان و زمین میں کسی رزق کے مالک ہیں اور نہ کسی چیز کی طاقت ہی رکھتے ہیں۔

- 1_ مشرکین کے خدا ، انسانوں کو روزی پہنچانے کے سلسلہ میں کسی قسم کی تاثیر نہیں رکھتے ہیں۔
ويعبدون من دون الله ما لا يملك لهم رزق
- 2_ فقط خداوند عالم، انسانوں کو روزی عطا کرنے والا اور وہی تنہا پرستش کے لائق ہے۔
ا فبالباطل يؤمنون... ويعبدون من دون الله ما لا يملك لهم رزق
اس آیت اور ما قبل آیت کے درمیان ربط سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ خداوند عالم نے رازق ہونے کو اپنی ذات میں منحصر قرار دیا ہے اور حقیقی روزی رساں کو عبادت کے لائق سمجھا ہے اور اس ضمن میں رازقیت میں بتوں کے ہر قسم کے کردار کی نفی کی ہے۔
- 3_ معبود حقیقی کا اس کے غیر سے شناخت کا معیار، روزی پہنچانا ہے۔
ويعبدون من دون الله ما لا يملك لهم رزق
- 4_ انسانوں کو روزی پہنچانے میں آسمان اور زمین موثر ہیں۔
مالا يملك لهم رزقاً من السموات والارض شي
یہ جو خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ معبود ، آسمان اور زمین سے انسان کو رزق پہنچانے پر قادر نہیں ہیں اس سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ زمین اور آسمانوں میں رزق پہنچانے کا زمینہ موجود ہے۔
- 5_ غیر خدا کی عبادت، باطل پر ایمان اور الہی نعمتوں کا کفران ہے۔
ا فبالباطل يؤمنون و بنعمت الله هم يكفرون ويعبدون من دون الله

534

- 6_ غیر موثر اور ناتوان عناصر کی پرستش ، مشرکین کی پست فکری اور جہالت کی علامت ہے۔
ويعبدون من دون الله مالا يملك لهم رزقاً... ولا يستطيعون
- 7_ مشرکین کے معبود، کائنات میں ہر قسم کی توانائی اور قدرت سے عاری ہیں۔
ويعبدون من دون الله ما لا يملك... ولا يستطيعون

آسمان:

آسمان کے فوائد 4

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی رازقیت 2؛ اللہ تعالیٰ کے مختصات 2

الوہیت:

الوہیت کا معیار 3

باطل معبود:

باطل معبود اور رازقیت 1; باطل مبعودوں کا عجز 7; باطل مبعودوں کی عبادت 6

توحید:

توحید افعالی 2; توحید عبادی 2; رازقیت میں توحید 2

جہلا:

جہلا کی نشانیاں 6

روزی:

روزی کے موثر اسباب 4

زمین:

زمین کے فوائد 4

شرك:

شرك کی حقیقت 5

صادق معبود:

صادق مبعودوں کی رازقیت 3

عبادت:

غیر خدا کی عبادت 5; غیر خدا کی عبادت کے آثار 6

عقیدہ:

باطل عقیدہ 5

کائنات:

توحیدی نظریہ کائنات 2

کفران:

کفران نعمت 5

مشرکین:

مشرکین کی جہالت 6; مشرکین کے معبود 7

535

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (٧٤)

تو خبردار اللہ کے لئے مثالیں بیان نہ کرو کہ اللہ کچھ جانتا ہے اور تم کچھ نہیں جانتے ہو۔

1_ خداوند عالم کی مالکیت اور قدرت مطلقہ کا تقاضا یہ ہے کہ انسان توحید کی طرف میلان پیدا کرے اور اس کا شریک

قرار دینے سے اجتناب کرے۔

فلا تضربوا لله الا مثال

مذکورہ تفسیر دو نکتوں پر موقوف ہے (1) "فا" نے اس آیت کے مضمون کو ماقبل آیت پر متفرع کیا ہے اور ماقبل آیت میں

خدا کی مالکیت اور قدرت مطلقہ کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے۔

(ب) "ضرب" مثل "سے مراد، خداوند عالم کا شریک قرار دینا ہو۔

2_ خداوند عالم کا مخلوقات سے مقائسہ کرنا اور اس کی صفات کو مخلوق کی صفات کے مشابہ قرار دینا، ممنوع ہے۔

فلا تضربوا لله الا مثال

3_ خداوند عالم کی مالکیت و قدرت مطلقہ کی طرف توجہ اور اس کے مقابلہ میں موجودات کی عاجزی کا لازمہ یہ ہے کہ

اس کو غیر کے ساتھ تشبیہ نہ دی جائے۔

ويعبدون من دون الله مالا يملك... فلا تضربوا لله الامثال

ما قبل آیات سے جس بہترین موضوع کا استفادہ ہوتا ہے وہ خداوند عالم کی مالکیت و قدرت مطلقہ اور مشرکین کے جھوٹے خداؤں سے ہر قسم کی مالکیت و قدرت کی نفی ہے اس آیت میں خداوند عالم نے مذکورہ مطلب کا نتیجہ و لازمہ یہ قرار دیا ہے کہ اس کو غیر کے ساتھ تشبیہ نہ دی جائے۔

4_ فقط خداوند عالم ہی اپنی ذات کی حقیقت سے آگاہ ہے۔

فلا تضربوا لله الا مثال ان الله يعلم و انتم تعلمون

5_ انسان کے لیے خداوند عالم کی ذات و صفات کی

536

حقیقت سے شناخت کا واحد راستہ، وحی ہے۔

فلا تضربوا لله الا مثال ان الله يعلم و انتم لا تعلمون

مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہ کہ جملہ "ان الله يعلم و انتم لا تعلمون" جملہ "فلا تضربوا لله الا مثال" کے لیے تعلیل واقع ہو اور فعل "يعلم" و "تعلمون" کا متعلق اور مفعول، خدا اور اس کی مقدس ذات ہو یعنی تم خدا کے لیے شریک او رمثل تصور نہ کرو کیوں کہ تم اس کی ذات اور حقیقت کو درک نہیں کر سکو گے اور اس کا علم فقط خداوند عالم کو ہے نیز وحی کے علاوہ اس کی شناخت ممکن نہیں ہے۔

6_ خداوند عالم کو دوسرے موجودات سے تشبیہ دینے کا سرچشمہ یہ ہے کہ انسان خداوند عالم کے غیر کی نسبت اس کی ذات و صفات کے امتیازات سے جاہل ہے۔

فلا تضربوا لله الا مثال ... انتم لا تعلمون

چونکہ "انتم لا تعلمون" سے مراد، مطلق علم کی نفی نہیں ہے کیونکہ واضح سی بات ہے کہ انسان اپنی مادی زندگی کے شعبوں میں علم رکھتا ہے بلکہ علم کی نفی کا تعلق اس چیز سے ہے جس کا آیت میں ذکر ہوا ہے یعنی خداوند عالم کی ذات و صفات دوسری مخلوقات سے قابل مقائسہ نہیں ہیں لہذا اس سے مذکورہ تفسیر کا استفادہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا علم حضوری 4; اللہ تعالیٰ کی تشبیہ دینے کا سرچشمہ 6; اللہ تعالیٰ کی تشبیہ دینے کے موانع 3; اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار 1; اللہ تعالیٰ کی مالکیت کے آثار 1; اللہ تعالیٰ کے مختصات 4; خدا شناسی کے راستے 5; صفات خدا کی خصوصیات 6

ایمان:

توحید پر ایمان لانے کا زمینہ 1

جہالت:

جہالت کے آثار 6

ذکر:

خدا کی مالکیت کا ذکر 3; قدرت خدا کا ذکر 3

شرك:

شرك سے اجتناب کا زمینہ 1

شناخت:

شناخت کے وسائل 5

قیاس:

قیاس کا ممنوع ہونا 2

موجودات:

موجودات کا عجز 3

وحی:

وحی کا کردار 5

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (۷۵)

اللہ نے خود اس غلام مملوک کی مثال بیان کی ہے جو کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا ہے اور اس آزاد انسان کی مثال بیان کی ہے جسے ہم نے بہترین رزق عطا کیا ہے اور وہ اس میں خفیہ اور علانیہ انفاق کرتا رہتا ہے تو کیا یہ دونوں برابر ہوسکتے ہیں۔ ساری تعریف صرف اللہ کے لئے ہی ہے مگر ان لوگوں کی اکثریت کچھ نہیں جانتی ہے۔

- 1_ خداوند عالم کے مقابلے میں مخلوق اس زر خرید غلام کی مانند ہے جو زرہ برابر ارادہ اختیار نہیں رکھتا ہے۔ ضرب مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ
- 2_ خداوند عالم نے عوام الناس کے ذہن کو مفہیم وحی سے آشنا کرنے کے لیے مثال اور تشبیہ سے استفادہ کیا ہے۔ ضرب اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا
- 3_ انسانوں کا رزق و روزی، خداوند عالم کی جانب سے ہے۔ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنْ رِزْقًا حَسَنًا
- 4_ انفاق کرنے کے ساتھ صاحب قدرت ہونا، خداوند عالم کا انسان پر لطف اور اس کی نعمت ہے۔ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنْ رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا
- 5_ مالکیت اور اختیارات کے سلسلہ میں انسان متفاوت ہیں۔

عبدًا مملوکًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ... فَبِهِ يَنْفِقُ سِرًّا وَجَهْرًا
مذکورہ تفسیر اس وجہ سے ہے کہ قرآن کی مثالیں حقیقی اور خارجی واقعیت سے حکایت کرتی ہیں نہ یہ کہ فرضی اور خیالی ہیں۔

- پنہاں اور پوشیدہ طور پر انفاق، علی الاعلان اور آشکار انفاق سے بہتر اور قابل قدر ہے۔ فَبِهِ يَنْفِقُ سِرًّا وَجَهْرًا
- اس مطلب کا استفادہ اس لیے کیا گیا ہے کہ "سراً" کلمہ "جہراً" پر مقدم ہے۔
- 7_ حقیقی طور پر آزاد وہ ہے جو مال و منال کی بندگی سے آزاد اور اپنی دولت کو پنہاں و آشکار خرچ کرنے والا ہو۔ عبدًا مملوکًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنْ رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا
 - مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے صاحب قدرت انفاق کرنے والے انسان کو فاقد قدرت غلاموں کے مقابلہ میں قرار دیا ہے یعنی وہ شخص جو قدرت رکھتا ہو اور انفاق کرے وہ غلام نہیں بلکہ حر اور آزاد ہے۔
 - 8_ فقط حلال اور پسندیدہ روزی مقدر شدہ اور الہی روزی ہے نہ کہ حرام اور ناپسندیدہ روزی۔ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنْ رِزْقًا حَسَنًا
 - چونکہ خداوند عالم نے اپنی روزی "رزقناہ" کو اچھی و پسندیدہ روزی "رزقاً حسناً" سے مقید کیا ہے لہذا ممکن ہے کہ مذکورہ مطلب کا استفادہ کیا جا سکے۔
 - 9_ خداوند عالم جیسے غنی کے مقابلہ میں تمام موجودات فقیر اور ہر لحاظ سے محتاج ہیں۔ ضرب اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ... فَبِهِ يَنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا
 - مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے مشرکین کے عقیدہ کو رد کرنے کے مقام پر اور اس حقیقت کی وضاحت کرتے ہوئے کہ خداوند عالم مخلوقات کے ساتھ قابل مقائسہ نہیں ہے ایسی مثال سے استفادہ کیا ہے جس میں تمام کائنات کو ایک ناتوان غلام اور خداوند عالم کو صاحب قدرت انفاق کرنے والے کی مانند قرار دیا گیا ہے کہ کائنات جس کی نعمتوں سے بہرہ مند ہوتی ہے۔
 - 10_ دوسری تعلیمات اور اقدار الہی کی نسبت، انفاق ایک خاص مقام اور اہمیت کا حامل ہے۔ فَبِهِ يَنْفِقُ مِنْهُ
 - یہ جو خداوند عالم نے اچھے اور برے انسانوں کے ما بین فقط انفاق سے مقائسہ کیا ہے ممکن ہے اس تفسیر کو بیان کر رہا

ہو۔

11_ مالی لحاظ سے مستقل ہونا اور تونگری کے ساتھ انفاق کرنا، دوسروں پر مالی لحاظ سے انحصار کرنا اور فقر اور انفاق کرنے سے ناتوانی کے ساتھ قابل مقائسہ نہیں ہے۔

539

ضرب اللہ مثلاً مملوڪاً لا یقدر علی شیء ومن رزقہ ہل یستون

12_ خدا کے ساتھ مخلوقات کا قابل مقائسہ نہ ہونا ایک واضح اور غیر مبہم چیز ہے۔

ضرب اللہ مثلاً عبداً مملوڪاً...ومن...فہو ینفق منہ سرّاً وجہراً ہل یستون

"ہل یستون" کا جواب واضح اور روشن ہونے کی وجہ سے ذکر نہیں ہوا ہے درحقیقت خداوند عالم فرما رہا ہے کہ جس طرح اختیار سے عاری غلام کا ایک قدرت اور آزاد کرنے والے شخص سے مقائسہ نہیں کیا جا سکتا ہے اور یہ موضوع واضح اور بیان کے محتاج نہیں اسی طرح مخلوق کا خدا سے مقائسہ کرنا بھی ہے۔

13_ حمد و ستائش، خداوند عالم کے ساتھ مخصوص ہے۔

الحمد للہ

14_ تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں اور وہی اس کا سزا وار ہے۔

الحمد للہ

"الحمد للہ" میں 'الف و لام' جنس کا ہے اور استغراق (عمومیت) کا فائدہ دے رہا ہے۔

یعنی "کل حمد للہ"

15_ کائنات کے نظام میں ہر قدر و قیمت اور خوبصورتی کا سرچشمہ، خداوند عالم کی ذات ہے۔

الحمد للہ

خداوند عالم کی ذات کے لیے ستائش کا منحصر ہونا اس وجہ سے ہے کہ خوبصورتی اور ہر ستائش کا سرچشمہ اس کی ذات ہے اور اس مطلب پر مؤید جملہ "ضرب اللہ مثلاً عبداً..." جو خدا اور مخلوقات کے درمیان مقائسہ کے سلسلہ میں ہے یعنی مخلوقات کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ خدا کا عطا کردہ ہے۔

16_ خداوند عالم کے علاوہ کوئی موجود بھی کمال، جمال، کامل اور مستقل نہیں ہے۔

الحمد للہ

بے شک کائنات کے تمام موجودات ایک طرح کے جمال سے بہرہ مند ہیں لہذا تمام ستائش کا خداوند عالم کی ذات میں منحصر ہونا ممکن ہے اس حقیقت کو بیان کر رہا ہو کہ ان کا کمال و جمال مستقل نہیں ہے بلکہ ناقص اور خدا سے وابستہ ہے۔

17_ خداوند عالم کی صفات اور مخلوقات کا اس سے قابل مقائسہ نہ ہونے کے لحاظ سے اکثر مشرکین جاہل ہیں۔

ہل اکثر ہم لا یعلمون

مذکورہ تفسیر اس وجہ سے ہے کہ ابتداء آیت، مخلوق کا خدا سے قابل مقائسہ نہ ہونے کے بارے میں ذکر ہوئی ہے اور

علم کی نفی "لا یعلمون" بھی اسی لحاظ سے ہے۔

18_ شرک کا سبب، جہالت اور پست فکری ہے۔

540

ہل اکثر ہم لا یعلمون

خداوند عالم نے مخلوق کا خدا کے ساتھ قابل مقائسہ نہ ہونے کو سمجھانے کے لیے ایک واضح سی مثال سے استفادہ کیا ہے اور فرمایا ہے ان تمام وضاحت کے باوجود پھر بھی اگر مشرکین شرک کے راستہ کو اختیار کرتے ہیں تو اس کا سبب فقط ان کی جہالت اور نادانی ہے۔

19_ "عن ابی جعفر (ع) و ابی عبد اللہ (ع) قال: المملوک لا یجوز طلاقہ ولا نکاحہ الا باذن سیدہ..." ضرب اللہ مثلاً عبداً مملوڪاً

لا یقدر علی شیء (1)

امام باقر (ع) و امام جعفر صادق (ع) سے روایات نقل ہوئی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا غلام کا نکاح اور طلاق اس کے مالک

کی اجازت کے بغیر نافذ نہیں ہے۔

ضرب اللہ مثلاً عبداً مملوڪاً لا یقدر علی شیء...

20_ "حسن العطار ، قال: سألت أبا عبد الله (ع) عن رجل أمر مملوكه أن يتمتع بالعمرة إلى الحج عليه أن يذبح عنه ؟ قال : لا إن الله تعالى يقول : "عبداً مملوكاً لا يقدر على شيء" (2)
 حسن عطا رکھتے ہیں میں نے امام صادق (ع) سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنے زر خرید غلام کو حکم دیا کہ وہ حج تمتع بجا لائے کیا اس غلام پر اپنے مولیٰ کی طرف سے قربانی دینا واجب ہے ؟ حضرت نے فرمایا نہیں خداوند عالم نے فرمایا ہے : "عبداً مملوكاً لا يقدر على شيء"

آزاد:

آزاد بندوں کا انفاق 7; آزاد بندوں کی خصوصیات 7

احکام: 19، 20

ازدواج:

ازدواج کے احکام 19

استقلال:

مالی استقلال کی اہمیت 11

اقدار: 6، 10

اقدار کا سرچشمہ 15

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا بے نظیر ہونا 17; اللہ تعالیٰ کا بے نیاز ہونا 9; اللہ تعالیٰ کا کردار 15; اللہ تعالیٰ کی رازقیت 3; اللہ تعالیٰ کی روزی 8; اللہ تعالیٰ کی نعمات 4; اللہ تعالیٰ کے صفات 17; اللہ تعالیٰ کے کمال 16; اللہ تعالیٰ کے مختصات 13، 14، 16; اللہ تعالیٰ کے مقدرات
 انسان:

انسانوں کی مالکیت کی حدود 5; انسانوں کے دائرہ اختیار کی حدود 5; انسانوں میں اقتصادی تفاوت 5

541

جہالت:

جہالت کے آثار 18

حمد:

خدا کی حمد 13، 14

روایت: 19، 20

روزی :

پسندیدہ روزی 8; حلال روزی 8: روزی کا سرچشمہ 3

زیبائی:

زیبائی کا سرچشمہ 15

شرك:

شرك کے اسباب 18

طلاق:

طلاق کے احکام 19

غلام:

غلام کا حج 20

قرآن:

قرآن کی تعلیمات کی روش 2; قرآنی مثالوں کا فلسفہ 2; قرآنی مثالیں 1

قرآنی مثالیں:

غلام کے ساتھ تشبیہ 1; موجودات کی مثال 1
قیاس:

باطل قیاس 11، 12; موجودات کا خدا کے ساتھ قیاس 12، 17
کائنات:

کائنات کی نیاز مندی 9

مشرکین:

مشرکین کی اکثریت 17; مشرکین کی جہالت 17
موجودات:

موجودات کا عجز 1; موجودات کا نقص 16
نعمت:

ثروت کی نعمت 4

تفسیر راہنما جلد 9

542

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (٧٦)

اور اللہ نے ایک اور مثال ان دو انسانوں کی بیان کی ہے جن میں سے ایک گونگا ہے اور اس کے بس میں کچھ نہیں ہے بلکہ وہ خود اپنے مولا کے سر پر ایک بوجھ ہے کہ جس طرف بھی بھیج دے کوئی خیر لے کر نہ آئے گا تو کیا وہ اس کے برابر ہوسکتا ہے جو عدل کا حکم دیتا ہے اور سیدھے راستہ پر گامزن ہے۔

1_ خداوند عالم کی نسبت، مخلوق ناتوان، گونگوں کی مثل اور سرپرست کی محتاج ہے۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلَاهُ

2_ خداوند عالم کا عوام الناس کو مفاہیم وحی سے آشنا کرنے کے لیے مثال اور تشبیہ سے استفادہ کرنا۔
وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ

3_ کائنات کے موجودات عاجز اور اپنی حیات میں خداوند عالم پر بھروسہ کیے ہوئے ہیں۔

لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلَاهُ

4_ کائنات کے تمام موجودات، خداوند عالم کی امداد اور تدبیر کے بغیر امور کی انجام دہی اور رائے خیر و کمال کی نشاندہی مینعاجز ہیں۔

لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ... أَيْنَمَا يُوَجِّههُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ

5_ انسان کی حقیقی قدر و قیمت، اس کا سودمند اور اس کی خلقت کے اثر کا مثبت ہونا ہے۔
أَيْنَمَا يُوَجِّههُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ

543

6_ کائنات کے موجودات کی تمام اچھا نیوں اور کمالات کا سرچشمہ، خداوند عالم کی ذات ہے۔
أَيْنَمَا يُوَجِّههُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ

ہے شك تمام موجودات ایک قسم کے خیر اور فیض کمال سے بہرہ مند ہیں لہذا موجودات سے خیر رسانی کی نفی کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ تمام اچھائیوں کا سرچشمہ خداوند عالم ہے۔

7_ عدل کی دعوت دینا، ایک جلیل القدر انسان کی نشانی اور علامت ہے۔

ضرب اللہ مثلاً رجلین احد ہما ابکم لا یقدر علی شیء... ہل یستوی ہوو من یا مر بالعدل

8_ مخلوقات کا خداوند عالم سے قابل مقائسہ نہ ہونا، ایک واضح، روش اور غیر مبہم امر ہے۔

وضرب اللہ مثلاً رجلین احدہما ابکم لا یقدر علی شیء... ہل یستوی ہوو من یا مر بالعدل

مذکورہ تفسیر کا استفادہ جو اب استفہام (ہل یستوی ہو...) کے حذف سے کیا گیا ہے ممکن ہے کہ جسے واضح اور بدیہی ہونے کی بناء پر حذف کیا گیا ہو۔

9_ خداوند عالم انسانوں کو عدل کی دعوت دینے والا ہے۔

ہل یستوی ہوو من یا مر بالعدل

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ آیت کی ضرب المثل کو شرك کی نفی کے لیے قرار دیں یعنی عاجز گونگا انسان، مخلوقات کے لیے مثال ہو اور عدل کا حکم دینے والا خداوند عالم کے لیے مثال ہو۔

10_ فقط باکردار او رصراط مستقیم پر قائم انسان، دوسروں کو عدل کی دعوت دینے کی لیاقت رکھتا ہے۔

ومن یا مر بالعدل و ہوو علی شیء صراط مستقیم

عدل کی دعوت دینے والے کو اس بات سے متصف کرنا کہ وہ خود صراط مستقیم پر ہو یہ در حقیقت اس مسؤولیت کی لیاقت کے لیے شرط کو بیان کرنے کے لیے ہے۔

11_ نظریہ عدالت پر انسانی معاشرہ کی اصلاح کرنا ضروری ہے اور فقط اپنی تربیت پر اکتفاء نہ کیا جائے۔

ومن یا مر بالعدل و ہوو علی صراط مستقیم

مذکور تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے جہاں اس بیان "و ہوو علی صراط مستقیم" کے ذریعہ خود سازی کو اہمیت دی ہے وہاں عدالت کی طرف دعوت اور اصلاح معاشرہ کو بھی بیان فرمایا ہے بلکہ اس کو مقدم قرار دیا ہے۔

12_ عدالت کی دعوت اور صراط مستقیم پر ہونا، قدرت، استقلال اور معاشرہ کے لیے خیر کا سبب ہے۔

احد ہما ابکم لا یقدر علی شیء... ہل یستون ہوو من یا مر بالعدل و ہوو علی صراط مستقیم

544

مذکورہ تفسیر کا "من یا مر بالعدل..." اور "احد ہما ابکم..." "لایات بخیر" کے باہمی مقابل سے استفادہ کیا گیا ہے۔

13_ عدالت طلبی کی فکر سے عاری انسان، الہی فکر کے مطابق گونگا اور بے قدر و قیمت انسان ہے۔

احد ہما ابکم... ومن یا مر بالعدل

مذکورہ مطلب کا "یا مر بالعدل" "ابکم" سے تقابل کی بناء پر استفادہ کیا گیا ہے۔

اصلاح:

سماجی اصلاح کی اہمیت 11

اقدار:

اقدار کا ملاک

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی امداد کے آثار 4؛ اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے آثار 4؛ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں 9

انسان:

انسان کی سودمند ی کے آثار 5؛ انسان کی قدر و قیمت کا معیار 5؛ با ارزش انسان کی علامت 7

بہروسہ:

اللہ تعالیٰ پر بہروسہ 3

تزکیہ:

تزکیہ کی اہمیت 11

ثابت قدم رہنے والے:

صراط مستقیم پر ثابت قدم رہنے والے 10

خیر:

خیر کا سرچشمہ 6

شخصیت :

شخصیت کو نقصان پہنچانا 13

صالحین:

صالحین کی دعوتیں 10

صراط مستقیم:

صراط مستقیم کی دعوت 12

ظالم:

ظالموں کا گنگ ہونا 13

عدالت:

عدالت کی طرف دعوت دینا 7،9،10،12

عدالت خواہی:

عدالت خواہی کی اہمیت 13

قرآن:

قرآن کی تعلیمات کی روش 2؛ قرآنی مثالیں 2،1

قرآنی مثالیں:

545

گنگ ہوجانے کی مثال 1؛ موجودات کی مثال 1

قیاس:

باطل قیاس 8؛ موجودات کا خدا کے ساتھ قیاس 1،8

مثال:

مثال کے فوائد 2

معاشرہ:

معاشرے کے استقلال کا سرچشمہ 12؛ معاشرے کی قدرت کا سرچشمہ 12

موجودات:

موجودات پر بھروسہ 3؛ موجودات کا عجز 3،4

ہدایت پانے والے:

ہدایت پانے والوں کی دعوتیں 10

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۷۷)

آسمان و زمین کا سارا غیب اللہ ہی کے لئے ہے اور قیامت کا حکم تو صرف ایک پلک جھپکنے کے برابر یا اس سے بھی قریب تر ہے اور یقیناً اللہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

1_ آسمانوں اور زمین کے غیبی امور، خداوند عالم کے ساتھ خاص ہیں۔

وللہ غیب السموات والارض

2_ آسمانوں اور زمین کے پنہانی حوادث کا وجود، انسانوں کے لیے قابل کشف نہیں ہے۔

وللہ غیب السموات والارض

آسمانوں میں موجود بعض واقعات اور امور کو غیب قرار دینا، اس بات پر دلیل ہے کہ یہ انسانی علم کے دائرہ سے خارج

ہیں۔

3_ آنکھ جھپکنے یا اس سے بھی کم تر وقت میں لحظہ قیامت کا واقع ہونا _
وما امر الساعة الا كلمح البصر ا و هو اقرب

546

- 4_ قیامت کا ہر پا اپنی تمام وسعت اور عظمت کے باوجود، خداوند عالم کے لیے آسان ہے۔
وما امر الساعة الا كلمح البصر ا و هو اقرب
- 5_ انسانوں کی نگاہ میں قیامت کا برپا ہونے کی دوری کے باوجود، نگاہ قدرت میں اس کا نزدیک ہونا _
وما امر الساعة الا كلمح البصر ا و هو اقرب
- مذکورہ تفسیر اس نکتہ اس بناء پر ہے کہ "امر الساعة" سے مراد ، قیامت کا واقع ہونا ہو نہ کہ اس کے برپا ہونے کا حکم اس صورت میں ممکن ہے آیت اس چیز کی طرف اشارہ کرے کہ قیامت کا واقع ہونا لوگوں کی نگاہ میں دور ہے۔
- 6_ قیامت کا برپا ہونا آسمانوں اور زمین کے غیبی امور میں سے ہے۔
والله غيب السموات والارض وما امر الساعة
- امور غیبی کو خداوند عالم کے ساتھ خاص کرنے بعد قیامت کے برپا ہونے کے مسئلہ کی یاد آوری ممکن ہے اس کو امور غیبی میں سے قرار دے رہی ہو۔
- 7_ وحی کے علاوہ انسان کے لیے قیامت کی حقیقت ، کیفیت اور اس کے وقوع کے وقت سے آگاہی ممکن نہیں ہے۔
والله غيب السموات والارض وما امر الساعة
- "اللہ غیب السموات " کے بعد "امر الساعة" کا بیان ممکن ہے عام کے بعد خاص کے ذکر کے عنوان سے ہو۔
- 8_ توحید کے بعد معاد اور قیامت، دینی معارف کے اہم ترین موضوعات میں سے ہیں _
وما امر الساعة الا كلمح البصر
- مذکورہ تفسیر کو آیات کے باہمی ارتباط اور گزشتہ آیات میں اصل موضوع توحید اور شرك سے پرہیز کی بناء پر اور اس آیت میں جو قیامت کے برپا ہونے کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے سے استفادہ کیا گیا ہے۔
- 9_ خداوند عالم کی قدرت کی حد انتہا نہیں ہے اور وہ ہر کام انجام دینے پر قادر ہے۔
ان الله على كل شيء قدير
- 10_ قیامت کا برپا ہونا ، الہی قدرت مطلقہ کا جلوہ ہے۔
وما امر الساعة الا كلمح البصر ا ... ان الله على كل شيء قدير
- 11_ خداوند عالم کی مطلق اور لامتناہی قدرت اس بات پر دلیل ہے کہ قیامت کا ہر پا اس کے لیے آسان ہے۔
وما امر الساعة الا كلمح البصر ا و هو اقرب ان الله على كل شيء قدير
- جملہ "ان الله ... جملہ "وما امر الساعة ..." کے لیے تعلیل کے مقام امر قیامت، خدا کے لیے آسان ہے چونکہ وہ ہر کام انجام دینے پر قادر ہے۔

547

آسمان:

آسمانوں کے پوشیدہ راز 6،2،1

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا علم غیب: 1; اللہ تعالیٰ کی قدرت: 4; اللہ تعالیٰ کی قدرت کی خصوصیات: 9; اللہ تعالیٰ کی نشانیاں: 10; اللہ

تعالیٰ کی قدرت کے آثار: 11; اللہ تعالیٰ کی وسعت قدرت: 9; اللہ تعالیٰ کے مختصات: 1

انسان:

انسانوں کی جہالت: 2

توحید:

توحید کی اہمیت: 8

حقائق:

حقائق غیبی 6

دین:

اصول دین 8

زمین:

زمین کے پوشیدہ راز 1، 2، 6

قیامت:

قیامت کا برپا ہونا 6، 10؛ قیامت کا علم 7؛ قیامت کا ناگہانی برپا ہونا 3؛ قیامت کا نزدیک ہونا 5؛ قیامت کا وقت 5؛ قیامت کی

اہمیت 8؛ قیامت کی خصوصیات 3؛ قیامت کی سہولت کے دلائل 11

معاد:

معاد کی اہمیت 8

وحی:

وحی کا کردار 7

اللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (۷۸)

اور اللہ ہی نے تمہیں شکم مادر سے اس طرح نکالا ہے کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور اسی نے تمہارے لئے کان آنکھ اور دل قرار دیئے ہیں کہ شاید تم شکرگذار بن جاؤ۔

1_ انسانوں کی اپنی ماؤں سے ولادت، خداوند عالم کی قدرت مطلقہ کا جلوہ ہے۔

548

انّ اللّٰه علیٰ کلّ شیءٍ قَدِیرٌ واللّٰه اخرجکم من بطون امہاتکم

مذکورہ تفسیر کا اس آیت اور ما قبل آیت کہ جس کے آخر میں خداوند عالم کی لا متناہی قدرت کے بارے میں گفتگو ہوئی

ہے کہ باہمی ارتباط سے استفادہ کیا گیا ہے۔

2_ والدہ سے پیدائش کے وقت انسان، ہر قسم کے علم و آگاہی سے عاری ہے۔

اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیء

3_ ولادت کے وقت اولاد انسان کا سماعت، بصارت اور قلب کے ذریعہ علم و آگاہی سے بہرہ مند نہ ہونا الہی تدبیر اور

حکمت کی علامت ہے۔

واللّٰه اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیء

یہ آیت توحید کے اثبات اور انسانوں کو الہی آثار و نشانیوں کی طرف متوجہ کرنے کے مقام پر ہے اس بناء پر ولادت کے

مراحل اور اس کے بعد اولاد انسان کا علم سے خالی ہونا اور اپنی حیثیت کی طرف اس کی عدم توجہی ممکن ہے حکمت الہی

اور انسانوں کی زندگی میں اس موضوع کی اہمیت کی طرف اشارہ ہو۔

4_ سماعت، بصارت اور قلب (ادراک کا مرکز) شناخت کے اہم ترین ذرائع ہیں۔

واللّٰه اخرجکم ... لا تعلمون شئیًا وجعل لکم السمع والابصار والا فئدة

5_ سماعت، بصارت اور دل (ادراک کی قدرت) خداوند عالم کی اہم ترین نعمتوں میں سے ہے۔

واللّٰه اخرجکم ... وجعل لکم السمع الابصر والا فئدة

مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے کہ آیت کریمہ قدرت الہی کی نشانیوں کو بیان کرنے کے علاوہ الہی نعمتوں کو شمار کرنے

کے ساتھ مقام امتنان میں ہے۔

6_ حقائق کی شناخت کے لیے انسان کے پاس حسی اور غیر حسی دو ذرائع ہیں۔

وجعل لکم السمع والابصر والا فئدة

7_ حس اور تجربہ (سننا اور دیکھنا) ادراک اور انسانی علوم کے پروان چڑھنے کا سبب ہیں۔

وجعل لکم السمع والابصر والا فئدة

یہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "السمع والابصار" کا "الفئدة" پر مقدم ہونا، مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہو۔

- 8_ سماعت ، بصارت اور ادراك کی اہمیت کی طرف توجہ کا لازمہ یہ ہے کہ انسان خداوند عالم کا شکر ادا کرے۔
وجعل لكم السمع والا بصر والا فائدة لعلكم تشكرون
9_ خداوند عالم کی نعمتوں کا شکر ، ایک ضروری اور لازمی چیز ہے۔

549

- وجعل لكم... لعلكم تشكرون
10_ انسان کی خلقت اور اس کو نعمت (قوت ادراك و غیرہ) عطا کرنے کا مقصد، خداوند عالم کی شناخت اور اس کا شکر ہے۔
والله اخرجكم من بطون... وجعل لكم السمع... لعلكم تشكرون
11_ انسان، خداوند عالم کی نعمتوں کی ناشکری کے خطرہ سے دوچار ہے۔

ادراك:

- ادراك کا زمینہ 7; ادراك کی اہمیت 8; قوت ادراکی کا فلسفہ 10
الله تعالیٰ:
الہی تدابیر کی علامات 3; الہی حکمت کی علامات 3; الہی قدرت کی علامات 1; الہی نعمات 5; الہی نعمات کا فلسفہ 10;
خداشناسی کی اہمیت 10
انسان:

انسان کی خلقت کا فلسفہ 10; انسانوں کی جہالت 2، 3; انسانوں کی ولادت 1، 2، 3
بچہ:

بچے کا ادراك 3; بچے کا دل 3; بچے کی بینائی 3; بچے کی سماعت 3
بینائی:

بینائی کا کردار 7; بینائی کی اہمیت 4، 8
تجربہ:

تجربہ کردار 7

تعلیم:

تعلیم کا زمینہ 7

حواس:

حواس کے ذکر کے آثار 8

سماعت:

سماعت کا کردار 7; سماعت کی اہمیت 4، 8

شکر:

شکر خدا کی اہمیت 10; شکر کا زمینہ 8; شکر نعمت کی اہمیت 9

شناخت:

شناخت حسی کے وسائل 6; شناخت کے وسائل 3، 4; شناخت کے وسائل کی اقسام 6; غیر حسی شناخت کے وسائل 6

قلب:

قلب کی اہمیت 4

کفران:

کفران نعمت کا زمینہ 11

نعمت:

بینائی کی نعمت 5; دل کی نعمت 5; سماعت کی نعمت 5; قوت ادراك کی نعمت 5; مہم ترین نعمت 5

أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوْ السَّمَاءِ مَا يُمَسِّكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (٧٩)
 کیا ان لوگوں نے پرندوں کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح فضائے آسمان میں مسخر ہیں کہ اللہ کے علاوہ انہیں کوئی روکنے والا اور سنبھالنے والا نہیں ہے بیشک اس میں بھی اس قوم کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں جو ایمان رکھنے والی قوم ہے۔

- 1_ انسانوں کے لیے آسمانی فضا میں پرندوں کی پرواز کی کیفیت اور اس پر حاکم قوانین کے بارے میں تدبیر کرنا ضروری ہے۔
 اَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوْ السَّمَاءِ
 "روئیت" کہ جس کا معنی آنکھ کے ذریعہ دیکھنا ہے جب بھی "الی" کے ذریعہ متعدی ہو اس میندقت اور غور کا معنی متضمن ہوتا ہے۔
- 2_ پرندوں کی پرواز کی کیفیت میندقت اور فکر ، خدا کی شناخت کا ایک ذریعہ ہے۔
 اَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوْ السَّمَاءِ مَا يُمَسِّكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ
- 3_ اجرام فلکی کی منظم حرکت اور ان کی تسخیر میں خداوند عالم کی شناخت کا ایک طریقہ ہے۔
 اَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ ... مَا يُمَسِّكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ
 ممکن ہے کہ "طیر" سے مراد صرف پرندے نہ ہوں بلکہ یہ فضا میں پرواز کرنے والے تمام اجسام کو شامل ہو۔
- 4_ آسمانی فضا میں سکوت کیے بغیر پرندوں کی پرواز قدرت الہی کی نشانیوں میں سے ہے۔
 اَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوْ السَّمَاءِ مَا يُمَسِّكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ

- 5_ طبیعی اسباب، خداوند علم کی قدرت اور ارادے کے جاری ہونے کا مقام ہیں۔
 اَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ ... مَا يُمَسِّكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ
 باوجود اس کے کہ پرندوں کی پرواز اس خاص طاقت کی وجہ سے ہے جو ان کے وجود میں پوشیدہ ہے لیکن خداوند عالم نے اس توانائی کو اپنی طرف نسبت دی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام طبیعی اسباب خداوند عالم کے ارادہ کے بل بوتے پر ہیں۔
- 6_ پرندوں کی حرکت، باقاعدہ طور پر خداوند عالم کی قدرت اور حفاظت پر موقوف ہے۔
 اَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ ... مَا يُمَسِّكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ
- 7_ پرندوں کی پرواز اور آسمانی اجرام کی حرکت میں خداوند عالم کی عظمت اور قدرت پر بہت زیادہ نشانیاں ہیں۔
 اَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ ... مَا يُمَسِّكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ اِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ
- 8_ آیات الہی سے بہرہ مند ہونے کے لیے حق قبول کرنے اور حق کی تلاش کی فکر کا ہونا شرط ہے۔
 اِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

آسمانی فضا 2،1

آیات الہی:

آفاقی آیات الہی 2،3؛ آیات الہی سے استفادہ کی شرائط 8

اجرام آسمانی:

اجرام آسمانی کا سر تسلیم خم کرنا 2؛ اجرام آسمانی کی حرکت 7؛ اجرام آسمانی کی حرکت کا مطالعہ 3

اللہ تعالیٰ:

ارادہ الہی کے جاری ہونے کا مقام 5؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار 6؛ خداشناسی کے دلائل 2،3؛ عظمت خدا کی علامات 7؛

قدرت الہی کی علامات 4،7

پرندے:

پرندوں کا محافظ 6; پرندوں کی پرواز 7،4; پرندوں کی پرواز کا سرچشمہ 6; پرندوں کی پرواز کا مطالعہ 2،1
تعقل:

تعقل کی اہمیت 1

حق:

حق کو قبول کرنے کی اہمیت 1

حق طلبی:

حق طلبی کی اہمیت 8

طبیعی عوامل:

طبیعی عوامل کا کردار 5

کائنات:

کائنات کا مطالعہ 1; نظام کائنات 1

552

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَابِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ (٨٠)

اور اللہ ہی نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو وجہ سکون بنایا ہے اور تمہارے لئے جانوروں کی کھالوں سے ایسے گھر بنادیئے ہیں جن کو تم روز سفر بھی ہلکا سمجھتے ہو اور روز قیامت بھی ہلکا محسوس کرتے ہو اور پھر ان کے اون، روئیں اور بالوں سے مختلف سامان زندگی اور ایک مدت کے لئے کار آمد چیزیں بنادیں۔

1_ خداوند عالم نے گھر اور مکان کو انسان کے لیے آرام اور سکون کا سرچشمہ قرار دیا ہے۔

واللہ جعل لکم من بیوتکم سکن

2_ انسان کا اپنے گھر میں آرام و سکون سے بہرہ مند ہونا ، خداوند عالم کی نعمت ہے۔

واللہ جعل لکم من بیوتکم سکن

3_ انسان کی زندگی میں آرام و سکون کی اہمیت۔

واللہ جعل لکم من بیوتکم سکن

مذکورہ مطلب کا آیت میں موجود دو نکات سے استفادہ ہوتا ہے (1) آیت امتنان اور الہی نعمتوں کو شمار کرنے کے مقام پر ہے (2) گھر اور منزل کے تمام فوائد میں سے فقط اس کے آرام اور سکون کی طرف اشارہ ہوا ہے۔

4_ آسانشے و سکون کی فراہمی ، گھر اور منزل بنانے کی حکمت اور فلسفہ ہے۔

واللہ جعل لکم من بیوتکم سکن

553

5_ چوپایوں (اونٹ ، گائے اور گوسفند) کی طرح خلقت کہ ان کی جلد سے گھر اور ہلکی اور قابل انتقال پناہ گاہ بنائی جائے یہ خداوند عالم کی قدرت ہے۔

واللہ...جعل لکم من جلود الا نعم بیوتاً تستخفونہا یوم ظعنکم و یوم اقامتکم

6_ ہلکی اور قابل انتقال چھت بنانے کے لیے چوپایوں (اونٹ ، گاء ، گوسفند) کے چمڑے سے انسان کا استفادہ کرنا ، الہی نعمتوں میں سے ہے۔

وجعل لکم من جلود الا نعم بیوت

7_ سفر و حضر میں انسان کی آسانشے اور سہولت کے اسباب کا خداوند عالم کی طرف سے انتظام کیا گیا ہے۔

واللہ...وجعل لکم...تستخفونہا یوم ظعنکم و یوم اقامتکم

8_ حیوانات کی پشم کھال اور بالوں سے زندگی کا ساز و سامان بنانے کے لیے استفادہ کرنا ایک الہی نعمت ہے۔
ومن اصوافہا و اوبارہا و اشعارہا اثناً و متع

- 9_ چوپایوں (اونٹ، گائے ، گوسفند) کی پشم ، بال اور کھال زندگی کے لوازمات بنانے کے لیے انسان کی طبیعی زندگی کے مناسب ہیں۔
 جعل لکم من الا نعم...تستخفونها...انثاً و متع
 یہ جو خداوند عالم نے چوپایوں کی پشم ، کھال اور بالوں کو زندگی کا ساز و سامان مہیا کرنے کے لیے خلق کیا ہے گو یا یہ انسان کی طبیعی زندگی کے متناسب ہے چونکہ خداوند عالم حکیم اور دانا ہے۔
 10_ انسانوں کے لیے اپنی زندگی کی طبیعی ترین سہولیات میں فکر کرنا اور اس سلسلہ میں کردار الہی کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔
 11_ خداوند عالم نے انسان کی ضروریات کو اس کی زندگی کی مختلف شرائط کے متناسب فراہم کیا ہے۔
 یوم ظعنکم و یوم اقامتکم ومن اصوافہا و اوبارہا و اشعارہا انثاً و متع
 مذکورہ تفسیر اس وجہ سے ہے کہ خداوند عالم نے حیوانات کی جلد کو اس لحاظ سے نعمت کے عنوان سے یاد فرمایا کہ یہ سفر و حضر میں چھت بنانے کے لیے مناسب و سہلہ ہیں۔
 12_ دنیا میں انسان کی زندگی محدود اور دنیاوی نعمتوں سے اس کا بہرہ مند ہونا ، بہت کم اور ایک مقرر مدت تک ہے۔
 انثاً و متعاً الی حین
 13_ دنیاوی نعمتوں کی ناپائنداری کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔

554

انثاً و متعاً الی حین

- 14_ حیوانات کی پشم ، کھال اور بالوں سے انسان کا بہرہ مند ہونا، ایک خاص زمانہ تک محدود ہے۔
 ومن اصوافہا و اوبارہا و اشعارہا انثاً و متعاً الی حین
 "الی حین" کے لیے چند احتمال موجود ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ مذکورہ اشیاء خاص ادوار اور زمانوں میں قابل استفادہ ہیں۔

ہیں۔

آرام :

آرام کی اہمیت 3، 4؛ آرام کے عوامل 1

آسانشے :

آسانشے کا سرچشمہ 7؛ آسانشے کی اہمیت 4

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار 5؛ اللہ تعالیٰ کی نعمات 2، 6، 8؛ اللہ تعالیٰ کے عطایا 11

انسان:

انسان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا سرچشمہ 11

اونٹ:

اونٹ کی پشم کے فوائد 9؛ اونٹ کی کھال کے فوائد 9؛ اونٹ کے بال کے فوائد 9؛ اونٹ کے چمڑے کے فوائد 5، 6

تعقل:

تعقل کی اہمیت 10؛ زندگی میں تعقل 11

چوپائے :

چوپایوں کی پشم کے فوائد 9، 14؛ چوپایوں کی خلقت کا فلسفہ 5؛ چوپایوں کی کھال کے فوائد 5، 6؛ چوپایوں کے فوائد

14، 9؛ چوپایوں کے بالوں کے فوائد 9، 14

حیوانات:

حیوانات سے استفادہ 14؛ حیوانات کی پشم سے استفادہ 14؛ حیوانات کے بالوں سے استفادہ 14

خانہ بدوش:

خانہ بدوشوں کا گھر بنانا 5

ذکر:

دنیا کی نعمتوں کی ناپائنداری کا ذکر 13; ذکر خدا کی اہمیت 10
رفاہ:

رفاہ کا سرچشمہ 7

زندگی:

دنیاوی زندگی کا محدود ہونا 12

صحرا نشین:

صحرا نشینوں کا گھر بنانا 5

گائے:

555

گائے کی کھال کے فوائد 6،5; گائے کے بالوں کے فوائد 9

گھر:

گھر کا اثاثہ مہیا کرنا 9،8; گھر کا کردار 1; گھر میں سکون 2،1; ہلکا گھر بنانے کے وسائل 6،5

گھر سازی:

گھر سازی کا فلسفہ 4

گوسفند:

گوسفند کی پشم کے فوائد 9; گوسفند کی کھال کے فوائد 6،5; گوسفند کے فوائد 9

مسافرت:

مسافرت میں آرام 7; مسافرت میں سکون 7

نعمت:

آرام کی نعمت 2; اونٹ کی کھال کی نعمت 6; حیوانات کی پشم کی نعمت 8; حیوانات کے بالوں کی نعمت 8; گھائے کی کھال

کی نعمت 6; گوسفند کی کھال کی نعمت 6; نعمت سے استفادہ کرنے میں محدودیت 12

نیاز مندی:

نیاز مندی کو پورا کرنے کا سرچشمہ 11

تفسیر راہنما جلد 9

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اُكُنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَائِيلَ تَقِيْكُمْ الْحَرَّ وَسَرَائِيلَ يُقِيْكُمْ بِأَسْكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ نِعْمَتَهُ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (۸۱)

اور اللہ ہی نے تمہارے لئے مخلوقات کا سایہ قرار دیا ہے اور پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائی ہیں اور ایسے پیراہن بنائے ہیں جو گرمی سے بچاسکیں اور پھر ایسے پیراہن بنائے ہیں جو ہتھیاروں کی زد سے بچا سکیں۔ وہ اسی طرح اپنی نعمتوں کو تمہارے اوپر تمام کر دیتا ہے کہ شاید تم اطاعت گزار بن جاؤ۔

1۔ ایسے موجودات کی خلقت جو انسان کے لیے سائبان کی خاصیت رکھتے ہیں خداوند عالم کی قدرت کی بناء پر ہے۔

556

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا

- 2_ انسان کا سائبان اور مختلف اشیاء کے ذریعہ چھت سے بہرہ مند ہونا، ایک الہی نعمت ہے۔
واللہ جعل لکم ممّا خلق ظلال
- 3_ سایہ کی اہمیت ، سایہ کرنے کے اسباب اور مسلسل سورج کی تپش سے محفوظ رہنے میں غور و فکر کرنا ، خدا کی شناخت کا ایک ذریعہ ہے۔
واللہ جعل لکم ممّا خلق ظلال
- 4_ پہاڑوں کی اس طرح خلقت جو انسان کے لیے پناہ لینے کے قابل ہو قدرت خداوند کا نتیجہ ہے۔
واللہ...جعل لکم من الجبال اکنن
- 5_ پہاڑوں کی چوٹیوں اور غاروں میں انسان کے لیے پناہ گاہ کا ممکن ہونا، الہی نعمت ہے۔
وجعل لکم من الجبال اکنن
- 6_ بعض موجودات اور الہی مخلوقات فاقد سایہ ہیں۔
واللہ جعل لکم ممّا خلق ظلال
- مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "ممّا خلق" میں "من" غیر سایہ مخلوقات کو سایہ دار موجودات سے جدا کرنے کے لیے ہو۔
- 7_ حرارت اور جنگی شدائد سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لیے انسان کی مناسب لباس تک دسترسی، الہی نعمت ہے۔
وجعل لکم سراویل تقیکم الحر و سربیل تقیکم بانسکم
- 8_ خدا کی شناخت کے لیے اپنی مورد استعمال اشیاء کے خواص میں غور و فکر کرنا ،انسان کے لیے ضروری ہے۔
ممّا خلق ظلالاً...من الجبال اکنناً...سربیل تقیکم الحر و سربیل تقیکم باسکم
- 9_ انسان کی زندگی میں مسکن ، سایہ ، پہاڑی پناہ گاہیں حفاظتی اور انواع و اقسام کے لباس کی اہمیت۔
واللہ جعل لکم من بیوتکم سکناً...ضلالاً...اکنناً سربیل تقیکم الحر...تقیکم باسکم
- 10_ انسان کی زندگی کے مختلف وسائل کی فراہمی اور اس کی ضرورتوں کے متناسب سہولیات کے ذریعہ خداوند عالم نے انسان پر نعمت کو مکمل کر لیا ہے۔
واللہ جعل لکم من بیوتکم سکناً...اثناً و متعاً...سربیل تقیکم باسکم کذلک یتّم نعمۃ علیکم
- 11_ خداوند عالم کی وسیع نعمتوں اور اس کی اہمیت کی طرف توجہ ،اس بات کا سبب ہے کہ انسان اس کے

557

- ارادہ اور فرمان کے سامنے سر تسلیم خم ہو۔
کذلک یتّم نعمۃ علیکم
- 12_ انسان کے اختیار میں مختلف قسم کی نعمتوں کو دینے کا اصل مقصد یہ ہے وہ خدا کے سامنے سر تسلیم خم ہو۔
کذلک یتّم نعمۃ علیکم لعلکم
- 13_ خداوند عالم کے سامنے سر تسلیم خم ہونا، اس کے مقابلہ میں انسان کی شکر گذاری کا ایک نمونہ ہے۔
لعلکم تشکرون...کذلک یتّم نعمۃ علیکم لعلکم تسلمون
- مذکورہ تفسیر اس سورہ کی آیت نمبر 78 (واللہ اخرجکم من بطون...لعلکم تشکرون) کہ جس میں انسانوں کو نعمتیں عطا کرنے کا فلسفہ و مقصد پرودگار کی شکر گذاری بیان کیا گیا ہے کے ساتھ باہمی ربط کو ملحوظ خاطر رکھے ہوئے کی گئی ہے۔
- 14_ مادہ طبیعت کے مناظر ، انسانوں کا خدمت اور ان کے منافع کی خاطر خلق کیے گئے ہیں۔
واللہ جعل لکم من بیوتکم...لعلکم تسلمون
- "لکم" میں "لام" انتفاع کے لیے اور دونوں آیات میں تکرار کی صورت میں اس کا ذکر ہونا ممکن ہے مذکورہ مطلب کو بیان کر رہا ہے۔
- 15_ انسان، خداوند عالم کے خاص لطف و کرم اور کائنات میں ایک خاص مقام و منزلت پر فائز ہے۔
واللہ جعل لکم من بیوتکم...وجعل لکم من الجبال...لعلکم تسلمون
- 16_ انسان کے لیے لباس کی ضرورت ایک دائمی ضرورت ہے اور حیوانی محصولات سے اس کی فراہمی ایک وقتی چیز ہے۔

ومن اصوافها و ا و باربا و اشعاربا ا ثنا و متعاً الى حين... وجعل لكم سربيل تقيكم الحرّ
 مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "الی حین" کی قید کا تعلق پشم، کھال اور بال سے بہرہ مند ہونے کے ساتھ ہواور یہ جو مذکورہ اشیاء محدود وقت سے مقید ہوئی ہیں لیکن "سرابیل" جو خاص کے بعد عام کے ذکر ہونے کے عنوان سے ہے کے لیے اس قید کا ذکر نہیں ہوا ممکن ہے اس سے مذکورہ نکتہ کا استفادہ ہوتا ہو۔
 17_ انسانوں کی لازم ضروریات کی فراہمی کے بعد ان سے ہدایت و تربیت کی امید رکھنا، ایک بجا اور مناسب امید ہے۔
 واللہ جعل لکم... لعلکم تسلمون
 مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے انسانوں پر اپنی فراوان نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد جملہ "لعلکم تسلمون" کو بیان کیا ہے۔
 18_ خداوند عالم کے سامنے سر تسلیم خم ہونا، ایک بلند اور قابل قدر مقام ہے۔

558

واللہ جعل لکم علیکم تسلمون
 مذکورہ تفسیر اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہے کہ انسان کی خلقت اور اس کو انواع و اقسام نعمتوں کی عطا کا مقصد، انسان کا تسلیم ہونا ہے۔
 19_ خداوند عالم کے مقابلہ میں انسان، سر کشی کے خطرہ سے دوچار ہے۔
 كذلك
 کلمہ "لعل" کا استعمال جو توقع اور فقط انتظار کے لیے استعمال ہوتا ہے اس بات کو بیان کر رہا ہے کہ اگر خداوند عالم کی فراوان نعمتوں کی طرف توجہ نہ ہو تو اس کے سامنے انسان کا سر تسلیم خم ہونا دور کی بات ہے۔

آیات خدا:

اللہ تعالیٰ کی آفاقی نشانیاں

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار 1; الہی نعمات 2، 5، 7; الہی نعمات کا وافر ہونا 11; خداشناسی کے دلائل 3، 8; قدرت الہی 4; متنوع الہی نعمات کا فلسفہ 12

امیدواری:

پسندیدہ امیدواری 17

انسان:

انسان کی پناہ گاہ 4، 5; انسان کی دائمی ضرورتیں 16; انسان کی ضروریات کو پورا کرنا 10; انسانوں کی عصیان گری کا خطرہ 19; انسان کی کرامت 15; انسان کی مادی ضرورتیں 15; انسان کے مقامات 15; انسان کے منافع 14
 پہاڑ:

پہاڑوں کی خلقت 4; پہاڑوں میں سکونت 5; پہاڑی پناہ گاہوں کی اہمیت 9

تربیت:

تربیت کا زمینہ 17

تسلیم:

خدا کے سامنے تسلیم ہونا 13; خدا کے سامنے تسلیم ہونے کا زمینہ 11; خدا کے سامنے تسلیم ہونے کی اہمیت 12، 18;

مقام تسلیم کی ارزش 18

تعقل:

تعقل کی اہمیت 8; سایہ میں تعقل 3

چوپائے:

چوپایوں کے فوائد 16

ذکر:

نعمت کے ذکر کے آثار 11

شکر:

شکر خدا کی علامات 13

عصیان:

خدا کی عصیان کا خطرہ 19

559

لباس:

لباس کو تہیہ کرنے کے منابع 16

لطف خدا:

لطف خدا کے شامل حال 15

مادی امکانات :

مادی امکانات سے استفادہ 14; مادی امکانات کا فلسفہ 14

مسکن:

مسکن کی اہمیت 9

نعمت:

اتمام نعمت 10; پہاڑوں کی نعمت 5; سایہ کی نعمت 2; لباس کی نعمت 7

نیازمندی :

ضروری حاجتوں کو پورا کرنے کی اہمیت 17; لباس کی ضرورت 16

ہدایت:

ہدایت کا زمینہ 17

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ (۸۲)

پھر اس کے بعد بھی اگر یہ ظالم منہ پھیر لیں تو آپ کا کام صرف واضح پیغام کا پہنچا دینا ہے اور بس۔

1_ کفار پر آیات الہی کو واضح کرنے کے بعد آنحضرت (ص) کی دعوت سے ان کی روگردانی کے سلسلہ میں پیغمبر

اکرم (ص) کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی۔

فان تو لو ا فانما عليك البليغ المبين

2_ پیغمبر اکرم (ص) کا وظیفہ فقط انسانوں تک الہی پیغام پہنچانا تھا نہ کہ لوگوں کو اس پیغام کو قبول کرنے پر مجبور کرنا

فانما عليك البليغ المبين

مذکورہ آیت میں "فانما عليك" کی حصر اضافی حصر ہے اور اجبار و کراہت کی نسبت مطابقت رکھتی ہے۔

3_ پیغمبر اکرم (ص) کا وظیفہ ہے کہ وہ دین کی تبلیغ کے سلسلہ میں واضح اور روشن مفاہیم کا استعمال کریں۔

560

فانما عليك البليغ المبين

"بلاغ" کا معنی تبلیغ اور پیغام کا پہنچانا ہے اس کی "المبین" واضح اور آشکار سے توصیف، مذکورہ مطلب کو بیان

کر رہی ہے۔

4_ تبلیغ دین کے سلسلہ میں واضح اور روشن مفاہیم اور مطالب سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔

فانما عليك البليغ المبين

5_ فقط لوگوں کی دینی رہبروں سے روگردانی کی وجہ سے پیغمبر اکرم (ص) اور دینی راہنماؤں سے ابلاغ دین کے وظیفہ

کا سلب نہ ہونا۔

فان تو لو ا فانما عليك البليغ المبين

مذکورہ تفسیر کا اس احتمال کی بناء پر استفادہ ہوتا ہے کہ اس آیت کا معنی اس طرح ہو کہ اگر لوگ روگردانی کریں تو تم اپنی ذمہ داری کو ترک نہ کرو بلکہ اس طرح الہی پیغام کے ابلاغ کی کوشش کرتے رہو۔ قابل ذکر ہے کہ "فانما علیک" کے جملے کا اسمیہ کی صورت میں آنا جو کہ استمرار پر دلالت کرتا ہے اسی مطلب پر مؤید ہے۔

6_ خداوند عالم کا حق قبول نہ کرنے والوں کی روگردانی کی وجہ سے پیغمبر اکرم (ص) کی پریشانی پر انہیں تسلی دینا۔
فان تولوا فانما علیک البلغ المبین

7_ حق اور دینی حقائق کے واضح اور روشن ہونے کے باوجود ان سے انسان کی روگردانی ممکن ہے۔
فان تولوا فانما علیک البلغ المبین

8_ زندگی کے مختلف شعبوں میں الہی نعمتوں کا بیان 'بلاغ مبین' (روشن اور واضح دین کا بیان) کا مصداق ہے۔
والله جعل لكم مآ خلق ظلالاً... كذلك يثم نعمه عليك لعلمكم تسلمون... فانما علیک البلغ المبین
گذشتہ آیات میں خداوند عالم کی مختلف نعمات بیان ہوئی ہیں آخر میں یہ اشارہ ہوا ہے کہ ان نعمتوں کے بیان کا مقصد انسانوں کا خدا کے سامنے سر تسلیم خم ہونا ہے اور اگر لوگ روگردانی کریں تو اس روشن بیان (نعمتوں کا بیان) کے علاوہ کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

آیات خدا:

آیات خدا کو بیان کرنا 1

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی نعمات کا بیان 8

تبلیغ:

تبلیغ میں صراحت 3،4

جبر و اختیار: 2

حق:

حق سے منہ پھیرنا 7؛ حق کو قبول نہ کرنے والوں کا اعراض 6

561

دین:

تبلیغ دین کی اہمیت 5؛ تبلیغ دین کی روش 3،4؛ تبلیغ دین میں استقامت 5،8؛ دین سے منہ پھیرنا 7؛ دین کو بیان کرنے کی روش 8؛ دین میں اکراہ کی نفی 2

دینی رہبر:

دینی رہبروں کی ذمہ داری 5

کفار:

کافروں کا منہ پھیرنا 1

محمد (ص):

حضرت محمد (ص) سے اعراض 1؛ حضرت محمد (ص) کو دلاری 6؛ حضرت محمد (ص) کی تبلیغ 2،3؛ حضرت

محمد (ص) کی ذمہ داری 3،5؛ حضرت محمد (ص) کی ذمہ داری کی حدود 1،2

يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ (۸۳)

یہ لوگ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں اور پھر انکار کرتے ہیں اور ان کی اکثریت کافر ہے۔

1_ مشرکین، الہی نعمتوں کی شناخت کے باوجود ان کا عملی طور پر انکار کرتے ہیں اور ناشکری کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

یہ یوں نعمت اللہ تم بنکرو نہ

اس آیت میں انکار، معرفت اور شناخت کے مقابلہ میں قرار پایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نعمت کے انکار سے مراد

- عملی انکار ہے نہ کہ اعتقادی۔
- 2_ صدر اسلام کے اکثر مشرکین نے الہی نعمتوں سے آگاہی کے باوجود نا شکری کے راستہ کو اختیار کیا اور کافر ہوئے۔
- یہاں نعمت اللہ تم ینکرونها و اکثر ہم الکافرون
- 3_ صدر اسلام کے اکثر مشرکین نے الہی نعمتوں کا عملاً انکار کرنے کے علاوہ زبانی طور پر بھی کفر اختیار کیا۔
- یہاں نعمت اللہ تم ینکرونها و اکثر ہم الکافرون
- الہی نعمتوں کا انکار اور نا شکری یا زبان کے ساتھ ہے یا عمل کے ذریعہ جملہ "تم ینکرونها" عملی کفران نعمت اور جملہ "اکثر ہم الکافرون" زبانی طور پر نا شکری کو بیان کر رہا ہے۔

562

- 4_ الہی نعمتوں کا اکثر انکار کرنے والے، کفر کا مجسمہ کامل اور مصداق ہیں۔
- یہاں نعمت اللہ... و اکثر ہم الکافرون
- مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ "ہم" کی ضمیر "یہاں" کے فاعل کی طرف لوٹ رہی ہو اور "الکافرون" میں "الف و لام" استغراق (عمومیت) کے لیے ہو۔

اللہ تعالیٰ:

- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تکذیب کرنے والے 3،1؛ اللہ تعالیٰ کی تکذیب کرنے والوں کی اکثریت 4؛ الہی نعمتوں کی تکذیب کرنے والوں کا کفر 4
- کفار: 2،3،4
- مشرکین:
- صدر اسلام کے مشرکین کا کفر 2،3؛ صدر اسلام کے مشرکین کا کفران 2،3؛ صدر اسلام میں مشرکین کی اکثریت 3؛ مشرکین کا کفر 1؛ مشرکین کی لجاجت 1

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ (۸۴)

اور قیامت کے دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اس کے بعد کافروں کو کسی طرح کی اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ان کا عذر ہی سنا جائے گا۔

- 1_ روز قیامت ہر امت میں سے ایک فرد گواہ اور شاہد کے عنوان سے مبعوث ہوگا۔
- وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا
- 2_ خداوند عالم نے انسانوں کو قیامت یاد کرنے کی تاکید کی ہے۔
- وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا
- مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے کہ "یوم" ظرف تقدیر میں "ذکر" یا "اذکروا" کے متعلق ہو۔
- 3_ روز قیامت تمام زمانوں کے متعلق ہر امت میں سے ایک فرد شاہد اور گواہ کے عنوان سے حاضر ہوگا۔

563

ہوگا۔

- وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا
- ہر امت کے ایک گواہ کا حاضر ہونا ممکن ہے اس صورت میں ہو کہ ہر زمانہ اور نسل سے متعلق تمام امتوں میں سے ایک شخص گواہ کے عنوان سے روز قیامت حاضر ہوگا اس بناء پر نسلوں اور زمانوں کی تعداد کے مطابق گواہ، گواہی دیں گے۔
- 4_ ہر زمانہ میں تمام امتوں میں سے خدا کی جانب سے افراد، لوگوں کے اعمال پر نظارت رکھتے ہیں۔
- وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا
- مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ نظارت رکھنا گواہی دینے کا لازمہ ہے کیونکہ جب تک کسی چیز پر نظارت نہ کی

- جائے اس کے متعلق گواہی دینا ممکن نہیں ہوگا۔
- 5۔ قیامت، تمام انسانوں کے اعمال و کردار اور حقیقت کے ظاہر ہونے کا دن ہے۔
- ویوم نبعث من کل امة شهید
- مذکورہ تفسیر اس لیے ہے کہ گواہوں کی گواہی دینے کے ذریعہ انسانوں کے اعمال، کردار و غیرہ جو روز قیامت تک پنہاں ہوں گے سے پردہ چاک کر دیا جائے گا۔
- 6۔ قیامت کے دن اپنی امت کے اعمال پر گواہی دینے والے اپنی امت کے بہترین اور ممتاز افراد ہیں۔
- ویوم نبعث من کل امة شهید
- ہر امت میں سے گواہ و شاہد کا انتخاب اس چیز کو بیان کر رہا ہے کہ وہ گواہ امت کے بہترین اور ممتاز افراد ہوں گے کیوں کہ اگر ان کا تعلق بھی گناہ گار افراد سے ہو اور ان کے اعمال پر کوئی دوسرا گروہ شاہد ہو تو گواہی دینے کے لیے ان کا انتخاب لغو اور بے ہودہ قرار پائے گا۔
- 7۔ ہر زمانے اور عصر میں گناہ و خطا سے محفوظ اور صالح انسان موجود ہوتا ہے۔
- ویوم نبعث من کل امة شهید
- 8۔ روز قیامت امت کے گواہوں اور شاہد کے حضور کے وقت کفار کو بات اور معذرت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔
- ویوم نبعث من کل امة شهیداً ثم لا یؤذن للذین کفرو
- 9۔ روز قیامت گواہوں کے پیش ہونے سے کفار کے لیے اپنا دفاع کرنے کی مہلت ختم ہو جائے گی۔
- ویوم نبعث من کل امة شهیداً ثم لا یؤذن للذین کفرو
- کلمہ "ثم" جو ترتیب کے لیے ہے ممکن ہے اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ گواہوں کے پیش ہونے کے بعد اور نہ اس سے پہلے کفار کو اجازت نہیں ہوگی۔
- 10۔ قیامت کی عدالت میں کفار کی محکومیت گواہوں کی شہادت کے ذریعہ ہوگی۔
- ویوم نبعث من کل امة شهیداً ثم لا یؤذن للذین کفرو
- 11۔ قیامت میں گواہوں کی شہادت ناقابل خدشہ اور رد نہیں کی جاسکتی ہے۔
- ویوم نبعث من کل امة شهیداً ثم لا یؤذن

564

للذین کفرو

- 12۔ روز قیامت کفار پر خداوند عالم کی رضایت کو جلب کرنے کے تمام راستے مسدود ہو جائیں گے۔
- ثم لا یؤذن للذین کفرو ولا ہم یستعتبون
- "استعتاب" (یستعتبون) کا مصدر ہے جس کا معنی برائی کرنے والے سے بد کاری سے بازگشت کی درخواست اور جس کے ساتھ برائی ہوئی ہے اس کی جلب رضایت کرنا ہے اس بناء پر جملہ "ولا ہم یستعتبون" کا معنی یہ ہوگا کہ ان یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ عذر خواہی کریں یا خدا کی رضایت جلب کرنے کے لیے کوئی اقدام کریں۔

امتیئ:

امتوں کے برگزیدہ 6؛ امتوں کے صلحاء 7؛ امتوں کے گواہ 1، 2، 3، 4، 6، 8، 9؛ امتوں کے معصوم 7

خدا:

خدا کی تاکیدیں 2

ذکر:

قیامت کے ذکر کی اہمیت 2

عمل:

گواہوں کا عمل 4؛ گواہوں کے عمل کا برگزیدہ ہونا 6

قیامت:

قیامت کی خصوصیات 5؛ قیامت میں حقائق کا ظہور 5؛ قیامت میں گواہ 1، 3، 6، 8، 9؛ قیامت میں گواہی 11؛ قیامت میں گواہی

کا قبول ہونا 11؛ قیامت میں گواہی کی خصوصیات 11

کفار:

قیامت میں کفار 12; کفار اور خداوند عالم کی جلب رضایت 12; کفار کی آخری مہلت 9; کفار کی اخروی مذمت 10; کفار کی اخروی معذرت 8

معصومین: 7

565

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ (۸۵)

اور جب ظالمین عذاب کو دیکھ لیں گے تو پھر اس میں کوئی تخفیف نہ ہوگی اور نہ انہیں کسی قسم کی مہلت دی جائے گی۔

—

1_ ظالم افراد اپنے عذاب کے حتمی ہونے کے بعد ذرہ بھر رعایت اور مہلت سے محروم ہوں گے۔

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ

اس آیت میں "رویت" سے مراد آنکھ سے دیکھنا نہیں ہے بلکہ اس کا کفائی معنی مراد ہے یعنی عذاب کا حتمی ہونا۔

2_ کافر، ظالم افراد ہیں۔

لَا يُؤْذَنُ كَفَرُوا... وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ

3_ ظلم، عظیم اور ناقابل بخشش گناہ اور انسان کے اخروی عذاب میں مبتلا ہونے کا سبب ہے۔

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ

مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ باوجود اس کے کہ آیت قیامت کے دن کفار کی حالت بیان کرنے کے سلسلہ میں ہے لیکن انہیں ظالم افراد سے توصیف کیا ہے اور وصف علت کو بیان کر رہا ہے قابل ذکر ہے کہ اخروی عذاب کا وعدہ اس کے عظیم اور ناقابل معافی ہونے کو بیان کر رہا ہے۔

4_ ظالم کفار، عذاب الہی کا مشاہدہ اور سزا کے حتمی ہونے کے بعد اپنی سزا میں رعایت اور تاخیر کے خواہشمند ہوں گے۔

فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابَ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ

ظالموں کو عذاب میں رعایت اور مہلت نہ دینے کے بارے میں الہی تذکر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ رعایت اور مہلت طلب کرنے کے خواہش مند ہوں گے۔

566

ظالم:

عذاب کے وقت ظالم 4; ظالموں کے عذاب کا حتمی ہونا 1

ظلم:

ظلم کا گناہ ہونا 3; ظلم کے آثار 3

عذاب:

اخروی عذاب کے اسباب 3; عذاب کی تخفیف کی درخواست 4

کفار:

عذاب کے وقت کفار 4; کفار کا ظلم 2; ظالم کفار کا مہلت طلب کرنا 4; ظالم کفار کی خواہشات 4

گناہ:

گناہ کے آثار 3; ناقابل معافی گناہ 3

گناہ کبیرہ: 3

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلَاءِ شُرَكَائُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِنْ دُونِكَ فَأَلْقُوا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ (۸۶)
اور جب مشرکین اپنے شرکاء کو دیکھیں گے تو کہیں گے پروردگار یہی ہمارے شرکاء تھے جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے پھر وہ شرکاء اس بات کو انہیں کی طرف پھینک دیں گے کہ تم لوگ بالکل جھوٹے ہو۔

1_ مشرکین روز قیامت اپنے جھوٹے معبودوں کا سامنا کرتے وقت ان سے نزاع پر اترائیں گے۔

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلَاءِ شُرَكَائُنَا

2_ روز قیامت مشرکین ، خداوند عالم سے تکلم کریں گے اور اپنے معبودوں کی شکایت کریں گے۔

قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلَاءِ شُرَكَائُنَا

جملہ "فَالْقُوا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ ..." ممکن ہے اس

بات پر قرینہ ہو کہ مشرکین کی بات (قَالُوا ...) شکایت کے عنوان سے ادا ہوگی۔

3_ قیامت کے دن مشرکین ، خداوند عالم سے ربوبیت کا اقرار کریں گے۔

قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلَاءِ شُرَكَائُنَا

4_ قیامت کے دن مشرکین اپنے دائمی شرک کے گناہ اور غلط ہونے کا اعتراف کریں گے۔

هَؤُلَاءِ شُرَكَائُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِنْ دُونِكَ

5_ قیامت کے دن مشرکین کی یہ کوشش ہوگی کہ وہ اپنی گمراہی کے سلسلہ میں اپنے معبودوں کے جھوٹ کو دخیل قرار دیں۔

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلَاءِ شُرَكَائُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِنْ دُونِكَ

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ مشرکین کا اپنے جھوٹے معبودوں کی نشاندہی کرنے کی غرض اپنے گناہ کے

بوجھ کو کم کرنا اور اسے اپنے معبودوں کے دوش پر لادنا ہو۔

6_ قیامت کے دن مشرکین کا خداوند عالم کے لیے معبودوں کو شریک قرار دینے کا دعویٰ ، خود معبودوں کی طرف سے

جھوٹا قرار دیا جائے گا۔

فَالْقُوا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ

قیامت کے دن مشرکین کا اپنے معبودوں سے شکوہ (قَالُوا هَؤُلَاءِ ...) ممکن ہے اس وجہ سے ہو کہ وہ معبودوں کو اپنی

گمراہی کا سبب قرار دیں گے اس بنا پر معبودوں کی تکذیب ممکن ہے اسی دعویٰ سے متعلق ہو۔

اقرار:

ربوبیت خدا کا اقرار 3؛ گناہ کا اقرار 4

باطل معبود:

باطل معبودوں کا کردار 5؛ باطل معبودوں کی تکذیب 6؛ باطل معبودوں کی شکایت 2؛ باطل معبودوں کے ساتھ نزاع 1

مشرکین:

قیامت میں مشرکین 5، 6؛ مشرکین اور باطل معبود 1؛ مشرکین کا اخروی اقرار 3، 4؛ مشرکین کا اخروی نزاع 1؛ مشرکین کا

خدا سے کلام 2؛ مشرکین کی اخروی شکایت 2؛ مشرکین کی اخروی کوشش 5؛ مشرکین کی گمراہی کے اسباب 5؛ مشرکین

کے دعویٰ کی تکذیب 6

وَأَلْقُوا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ (۸۷)

اور پھر اس دن اللہ کی بارگاہ میں اطاعت کی پیشکش کریں گے اور جن باتوں کا افترا کیا کرتے تھے وہ سب غائب اور بے کار ہو جائیں گی۔

- 1_ روز قیامت مشرکین خداوند عالم کے حضور اپنے تسلیم ہونے کے مراتب کا اظہار کریں گے۔
وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا... وَالْقَوَا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ
- 2_ مشرکین ، فقط قیامت کے دن اور مجبوری کے بعد تسلیم خم ہوں گے۔
وَالْقَوَا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ
- یہ بات مخفی نہ رہے کہ مشرکین دنیا میں کبھی بھی فرمان خدا کے سامنے سر تسلیم خم نہ تھے۔
(یعر فون نعمت اللہ ثم ینکرو نہا ...) اس بناء پر اظہار تسلیم کو "یومئذ" (اس دن) کے ساتھ مقید کرنا مذکورہ تفسیر کو بیان کر رہا ہے۔
- 3_ قیامت کے دن مشرکین ، خداوند عالم کا شریک قرار دینے والے اپنے خود ساختہ جھوٹے خداؤں کو نہیں پائیں گے۔
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ
- 4_ شرک، جھوٹ سے کام لینا اور شرک آلو نظریات ، باطل اور بے بنیاد ہیں۔
وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا... وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ

شرک:

شرک کا بے منطق ہونا 4

مشرکین:

قیامت میں مشرکین 1، 2؛ مشرکین کا آخرت میں تسلیم ہونا 1، 2؛ مشرکین کی آخرت میں ناکامی 3؛ مشرکین کی افتراء بازی 3؛ مشرکین کی فکر 3

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ (۸۸)
جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور راہ خدا میں رکاوٹ پیدا کی ہم نے ان کے عذاب میں مزید اضافہ کر دیا کہ یہ لوگ فساد برپا کیا کرتے تھے۔

- 1_ راہ خدا کو مسدود کرنے والے کفار ، دوسرے کفار کی نسبت عظیم عذاب سے دوچار ہیں۔
الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ
- 2_ معارف اور آسمانی ادیان کے قوانین ، "سبیل اللہ" کا مظہر ہیں۔
الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
- 3_ دین الہی کی ترویج سے روکنا ، فساد برپا کرنا ہے اور راہ خدا مسدود کرنے والے مفسد ہیں۔
الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ... بِمَا كَانُوا يَفْسِدُونَ
- 4_ معاشرہ میں فساد کو ترویج دینے کی سزا فساد سے آلودہ ہونے سے زیادہ ہے۔
الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَفْسِدُونَ
- 5_ الہی ادیان ، انسانی معاشرہ کو خیر و بھلائی فراہم کرنے کے لیے ہیں۔
الَّذِينَ كَفَرُوا... بِمَا كَانُوا يَفْسِدُونَ

570

"افساد" کے بازگشت کا معنی یہ ہے کہ انسان خیر کو ختم کردے یا اس کے تحقق کے لیے رکاوٹ بنے اس بناء پر الہی ادیان کی مفسدین کے ساتھ جنگ در حقیقت معاشرہ میں خیر و صلاح سے دفاع ہے۔

6_ الہی ادیان کے نفوذ کے لیے رکاوٹ بننا اور بے دینی کی ترویج، معاشرہ میں فساد اور تباہ کاری کے رائج ہونے کا پیش خیمہ ہے۔

الذین وکفروا صدّوا عن سبیل اللہ...یما کانوا یفسدون

7_ کفار کا عذاب، ان کے اعمال اور فساد کے لحاظ سے متفاوت ہے۔

زدنہم عذاباً...یما کانوا یفسدون

8_ کفار کا اخروی عذاب، خود ان کے مسلسل فساد پھیلانے کا نتیجہ ہے۔

زدنہم عذاباً...یما کانوا یفسدون

9_ "ان النبی" سئل عن فوق اللہ "زدنا ہم عذاباً فوق العذاب" قال: عقارب ا مثال النخل الطوال ینہشو نہم فی جہنم (1)

رسول خدا سے خداوند عالم کے اس قول "زدنہم فوق العذاب" کے بارے میں سوال ہوا تو آنحضرت (ص) نے فرمایا (عذاب زیادہ ہونا) کچھور کے بلند درختوں کی مانند بچھوپیں جو جہنم میں جہنمیوں کو ڈسے۔

10_ "عن النبی(ص) قال : الزیادة خمسة ا نہار تجری من تحت العرش علی رؤس من اہل النار فذلک قولہ : "زدناہم عذاباً فوق العذاب ..."(2)

رسول خدا (ص) سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا : عذاب کا اضافہ پانچ نہریں ہیں جو عرش کے نیچے سے اہل جہنم پر جاری ہوں گی... اور خداوند عالم کے اس قول "زدنہم عذاباً فوق العذاب" سے یہی مراد ہے۔

ادیان:

ادیان کا کردار 5; ادیان کی تعلیمات 2; ادیان کے قوانین 2

بے دینی:

بے دینی کے آثار 6

جرم:

جرم کا زمینہ 6

دین:

دین کے پھیلاؤ کی ممانعت 6،3

روایت: 10،9

سبیل اللہ :

سبیل اللہ سے روکنے والوں کا عذاب 1; سبیل اللہ

.....

1(الدر المنشور، ج5، ص157

2(الدر المنشور، ج5، ص158

571

سے روکنے والوں کا فساد کرنا 3; سبیل اللہ کے موارد 2

سزا:

سزا کا نظام 7; سزا کے مراتب 4; گناہ کی مناسبت سے سزا 4

عذاب:

عذاب کے مراتب 1،7،9،10

فساد:

سماجی فساد کا زمینہ 6; فساد پھیلانے کی سزا 4; فساد کی سزا 4

فساد پھیلا نا:

فساد پھیلا نے کے موارد 3

کفار:

کفار کا فساد پھیلانا 7; کفار کے اخروی عذاب کے اسباب 8; کفار کے عذاب 1; کفار کے فساد پھیلانے کے آثار 8

مفسد: 3

معاشرہ:

معاشرہ کی اجتماعی آسیب شناسی 6; معاشرہ کے اجتماعی مصالح کو پورا کرنا 5

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَى هَؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (٨٩)

اور قیامت کے دن ہم ہر گروہ کے خلاف انہیں میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے اور پیغمبر آپ کو ان سب کا گواہ بنا کر لے آئیں گے اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جس میں ہر شے کی وضاحت موجود ہے اور یہ کتاب اطاعت گذاروں کے لئے ہدایت، رحمت اور بشارت ہے۔

1_ انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر زمانہ میں اپنے اعمال پر الہی گواہوں کی نظارت کی طرف متوجہ رہے

572

ویوم نبعث فی کلّ امة شہید

چند آیات کے ضمن میں "یوم نبعث..." کے مضمون کا تکرار نیز "اذکر" یا "اذکروا" کا تقدیر میں ہونا، الہی گواہوں کی نظارت اور اس سلسلہ میں انسان کی تکلیف کے موضوع کی اہمیت کو بیان کر رہا ہے۔

2_ روز قیامت جن حقائق کا ہر صورت میں انسانوں کو سامنا کرنا پڑے گا ان کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔

ویوم نبعث فی کلّ امة شہید

"یوم" سے مراد، قیامت کا دن ہے خداوند عالم کی طرف سے اس دن کی یادآوری کی تاکید کہ جس کا "اذکر" امر سے استفادہ ہوتا ہے مذکورہ مطلب سے حکایت ہے۔

3_ قیامت، برا مت میں سے ان کے متعلق شہادت دینے کے لیے گواہوں کے مبعوث ہونے کا دن ہے۔

ویوم نبعث فی کلّ امة شہیداً علیہم من انفسہم

4_ قیامت کے دن امت کے اعمال سے متعلق گواہی دینے والے افراد فقط اپنی امت کے بہترین اور ممتاز افراد ہوں گے۔

ویوم نبعث فی کلّ امة شہیداً علیہم من انفسہم

ہر امت میں سے ایک گواہ اور شاہد کا انتخاب اس بات کو بیان کر رہا ہے کہ وہ افراد امت کے بہترین اور ممتاز افراد ہوں گے کیوں کہ اگر ان افراد کا تعلق گناہ گار افراد سے ہو اور ان کے اعمال پر کوئی دوسرا گروہ گواہ و شاہد ہو تو گواہی و شہادت کے لیے ان کا انتخاب لغو اور بے ہودہ قرار پائے گا۔

5_ ہر زمانے میں گناہ و خطا سے معصوم اور صالح انسان کا موجود ہونا۔

ویوم نبعث فی کلّ امة شہیداً علیہم من انفسہم

6_ خداوند عالم کا قیامت کے دن انسانوں کے ما بین فیصلہ اور حکم، دلیل اور گواہوں کی شہادت کی بنیاد پر ہوگا۔

ویوم نبعث فی کلّ امة شہیداً علیہم من انفسہم

مذکورہ مطلب اس نکتہ کو ملحوظ خاطر رکھنے کی بناء پر ہے کہ گواہوں کی پیشی، حکم اور فیصلہ کے سلسلہ میں ہے اور نیز یہ اتمام حجت کی خاطر اس کام کو انجام دیا جائے گا۔

7_ ہر زمانے اور گروہوں کے درمیان شائستہ اور بلند کردار انسانوں کی موجودگی، خداوند عالم کی دوسروں پر اتمام حجت کا سرچشمہ ہے۔

ویوم نبعث فی کلّ امة شہیداً علیہم من انفسہم

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ شہادت اور گواہی سے مراد، شہادت اور گواہی قولی نہ ہو بلکہ

573

شہادت عملی ہو یعنی خود صالح افراد کا وجود دوسروں پر اتمام حجت کا ذریعہ ہے۔

8_ پیغمبر اکرم(ص) اپنی امت کے اعمال پر ناظر اور روز قیامت ان پر گواہ ہیں۔

وجئنا بك شهيداً على هؤلاء

مذکورہ تفسیر آیت میں موجود دو نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہے (الف) اس بناء پر کہ "فی کل امة" میں امت سے مراد ہر زمانے کے لوگ نہ ہوں بلکہ ہر پیغمبر کی امت ہو (ب) "ہؤلاء" قیامت کے دن تک پیغمبر اکرم(ص) کی تمام امت کی طرف اشارہ ہونہ فقط آنحضرت (ص) کے زمانے کے لوگوں کی طرف۔

9_ پیغمبر اکرم(ص) مقام عصمت پر فائز ہیں۔

وجئنا بك شهيداً على هؤلاء

پیغمبر اکرم(ص) کا اپنی امت کی نسبت گواہ ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ وہ خود معصوم ہیں ورنہ وہ خود کسی اور گواہ کے نیازمند ہیں۔

10_ پیغمبر اکرم(ص)، طول تاریخ کے تمام گواہوں پر شاہد و گواہ ہیں۔

وجئنا بك شهيداً على هؤلاء

مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے کہ "ہؤلاء" کا اشارہ "شہیداً" یعنی ہر امت کے گواہوں کی طرف ہو۔

11_ تاریخ بشریت میں پیغمبر اکرم (ص)، کامل ترین اور بلند کردار انسان ہیں۔

مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے کہ "ہؤلاء" کا اشارہ "شہیداً" یعنی ہر امت کے گواہ ہوں۔

اس صورت میں پیغمبر اکرم(ص) وہ اکیلے انسان ہوں گئے جو طول تاریخ کے انسانوں اور تمام گواہوں پر شرافت و برتری رکھتے ہیں۔

12_ پیغمبر اکرم(ص) پر قرآن مجید کا نزول انسانی رشد و سعادت اور اس کی ہدایت سے متعلق ضروریات کے حقائق کی وضاحت کے لیے ہے۔

ونزلنا عليك الكتب تبييناً لكل شيء

اگرچہ "کل شیء" عمومیت کا فائدہ دیتا ہے اور ظاہراً کائنات کے تمام حقائق کو شامل ہو سکتا ہے لیکن یہاں عرفی قرائن کی بناء پر اس کا دائرہ محدود ہے جن میں سے ایک یہ کہ چونکہ قرآن کتاب ہدایت اور سعادت و رشد کی کتاب ہے وہ ایسے حقائق کو بیان کرتی ہے جو ان تین موضوعات سے متعلق ہوں۔

13_ قرآن، کائنات کے تمام حقائق پر مشتمل ہے جن سب سے آگاہی پیغمبر اکرم(ص) کے اختیار قدرت میں ہے۔

ونزلنا عليك الكتب تبييناً لكل شيء وبدي

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "تبييناً لكل شيء" سے مراد، کائنات کے تمام حقائق ہوں لیکن چونکہ قرآن ذات پیغمبر (ص) پر نازل ہوا "نزلنا عليك" اور آپ (ص) قرآن حقائق کی وضاحت کرنے کے ذمہ داری ہیں "وانزلن

574

عليك الذكر لتبين للناس... اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ تمام قرآن کے حقائق جو کائنات کے حقائق پر مشتمل ہیں پیغمبر اکرم (ص) کے پاس موجود ہیں اور مصلحت کے مطابق کچھ حقائق کو لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں۔

14_ پیغمبر اکرم(ص) شائستہ ترین انسان اور قرآن مجید انسانوں کے رشد اور ہدایت کے لیے کامل ترین پروگرام ہے۔

وجئنا بك شهيداً على هؤلاء و نزلنا عليك الكتب تبييناً لكل شيء وبدي

آیت کے دو جملوں کے باہمی ربط کو مد نظر رکھتے ہوئے یعنی "وجئنا بك شهيداً..." اور "ونزلنا عليك..." نیز اس بناء پر کہ "شہیداً" کا معنی نمونہ قرار دیں اور شہادت سے مراد عملی شہادت لیں تو ممکن ہے کہ مذکورہ مطلب کا استفادہ ہو۔

15_ انسان کے رشد و ہدایت کے حقیقی عوامل کی شناخت کے لیے قرآن مجید کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔

ونزلنا عليك الكتب تبييناً لكل شيء وبدي

16_ انسانوں کے لیے خداوند عالم کی اتمام حجت کے طور پر قرآن مجید ایک بہترین آئین نامہ ہے۔

ويوم نبعث في كل امة شهيداً... ونزلنا عليك الكتب تبييناً لكل شيء وبدي

17_ حق کے سامنے تسلیم ہونے والوں کے لیے قرآن ہدایت، رحمت اور بشارت کا سرچشمہ ہے۔

ونزلنا عليك الكتب... وبدي و رحمة و بشرى للمسلمين

- 18_ ہدایت ، رحمت اور قرآنی بشارت سے بہرہ مند ہونے کے لیے حق قبول کرنے کی فکر ، شرط ہے۔
ونزلنا عليك الكتب...وبدي ورحمة و بشرى للمسلمين
- 19_ علم ، ہدایت کا مقدمہ اور ہدایت رحمت الہی کو جلب کرنے کا پیش خیمہ اور رحمت مسلمانوں کی بشارت اور سرور حقیقی کا سبب ہے۔
ونزلنا عليك الكتب...وبدي ورحمة و بشرى للمسلمين
- مذکورہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے کہ آیت میں ترتیب رہتی ہو یعنی ان میں ہر ایک دوسرے کے لیے مقدمہ ہو۔

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی اتمام حجت 16،7؛ اللہ تعالیٰ کی اخروی قضاوت کرنے کا معیار 6؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا زمینہ 19؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار 19

امتیں:

امتوں کے برگزیدہ 4؛ امتوں کے صلحاء 5؛ امتوں کے صلحاء کا کردار 7؛ امتوں کے گواہ 3، 4، 8، 10:

575

امتوں کے گواہوں کا کردار 7؛ امتوں کے معصوم 5

انسان:

انسان کا مل 11، 14؛ انسان کی ذمہ داری 1؛ انسان کی سعادت کا زمینہ 1؛ انسان کی معنوی ضرورتیں 12

بشارت:

بشارت کے اسباب 19

تکامل:

تکامل کا زمینہ 12، 14

حق:

حق قبول کرنے والوں کو بشارت 17؛ حق قبول کرنے کے آثار 18؛ حق قبول کرنے والوں پر رحمت کے اسباب 17؛ حق قبول

کرنے والوں کی ہدایت کے اسباب 19

ذکر:

عمل کے گواہوں کا ذکر 1

رحمت:

رحمت سے استفادہ کی شرائط 18؛ رحمت کا زمینہ 19

رشد:

رشد کے اسباب 15

زندگی:

زندگی کا بہرین پروگرام 14، 16

سرور:

سرور کے اسباب 19

عصمت:

مقام عصمت 9

علم:

علم کے آثار 19

عمل:

عمل کے گواہوں کا برگزیدہ ہونا 4

قرآن:

رحمت قرآن 17؛ فضیلت قرآن 14؛ قرآن کا کردار 12؛ قرآن کا کمال 14؛ قرآن کی اہمیت 15؛ قرآن کی بشارتوں کی تاثیر کے شرائط 18؛ قرآن کی بشارتیں 17؛ قرآن کی تعلیمات 13، 14، 15، 16؛ قرآن کی خصوصیات 13، 14؛ قرآن کی ہدایت کی تاثیر کے شرائط 18؛ قرآن کی ہدایت گری 12، 15، 17؛ قرآن کے نزول کا فلسفہ 12

قیامت:

قیامت کے خصوصیات 3؛ قیامت کے گواہوں کا کردار 6؛ قیامت میں گواہ 4، 8؛ قیامت میں حقائق کا ظہور کرنا 2؛ قیامت مینگواہی 3

محمد(ص):

حضرت محمد(ص) پر قرآن کا نزول 12؛ حضرت محمد(ص) قیامت میں 8؛ حضرت محمد(ص) کا علم لدنی 13؛ حضرت

576

محمد(ص) کا کردار 10؛ حضرت محمد(ص) کا کمال 11، 14؛ حضرت محمد(ص) کی عصمت 9؛ حضرت محمد(ص) کی گواہی 8، 10؛ حضرت محمد(ص) کے فضائل 11، 14؛ حضرت محمد(ص) کے مقامات 9

مسلمان:

مسلمانوں کا سرور 19؛ مسلمانوں کو بشارت 19

معصومین: 5، 9

ہدایت:

ہدایت کا زمینہ 12؛ ہدایت کے آثار 19؛ ہدایت کے اسباب 15

تفسیر راہنما جلد 9

إِنَّ اللَّهَ يُأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (٩٠)

بیشک اللہ عدل، احسان اور قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے اور بدکاری، ناشائستہ حرکات اور ظلم سے منع کرتا ہے کہ شاید تم اسی طرح نصیحت حاصل کرلو۔

1_ خداوند عالم، عدل کی رعایت اور رشتہ داروں پر احسان اور بخشش کا حکم دیتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْحَسَنِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ

2_ عدل، احسان اور صلہ رحمی، ہدایت قرآن کے اہم ترین احکام ہیں۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ الْإِسْلَامَ وَبِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ

خداوند عالم نے قرآن کے تعارف کے بعد عدل، احسان اور رشتہ داروں پر بخشش کے مسئلہ کو پیش کیا ہے ان موضوع کا باہمی ربط ممکن ہے مذکورہ مطلب کو بیان کر رہا ہوں

3_ تمام نیکیوں میں سے رشتہ داروں پر بخشش ایک خاص اہمیت کی حامل ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْحَسَنِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ یقینی طور پر رشتہ داروں سے بخشش احسان کے مصادیق میں سے

577

ہے اور یہ جو دوبارہ جداگانہ طور پر اس کا ذکر ہوا ہے یہ اس کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے۔

4_ صلہ رحمی، مسئولیت کا سبب اور خصوصی حقوق کے پیدائش کے سرچشمہ ہے۔

- ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتای ذی القربی
- 5_ اسلام کی سیاست، رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور ان کی موجودہ مشکلات کو دور کرنے کے استحکام پر مشتمل ہے۔
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان
- 6_ خداوند عالم، عدالت کی رعایت کے علاوہ انسان کے معاشرتی تعلقات پر روح احسان کی حاکمیت کو چاہتا ہے۔
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان
- 7_ عدالت کی رعایت، لوگوں پر احسان اور رشتہ داروں پر بخشش کرنے سے اہم اور ترجیح رکھتی ہے۔
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتای ذی القربی
- احسان اور رشتہ داروں پر بخشش سے پہلے عدل کا ذکر ممکن ہے تقدم رتبتي کا فائدہ دے رہا ہو کیوں کہ عدالت کی رعایت ایک عمومی ذمہ داری اور ایسی چیز ہے جس سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا اور اس کی رعایت کے بغیر احسان اور بخشش کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی۔
- 8_ خداوند عالم نے قبیح، ناپسندیدہ اعمال اور ظلم و سرکشی سے منع کیا ہے۔
وینہی عن الفحشا والمنکر والبغی
- 9_ فحشا و قبیح اور ظلم کے ارتکاب سے نہی، قرآن مجید کے اہم ترین انذار اور نوابی مینسے ہے۔
ونزلنا علیک الکتاب ان اللہ یمنہی عن الفحشا والمنکر والبغی
- 10_ اسلام نے انسانوں کے اجتماعی تعلقات کو سالم قرار دینے اور اسے محکم نیز معاشرہ کو برائی اور فحشا اور ظلم و سرکشی سے پاک کرنے کے لیے اہتمام کیا ہے۔
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتای ذی القربی وینہی عن الفحشا والمنکر والبغی
- 11_ معاشرہ میں عدالت کی رعایت نہ کرنا اور رشتہ داروں پر احسان نہ کرنا اور قطع تعلق کرنا، معاشرہ میں برائی و فحشا ء اور ظلم و سرکشی کے رواج پانے کا سبب ہے۔
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتای ذی القربی وینہی عن الفحشا والمنکر والبغی
- مذکورہ تفسیر کا استفادہ، عدل و احسان اور رشتہ داروں پر اتفاق کا فحشا ء و منکر کے باہمی تقابل سے ہوتا ہے اگر معاشرہ میں عدالت ہو تو برائی و فحشا ء کے پھیلانے کا سبب ختم ہو جاتا ہے۔
- 12_ دوسروں کے حقوق پر ظلم و تجاوز، دوسری برائیوں کی

578

- نسبت بہت زیادہ قبیح ہے۔
وینہی عن الفحشا ء والمنکر والبغی
- مذکورہ مطلب اس نکتہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہے کہ باوجود اس کے کہ "بغی" خود منکرات کا ایک مصداق ہے لیکن خصوصی طور پر اس کا جدا ذکر ہوا ہے۔
- 13_ تمام کمالات و نقائص کی وضاحت، قرآن مجید کی ذمہ داری ہے۔
تبیاناً لکل شیء ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وینہی عن الفحشا ء والمنکر والبغی
- قرآن مجید کو "تبیاناً لکل شیء" سے متصف کرنے کے بعد عدالت کی رعایت غیرہ کا حکم اور فحشا ء سے انذار ممکن ہے مذکورہ مطلب کو بیان کر رہا ہو یعنی قرآن تمام کمالات و نقائص کو بیان کرنے والا ہے۔
- 14_ لوگ، معاشرہ میں بے عدالتی، فحشاء و برائی، ظلم، فقر اور لوگوں کی اقتصادی ضروریات جیسے مسائل کی نسبت ذمہ دار ہیں۔
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتای ذی القربی وینہی عن الفحشا ء والمنکر والبغی یعظکم
- 15_ خداوند عالم کا امر و نہی لوگوں کو وعظ کرنے کے لئے ہے۔
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وینہی عن الفحشا ء والمنکر والبغی یعظکم
- 16_ عدالت کی رعایت، احسان، رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی، فحشاء و قبیح اور ظالمانہ اعمال سے دوری خداوند عالم کا انسان کو ایک وعظ و نصیحت ہے۔
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وینہی عن الفحشا ء والمنکر والبغی یعظکم
- 17_ خداوند عالم کے وعظ و نصیحت انسانوں کی عقل و فطرت کو بیدار کرنے کے لئے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْحَسَنِ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ
 "تَذَكَّرُونَ" مادہ "سے" "تَذَكَّر" کا معنی کسی فراموش شدہ چیز کی یادآوری ہو اس بناء پر مواظہ الہی کا تذکر ایسے امور کی بارے میں وعظ و نصیحت ہے جن تک انسان تعلیم وحی کے بغیر نہیں پہنچ سکتا اور در حقیقت فطرتی و عقل چیز ہے لیکن انسانوں نے اس کو فراموش کر دیا ہے وحی کے ذریعہ ان کو اس کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔
 18_ عدل و احسان اور رشتہ داروں پر انفاق ، انسانی فطرت کے میلانات میں سے ہے۔
 یا مر بالعدل والاحسن وا یتای ذی القربی لعلکم تذکرون
 مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے عدالت و غیرہ کے امر کو انسانوں کے تذکر کی خاطر مواظہ قرار دیا ہے او رلفظ "تذکر" میں یہ

579

معنی مضمّر ہے کہ مذکورہ کمالات کی طرف میلان کی اصل تمام انسانوں میں موجود ہے اور غفلت کی صورت میں یاد دہانی کی ضرورت ہوتی ہے۔
 19_ فحشاء ، برائی اور ظلم سے بیزاری، انسانوں کی سرشت میں مضمّر ہے۔
 و ینہی عن ... لعلکم تذکرون
 "تذکر" ایسی چیز کی یاد آوری ہے کہ جس کے بارے میں انسان پہلے سے ایک قسم کی آگاہی رکھتا ہو اور اس کی طرف مائل ہو۔
 20_ انسان ، غفلت اور اپنی فطرتی میلانات اور عقلی معلومات سے روگردانی کے خطرہ سے دوچار اور تذکر اور بیداری کا محتاج ہے۔
 اِنَّ اللّٰهَ یَا مَر...و ینہی... یعظکم لعلکم تذکرون
 21_ لوگوں کی بیداری اور ہوشیاری کے لیے موعظہ ، قرآن کا ایک تربیتی و ہدایتی طریقہ ہے۔
 22_ "قال علی (ع) :فی قوله تعالیٰ "ان اللّٰه یَا مَر بالعدل و الاحسان" العدل الانصاف والا حسان: التفیض(1)
 حضرت علی(ع) سے خداوند عالم کے اس قول "اِنَّ اللّٰه یَا مَر بالعدل و الاحسان" کے بارے میں روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا :عدل کا معنی انصاف اور احسان کے معنی تفضّل ہے۔

احسان :

احسان کا مفہوم 22; احسان کو ترک کرنے کے آثار 11; احسان کی اہمیت 1,2,3,4,6,7,16

اقدار :

اقدرا کو بیان کرنا 13

اسلام :

اسلام کی تعلیمات 5

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی تاکیدیں 6; اللہ تعالیٰ کی نوابی کا فلسفہ 15; اللہ تعالیٰ کے اوامر 1; اللہ تعالیٰ کے اوامر کا فلسفہ 15; اللہ تعالیٰ

کے مواظہ 16; اللہ تعالیٰ کے نوابی 8,9; اللہ تعالیٰ کے وعظ کا فلسفہ 17

انسان :

انسان کی سماجی ذمہ داری 14; انسان کی عدالت خواہی 18; انسان کی غفلت 20; انسان کی فطریات 18,19; انسان کی معنوی

ضروریات 20; انسانوں کو موعظہ کرنے کی اہمیت 15

تجاوز :

تجاوز سے اجتناب 10; تجاوز سے نہی 8; تجاوز کا زمینہ 11; تجاوز کا ناپسند ہونا 12

.....

(1) نہج البلاغہ صبحی صالح، کلمات قصار ، کلمہ 231; بحر الانوار ، ج72، ص29، ج21_

580

تربیت:

تربیت کا روش 21

رشتہ درا:

رشتہ داروں پر احسان 1،3،18؛ رشتہ داروں کو بہ کرنا 1،3،7،18

رشتہ داری :

رشتہ داری کے آثار 4؛ رشتہ داری کے حقوق کا زمینہ 4؛ رشتہ داری کی رعایت کرنے کی اہمیت 16؛ رشتہ داری کے

روابط کی اہمیت 5

روابط:

سالم سماجی روابط کی اہمیت 10؛ سماجی روابط میں احسان 6؛ سماجی روابط میں عدالت 6

روایت: 22

صلہ رحم:

صلہ رحم کی اہمیت 2،5؛ قطع رحم کرنے کے آثار 11

ظلم:

ظلم سے اجتناب 10؛ ظلم سے اجتناب کی اہمیت 16؛ ظلم سے نفرت 19؛ ظلم سے نہی 8،9؛ ظلم کا زمینہ 11

عدالت:

عدالت کا مفہوم 22؛ عدالت کی اہمیت 1،2،6،7،16

عمل:

ناپسند عمل سے اجتناب کی اہمیت 16؛ ناپسند عمل سے نفرت 19؛ ناپسند عمل سے نہی 8،9

فحشاء:

فحشاء سے اجتناب 10؛ فحشاء سے اجتناب کی اہمیت 16؛ فحشاء سے نفرت 19؛ فحشاء سے نہی 8،9؛ فحشاء کا زمینہ 11

فطرت:

فطرت سے اعراض 20؛ فطرت کو متنبہ کرنے کی اہمیت 17

قرآن:

قرآن مجید کا کردار 13؛ قرآن مجید کی مہم ترین تعلیمات 2،13؛ قرآن مجید کی ہدایت گری 2؛ قرآن مجید کے انذار 9

گناہ:

گناہ سے اجتناب 10

گھر:

گھریلو مشکلات دور کرنے کی اہمیت 5

لوگ:

لوگوں کی ہوشیاری کی اہمیت 21

مسئولیت:

مسئولیت کا زمینہ 2

مشکلات:

سماجی مشکلات دور کرنے کی اہمیت 14

معاشرہ:

معاشرہ کی اہمیت 10،14

581

موعظہ:

موعظہ کا کردار 21

بہ:

بہ کی اہمیت 3،1

ہدایت:

ہدایت کی روش 21

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ (۹۱)
اور جب کوئی عہد کرو تو اللہ کے عہد کو پورا کرو اور اپنی قسموں کو ان کے استحکام کے بعد ہرگز مت توڑو جب کہ تم اللہ کو کفیل اور نگران بنا چکے ہو کہ یقیناً اللہ تمہارے افعال کو خوب جانتا ہے۔

- 1_ خداوند عالم سے باندھے گئے پیمان و عہدوں کی پابندی انسان کے لیے ضروری ہے۔
وا وفوا بعہد اللہ إذا عہد تم
- 2_ خداوند عالم کے ساتھ خداوند عالم کا پیمان باندھنا ایک مشروط اور دین میں قابل قبول عمل ہے۔
وا وفوا بعہد اللہ إذا عہد تم
- 3_ خدا کی محکم قسم کھانے کے بعد اسے توڑنا حرام ہے۔
ولا تنقضوا الا یمن بعد توكیدہ
- 4_ خداوند عالم کی قسم کھانا جائز ہے۔
ولا تنقضوا الا یمن بعد توكیدہ
- 5_ قسم پر متوجہ اور سنجیدہ ہونا اس کے وقوع اور ترتیب اثر کی شرط ہے۔
ولا تنقضوا الا یمن بعد توكیدہ
- 6_ انسان ، خداوند عالم کے ساتھ باندھے گئے پیمان اور عہدوں کو توڑنے کے خطرہ سے دوچار ہے۔

582

- وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا
- 7_ خداوند عالم سے پیمان باندھنا اور اس کی قسم کھانا درحقیقت خداوند عالم کو اپنے نفس کے لیے ضامن اور کفیل قرار دینا ہے۔
وا وفوا بعہد اللہ ... وقد جعلتم اللہ علیکم کفیل
 - 8_ خداوند عالم سے کیے گئے عہد اور قسم توڑنا ضمانت الہی سے خیانت کے مترادف ہے۔
ولا تنقضوا الا یمن بعد توكیدہ یا وقد جعلتم اللہ
 - 9_ خداوند عالم ، انسان کے تمام اعمال سے آگاہ ہے۔
انّ اللہ یعلم ما تفعلون
 - 10_ انسان کا اپنی رفتار و کردار پر خداوند عالم کے علمی احاطہ کی طرف توجہ ، پیمان اور قسم توڑنے میں رکاوٹ ہے۔
وا وفوا ... ولا تنقضوا ... انّ اللہ یعلم ما تفعلون
 - 11_ تمام انسانوں کے اعمال سے متعلق خداوند عالم کے علم پر اعتقاد اور توجہ اس کے احکام اور فرامین کو جاری کرنے میں معاون اور مددگار ہے۔
وا وفوا بعہد اللہ ... انّ اللہ یعلم ما تفعلون
- مذکورہ تفسیر جملہ "انّ اللہ یعلم ما تفعلون" کے علت واقع ہونے سے حاصل ہوئی ہے یعنی خداوند عالم کے ساتھ عہد و پیمان سے وفا کرو کیونکہ خداوند عالم تمہارے اعمال سے آگاہ ہے۔

احکام: 1،3،4،5

اطاعت:

خدا کی اطاعت کرنے کے اسباب 11

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کا علم غیب: 1; اللہ تعالیٰ کی کفالت: 7; اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد شکنی: 6، 8; اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کی حقیقت: 7; اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کی شرعی حیثیت: 2
انسان:
انسان کا عمل: 9، 11
خیانت:
اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیانت: 8
ذکر:
علم خدا کے ذکر کے آثار: 10، 11
شرعی ذمہ داری:
شرعی ذمہ داری پر عمل کا پیش خیمہ: 11
قسم:

583

اللہ تعالیٰ کی قسم: 4; اللہ تعالیٰ کی قسم کی حقیقت: 7; جائز قسم: 4; قسم توڑنے کے موانع: 10; قسم کا توڑنا: 8; قسم کی تاکید: 3; قسم کے احکام: 3، 4، 5; قسم کے عملی ہونے کے شرائط: 5
عقیدہ:
علم خدا کا عقیدہ رکھنے کے آثار: 11
عہد:
عہد کے احکام: 1، 2; وفاء، عہد کا واجب ہونا: 1
عہد شکنی:
عہد شکنی کے موانع: 10
محرمات: 3
واجبات: 1

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَقَصَتْ غَزْلَهُمَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ وَلِيُبَيِّنَ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (٩٢)

اور خبردار اس عورت کے مانند نہ ہو جاؤ جس نے اپنے دھاگہ کو مضبوط کاتنے کے بعد پھر سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ کیا تم اپنے معاہدے کو اس چالاکی کا ذریعہ بناتے ہو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرے۔ اللہ تمہیں انہیں باتوں کے ذریعہ آزما رہا ہے اور یقیناً روز قیامت اس امر کی وضاحت کر دے گا جس میں تم آپس میں اختلاف کر رہے تھے۔

1_ حتمی عہد و پیمان توڑنا، محکم رشتہ جوڑنے کے بعد اسے توڑنے کی مانند ہے۔
ا وفوا بعہد اللہ... ولا تنقضوا... ولا تكونوا كالتي نقضت غزلها من بعد قوة انكث

584

2_ پیمان شکنی ایک غیر عاقلانہ اور ناقابل توجیہ کام ہے۔
والا تكونوا كالتي نقضت غزلها من بعد قوة انكث
رشتہ جوڑنے کے بعد اسے توڑنا نقض غرض کا واضح نمونہ ہے اور روشن سی بات ہے کہ نقض غرض غیر عاقلانہ کام ہے۔
3_ دوسرے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے قسم کو بطور وسیلہ استعمال کرنا ممنوع ہے۔
ولا تكونوا... تتخذون ايمانكم دخلاً بينكم

- 4_ الہی فکر کے مطابق لوگوں کو دھوکہ اور فریب دینا، ناپسندیدہ فعل ہے۔
تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم
- 5_ اجتماعی تعلقات میں قسم اور پیمان پر عمل کرنا، ایک ضروری امر اور راہ اصول ہے۔
ولا تكونوا کالتی نقضت غزلها... تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم
- 6_ دوسروں سے کئے گئے عہد و پیمان کو توڑنا اگرچہ اس میں بہت زیادہ فائدہ ہی کیوں جائز نہیں ہے۔
ولا تكونوا... تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم ان تكون امة ہی اربی من امة
- 7_ طاقتور گروہ سے پیمان باندھنے کی خاطر کسی دوسرے گروہ سے پیمان توڑنا، حرام اور غیر عاقلانہ کام ہے۔
ولا تكونوا... تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم ان تكون امة ہی اربی من امة
- 8_ طرف مقابل میں کمزوری کا مشاہدہ کرنے کی وجہ سے اہل پیمان کو عہد شکنی کا رخ نہیں کرنا چاہئے
تتخذون ایمانکم دخلاً بینکم ان تكون امة ہی اربی من امة
- 9_ قسم اور پیمان ایسی قابل قدر چیز ہے جسے مادی معاملات کے تحت الشعاع نہیں ہونا چاہئے
دخلاً بینکم ان تكون امة ہی اربی من امة
- 10_ خداوند عالم کا پیمان و عہد اور قسم کو توڑنے سے اجتناب کرنے کا حکم دینا فقط انسان کی آزمائش کے لیے ہے۔
وا وفوا بعہد اللہ... ولا تكونوا... تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم... انما یبلوکم اللہ بہ
- 11_ قسم اور دوسروں کے ساتھ انسان کا پیمان اس کے لیے الہی آزمائش کا پیش خیمہ ہے۔
تتخذون ایمنکم... انما یبلوکم بہ
- 12_ خداوند عالم یقینی طور پر قیامت کے دن انسانوں کے مورد اختلاف حقائق کو بیان کرے گا۔
ولیبین لکم یوم القیمة ما کنتم فیہ تختلفون

585

- 13_ قیامت کے دن پیمان توڑنے والے خداوند عالم کے مورد مواخذہ اور فیصلہ قرار پائیں گے۔
تتخذون ایمنکم دخلاً... ولیبین لکم یوم القیمة ما کنتم فیہ تختلفون
- 14_ عہد و قسم توڑنے والوں کو خداوند عالم کا خبر دار کرنا، روز قیامت ان کے مواخذہ پر مشتمل ہے۔
ا وفوا بعہد اللہ... تتخذون ایمنکم دخلاً... ولیبین لکم یوم القیمة ما کنتم فیہ تختلفون
- 15_ دنیاوی زندگی میں انسانوں کے مسلسل جھگڑے اور اختلافات موجود ہیں۔
ولیبین لکم یوم القیمة ما کنتم فیہ تختلفون
- فعل"کنتم" اور اس کی مانند فعل کا دوسرے فعل کی ابتداء میں آنا اس فعل کے استمرار مضمون کو بیان کر رہا ہے۔
- 16_ دنیا میں انسانوں کے کچھ مورد اختلاف حقائق و مسائل مخفی ہیں۔
ولیبین لکم یوم القیمة ما کنتم فیہ تختلفون
- اس میں شک نہیں کہ دنیا میں لوگوں کے بعض مورد اختلاف مسائل کا حق ہونا واضح ہے اس بناء پر قیامت کے دن مورد اختلاف حقائق کی وضاحت ان مسائل سے متعلق ہے جن کا حق ہونا واضح نہیں ہے۔
- 17_ قیامت کی طرف انسان کی توجہ اور اعتقاد اس کی پیمان شکنی سے مانع ہے۔
وا وفوا بعہد... تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم ولیبین لکم یوم القیمة ما کنتم فیہ تختلفون
- پیمان اور قسم توڑنے کے مسئلہ کے بعد خداوند عالم کا روز قیامت حقائق کی وضاحت کے بارے میں تذکر، ممکن ہے
مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہو۔
- عی ا بی جعفر (ع) قال: آلتی نقضت غزلها امرأة... یقال لها ۛ رابطة (ریطة) كانت حمقاء تغزل الشعر فإذا غزلت نقضت ثم
عادت فغزلت فقال الله "کالتی نقضت غزلها..."
- امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا کہ وہ عورت جو رشتہ ناطہ جوڑنے کے بعد توڑتی ہے وہ عورت
...رابطہ یا ربطہ () ہے وہ ایک بے وقوف عورت تھی جو بکری کے بالوں کو بنتی تھی اور پھر اسے کھول دیتی تھی اور
پھر دوبارہ بننا شروع کر دیتی تھی پس خداوند عالم نے اس کے بارے میں فرمایا: "کالتی نقضت غزلها..." (1)

احکام 3، 6، 7

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی اخروی قضاوت 13; اللہ تعالیٰ کی سرزنشیں 4; اللہ تعالیٰ کا امتحان 10، 11; اللہ تعالیٰ کے اوامر کا فلسفہ 10; اللہ تعالیٰ کے ڈراوے 14

.....

(1 تفسیر قمی، ج 1، ص 389، نور الثقلین، ج 3، ص 82، ح 215_

586

امتحان:

امتحان کا زمینہ 11; عہد پورا کرنے کا امتحان 10; قسم کو پورا کرنے کا امتحان 10

انسان:

انسانوں میں اختلاف 12، 15، 16

دینا:

حقائق کا دنیا میں مخفی ہونا 16

ذکر:

قیامت کے ذکر کے آثار 17

روابط:

سماجی روابط کے اصول 5

روایت: 18

زندگی:

دنیاوی زندگی کی خصوصیات 15

عقیدہ:

قیامت پر عقیدہ رکھنے کے آثار 17

عمل:

جاہلانہ عمل 2، 7; ناپسندیدہ عمل 4

عہد:

عہد کو پورا کرنے کی اہمیت 5، 8، 14; عہد کی اہمیت 9; عہد کے آثار 11; عہد کے احکام 6، 7

عہد توڑنا:

عہد توڑنے کا بے منطق ہونا 2، 7; عہد توڑنے کی حرمت 6، 7; عہد توڑنے کے موانع 17

عہد کو توڑنے والے:

عہد کو توڑنے والوں کا اخروی مواخذہ 13، 14; عہد کو توڑنے والوں کو انذار 14

عہد کرنے والے:

عہد کرنے والوں کی ذمہ داری 8

قرآن:

قرآن کی تشبیہات 1، 18

قرآنی تشبیہات:

بننے کے ساتھ تشبیہ دینا 1; عہد شکنی کی تشبیہ 1

قسم:

حرام قسم کھانا 3; قسم کو پورا کرنے کی اہمیت 5، 14; قسم کی اہمیت 9; قسم کے آثار 11; قسم کے احکام 3

قسم توڑنے والے:

قسم توڑنے والوں کا اخروی مواخذہ 14; قسم توڑنے والوں کو انذار 14

قیامت:

قیامت میں اختلاف کو بیان کرنا 12؛ قیامت میں حقائق کا ظہور ہونا 12
محرمات، 6، 7

587

معاملہ:

معاملہ میں قسم 9

مکر:

قسم کھانے کے ساتھ مکر کرنا 3؛ مکر کی سرزنش 4

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۹۳)
اور اگر پروردگار چاہتا ہو جبراً تم سب کو ایک قوم بنا دیتا لیکن وہ اختیار دے کر جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے
اور جسے چاہتا ہے منزل ہدایت تک پہنچا دیتا ہے اور تم سے یقیناً ان اعمال کے بارے میں سوال کیا جائے گا جو تم دنیا میں
انجام دے رہے تھے۔

- 1_ انسان کے عقائد و فکر ی اختلافات کا ختم ہونا اور امتوں کا ایک امت میں تبدیل ہونا مشیت الہی میں ایک ممکن امر ہے۔
و لو شاء لجعلكم امة واحدة
جملہ "یضل من یشاء یدہی من یشاء..." کے قرینہ کی بناء پر "امت واحدہ" سے مراد عقیدہ اور دین میں امت کا واحد ہونا ہے
_ جیسا کہ لغت کے لحاظ سے کلمہ "امت" ایسے گروہ کے لیے استعمال ہوا ہے جن کا دین ایک ہے (مفردات راغب)
- 2_ خداوند عالم کا ارادہ اور مشیت ناقابل تخلف ہے۔
ولو شاء لجعلكم امة واحدة
- 3_ تمام انسانوں کا عقیدہ کردار میں ایک جیسا نہ ہونا اور ان کے درمیان تفاوت، خداوند عالم کی مشیت اور تدبیر کی بناء
پر ہے۔
ولو شاء لجعلكم امة واحدة
- 4_ ایک گروہ کا ہدایت اور دوسرے کا گمراہی کے راستہ کو اختیار کرنا، مشیت الہی پر مبتنی ہے۔

588

یضل من یشاء و یدہی من یشاء

- 5_ انسانوں کا جبر و اکراہ کی بجائے اختیار و ذمہ داری کے راستہ پر گامزن ہونا، مشیت خداوند عالم ہے۔
مشیت الہی کو بیان کرنے کے بعد انسان کی مسؤولیت "لتسئلن..." کا ذکر اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ مشیت الہی
انسان سے مسؤولیت کے سلب کا سبب نہیں ہے بلکہ مسؤولیت کو تحقق بخشتی ہے۔
- 6_ انسان اپنے اعمال کے بارے میں مسئول ذمہ دار ہے۔
ولتسئلن عما كنتم تعملون
- 7_ قیامت کے دن انسانوں سے ان کے اعمال کے بارے میں مینباز پرس ہوگی۔
ولتسئلن عما كنتم تعملون
- 8_ خداوند عالم کے توسط سے انسان کی ہدایت اور گمراہی خود ان کی خواہش اور انتخاب کے تابع ہے۔
یضل من یشاء و یدہی من یشاء
- مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "یشاء" میں فاعل ایسی ضمیر ہو جو 'من' کی طرف لوٹ رہی ہو اور "یضل"
کے فاعل سے متحد نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے آثار 3؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت کا حتمی ہونا 2؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے آثار 1، 3، 4؛ مشیت الہی 5
امتیں:

امت واحده 1

انسان:

انسان کا اختیار 8،5؛ انسانوں کا اخروی مواخذہ 5؛ انسانوں کا عقیدہ 3؛ انسانوں کا عمل 3؛ انسان کی مسؤولیت 6،5؛ انسانوں

میں تفاوت 3

جبر و اختیار:

جبر کا باطل ہونا 5

عقیدہ :

عقیدتی مسائل کے حل ہونے کا امکان 1

عمل:

عمل کا ذمہ داری 6

گمراہی :

گمراہی کا سرچشمہ 8،4

ہدایت:

ہدایت کا سرچشمہ 8،4

تفسیر راہنما جلد 9

589

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخْلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوَاءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۹۴)
اور خبردار اپنی قسموں کو فساد کا ذریعہ نہ بناؤ کہ نو مسلم افراد کے قدم ثابت ہونے کے بعد پھر کھڑ جائیں اور تمہیں راہ خدا سے روکنے کی پاداش میں بڑے عذاب کا مزہ چکھنا پڑے اور تمہارے لئے عذاب عظیم ہو جائے۔

1_ فریبانہ مقاصد کی پیش رفت کے لیے قسم کو وسیلہ قرار دینا حرام ہے۔

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخْلًا بَيْنَكُمْ

2_ اسلام نے لوگوں کو اپنی قسموں اور پیمان کی پابندی کرنے کی تاکید کی ہے۔

وَلَا تَنْقُضُوا أَيْمَانَكُمْ دَخْلًا بَيْنَكُمْ

3_ ناشائستہ مقاصد تک دسترسی کے لیے دینی اقدار کو وسیلہ قرار دینا ممنوع ہے۔

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخْلًا بَيْنَكُمْ

مذکورہ بالا تفسیر "ایمان" کی خصوصیت کو ختم کرنے اور اسے تمام اقدار اور مقدسات میں عمومیت دینے کے لیے ہے۔

4_ قسم اور دینی مقدسات سے سوء استفادہ کرنا ، دوسروں کے عقیدہ اور ایمان کو ضعیف کرنے کا سبب ہے۔

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخْلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "قدم" سے مراد ان لوگوں کا ایمان اور عقیدہ ہو جنہوں نے

590

دین کی طرف میلان پیدا کیا ہو اور کچھ دینی اقدار سے سوء استفادہ کا مشاہدہ کرنے کی وجہ سے وہ لغزش کا شکار

ہو جائیں اور ایمان سے منہ پھر لیں۔

- 5_ قسم کے ذریعہ دوسروں کو دھوکہ دینا اپنے آپ کو بد اعتماد کرنے کا پیش خیمہ ہے۔
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً بینکم فقتل قدم بعد ثبوتہ
مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ ان کے قدموں کا ضعیف ہونا لوگوں کی نگاہ میں اصل قسم کے بے اعتبار ہونے سے کنایہ ہو۔
- 6_ دین اور دینی مقدسات کی نسبت لوگوں کو بے عقیدہ کرنے کا زمینہ فراہم کرنا حرام ہے۔
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً بینکم فقتل قدم بعد ثبوتہا وتذوقوا السوء
مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ "حنث قسم" (قسم توڑنا) سے نہیں اس وجہ سے کی گئی ہے کہ یہ دوسروں کے عقیدہ کو ضعیف کرنے کا ہوتا ہے۔ آیت کے ذیل میں یہ عمل "صد عن سبیل اللہ" اور عظیم عذاب کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے۔
- 7_ قسم توڑنے اور لوگوں کو دھوکہ دینے کا ضرر اور نقصان خود قسم توڑنے اور دھوکہ دینے والوں کو ہوگا۔
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً بینکم فقتل قدم بعد ثبوتہا وتذوقوا السوء
یہ جو خداوند عالم نے قسم توڑنے کے نقصان کو خود قسم توڑنے والوں کے لیے قرار دیا ہے اور انہیں مخاطب قرار دیا ہے (وتذوقوا السوء) اس سے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتا ہے۔
- 8_ قسم توڑنے والے لوگوں کو خدا کی راہ سے روکنے والے ہیں۔
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً... بما صدتکم عن سبیل اللہ ولکم عذاب عظیم
9_ دینی مقدسات سے سوء استفادہ کے ذریعہ لوگوں کے ایمان کو ضعیف کرنا "صد عن سبیل اللہ" ہے۔
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً... وتذوقوا السوء
یہ جو خداوند عالم نے حنث قسم اور فریب کاری کو راہ خدا کو مسدود کرنے سے تعبیر کیا ہے (بما صدتکم عن سبیل اللہ) اس سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ حنث قسم اور فریب کاری کے ذریعہ لوگوں کے ایمان کو ضعیف کرنا راہ خدا کو مسدود کرنے کا واضح مصداق ہے۔
- 10_ قسم اور پیمان کو توڑنا، سخت دنیاوی عکس العمل اور عظیم عذاب کا حامل ہے۔
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً... وتذوقوا السوء بما صدتکم عن سبیل اللہ ولکم عذاب عظیم
مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "تذوقوا..." دنیاوی سختیوں کی طرف اور "عذاب عظیم" اخروی عذاب کی طرف اشارہ ہو۔

591

- 11_ راہ خدا (دینی الہی) میں روڑے اٹکانا، دنیاوی مشکلات اور عظیم اخروی عذاب کا سبب ہے۔
وتذوقوا السوء بما صدتکم عن سبیل اللہ ولکم عذاب عظیم
"سبیل اللہ" سے مراد، دین خدا ہے قرآن کی بہت ساری آیات میں اسی عنوان سے یہ ذکر ہوا ہے۔

اپنی ذات:

اپنی ذات کو نقصان 7

احکام: 1، 6

اسلام:

اسلام کی تعلیمات 2

اقدار:

اقدار سے سوء استفادہ 3؛ اقدار سے سوء استفادہ کے آثار 4؛ اقدار کی اہمیت 3

ایمان:

ایمان میں سستی کا زمینہ 9؛ ایمان میں سستی کے اسباب 4

دین:

دین سے ممانعت کے آثار 11؛ دین سے ممانعت کے اخروی آثار 11

دینداری:

دینداری میں سستی کا زمینہ 6

سبیل اللہ :

سبیل اللہ سے روکنے والے 8; سبیل اللہ سے ممانعت 9; سبیل اللہ سے ممانعت کے آثار 11; سبیل اللہ سے ممانعت کے اخروی

آثار 11

سختی:

سختی کے اسباب 11

قسم:

حرام قسم 1; قسم توڑنے کا اخروی عذاب 10; قسم توڑنے کا ضرر 7; قسم توڑنے کے اسباب 10; قسم سے سوء استفادہ 1;

قسم سے سوء استفادہ کے آثار 4, 5; قسم کو پورا کرنے کی اہمیت 2; قسم کے بے اعتبار ہونا کا زمینہ 5

قسم توڑنے والے 8

عذاب:

عذاب کے اسباب 10, 11; عذاب کے مراتب 10, 11

عقیدہ:

عقیدہ میں سستی کے اسباب 4

عہد شکنی:

عہد شکنی کا اخروی عذاب 10; عہد شکنی کے آثار 10

محرمات: 1, 6

مقدسات:

مقدسات سے سوء استفادہ کے آثار 9

592

وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (۹۵)

اور خبردار اللہ کے عہد کے عوض معمولی قیمت (مال دنیا) نہ لو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم کچھ جانتے بوجھتے ہو۔

1_ الہی عہد و پیمان سے سودا بازی اور دنیا کی ناچیز قیمت کے مقابلہ میں اسے پامال کرنا ممنوع اور ناقابل بخشش گناہ ہے۔

وَلَا تَتَّخِذُوا إِيْمَانَكُمْ دَخْلًا... وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا

خدا کے عہد و پیمان سے سودا بازی سے نہیں "لا تشتروا" اور اس کا عظیم گناہ ہونا ما قبل آیت کے ذیل "ولکم عذاب عظیم" جو کہ عظیم عذاب سے خبر دار کیا گیا ہے سے استفادہ کیا گیا ہے۔

2_ دنیا کا مال و متاع اگر چہ ظاہری طور سے عظیم اور بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہو الہی عہد و پیمان توڑنے کے مقابلہ میں چیز اور بے قیمت ہے۔

وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا

3_ دین اور معنویات کی بلند قدر و قیمت مادی امور سے قابل مقایسہ نہیں ہے۔

وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

4_ الہی قسم اور عہد کو توڑنے والے افراد، دنیاپرست، پست فکر، عاجز اور ناتواں ہیں۔

لَا تَتَّخِذُوا إِيْمَانَكُمْ دَخْلًا بَيْنَكُمْ... وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا

"ثَمَنًا قَلِيلًا" (کم اور ناچیز قیمت) کی تعبیر سے پست فکری اور ناتوانی کا استفادہ ہوتا ہے کیونکہ کوئی صاحب عقل و فکر اجناس کو کم اور ناچیز قیمت

593

- اور اس کی حقیقی قیمت سے کم نہیں بیچتا۔
- 5_ انسان، مادیات کے حصول کے لیے معنوی مقدسات کو پامال کرنے کے خطرہ سے دوچار ہے۔
ولا تشتروا بعہد اللہ ثمناً قلیلاً
- 6_ پست فکری، ناتوانی اور دنیا طلبی، انسان کا الہی پیمانوں کو توڑنے کی طرف میلان اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کا سبب ہے۔
ولا تشتروا بعہد اللہ ثمناً قلیلاً
- 7_ انسانوں کا حقیقی نفع اور خیر، دنیا کے ناچیز مال و متاع کی بجائے فقط معنوی والہی مقدسات میں مضمر ہے۔
ولا تشتروا بعہد اللہ ثمناً قلیلاً انما عند اللہ ہو خیر لکم
- 8_ الہی عہد سے وفا کرنے والوں کی جزا، خداوند عالم کے ہاں محفوظ ہے۔
ولا تشتروا بعہد اللہ... انما عند اللہ ہو خیر لکم
- 9_ سب سے برترین الہی پاداش کی طرف توجہ، انسان کو خداوند عالم سے کے گئے پیمان سے روگردانی کرنے سے روکتی ہے۔
ولا تشتروا بعہد اللہ... انما عند اللہ ہو خیر لکم ان کنتم تعلمون
- 10_ دین کے ساتھ سودا بازی اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینا، جہالت اور نادانی کی علامت ہے۔
ولا تشتروا بعہد اللہ... انما عند اللہ ہو خیر لکم ان کنتم تعلمون
- 11_ ذمہ داریوں اور الہی تعہدات سے روگردانی کرنے والے لوگ، جاہل اور خداوند عالم کی عظیم پاداش کی طرف متوجہ نہیں ہیں۔
ولا تشتروا بعہد اللہ... انما عند اللہ ہو خیر لکم ان کنتم تعلمون
- 12_ علوم و افکار کی سطح کو بلند کرنا، عظیم الہی مقدسات اور حقیقی نفع و نقصان کو بہتر سمجھنے کا وسیلہ ہے۔
ولا تشتروا بعہد اللہ... انما عند اللہ ہو خیر لکم ان کنتم تعلمون
- 13_ انسان، عظیم اقدار کا اسیر ہے۔
انما عند اللہ ہو خیر لکم ان کنتم تعلمون
- مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے برترین مقدسات کی نشاندہی کے ذریعہ انسان کو حقیقی اقدار کی طرف راہنمائی کی ہے۔
- 14_ اسلام انسان کے لیے اقدار کا معیار مقرر کرنے والا اور برترین اقدار کا تعارف کرانے والا ہے۔
ولا تشتروا بعہد اللہ ثمناً قلیلاً انما عند اللہ

594

ہو خیر لکم ان کنتم تعلمون

- 15_ انسان، اقدار کی تشخیص اور قدر و قیمت لگانے کے لحاظ سے خطا سے دوچار ہوتا ہے۔
ولا تشتروا... ثمناً قلیلاً انما عند اللہ ہو خیر لکم ان کنتم تعلمون

اسلام :

اسلام کا کردار 14

اقدار :

اقدار سے سوء استفادہ کرنا 5؛ اقدار کا معیار 14؛ اقدار کو بیان کرنا 14؛ اقدار کو سمجھنے کے اسباب 12

اقدار کا مقائسہ کرنا :

اقدار کا مقائسہ کرنے میں غلطی کرنا 15

اللہ تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ کی جزائیں 8؛ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد شکنی کا زمینہ 6؛ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد شکنی کا گناہ 1 ؛ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

عہد شکنی کا ممنوع ہونا 1؛ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد شکنی کے موانع 9

انسان :

انسان کی خطائیں 15; انسان کے مصالح 7 ; انسان کے میلانات 13
 جہالت :
 جہالت کی نشانیاں 10
 دنیا :
 آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کا سبب 6_ آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کے آثار 10
 دنیا طلبی :
 دنیا طلب کرنے والے 2; دنیا طلبی کے آثار 6
 دین :
 دین سے اعراض کرنے والوں کی جہالت 11; دین سے اعراض کرنے والوں کی غفلت 13; دین کی اہمیت 3
 دین فروشی :
 دین فروشی کے آثار 10
 ذکر :
 خدا کی جزاوں کے آثار کا ذکر 9
 علم :
 علم کے اضافہ کے آثار 12
 عہد :
 عہد سے وفا کرنے والوں کی پاداش 8_ عہد سے وفا کی اہمیت 2
 عہد توڑنے والے :
 عہد توڑنے والوں کی تنگ نظری 4_ عہد توڑنے والوں کی دنیا طلبی 4

595

غافل افراد :
 خدا کی پاداش سے غافل افراد 11
 کوتاہ نظری :
 کوتاہ نظری کے آثار 6
 گناہان کبیرہ: 1
 مادی امکانات :
 مادی امکانات کی بے وقعتی، 2، 3، 7
 میلانات :
 اقدار کی طرف میلانات 13
 معنویات :
 معنویات سے سوء استفادہ 5; معنویات کی اہمیت 7; معنویات کی قدر و قیمت 3
 مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۹۶)
 جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب خرچ ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہنے والا ہے اور ہم یقیناً صبر کرنے والوں کو ان کے اعمال سے بہتر جزا عطا کریں گے۔

1_ انسان کا حاصل کردہ مادی مال و متاع فنا ہونے والے اور معنوی مقدسات اور الہی جزائیں باقی اور جاودانی ہیں۔
 ما عندکم ینفد و ما عند اللہ باق
 2_ معنوی مقدسات اور الہی پاداش کی جاودانیت ان کی مادی مال و متاع پر مطلق برتری کا راز ہے۔
 اِنَّمَا عِنْدَكُمْ بِرِ الْخَيْرِ لَكُمْ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ:

596

- 3_ خداوند عالم صابرين کے ہر نيك عمل کے مطابق انہیں بہترین جزا دے گا۔
 ولنجزين الذين صبروا اجرهم باحسن ما كانوا يعملون
 4_ ہر نيك عمل نیکی میں مختلف مراتب اور گوناگوں اور متناسب پاداش کا حامل ہے۔
 ولنجزين الذين صبروا اجرهم با حسن ما كانوا يعملون
 یہ جو خداوند عالم صبر کرنے والوں کو ان کے نتیجہ میں بہترین نوعیت کی جزا دے گا اس چیز پر علامت ہے کہ ہر نيك عمل مختلف انواع و مراتب کا حامل ہے کہ خداوند عالم نے مقام جزا میں ان کی بہترین نوعیت کو معیار قرار دیا ہے اور صابرين کو عطا کرے گا۔
 5_ صبر کرنے والے خداوند عالم کے خصوصی لطف و کرم سے بہرہ مند ہیں۔
 ولنجزين الذين صبروا اجرهم باحسن ما كانوا يعملون
 6_ تعہدات اور پیمان کی پاسداری، برترین الہی جزاؤں سے بہرہ مند ہونے کا سبب ہے۔
 ولا تشتروا بعهده الله ثمناً قليلاً ولنجزين الذين صبروا اجرهم با حسن ما كانوا يعملون
 7_ خداوند کی جاودانی جزاؤں تک پہنچنے کی امید سے مادیات سے دست بردار ہونا، صبر و شکیبائی کا محتاج ہے۔
 ما عندكم ينفذ وما عند الله باق ولنجزين الذين صبروا اجرهم باحسن ما كانوا يعملون
 مادیات کے فنا ہونے اور معنویات کی جاودانیت کا تذکر اور پھر صبر و شکیبائی کے مسئلہ کو پیش کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مادیات کو چھوڑنا اور اخروی نعمتوں سے دل لگانا، صبر کا محتاج ہے۔
 8_ ایسا عمل جو سختی، تسلسل صبر اور استقامت کے ساتھ انجام پائے وہ عظیم قدر و قیمت کا حامل ہے۔
 ولنجزين الذين صبروا اجرهم باحسن ما كانوا يعملون
 9_ انسانی سعادت اور بارگاہ الہی میں بلند مقام کے حصول میں صبر و استقامت کا اہم کردار ہے۔
 ولنجزين الذين صبروا اجرهم باحسن ما كانوا يعملون
 جزا اور معنوی مقام تک رسائی کے لیے مؤمنین کی بہترین اور خوب صفات میں سے صبر و استقامت کی صفت کا خصوصی طور پر ذکر کرنے سے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتا ہے۔
 10_ انسان کے عمل کا تسلسل، الہی فضل سے بہرہ مند ہونے اور معنوی مقام اور اخروی سعادت تک رسائی کا سرچشمہ ہے۔
 ولنجزين الذين صبروا اجرهم با حسن ما كانوا يعملون

597

- اقدار :
 اقدار معنوی کا ہر تربونا 2؛ اقدار معنوی کا جاودانہ ہونا 1، 2؛ اقدار معنوی کاملاک 8؛
 اللہ تعالیٰ :
 اللہ تعالیٰ کی برترین جزائیں 2؛ اللہ تعالیٰ کی جزاؤں کا سبب 7؛ اللہ تعالیٰ کی جزاؤں کی جاودانیت 1، 2؛ اللہ تعالیٰ کے فضل کا سبب 10؛
 جزا :
 جزا کے اسباب 6؛ جزا کے مراتب 4؛
 سختی :
 سختی کے آثار 8
 سعادت :
 اخروی سعادت کا سرچشمہ 10؛ سعادت کے عوامل 9
 صبر :
 صبر کی اہمیت 8؛ صبر کے آثار 7، 8، 9
 صبر کرنے والے افراد :

صبر کرنے والوں پر لطف و کرم 5; صبر کرنے والوں کا پسندیدہ عمل 3; صبر کرنے والوں کی پاداش 3; صبر کرنے والوں کے مقامات 5

عہد :

عہد سے وفا کے آثار 6

عمل :

پسندیدہ عمل کی پاداش 4; پسندیدہ عمل کے مراتب 4; عمل کی قدر و قیمت 8; عمل کے آثار 10
لطف خدا:

لطف خدا کے شامل حال افراد 5

مادی امکانات :

مادی امکانات سے اعراض کا سبب 7; مادی امکانات کی ناپائیداری 1

معنوی مقامات:

معنوی مقامات کے اسباب 9، 10

598

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰٓةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۹۷)
جو شخص بھی نیک عمل کرے گا وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہو ہم اسے پاکیزہ حیات عطا کریں گے اور انہیں ان اعمال سے بہتر جزا دیں گے جو وہ زندگی میں انجام دے رہے تھے۔

1_ خدا کی بارگاہ میں عمل صالح کی اہمیت، ایمان کے ساتھ مشروط ہے۔

من عمل صالحاً و بمؤمن

2_ الہی پاداش سے بہرہ مند ہونے اور پاکیزہ و پسندیدہ حیات سے مستفید ہونے مینمرد و عورت برابر ہیں۔

من عمل صالحاً مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثَىٰ وَبِمُؤْمِنٍ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰٓةً طَيِّبَةً

3_ انسان کا پاکیزہ اور خوشحال زندگی کا حصول، ایسے عمل صالح کا مرہون منت ہے جس کا سرچشمہ ایمان ہو۔

من عمل صالحاً و بمؤمن فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰٓةً طَيِّبَةً

4_ انسان کے لیے کمال اور برترین حیات تک رسائی کے لیے ایمان اور عمل صالح دو اہم سبب ہیں۔

من عمل صالحاً و بمؤمن فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰٓةً طَيِّبَةً

"فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰٓةً طَيِّبَةً" جملہ سے مراد، معنوی زندگی ہے چونکہ یہ واضح سی بات ہے جو لوگ عمل صالح انجام دیتے ہیں ان

کے پاس مادی زندگی ہے اور معنوی حیات سے مراد، وجود کا کمال و رشد و بلندی ہے۔

5_ انسان کی دنیوی زندگی کی سلامتی اور پسندیدہ ہونے

599

میں ایمان اور عمل موثر ہیں۔

من عمل صالحاً و بمؤمن فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰٓةً طَيِّبَةً

مذکورہ بالا تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے کہ "حياة طيبة" سے مراد، یہی دنیوی زندگی ہو۔

6_ حقیقی اور قابل قدر زندگی ایسی زندگی ہے جو ایمان اور عمل صالح کے ساتھ ہو۔

من عمل و بمؤمن فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰٓةً طَيِّبَةً

مذکورہ تفسیر دو نکات پر موقوف ہے (الف) اس بناء پر کہ "حياة طيبة" سے مراد، دنیوی زندگی ہو (ب) دنیوی زندگی میں

مؤمن اور نیک کردار لوگوں کا زندہ ہونا اس مطلب کی طرف اشارہ ہو کہ زندگی ایمان کے بغیر در حقیقت انسان کے لیے

شائستہ اور اس کی شان کے خلاف ہے اور حقیقی زندگی ایمان اور عمل صالح ہے۔

7_ خداوند عالم نیک کردار مؤمنین کو ان کے بہترین عمل کی بناء پر پاداش عطا کرنے والا ہے۔

من عمل صالحاً... و بمؤمن... لنجزینہم اجر ہم باحسن ما کانوا یعملون

8_ سعادت اور اخروی پاداش تک رسائی میں عمل صالح کا اساسی اور بنیادی کردار ہے۔
 من عمل صالحاً و ہو مؤمن... لنجز یَنہم اجر ہم باحسن ما کانوا یعملون
 مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ آیت کی ابتداء میں عمل کا موثر ہونا، ایمان کے ساتھ مشروط ہے۔
 (ومن عمل صالحاً... و ہو مؤمن) در حالانکہ آیت کے آخر میں اخروی پاداش کو فقط عمل کے ساتھ مربوط قرار دیا گیا ہے اور ایمان کے بارے میں گفتگو نہیں کی گئی۔
 9_ "عن النبی (ص) فی قوله تعالیٰ "فلنحییٰہ حیاة طیبہ" قال : انہا القنا عة والرضا بما قسم الله (1)
 رسول خدا (ص) سے خداوند عالم کے اس قول "فلنحییٰہ حیاة طیبہ" کے بارے میں روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا : بے شک حیات طیبہ یہ ہے کہ خداوند عالم نے جو چیز تقسیم کی ہے اس پر قانع اور راضی ہوجائیں۔

اقدار:

اقدار کا ملاک 6،1

الله تعالیٰ:

الله تعالیٰ کی جزائیں 7; الله تعالیٰ کے افعال 7; الله تعالیٰ کے مقررات پر راضی ہونا 9

ایمان:

ایمان کے آثار 5،4،3،1

.....

1(مجمع البیان ، ج6، ص593، نورالثقلین ، ج3، ص84 ، ح206_

600

پاداش:

اخروی پاداش کے اسباب 8; پاداش سے استفادہ 2; پاداش کے اسباب 7

تکامل:

تکامل کے اسباب 4

حیات:

حیات طیبہ سے مراد 9

زندگی:

پاکیزہ زندگی کا سبب 3; زندگی میں ایمان 6; زندگی میں عمل صالح 6; سلامت زندگی کے اسباب 5; قابل قدر زندگی 6

روایت: 9

سعادت:

سعادت کے عوامل 8

عورت:

عورت کی پاکیزہ زندگی 2; مرد و عورت کا مساوی ہونا 2

عمل صالح:

عمل صالح کی قدر و قیمت کے شرائط 1; عمل صالح کے آثار 8،5،4،3

قناعت:

قناعت کی اہمیت 9

مرد:

مرد کی پاکیزہ زندگی 2

معنوی مقامات:

معنوی مقامات کے اسباب 4

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (۹۸)

لہذا جب آپ قرآن پڑھیں تو شیطان رجیم کے مقابلہ کے لئے اللہ سے پناہ طلب کریں۔

1_ قرآن کی تلاوت کے وقت شیطان کے شر سے خداوند عالم کی پناہ لینا ضروری ہے۔

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

2_ شیطان کے شر سے محفوظ رہنے میں استعاذہ اور خدا کی پناہ موثر ہے۔

فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

3_ پیغمبر اکرم (ص) پر نزول وحی کے ابتدائی مراحل میں قرآن، اسلام کی آسمانی کتاب کے ناموں سے متعارف تھا۔

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ

4_ تلاوت قرآن کے وقت انسان، شیطان کے حملہ و غضب کے خطرہ سے دوچار ہوتا ہے۔

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ

5_ شیطان، قرآن کی تلاوت اور انسان کا اس کی تعلیمات سے آگاہ ہونے کے مخالف ہے۔

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

شیطان کے شر سے انسان کی خداوند عالم کی پناہ لینا اس چیز کو بیان کر رہا ہے کہ شیطان تلاوت قرآن اور اس سے آشنائی سے خوش نہیں ہے قابل ذکر ہے کہ بعد والی آیت جو کہ شیطان کے تسلط اور مؤمنین کے اس تسلط سے محفوظ رہنے کے بارے میں ہے اس مطلب پر مؤید ہے۔

6_ شیطان، بارگاہ الہی سے دھتکارا ہوا ہے۔

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

7_ بارگاہ الہیہ سے شیطان کا دھتکارا جانا اس بات کا سبب ہے کہ وہ انسان کے لیے شر پیدا کرتا ہے اور اس کے شر سے خدا کی پناہ لینے کے ضروری ہونے کا فلسفہ بھی یہی ہے۔

فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

8_ شیطان کی "رجیم" کے ساتھ توصیف، ممکن ہے علت کو بیان کرنے کی طرف اشارہ اور پناہ لینے کے لزوم کا فلسفہ ہو۔

9_ تلاوت قرآن، عمل صالح اور خاص اہمیت کی حامل ہے۔

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

مذکورہ تفسیر ما قبل آیت جو عمومی صورت میں عمل صالح کے بارے میں تھی اور مذکورہ آیت کہ جو ایک باعظمت عمل (تلاوت قرآن) کے بارے میں ہے کے باہمی ربط کی بناء پر ہے۔

10_ انسان ہر نیک عمل میں شیطان کے حملہ و وسوسہ سے دوچار اور خداوند عالم کی پناہ لینے کا محتاج ہے۔

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ تلاوت قرآن عمل صالح کے ایک نمونہ کے عنوان سے

ذکر ہو کہ ما قبل آیت میناس کے بارے میں گفتگو ہوئی تھی۔

11_ تمام انسان حتیٰ کہ پیغمبر اکرم (ص) بھی شیطان کے شر سے خدا کی پناہ لینے کے محتاج ہیں۔

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

12_ "عن ابی جعفر (ع) قال: فإذا قرأت بسم الله الرحمن الرحيم فلا تبالي الا تستعيز... امام باقر (ع) سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا: جس وقت بھی تم "بسم الله الرحمن الرحيم" کی تلاوت کرو تو ضرور استعاذہ "اعوذ بسم الله من الشيطان الرجيم" بھی کہو۔

13_ عن سماعة عن ابي عبدالله (ع) في قول الله : "واذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم" قلت كيف اقول قال: تقول : استعذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم و قال : ان الرجيم اخبث الشياطين (1) سماعة کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق (ع) سے خداوند عالم کے اس قول "واذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم" کے بارے میں سوال کیا کہ ہم کس طرح پڑھیں تو حضرت نے فرمایا کہ اس طرح کہو "استعذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم" "رجيم" خبیث ترین شیطان ہے۔

14_ "عن علی بن محمد العسکری (ع) يقول : معنى الرجيم انه مرجوم باللعن مطرود من مواضع الخير لا يذكره مؤمن الا لعه و ان في علم الله السابق انه إذا خَرَجَ القائم (ع) لا يبغى مؤمن في زمانه الا رجمه بالحجاره كما كان قبل ذلك مرجوماً باللعن (2) امام باقر (ع) سے "رجيم" کے بارے میں روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا کہ اس "شیطان" کو لعنت کے ساتھ رجم اور خیر کے دروازے نکالا اور دھتکارا گیا ہے مؤمن جب بھی اس کو یاد کرتا ہے تو اس پر لعنت بھیجتا ہے چونکہ علم الہی میں یہ واضح تھا کہ جب حضرت قائم آل محمد (ع) خروج فرمائیں گے تو اس وقت ہر مؤمن شیطان کو پتھر کے ساتھ رجم کرے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے لعنت کے ذریعہ رجم ہوا تھا۔

استعاذہ:

- (1) عیاشی، ج 2، ص 270، ح 67، نور الثقلین، ج 3، ص 85، ح 225۔
(2) معانی الاخبار، ص 139، ح 1، نور الثقلین، ج 3، ص 85، ح 227۔

603

استعاذہ کی کیفیت 12؛ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں جانا 1، 9، 10، 11؛ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں جانے کا فلسفہ 7؛ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں جانے کی اہمیت 10؛ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں جانے کے آثار 2؛ تلاوت قرآن مجید میں استعاذہ 1، 12؛ شیطان سے استعاذہ 1، 10، 11، 12؛ شیطان سے استعاذہ کا فلسفہ 7

انسان:

انسان کی معنوی ضروریات 10، 9

بسم اللہ :

بسم اللہ کے آثار 11

حضرت محمد (ص) :

حضرت محمد (ص) کی معنوی ضروریات 10

خدا کے دھتکارے ہوئے 6، 13

روایت: 11، 12، 13

شیطان:

شیطان پر لعنت 13؛ شیطان سے محفوظ رہنے کا زمینہ 2؛ شیطان کا دھتکار اجانا 6، 13؛ شیطان کی دشمنی 4، 5؛ شیطان کی شرارت کے اسباب 7؛ شیطان کے دھتکارے جانے کے آثار 7؛ شیطان کے غضب شدہ 4؛ شیطان کے وسوسہ ڈالنے کا زمینہ

9

عمل صالح:

عمل صالح کے آثار 9

قرآن:

قرآن کی تلاوت کی اہمیت 8؛ قرآن کی تلاوت کے آداب 1؛ قرآن کی تلاوت میں استعاذہ 1، 12؛ قرآن کے اسماء گرامی ؛ قرآن کے دشمن 5؛ قرآن کے قاریوں کے دشمن 4، 5